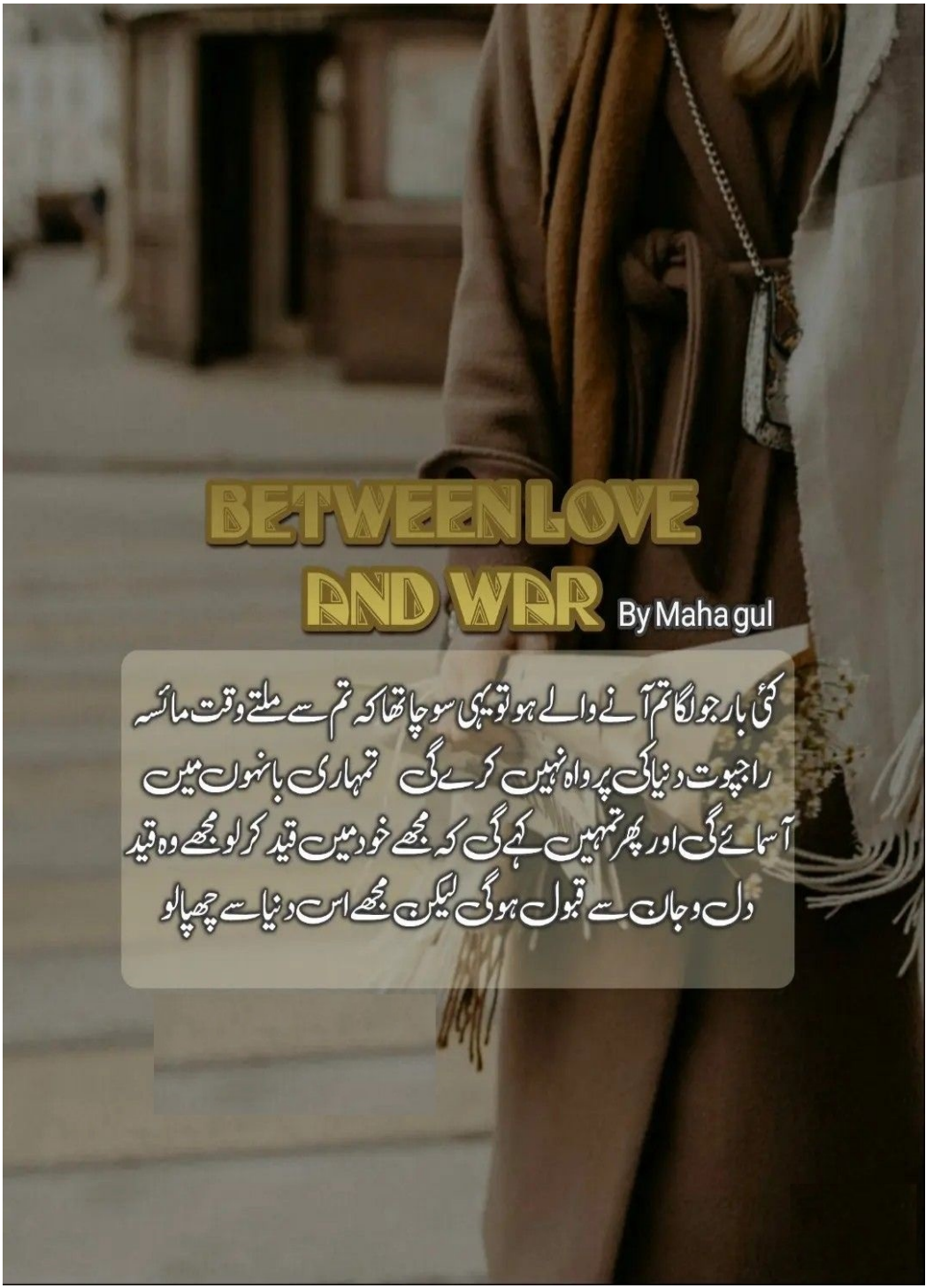
BETWEEN LOVE
AND WAR
By Maha gul
کئی بار جو لگا تم آنے والے ہو تو یہی سوچا تھا کہ تم سے ملتے وقت مائسہ
راجپوت دنیا کی پرواہ نہیں کرے گی تمہاری بانہوں میں
آسمائے گی اور پھر تمہیں کہے گی کہ مجھے خود میں قید کر لو مجھے وہ قید
دل و جان سے قبول ہو گی لیکن مجھے اس دنیا سے چھپا لو

Between and war
Maha Gul

یہ منظر راجپوت مینشن کا تھا جہاں رضوان صاحب بے صبری سے دروازے کے باہر اپنی بیٹی عنان کو کندھے سے لگائے چکر کاٹ رہے تھے

کیونکہ اندر ان کی کل کائنات ان کی بیوی ان کی اولاد کو جنم دے رہی تھی جبکہ حیام صوفہ پر بیٹھی اپنی گڑیا سے کھیل رہی تھی

اللہ میرے بیٹے کو اپنی نعمت سے نوازنا اسے اس دولت کے وارث سے نواز دے میرے بیٹے کو کندھا مل جائے گا رضوان صاحب کی والدہ ہاتھ پھیلائے پوتے کے لیے دعائیں کر رہی تھی جسے سن کر رضوان صاحب نے سر جھٹکا

رخسار بیگم سے ان کی پسند کی شادی تھی جس پر ان کے بھائی اور والد کو کوئی اعتراض نہیں تھا لیکن ان کی بہن کو تھا جو اپنی نند کو بھابھی بنانا چاہتی تھی

اور ان کے بعد رضوان صاحب کی والدہ اعتراض تھا کیونکہ ان کی بیٹی کو سسرال میں شرمندگی اٹھانی پڑی یہ ان کی سوچ تھی ورنہ کسی نے بھی اس بات کو آنا کا مسئلہ نہیں بنایا تھا

اور جب رضوان صاحب کی دو بیٹیوں کی پیدائش ہوئی تو صفضری بیگم کو ان سے نفرت کرنے کا بہانا مل گیا نا کے خاندان میں بیٹی پیدا ہونا خوشی کی بات سمجھا جاتا تھا وہ رنگ سوچ کے مالک نہیں تھے

لیکن شاید رخسار ان کی پسند کی بہو نہیں تھی اسی لیے انہیں بیٹیوں کے طعنے دیے جاتے تھے اور زیادہ طعنے تو اس بات پر دیے جانے لگے کے جیٹھانی کے ماشاءاللہ سے چار بیٹے ہیں کیونکہ وہ خاندانی ہے

جس پر رخسار بیگم کو بہت سی تلخ باتوں کا سامنا کرنا پڑتا لیکن شکر تھا کہ رضوان صاحب ان سے بے پناہ محبت کرتے تھے اور ہر مشکل وقت میں ان کے ساتھ ہوتے تھے

ابھی بھی وہ اپنی بیگم کی خیریت کی دعائیں مانگ رہے تھے کہ اسی وقت دائی کمرے سے باہر آئی

مبارک ہو جڑواں بیٹیاں ہوئی ہیں

رضوان صاحب کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا انہوں نے خوشی سے عنان کو سینے میں بھینچ لیا

میں اپنی بیوی اور بچیوں کو دیکھ سکتا ہوں رضوان صاحب نے بے صبری سے کہا

جی بیٹا دیکھ لے وہ سائیڈ پر ہو گئی تو وہ جلدی سے اندر داخل ہوئے

وہ اندر داخل ہوئے تو ان کی نظر روتی ہوئی رخسار بیگم پر گئی تو وہ جلدی سے ان کے پاس پہنچے

کیا ہوا درد ہو رہا ہے کیا انہوں نے فکر مندی سے استفسار کیا تو وہ اور شدت سے رونے لگی

مجھے بتائیں رخسار کیا مسئلہ ہے آپ ڈرا رہی ہیں مجھے انہوں نے بے بسی کہا تو رخسار بیگم نے

بچیوں کی طرف اشارہ کیا

رضوان میں نے بہت دعائیں مانگی تھی کہ خدا مجھے بیٹا عطا کرے بہت منتیں بھی مانگی تھی لیکن شش کچھ نہیں ہوتا بیٹیاں رحمت ہوتی ہیں اور رب کی رحمت کی ناشکری نہیں کرنی چاہیے اتنے جوڑے تو اس رحمت کو بھی ترس رہے ہوتے ہیں آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں

رضوان صاحب نے انہیں ٹوکتے ہوئے کہا

لل ۔ لیکن اماں جی اور باجی رضوان وہ مجھ سے نفرت کرے گی انہوں نے اپنی نم پلکیں اٹھا کر کہا تو رضوان صاحب ہولے سے مسکرا دیے

جب میری یہی بیٹیاں بیٹوں سے بھر کر باپ کا نام روشن کریں گی تب فخر کریں گی وہ لیکن آپ کو صبر کرنا ہوگا

اور محبت ہے نا آپ کے لیے انہوں نے عقیدت سے ان کا ماتھا چومتے ہوئے کہا تو وہ ہولے سے مسکرا دی

لائیں دکھائیں مجھے میرے شیر بچے رضوان صاحب نے اپنی بچیوں کی طرف اشارہ کیا تو رخسار بیگم نے اٹھ کر بچیاں ان کی گود میں پکڑائی تو وہ حیران رہ گئے وہ جڑواں تھی لیکن ایک دوسرے سے بالکل نہیں ملتی تھی

ایک ٹکڑ ٹکڑ کر کہ انہیں دیکھ رہی تھی اس کی آنکھیں ہنی کلر تھی جبکہ دوسری آنکھیں بند کیے ہوئے تھی

رضوان صاحب نے ایک کے کان میں اذان دی تو تب ساتھ والی نے آنکھیں کھولیں اس کی آنکھیں گہرے نیلے رنگ کی تھی جسے دیکھ کر سمندر سا گمان ہوتا تھا

لیکن وہ کافی ایٹیٹیوڈ والی لگی جب اس نے رضوان صاحب کو دیکھ کر ایک نظر اپنے اردگرد گھمائی پھر رخ پھیر کے آنکھیں بند کر کے دوبارا سے سو گئی

جس پر رضوان صاحب کا قہقہہ بے ساختہ تھا

نیلی آنکھوں والی میری مائسہ اور شہد جیسی مٹھاس لیے آنکھوں والی نبال ہے

انہوں نے جھک کر اپنی بیٹیوں کے ماتھے چومے اور انہیں رخسار بیگم کے حوالے کیا

بدبخت نے پھر سے بیٹی پیدا کر دی وہ بھی ایک نہیں دو صغریٰ بیگم اپنی بیٹی کو فون پر بتا رہی تھی نا جانے دوسری طرف کیا کہا گیا کہ

انہوں نے ہنکارہ بھرا

اور تمہیں کیا لگتا ہے آپ سے بیٹے کی جائیداد میں ان ماں بیٹیوں کو ہڑپنے دوں گی

ہاں ٹھیک ہے میں بعد میں فون کرتی ہوں

انہوں نے فون رکھا تو نظر حیام پر گئی جو اپنی گڑیا سے کھیلنے کی۔ مصروف تھی تو انہوں نے اپنا غصہ اتارنے کے لیے اسے رکھ کر ایک تھپڑ لگایا جس سے وہ اوندھے منہ جا گری

دفعہ ہو یہاں سے بدبخت تو ہی سبز قدم لے کے پیدا ہوئی تھی جس کی وجہ سے میرے بیٹے کو کوئی بیٹا دیکھنا نصیب ہی نہیں ہوا

دفعہ ہو جا یہاں سے

حیام روتے سسکتے ہوئے وہاں سے بھاگ گئی

تو انہوں نے غصے سے اپنا سر جھٹکا

راجپوت مینشن کے سامنے ہی وائٹ پیلس تھا جو رضوان صاحب کے بڑے بھائی رمضان صاحب کا تھا

رضوان صاحب روتی حیام کو چپ کروا کر عنان کو لیے وائٹ پیلس آئے تو انہیں سامنے ہی رمضان صاحب اور تسلیم بیگم بیٹھی نظر آئی

واہ آج تو بڑے بڑے لوگ آئیں ہیں رمضان صاحب نے انہیں آتے دیکھا تو اٹھ کر ان کے پاس آتے عنان کو اپنی گود میں لیتے کہا

تو رضوان صاحب مسکرا دیے

اور یہ لوگ خوشخبری بھی لائے ہیں رضوان صاحب نے کرسی پر بیٹھتے کہا تو تسلیم بیگم نے چونک کر دیکھا

کیونکہ انہیں جہاں تک معلوم تھا رخسار بیگم کی ڈلیوری میں دس دن تھے پھر کیسی خوشخبری اللہ مبارک کرے بھائی کیسی خوشخبری تسلیم بیگم نے تجسس سے استفسار کیا

بھابھی وہ ماشاءاللہ سے جڑواں بیٹیاں ہوئی ہیں انہوں نے ہچکچاتے جواب دیا انہیں کوئی شرمندگی نہیں تھی لیکن اپنی والدہ کے رد عمل کے بعد وہ تھوڑے مایوس ہو گئے تھے

یہ تو بہت خوشی کی بات ہے رمضان صاحب اٹھ کر ان کے گلے لگے تو وہ ہلکے سے مسکرا دیے

کیا ہوا رضوان تم خوش نہیں ہوا انہوں نے ان کے بجھے چہرے کو دیکھ کر پوچھا

میں کیوں خوش نہیں ہوگا بھائی میرا خون ہے وہ لیکن امی انہوں نے بے بسی سے اپنا سر جھکا لیا انہوں نے آج حیام کو مارا بھی اپنا غصہ میری معصوم بیٹی پر اتارا انہوں نے سر جھکائے جواب دیا تو رمضان صاحب نے تاسف سے سر جھٹکا

یہ چھوڑے بھائی اپنے مجھے بتانا بھی گوارا نہیں کیا کیا سوچ رہی ہوگی میری چھوٹی دیورانی کہ مجھے اس کا احساس تک نہیں اور ماں جی کی ٹینشن نا لے میں کسی بہانے انہیں ادھر لے آؤ گی یا پھر رخسار کو اپنے پاس لے آؤ گی تسلیم بیگم نے کہا تو رمضان صاحب نے بھی ان کی بات سے اتفاق کیا

بھائی میں اپنی دیورانی کو دیکھ آؤ لیکن پہلے اپنے سپوتوں کو بھی بلا لوں تاکہ وہ بھی اپنی نئی کزنز کو دیکھ لے

حسام ، فاطین دانیال بسام بیٹا جلدی آؤ تم لوگوں کی نئی کزنز آئیں ہیں

تسلیم بیگم نے لاؤنج میں آتے اپنے چاروں بیٹوں کو آواز لگائی

ان سے اپنی خوشی سنبھالے سنبھل نہیں رہی تھی دل میں چپکے سے مانگی ہوئی دعا یوں قبول ہوگی انہیں یقین نا تھا

وہ چاہتی تھی ان کی معصوم سی دیوارنی کی بیٹیاں ہی اس گھر آئیں جو بالکل اس کے جیسی معصوم اور پیاری اور محبت کرنے والی ہو یہ بات تو انہوں نے ویسے ہی کبھی سوچی تھی

لیکن آج دو بیٹیوں کی پیدائش پر انہیں لگا ان کی دعا قبول ہو گئی ہے

جیسے ہی ان کے بیٹے باہر آئیں وہ انہیں لیے راجپوت مینشن آ گئی

آتے ہوئے انہوں نے حیام حسام کو اور عنان فاطین کی گود میں دے دی تھی حسام اور فاطین ان کی زبان میں باتیں کرنے کی کوشش کر رہے تھے

کیونکہ حیام دو سال کی اور عنان ایک سال کی تھی اور دونوں بہنیں ابھی ٹھیک سے بات نہیں کرتی تھی حیام کی توتلی آواز کی باتیں پھر سمجھ آ جاتی تھی لیکن عنان کی بالکل نہیں آتی تھی

وہ انہیں لیا سیدھا رخسار بیگم کے روم میں آئی جو نبال کو گود میں لیے پیار کر رہی تھی اور مائسہ سوئی ہوئی تھی

السلام و علیکم بہت بہت مبارک ہو میری جان

انہوں نے آتے ہی رخسار بیگم کو چٹا چٹ چوم ڈالا تسلیم بیگم کافی ہنس مکھ مزاج کی مالک تھی

ان کے اتنے پیار پر تو وہ ایک دم سے بوکھلا گئی

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/

خ۔ خیر مبارک رخسار بیگم نے ہلکی سی آواز میں کہا تو انہیں اندازہ ہو گیا کہ ان کی ساس صاحبہ ضرور کچھ کہہ کر گئی ہو گی

ادھر دو بھئی میری بیٹیاں انہوں نے ان کے ہاتھ سے نبال کو لیتے ہوئے کہا اور جب اس کی من موہنی صورت دیکھی تو نہال ہی ہو گئی رخسار ماشاء اللہ سے یہ کتنی خوبصورت ہے جی بھابھی رخسار بیگم نے مسکرا کر کہا

اللہ نے بے شک انہیں بیٹیاں عطا کی تھی لیکن وہ چاروں حسن کی دولت سے مالا مال تھ اگر ان کی ساس بیٹوں کے طعنے نا دے تو تسلیم بیگم کو یقین تھا وہ اپنی اتنی خوبصورت بیٹیوں پر غرور ضرور کرتی

تمہارا شکریہ رخسار تم نے مجھے چار بیٹیاں عطا کر دی تسلیم بیگم نے ان کا ہاتھ تھام کر کہا تو رخسار بیگم نے حیران نظروں سے انہیں دیکھا

مجھے غلط مت سمجھنا رخسار لیکن جب حیام ہوئی تو نا جانے کیسے میرے دل سے دعا نکلی کے اللہ تمہاری بیٹیوں کو میرے بیٹوں کا نصیب بنا دے میری بری نیت نہیں تھی جیسے مجھے بیٹیوں کی خواہش ہے تمہیں بھی بیٹوں کی خواہش تو ہو گی نا

لیکن آج جب سنا کہ اللہ نے تمہیں دو بیٹیوں سے نوازا ہے مجھے لگا میری دعا قبول ہو گئی

میں تمہارے آگے جھولی پھیلاتی ہوں رخسار مجھے اپنی بیٹیاں دے دو مجھے لگ رہا میں نے آج نہیں مانگا تو دیر ہو جائے گی تم اسے جزباتی پن کہو یا کچھ بھی لیکن مجھے خالی ہاتھ نا لٹا: ما آپی مجھے شرمندہ نا کرے آپ نے مجھے بہن مانا نہیں بہن بن کہ بھی دکھایا ہے میری لیے اس سے بڑی خوشی کی کیا بات ہوگی کہ میری بیٹیاں آپ کی بہو بنے لیکن آپ وعدہ کرے ماں جی کو اور باجی کو نہیں بتائے گی

ورنہ وہ میری بیٹیوں کو اس بات کے بھی طعنے دیں گی انہوں نے تسلیم بیگم کہ ہاتھ کو تھام کر کہا تو وہ مسکرا دی

میرا دماغ خراب ہے ویسے بھی میں نہیں چاہتی میری بہوؤں کو کسی کی نظر لگے

تو طے پایا حیام میرے حسام کی عنان فاطین کی باقی دو بچیوں کے کیا نام ہے اپنی بات پوری کرتے انہیں یاد آیا کہ نام تو پوچھا ہی نہیں

نبال اور مائسہ دروازا کھول کر مسکراتے ہوئی رضوان صاحب اور رمضان صاحب اندر داخل ہوئے

تو بتاؤ میری کونسی بھتیجی میرے کس جن کی ہے رمضان صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا

تو تسلیم بیگم نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ انہیں دیکھا

آپ کو ابھی وہ کچھ کہتی کہ وہ بول پڑے

مجھے اپنے بھائی کی بیٹیاں اپنے بیٹوں سے بڑھ کر ہیں اور میں بھی وعدہ کرتا ہوں کسی کو نہیں بتاؤ گا

کیونکہ میں بھی نہیں چاہتا ان کر نظر لگے انہوں نے اپنی بھتیجیوں کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا

تو یہ پری میرے دانیال کی نبال کو دانیال کے ہاتھوں میں دیتے ہوئے کہا جو وہی بیڈ پر بیٹھا تھا نبال کے گود میں آتے ہی اسے چٹا چٹ چوم ڈالا یہ باربی میری ہے جیسے حسام اور فاطین کی

دانیال نے حسام اور فاطین کی طرف اشارہ کر کے کہا جو اپنی اپنی گڑیا کو لے کر کھڑے تھے اور ہمیشہ خود ہی ان کے ساتھ کھیلتے تھے دانیال اور بسام کو کھیلنے : ما دیتے

بالکل میرے چیمپ یہ آپکی ہے رمضان صاحب نے دانیال کے بال بگاڑتے ہوئے کہا تو وہ کھلکھلا کر ہنسا

میں بھی کسی کو نہیں دوں گا نبال کو اپنے ننھے بازوؤں میں دبوچتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑیں

اول میلی بسام نے اپنی توتلی زبان میں کہا جو کہ چار سال کا ہو گیا تھا لیکن ابھی بھی ایسے ہی بولتا تھا

اور یہ تمہاری تسلیم بیگم نے چھوٹی سی مائیسہ اسے پکڑائی تو وہ خوشی سے نہال ہوگیا
اس سے پہلے وہ بھی دانیال کی طرح کرتا مائسہ نے ٹکرٹکرٹکرکرتی آنکھوں سے بسام کو دیکھا
اور پھر ایسا منہ بنایا جیسے وہ اسے پسند نہیں آیا سب اس کے فیس ایکسپریشنز دیکھ رہے
تھے

جس نے اب اپنا نیچے والا ہونٹ باہر نکالا آنکھوں کو لبالب آنسوؤں سے بھر کر اتنی زور
سے رونا شروع کیا کہ بسام نے ڈر کر اسے بستر پر اچھال دیا

مم۔مجھے نئی لینی یہ چولیل (چڑیل)

بسام نے رونی شکل بنا کر کہا تو فضا میں سب کے قہقہے گونجے

اچھا بچوں سنو یہ ہم سب کا سیکرٹ ہے اگر اپنی گڑیا ہمیشہ کے لیے چاہیے تو کسی کو نا بتانا
سمجھے تسلیم بیگم نے سب کو دیکھ کر کہا تو

سب بچوں نے شرافت سے ہاں میں سر ہلایا

کچھ سال بعد

آپی آپ لوگ جا رہے ہیں تو میں سب کیسے مینیج کروں گی باجی اور ماں جی تو مجھے طعنے دے
دے کر ہی مار دیں گی رخسار بیگم نے چولہے کی آنچ کم کرتے ہوئے تسلیم بیگم سے کہا

کیونکہ کل وہ اور رمضان صاحب عمرہ کرنے کے لیے سعودی عربیہ جا رہے تھے
اسی لیے تو تمہیں کہا تھا کہ تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلو بچیوں کو بھی ساتھ لے جاتے'
بیگم نے کمر پر ہاتھ باندھ کر انہیں گھورتے ہوئے کہا
مجھے تو باجی کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے تسلیم بیگم نے کہا کیونکہ جب سے ان کی نند آئی تھی وہ دونوں ماں بیٹی کمرے میں گھسی سارا دن کوئی پلیننگ کر رہی ہوتی اور جب کوئی جاتا تو گڑبڑا کر بات بدل دیتی
رخسار میرے ساتھ بازار چلو کھانا تو بن ہی گیا ہے انہوں نے رخسار بیگم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کمرے کی طرف لے جاتے ہوئے کہا
لیکن ماں جی اور باجی رخسار بیگم نے ٹالنا چاہا تو انہوں نے گھر کر دیکھا
ماں بیٹی کی میٹینگ چل رہی ہے تب تک ہم آ جائیں گے
کمرے میں جا کر اپنی شال نکالی ایک رخسار بیگم کو دی اور ایک خود لی
پھر انہیں لیے مارکیٹ آ گئی اور ڈھیٹ ساری شاپنگ کی آپی یہ کیا کر رہی ہے آپ ایسے کپڑے انہوں نے پوچھنا چاہا لیکن وہ تسلیم بیگم ہی کیا جو ان کی سن لے انہیں چپ رہنے کا اشارہ کر کے اپنی پسند سے ساری شاپنگ کر کے واپسی کی راہ لی
گاڑی جب راجپوت مینشن اور وائٹ پیلس کے درمیان آ کر رکی

چاچا یہ سامان آپ راجپوت مینشن لے جائے اور حیام بیٹی کے کمرے میں رکھ دیجیئے گا

انہوں نے پانے خاندانی ملازم سے کہا جوان کا بہت وفادار تھا

اور تسلیم تم بھی آج ادھر ہی رہنا ماں جی یا باجی بلائیں تب بھی نا آنا تسلیم بیگم نے رخسار بیگم کو کہا

توانہوں نے سر ہلا دیا اور سامان لے کر راجپوت مینشن میں داخل ہو گئی

یہ کیا بکواس ہے تم لوگوں نے ہمیں بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا صغریٰ بیگم گھر میں نکاح کی تیاریاں دیکھ کر بھڑک اٹھی

آگ تو صفیہ بیگم کو بھی لگی تھی لیکن وہ ابھی خاموش تھی

میں تو آپ کو سرپرائز دینا چاہتی تھی ماں جی آپ کے پوتوں کے لیے خاندانی بیویے لا رہی ہوں تسلیم بیگم نے ان کے غصے کو کسی خاطر میں نا لیتے ہوئے کہا

جس پر صغریٰ بیگم دانت پیس کر رہ گئی

پہلے اس کی ماں نے میرے بیٹے کو ہتھیایا اور اب بیٹیاں وہ ابھی اور بھی کچھ کہتی کے رمضان صاحب بول پڑے

کیسی باتیں کرتی ہیں آپ ماں جی پسند کی شادی ہے اور رخسار بھی کسی عام گھر سے تو نہیں ہے نا اپنے ماں باپ کی اتنی جائیداد کی اکلوتی وارث ہے لیکن آپ نا جانے کیسا خاندان چاہتی ہیں پڑھیں لکھی سلجھی ہوئی لڑکی ہے وہ کبھی آپ سے یا ہم سے اونچی آواز میں بات کی ہو

اور آپ بس ایک چھوٹی سی بات کو ایشو بنا کر بلاوجہ انہیں اپنی نفرت کا نشانہ بنا رہی ہیں اور ویسے بھی زندگی موت کا کوئی بھروسہ نہیں اسی لیے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آج نکاح ہو جائے

اور حسام سمجھدار ہے باقی ہم نا بھی رہے تو اسے رشتوں کی سمجھ بوجھ ہو گی وہ سنبھال لے گا اب آپ جلدی سے تیار ہو جائے مینشن چلنا ہے پھر رمضان صاحب اپنی بات کہہ کر تسلیم بیگم کا ہاتھ تھام کر اندر چلے گئے

پندرہ سالہ حسام کے سات سالہ حیام کو تیرہ سالہ فاطین کو چھ سال کی عنان اور گیارہ سالہ دانیال کو پانچ سال کی نبال اور آخر میں نو سالہ بسام کو پانچ سالہ مائسہ کے نکاح میں دے دیا گیا

رمضان صاحب اور رضوان صاحب کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا

جبکہ دو لوگوں کے سینوں پر سانپ لوٹ رہے تھے ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ رخسار بیگم کو ان کی بیٹیوں سمیت زندہ جلا دیں

یہ کو چاکلیٹ ٹٹل پر نسز فاطین نے اپنی پوکٹ سے چاکلیٹ نکال کر عنان کو دی

پہلے تو وہ گھور کر فاطین کو دیکھتی رہی پھر اس کے ہاتھ سی چاکلیٹ پکڑ کر دور اچھال دی

[illegible]volate

عنان نے منہ بنا کر جواب دیا تو تسلیم بیگم اور رمضان صاحب کا مشترکہ قہقہہ گونجا چلو بھئی بہوؤں کے نخرے شروع ہو گئے کوئی نئی بیٹا رخصتی ہونے تک عادت ہو جائے گی انہوں نے فاطین کو اپنی گود میں بٹھا کر کہا جو گھور کر عنان کو دیکھ رہا تھا

جو بنا اس کی گھوریوں کا اثر لیے رخسار بیگم کی گود میں جا بیٹھی

نا بیٹے بیویاں گھوریوں سے قابو نہیں آتی وہ ابھی بھی فاطین کو تنگ کر رہے تھے جو بیچارہ رونے کو ہو گیا تھا

ہنہہ اکڑ دیکھو ان میں بیٹھے بٹھائے ماں کی طرح سب ہڑپ گئی اور نخرے پھر بھی ختم نہیں ہو رہے صغریٰ بیگم نے نخوت سے کہا تو

ان سب کے چہروں کے رنگ ایک دم سے پھیکے پڑ گئے

خبر دار ماں جی اپنے میری بیٹیوں کو کچھ کہا پہلے یہ رخسار اور رضوان کی بیٹیاں تھیں لیکن آج سے میری ہیں اور کیا ہڑپاں انہوں نے ان کے باپ اور نانا کی جائیداد میرے شوہر بیٹوں سے کیا اس پورے خاندان سے بھر کر ہی ہیں اور جتنی دولت ان کے نانا کی ہیں ہا میرے میکے میں بھی کسی کی نہیں

آج کے بعد میں اپنی بچیوں کے بارے میں ایک لفظ نہیں سنوگی سمجھ آئی آپ سب کو تسلیم بیگم ایک دم سے دھاڑی تو صغریٰ بیگم اور صفیہ بیگم تو گڑبڑا گئی کیونکہ پہلے کبھی انہوں نے اونچی آواز میں بات تک نہیں کی تھی

ہم جیسے ہی عمرہ سے واپس آئیں گے ایک فنکشن اریج کر کے بچوں کے نکاح کا سب کو بتا دیں گے

انہوں نے جیسے بات ہی ختم

چلیں بھائی صاحب فلائٹ کا ٹائم ہو گیا ہے رضوان صاحب نے آکر کہا تو

تسلیم بیگم اور رمضان صاحب کھڑے ہو گئے

ماں جی وہ آپ کی ہی پوتیاں ہیں اور اب ان سے آپ کا رشتہ اور گہرا ہو گیا ہے اسی رشتے کی خاطر ہی بچیوں سے پیار سے بات کر لیا کرے

رمضان صاحب نے صغریٰ بیگم کو گلے لگاتے ہوئے کہا

جس پر وہ ہنکارہ بھر کر رہ گئی

تسلیم بیگم بچوں سے مل کر گاڑی میں بیٹھ گئی

آپی میں بھی ساتھ آتی لیکن بسام کی طبعیت ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے اور وہ باجی اور ماں جی کے پاس بھی نہیں جاتا

تو میں نے سوچا ہے رضوان کے ساتھ جا کر اسے ڈاکٹر کو دکھا لاؤ رخسار بیگم نے کھڑکی سے منہ اندر کر کہ تسلیم بیگم سے کہا تو وہ مسکرا دی

ٹھیک کیا ویسے بھی بچیوں اور بچوں کو اکیلے ان کے ساتھ چھوڑنا ویسے بھی ٹھیک نہیں آج تو دونوں ہیں بھی غصے میں انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا تو رخسار بیگم بھی مسکرا دی

رمضان صاحب کے بیٹھتے ہی ورائیر پورٹ کی جناب روانہ ہو گئے

ابھی انہیں گئے کچھ وقت ہی ہوا تھا کہ رضوان صاحب کو کسی کی کال آئی جسے سن کر وہ ایک دم صوفے پر ڈھے سے گئے

کیا ہوا ہے سب ٹھیک تو ہے رخسار بیگم نے ان کی حالت دیکھ کر جلدی سے استفسار کیا

بھائی صاحب کی گاڑی کا ایکسیڈینٹ ہو گیا اور وہ دونوں موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے

خوشی والے گھر اب ماتم کی صفیں بچھ چکی تھی

یہ ان کی وفات کے کچھ دن بعد کا منظر تھا جب صغریٰ بیگم اپنے کمرے سے تن فن کرتی ہوئی باہر آئی

حسام لوگ بھی راجپوت مینشن میں ہی ٹھہرے ہوئے تھے

صغریٰ بیگم جیسے ہی باہر آئی انہیں سامنے مائسہ نظر آئی ابھی وہ جا کر اسے تھپڑ مارتی کہ حیام آگے آگئی

دادی میری بہن کو مت مارنا جس پر صغریٰ بیگم نے حیام کو دھکہ مک کے رکھ د

تو منحوس اپنے سبز قدم لے کہ دینا میں آئی

آج میرے پوتے کی زندگی میں آئی تو اس سے ماں باپ بھی لیے انہوں نے حیام کو دھکا دیا تو اس کا سر ٹیبل سے لگا

رضوان صاحب اور رخسار بیگم اوپر والے پورشن میں بسام اور دانیال کو سلا رہے تھے جن کا رو رو کر برا حال تھا

حیام سے وہ اس لیے بھی زیادہ نفرت کرتی تھی کیونکہ وہ دیکھنے میں رخسار بیگم کی ہی کاپی لگتی تھی

جب فاطین نے آگے بڑھ کر حیام کو اٹھانا چاہا تو حسام نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روک لیا

اتنے دنوں میں صغریٰ بیگم اور صفیہ بیگم نے اسے ان کے خلاف کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی

یہ منظر حیام نے بھی اپنی نم ہوتی آنکھوں سے دیکھا تھا وہ بچی تھی لیکن اتنی بھی نہیں کہ نکاح کا مطلب نا سمجھتی ہو

جب فاطین کا ہاتھ چھوڑ کر حسام ان کی طرف بڑھا اور حیام کو نیچے سے اٹھا کر اس کے خون نکلتے زخم پر اپنی ہتھیلی رکھ دی

جس پر حیام کہ منہ سے سسکی نکلی

دادی میرے ماں باپ کی موت ایسے ہی لکھی تھی حیام کا اس میں کوئی قصور نہیں اگر آپ کو لگتا ہے تب بھی مجھے فرق نہیں پڑتا کیونکہ میری ماں کو یہ بہنیں اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز تھیں یہ سبز قدم ہو یا بدبخت مجھے اور میرے بھائیوں کو دل و جان سے قبول ہیں

آپ چاہتی ہیں ہم ان کے ساتھ نہ رہیں تو میں آپ کی بات مان کر پھوپھو کے ساتھ بھی تو جا رہا ہوں اپنے بھائیوں کو لے کر

تو آپ بھی میری بیوی اور بہنوں سے دور رہیں حسام نے تحمل سے اپنی بات کہہ کر فاطین کو فرسٹ ایڈ باکس لانے کا کہا

اور حیام کی پٹی کی جو مسلسل ہچکیوں سے رو رہی تھی

حیام کی آنکھوں سے گرتا ہر آنسوؤں حسام کو اپنے دل پر گرتا محسوس ہو رہا تھا
لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ ان کی زیادہ سائیڈ لے جس سے دادی اور پھوپھو ان کے اور خلاف ہو وہ نہیں چاہتا تھا ان کا بچپن نفرت کی بھینٹ چڑھ جائے اسی لیے پھوپھو کے ساتھ لندن جانے فیصلہ کر لیا تھا

آج وہ چاروں بھائی ہمیشہ کے لیے یہاں سے جا رہے تھے رخسار بیگم نے لاکھ منتیں کی لیکن صفیہ بیگم نے ان کی ایک نا سنی
اب وہ روتی ہوئی مائسہ کو چپ کروا رہی تھی جو مسلسل بسام کے پاس جانے کے لیے ضد رہی تھی
رو رو کر اس کا برا حال تھا اور وہ چاروں بھائی اپنے دل پر پتھر رکھے گاڑی میں سوار ہو گئے
حسام نے غلطی سے بھی مڑ کر دیکھنے کی کوشش نہیں کی دیکھ لیتا تو کمزور پر جاتا وہ لڑکی تو پیدا ہوتے ہی اس کے دل میں آسمائی تھی اور جب اس کی ماں نے اس کے نام سے منسوب کیا تو وہ اسے سارے جہان سے عزیز ہو گئی
یہ فیصلہ ان کا بچپن بچانے کے لیے کیا تھا لیکن نہیں جانتا تھا کہ یہ فیصلہ ہی ان کا بچپن چھین لے گا

جتنی محبت اب ان سب کے دل میں ایک دوسرے کے لیے ہے واپسی پر اتنی ہی نفرت ہوگی ایک دوسرے کے لیے

اور پھر وہ تڑپتی ہوئی اپنی جانوں کو وہی چھوڑ کر چلے گئے

زیادہ برا حال نبال کا تھا جو حسام اور فاطین سے زیادہ اٹیچ تھی جو اسے سگی بہنوں سے زیادہ پیار کرتے تھے

وہ بہنیں ایک دوسرے کے لیے کافی تھیں لیکن بھائی نہیں ان کا یہ طعنے سن سن کر ان کے دل میں بھی بھائی کی چاہ پیدا ہوگی تھی

اور آج ان کے بھائی بھی تو بچھڑ گئے تھے

ادھر آ کر بیٹھو میری گود میں ایک سنسناتی ہوئی آواز اس کے کانوں میں گونجی

نن۔ نہیں پیچھے ہوں ڈرتی آواز میں خود کو پیچھے گھسیٹتے ہوئے کہا

ہاہاہا کیوں پرنسز کو ڈر لگ رہا ہیں خباثت سے قہقہہ لگا کر اس کے جسم کو چھونا چاہا جو تھر تھر کانپ رہی تھی

میں نہیں ہوں پرنسز ڈونٹ ٹچ می ایک دم چلا کر کہا جس پر سامنے والا نے اس کا منہ اپنے ہاتھوں میں دبوچ لیا

پرنسز نا صحیح میری رکھیل تو تم ہی بنو گی اور پھر تمہاری وہ بہنیں کمینگی سے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیر کر کہا جو آنکھیں میچیں کانپ رہی تھی

مم۔۔ میرا نکاح ہوا ہے میرا شوہر چھوڑے گا نہیں تمہیں آخری امید سے اس شیطان کو روکنا چاہا جس نے اس کی بات پر اپنا چہرہ اس کی گردن میں چھپانا چاہا جبکہ اس کا ہاتھ اس کے جسم پر گردش کرنے لگا

چھوڑوں مجھے پیچھے ہٹو آپیپی خون نن۔ نن

نہیں خون میں نے کچھ نہیں کیا

وہ ایک دم ہڑبڑا کر اٹھی تو کمرے میں سورج کی روشنی پوری طرح سے پھیل چکی تھی ماتھے پر آئے پسینے کو ہاتھ سے صاف کر کہ ٹائم دیکھنے کے لیے سامنے نگاہ اٹھائی تو صبح کے سات بج رہے تھے

فریش ہونے کی نیت سے واشروم کا رخ کیا

راجپوت مینشن اگر محل تھا تو اس میں رہنے والی بھی شہزادیوں سے کم نہیں تھی لیکن انہیں کہاں گوارہ تھا کہ کوئی انہیں شہزادیاں کہے کیونکہ وہ شہزادیوں کی طرح دوسروں کے اصولوں اور قوانین پر نہیں چل سکتی تھی

لوگ انہیں

Emotionless

کہتے تھے تو ٹھیک ہی کہتے تھے ان کے دل میں محبت جذبات پیار صرف ایک دوسرے کے لیے ہی تھے باقی دنیا کیا سوچتی ہے کیا کرتی ہے انہیں پرواہ نہیں تھی

لیکن ظالموں اور مجرموں کے لیے وہ سفاک تھیں

ہر گزرتے سال نے جیسے کسی کی واپسی کی امیدوں کو توڑا تھا ویسی ہی ان کی سنگدلی کو مضبوط کیا تھا

اب انہیں کسی شہزادے کا انتظار نہیں تھا اور جن کے لیے انتظار میں شدت تھی اب ہر گزرتے دن کے ساتھ اتنی ہی شدت ان کی نفرت میں ہو رہی تھی

وہ ایک دوسرے کے لیے کسی کی جان لینا بھی جانتی تھی اور دینا بھی

اٹھارہ سال بعد

حسام لوگوں کے لندن جانے کے چھ ماہ بعد صغریٰ بیگم کی ہارٹ اٹیک کی وجہ سے لندن میں ہی موت ہو گئی جو اپنی بیٹی کے پاس گئی ہوئی تھی

ہارٹ اٹیک کیوں آیا یہ بات ابھی تک کسی کو نہیں پتا چلی

جبکہ آٹھ سال بعد رخسار بیگم کی وفات ہوگئی جو کہ کافی عرصے سے بیمار تھی
رخسار بیگم کی موت نے حیام عنان نبال اور مائیسہ کو بری طرح توڑ دیا تھا
پھر تین سال بعد حیام کے نانا نانی ان کے پاس آکر رہنے لگے
حیام نے اپنی سٹڈی کے ساتھ اپنے بابا کا بزنس بھی سنبھالنا شروع کر دیا تھا
کیونکہ اپنی بیوی کی وفات کے بعد وہ دنیا سے کٹ کہ رہ گئے تھے
لیکن حیام نے اپنی گریجویشن کے بعد سی ایس ایس کے ایگزائم دے کر پولیس فورس جوائی کر کی تھی
عنان نے جرنلسٹ بن کر اپنی ماما کا خواب پورا کیا تھا
جبکہ نبال نے حیام کے کہنے پر لائیر کا پیشہ اختیار کیا
جبکہ مائسہ کو ہجوم وغیرہ سے خوف آتا تھا اسی لیے اس نے حیام کے پولیس فورس جوائن کرنے کے بعد آفس دیکھنا شروع کر دیا
اور یہ سب کر کہ چاروں بہنوں نے اپنے بابا کا سر فخر سے بلند کر دیا
لیکن ان سب کے پیچھے اس مقام تک پہنچنے کے لیے کتنی تکلیفیں کتنا کچھ کھونا پڑا صرف وہ جانتی تھیں اور ان تکلیفوں اور درد کو راز کی طرح اپنے دل میں دفن کر لیا
اور وہ راز ہی ان کے دل کو پتھر بنانے کا سبب بن گئے

آج کب تک تم سب فری ہوگی رضوان صاحب نے بریک فاسٹ کرتی ہوئی اپنی بیٹیوں کو دیکھ کر استفسار کیا

میری آج ڈی آئی جی کے ساتھ میٹنگ ہے شام چار بجے تک پتا نہیں کب تک اس سے فری ہوں اس کے بعد ارحم کسی کیس پر کام کر رہا ہے تو اسے ہیلپ چاہئیے

تو اس کا کیس مجھے سٹارٹ سے سٹڈی کرنا پڑے گا نو دس بج جائیں گے حیام نے انگھوٹھے کی پشت کو اپنے نچلے ہونٹ پر پھیرتے ہوئے کہا کیونکہ یہ اس کی بچپن کی عادت تھی

رضوان صاحب نے سوالیہ نظروں سے باقی تینوں کی طرف دیکھا

میرا شام سات بجے لائیو شو ہے جس میں دو مخالف پارٹیوں کے ممبران کا انٹرویو ہوگا

میرا کنفرم نہیں کب فری ہوں عنان نے کندھے آچکا کر کہا

میں کورٹ سے جلدی فری ہو جاؤں گی لیکن اس کے بعد میرا شاپنگ کا پلین ہے نبال نے اپنی نانو کی طرف دیکھ کر کہا جو اس کے اس پیشے کے بہت خلاف تھی

وجہ کچھ خاص نہیں یہی تھی کہ انہیں لائیر پسند نہیں تھے اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ نبال یہ پیشہ اختیار کریں

اب رضوان صاحب نے اپنی سب سے چھوٹی بیٹی کو دیکھا جو اپنی پلیٹ میں چمچ گھمانے میں مصروف تھی ارد گرد کیا ہو رہا ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اسے

پہلے وہ رضوان صاحب کا بہت خیال رکھتی تھی ان سے ہر بات شئیر کرتی تھی لیکن سات سال سے وہ بہت عجیب ہو گئی تھی اس کا رویہ ان کے ساتھ بہت سرد ہو گیا تھا

وہ جب ان کی طرف دیکھتی تو انہیں اس کی آنکھوں میں شکوہ درد تکلیف اور خود کے لیے خالی پن نظر آتا تھا لیکن وہ سمجھ نہیں پاتے تھے ایسا کیا ہوا ہے وہ کیوں ان سے ناراض ہے

مائیسہ آپ کب فری ہو گی بیٹا انہوں نے نرمی سے اسے مخاطب کیا تو اس نے خالی خالی نظروں سے ان کی طرف دیکھا

نبال نے اپنی جڑواں بہن کے رویے پر اپنا ہونٹ بے دردی سے کچلا وہ تینوں اپنے احساسات شکوے چھپانے میں ماہر تھی وہ اپنے باپ کو تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی لیکن مائسہ اس کی آنکھیں یہ چھپانے میں ناکام ہو جاتی تھی وہ سرد نیلی آنکھیں خود میں چھپے راز اور تکلیف بیان کر جاتی تھی

) نہیں، میں بیٹی ہوں ڈئیر ڈیڈ اور مجھے نہیں پتہ میں کب فری ہوگی (

[illegible]thing

too?

کیا آپ کو ہم سے کچھ کہنا تھا یا کوئی کام تھا (

اپنے لہجے کو حتی الامکان نرم رکھتے سرد آنکھوں سے پوچھا تو وہ مسکرا دیے

وہ مجھے آپ سب کو کچھ بتانا تھا انہوں نے چاروں کی طرف دیکھ کر کہا جبکہ اختر صاحب اور فردوس بیگم باپ بیٹیوں کی گفتگو سن رہے تھے اور جانتے تھے کہ ان کی بات پر ان کا رد عمل کیسا ہوگا

جی ڈیڈ کہے عنان کرسی کی پشت سے کمر لگا کر مکمل ان کی طرف متوجہ ہوئی

دراصل بات یہ تھی بیٹا وہ کشمکش میں تھے کہ اپنی بات کیسے کہے ان سے

[illegible]ever

[illegible]ble

آپ کو جو بھی کہنا ہے ڈیڈ ڈائیریکٹ کہے آپ کو ہم سے بات کرتے ہوئے تمہید باندھنے کی ضرورت نہیں ہے (

حیام نے نرم لہجے میں کہا تو انہیں تھوڑا حوصلہ ہوا

بیٹا وہ حسام لوگ آج پاکستان واپس آرہے ہیں اور جیسے کہ تم لوگ جانتی ہو آپا وائٹ پیلس کو لوک کر کہ گئی تھی اسی لیے کبھی اس کی صفائی وغیرہ نہیں ہو سکی

تو میں نے بچوں سے کہا ہے کہ وہ جب تک وائٹ پیلس رینوویٹ کروا نہیں لیتے ہمارے ساتھ رہ سکتے ہیں

انہوں نے چاروں بیٹیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن ان کے چہرے پر اس بات سے کوئی تاثر ظاہر نا ہوا کہ انہیں یہ بات کتنی ناگزیر گزری ہے یا نہیں

کوئی بات نہیں ڈیڈ جب آپ کہہ چکے ہیں تو ہمیں کوئی مسئلہ نہیں عنان نے اپنے تاثرات چھپا کر کہا

یہ بات تو وہ چاروں پچھلے ایک مہینے سے جانتی تھی وہ جو دنیا کی خبر رکھتی تھیں تو اپنے سے جڑے رشتے سے کیسے بے خبر ہو سکتی تھیں

کب تک پہنچے گے وہ لوگ نبال جانتی تو تھی لیکن اپنے بابا کا دل رکھنے کے لیے بات کو جاری رکھا

چھ بجے تک میں نے کہا تھے کہ میں لینے آجاؤ لیکن دانیال نے منع کر دیا ابھی تو بس پہنچنے والے ہو گے انہوں نے مسکرا کر کہا

جبکہ دانیال کہ نام پر نفرت کی شدید لہر نبال کے وجود میں سرایت کر گئی

ٹھیک ہے ڈیڈ ہم چلتے ہیں آ کر ان سب سے بھی مل لے گے نبال نے چئیر سے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کی تقلید میں وہ تینوں بھی اپنی جگہ سے اٹھی

حیام نے اپنی پینٹ شرٹ پر لانگ کوٹ چئیر سے اٹھا کر پہنا

جبکہ نبال نے اپنا ہلمنٹ ٹیبل سے اٹھا کر بازوؤں کے درمیان رکھا اور باہر کی طرف قدم بڑھائے

حیام عنان اور مائیسہ اپنی اپنی کارز میں بیٹھی اور نبال نے ہیلمٹ پہن کر بائیک سٹارٹ کی ان سب کو دیکھ کر چوکیدار نے دروازا واہ کیا

حیام اور نبال پہلے نکلی ابھی وہ گیٹ پار کرتی کے سامنے دو گاڑیاں آ کر رکی دل کی دھڑکن ایک دم سے سست ہوئی لیکن سر جھٹک کر حیام نے گاڑی آگے بڑھائی جسے دیکھ کر سامنے گاڑی میں موجود ڈرائیور نے ہڑبڑا کر اپنی کار پیچھے کی تو حیام اور نبال زن سے اپنی گاڑیاں لے کر نکلی جبکہ ان کے پیچھے مائیسہ اور اس کے ساتھ عنان اپنی دائیں طرف کو نکلی ان کے نکلتے ہی دونوں گاڑیاں اندر آئیں

.

رضوان صاحب نے گھڑی کی طرف دیکھا تو رات کے دس بج چکے تھے

ان چاروں میں سے کوئی بھی ابھی تک گھر نہیں آئی تھی

اور پھر اٹھ کر روم سے باہر آ گئے جہاں لاؤنج میں وہ سب بیٹھے ہوئے تھے

شام کو صفیہ بیگم نے اپنی دونوں بیٹیوں اور ایک بیٹے کے ساتھ آ کر سرپرائز دیا

رضوان صاحب کو فکر تھی کہ اب ان کی بیٹیاں کیا ریکشن دے گی

جبکہ اختر صاحب اور فردوس بیگم کھانا کھا کر روم میں چلے گئے تھے

صفیہ بیگم کا کہنا تھا وہ رات کا کھانا اپنی بھتیجیوں کے ساتھ ہی کھائیں گی اس لیے وہ سب بیٹھے اب ان کا انتظار کر رہے تھے

ابھی رضوان صاحب باہر آ کر انہیں کھانا کھانے کا کہتے کہ پورچ میں گاڑیاں رکنے کی آواز آئی تو ایک دم سے ان کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی

جبکہ فاطین اور دانیال جو اپنے موبائل میں مصروف تھے ایک دم سے سیدھے ہو کر بیٹھے

جبکہ حسام اور بسام نے پیچھے مڑ کر دروازے کی جانب دیکھا

جہاں سے سب سے پہلے عنان داخل ہوئی السلام و علیکم ایوری ون موبائل پہ کچھ ٹائپ کرتے ہوئے بنا سر اٹھائے سب کو مشترکہ سلام کر کہ سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی

جبکہ صفیہ بیگم نے طنزیہ نظروں سے فاطین کو دیکھا

بیٹا میں کہنا تو نہیں چاہتی میرا خون ہیں وہ چاروں لیکن فطرت ان میں اپنی ماں والی ہے ماں نے بھی اپنا منگیتر چھوڑ کر میرے بھائی کو پیچھے لگا لیا اور بیٹیوں کا بھی رویہ ایسا ہی ہے تم لوگوں سے فاطین کے کانوں میں صفیہ بیگم کا جملہ گونجا جب اس نے کچھ سال پہلے عنان کو برتھ ڈے وش کرنے کے لیے فون کیا تھا اور اس نے فاطین کی آواز سن کر فون رکھ دیا تھا ابھی وہ انہیں خیالوں میں گم تھا جب حیام اور نبال لاؤنج میں داخل ہوئی سب پر طائرانہ نگاہ ڈالی

اسلام و علیکم بابا نبال نے مسکرا کر رضوان صاحب سے کہا تو انہوں نے اشارے سے مہمانوں کو سلام کرنا کا کہا

بابا میں فریش ہو کر آتی ہوں ان کے اشاروں کو اگنور کر کہ اپنے روم کی طرف قدم بڑھا ئے جبکہ حیام بنا سلام کیے پہلے ہی اوپر چلی گئی تھی

ان کی نظر سامنے سے آتی مائسہ پر پڑی تو انہیں اس پر شدید غصہ آیا آفس سات بجے بند ہو جاتا تھا انہوں نے کتنے میسج کیے تھے کہ بیٹا ٹائم پر آجانا جنہیں سین کر کہ اس نے جواب تک نا دیا

مائسہ کہاں تھی تم کب سے میسج کیے ہیں میں نے نا تم حیام کے ساتھ تھی نا ہی نبال اور عنان کے ساتھ انہوں نے اپنا غصہ دبا کر نرم آواز میں استفسار کیا تو مائسہ نے سرد نظریں

اٹھا کر ان کر طرف دیکھا اور پھر بائیں جانب صوفوں پر بیٹھے ہوئے ان سب کو بسام پر نظر آکر پل کے لیے ٹھہری لیکن سرعت سے نظروں کا زاویہ بدل لیا

جتنی نظریں پھیرنی ہے پھیر لو مسسز تمہاری ہر بے رخی کا بدلہ سود سمیت لوں گا ہونٹوں پر مسکراہٹ سجا کر استحقاق بھری نظروں سے اس کا جائزہ لیا تو ماتھے کے بلوں میں ایک دم سے اضافہ ہوا

وائٹ پینٹ شرٹ پہنے اور لائٹ پنک کلر کا لونگ کوٹ تھا جو اب اس نے اپنے دائیں بازوں میں تھاما ہوا تھا

وہ سامنے والے کو پل میں بہکا سکتی تھی

جھوٹ میں بولنا نہیں چاہتی اور سچ آپ کو برداشت نہیں ہوگا اپنی بات کر کہ بنا ان کی سنی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی

جبکہ آج پہلی بار رضوان صاحب اس کے ایسے جواب دینے پر حیران رہ گئے

مجھے لگتا ہے بھائی آپ کی بیٹیوں کو ہمارا یہاں آنا پسند نہیں آیا صفیہ بیگم نے طنزیہ لہجے میں کہا تو وہ چونکے

وہ آپ پر ہی گئی ہیں سب آپ کو ان کا دنیا میں آنا پسند نہیں آیا تھا لیکن میری بیٹیوں کو آپ کے یہاں آنے سے کوئی اعتراض نہیں

وہ مجھ سے ناراض تھی کسی بات پر رضوان صاحب نے ہلکے پھلکے انداز میں مسکرا کر کہا تو صفیہ بیگم کی بولتی بند ہو گئی

چھوڑیں چاچو کھانا لگوائیں بہت بھوک لگی ہے دانیال نے اٹھ کر ڈائنگ روم کی طرف جاتے ہوئے کہا

تو انہوں نے کچن کا رخ کر کہ ملازمہ کو کھانا لگانے کا کہا

السلام و علیکم ان چاروں نے مشترکہ سلام کر کہ اپنی اپنی نشست سنبھالی

و علیکم السلام رضوان صاحب نے جواب دیا

کیسے ہیں بھائی آپ سب عنان نے فاطین کو اگنور کر کہ تینوں کو ایک ساتھ مخاطب کیا تو حسام کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

ہم تو ٹھیک ہیں لیکن لگتا ہے آپ لوگ ناراض ہیں ہم سے دانیال نے نبال کو نظروں میں رکھ کر جواب دیا تو عنان مسکرا دی

ناراض ہونے کے لیے کوئی تعلق ہونا ضروری ہے اور جہاں تک مجھے پتا ہے ہمارا آپ لوگوں سے کوئی ایسا تعلق نہیں ہے

نبال کے جواب پر ان چاروں کے ہونٹوں کی مسکراہٹ پل میں غائب ہوئی

رائٹ ڈئیر منکوحہ ہمارا واقع کوئی تعلق نہیں ہے تعلق بنانا تو تھرڈ کلاس لوگوں کا کام ہیں ہمارا تو جائز رشتہ ہے آپ سے دانیال نے جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

تو نبال کھکھلا کر ہنس پر جس پر وہ حیران تو ہوا لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا

آپ کا یہ کاغذی رشتہ دوسرے کاغذ کا محتاج ہے پھر بس دو کاغذوں کی کہانی ہوگی یہ نبال کے جواب دینے پر حیام اور مائسہ نے اپنی مسکراہٹ چھپائی

جبکہ دانیال نے غصے سے اپنے جبڑے بھینچے ابھی وہ کچھ کہتا کہ

عنان ایک دم سے اپنی کرسی سے کھڑی ہو کر منہ کھولے سب ڈشز کے ڈھکن اٹھا کر دیکھ رہی تھی

What

الفاظ کو روک کر اس نے آخری ڈش کا ڈھکن پٹکا جبکہ عنان کے ایسے گالی دینے پر فاطین کو زور کا پھندا لگا

جبکہ حقیقت یہ تھی کہ اسے وٹ دا کہنے کی عادت تھی گالی نہیں دیتی تھی وہ جبکہ جب وہ یہ کہتی سب کو یہی لگتا کہ وہ گالی دینے لگی ہے

اب وہ سب حیران نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے

یہ۔۔یہ سب مٹن کی ڈشز زہیں روہانسی شکل لے کر حیام کی طرف دیکھا دماغ میں ایک دم سے جھماکا ہوا

نظریں بے ساختہ اپنے سامنے بیٹھے چاروں وجودوں پر گئی

جو اپنی سحر انگیز شخصیت کے ساتھ کہی بھی جا کر چھا جاتے تھے

Aahm

میں نے آرڈر کر دیا تھا تمہارے لیے بس آنے والا ہوگا حیام کے کہنے پر عنان سنجیدہ چہرہ لیے بیٹھ گئی

مدے نئی تھانا یہ دندادوشت (مجھے نہیں کھانا یہ گندا گوشت) تو عنان نے منہ بنہ

فاطین مسکرا دیا

ایسے نہیں کہتے بری بات ہوتی ہے فاطین نے ہلکے سے عنان کی ناک دبا کر کہا تو اس نے کھلکھلاتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اس کی گردن میں ڈال کر گود میں بیٹھ گئی

میں نئی تیتی فا پھل مدے تو کلیت دو دے مدے یہ نئی تھانا نا (میں نہیں کہتی فا پھر مجھے چاکلیٹ دو گے مجھے یہ نہیں کھانا نہ)

اپنے نازک چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں فاطین کا چہرا بھر کر کہا تو اس نے دونوں ہاتھوں کو تھام کر اپنے ہونٹوں سے لگایا

لیکن میری عنان تو بہت اچھی ہے اور پتا ہے یہ آپ کے فا کا فیورٹ ہے اس میٹ سے آپ کا فاسٹرانگ ہوگا تو اپنے فا کے لیے بھی نہیں کھاؤ گی فاطین نے رونی شکل بنا کر کہا مدے بھی سترونڈ ہونا ہے فا دیکھا (مجھے بھی اسٹرانگ ہونا ہے فا جیٹا) عیان نے جھک سے پلیٹ اٹھاتے ہوئے کہا تو فاطین کا خوبصورت قہقہہ گونجا

تم بچوں نے جاگنا ہے تو جاگو میں تو سونے جا رہا ہوں رضوان صاحب کی آواز پر عنان ہوش میں آئی جواب اپنے روم کی طرف جا رہے تھے

ہائے ایوری ون اس آواز پر حیام لوگوں نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو دو لڑکیاں اور ایک لڑکا آکر ان کے ساتھ والی چئیرز پر بیٹھے وہ جانتی تو تھی کہ وہ ان کی پھپھو کے بچے ہیں لیکن انجان بنی رہی

آپ لوگ کون مائسہ نے حیرت سے بھرپور لہجے میں کہا تو صفیہ بیگم نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا

لیکن لہجے میں مٹھاس گھول کر بولی تم لوگوں کی کزنز ہیں

تم لوگوں کو تو کبھی توفیق نہیں ہوئی کہ کبھی بات ہی کر لے لیکن میرے بچوں کو سب رشتوں کا پتا ہے

نہیں پھوپھو بات وہ نہیں

daughters.

)جہاں تک مجھے پتا ہے آپ کو بیٹیاں پیدا ہونے پر اعتراض ہوتا تھا نا۔ اسی لیے میں نے سوچا شاید(

مائیسہ نے سنجیدہ چہرے سے کہا تو صفیہ بیگم کا غصے کی وجہ سے چہرا لال ہوگیا

جبکہ بسام نے بغور مائسہ کی طرف دیکھا

کیا ابھی تک بچپن کی باتوں کو تم نہیں بھلا سکی جب باتیں بھلانا آسان نہیں تو کیا ہمارا رشتہ بھلانا آسان ہے جسے تم سرے سے نظر انداز کر رہی ہو مائسہ کو دیکھتے ہوئے دل میں اسے مخاطب کیا لیکن وہ کھانا چھوڑ کر سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی

اس کے پیچھے نبال دانیال کی ایکسرے کرتی نظروں سے بچنے کے لیے اٹھ کر چلی گئی

ڈائنگ ٹیبل پر بس صفیہ بیگم اور ان کے بچے کھانا کھانے میں مصروف تھے جبکہ عنان موبائل میں مصروف اپنے آڈر کا ویٹ کر رہی تھی اور حیام ان سب کے اٹھنے کا تاکہ ملازمہ سے کہہ کر سب یہاں سے اٹھوا سکے

ارحم بھائی گھر آ گئے ہے میں ان کے ساتھ کھانا کھانے جا رہی ہوں عنان نے چئیر سے اٹھتے ہوئے کہا تو حیام نے سر ہلایا

جبکہ فاطین نے چونک کر دیکھا وہ کیوں کسی غیر مرد کے ساتھ کھانا کھانے جا رہی تھی وہ بھی رات کے اس پہر

ابھی وہ کچھ کہتا کہ عنان وہاں سے چلی گئی تو وہ بھی اس کے پیچھے چلا گیا

کون ہے یہ ارحم جس کے پاس آدھی رات کو منہ اٹھا کر چلی گئی ہے یہ صفیہ بیگم نے تلخ لہجے میں کہا تو حیام نے سنجیدہ نظروں سے ان کی طرف دیکھا

حضرت علی رضہ نے فرمایا

دنیا میں ہزار رشتے بناؤ لیکن ایک رشتہ ایسا ضرور بناؤ جب وہ ہزار آپ کے خلاف ہو تو وہ ایک آپ کے ساتھ ہو

تو اس دنیا میں ارحم انصاری میرے لیے وہی ایک رشتہ ہے

ہزار کیا ساری دنیا بھی میرے خلاف ہو تب بھی وہ میرے ساتھ ہی کھڑا ہو گا اتنا تعارف کافی ہے پھوپھو حیام نے اپنی بات ختم کر کہ سوالیہ نظروں سے ان کی طرف د یکھا اور اپنی نشست سے اٹھ کھڑی ہوئی ملازمہ کو آواز دے کر ٹیبل صاف کرنے کا کہا اور اپنے روم میں چلی گئی

کہاں جا رہی ہو تم عنان جو گیٹ کراس کرنے لگی تھی فاطین نے بازو سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تو وہ اس کے سینے سے آ لگی

دونوں کے دل کی دھڑکنیں ایک پل کو منتشر ہوئی لیکن اگلے ہی پل عنان نے اسے دھکا دے کر خود سے دور کیا

Bloom

انگلی اٹھا کر تنبیہ کی تو

فاطین نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی وہ کافی کول مائنڈڈ بندا تھا بہت کم ہی کسی بات پر غصہ کرتا تھا یا کرتا ہی نہیں تھا

لیکن وہ جب سے آیا تھا اس کی اگنورنس برداشت کر رہا تھا مانا ان کی کبھی بات نہیں ہوئی تھی ایک دوسرے سے

کیونکہ پھوپھو کا کہنا تھا ماموں کو یہ سب پسند نہیں اور وہ چاہتے ہیں پہلے ان کی سٹیڈیز کمپلیٹ ہو جائے ورنہ بچیوں کا دھیان نہیں لگے گا

اور وہ جانتا تھا کہ اگر وہ اس سے بات کرنے لگ گیا تو خود کے جذبات کو قابو پانا مشکل ہو جائے گا اس لیے رابطہ نہیں کیا لیکن ہر عید پر اس کی برتھڈے پر ہر موقع پر فاطین نے رابطہ کرنے کو کوشش کی

اگر وہ کبھی جواب دیتی تھی بھی تو پھوپھو کے ذریعے کہ اسے فاطین یا اس کے کسی بھی بھائی سے بات کرنے میں دلچسپی نہیں

وہ اس کی ناراضگی سمجھ کر ہنس دیتا تھا اور کتنی بار پاک آنے کی کوشش کی لیکن ہر بار کچھ ایسا ہو جاتا کہ ان میں سے کوئی بھی نا آپاتا

اس سب کے دوران اپنے دل کو کیسے سمجھایا اپنے منہ زور جزبات پر کیسے قابو پایا بس وہی جانتا تھا

ڈئیر شنیر کی تو بات ہی مت کرو مسز اس سے بہت کچھ زیادہ کرنے کا حق رکھتا ہوں میں عنان کی انگلی کو اس کی مٹھی میں بند کرتے ہوئے کہا تو عنان نے طنزیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا

اپنے حقوق تو سب کو یاد رہتے ہیں فرائض بھی یاد ہے کیا عنان نے تلخ لہجے میں کہا تو فاطین نے جبڑے بھینچ لیے

بھوری آنکھیں پل میں سرخ ہوئی

جبکہ عنان جھٹکے سے مڑی اور گیٹ پار کر گئی جبکہ فاطین کئی لمحے اسے خود سے دور جاتا دیکھتا رہا

ماما ٹھیک کہتی تھی پیسے کا پاس ہونا کچھ نہیں ہوتا رشتوں کا اپنوں کا پاس ہونا معنی رکھتا ہے غلط فیصلہ کر گئے ہم حسام دل میں حسام سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا

کیونکہ چاہے عنان جتنی مرضی نفرت کا اظہار کرے یا سرد مہری دکھائے وہ آج بھی بچپن کی طرح اس کی ہر بات بن کہے جان جاتا تھا

اس کی آنکھوں میں غصہ اور نفرت سے زیادہ شکوے تھے اور یہی بات فاطین راجپوت کو بے چین کرنے کے لیے کافی تھی

ماما کہتی تھی میاں بیوی کا رشتہ اللہ کو بہت پسند ہے عورت کے لیے اس کے شوہر سے زیادہ مخلص کوئی نہیں ہوتا وہی اس کا محافظ اور سائبان ہوتا ہے

اس رشتے کا نعم البدل کوئی دوسرا رشتہ نہیں ہو سکتا

ٹھیک ہی کہتی تھی وہ

ان گزرے اٹھارہ سالوں میں یہی جانا ہے میں نے کہ کچھ درد تکالیف اور باتیں ہم کسی سے بھی شئیر نہیں کر پاتے چاہے وہ ماں باپ ہو یا جان سے پیارے بہن بھائی ان باتوں کو اس

درد کو ہم صرف اپنے روح سے جڑے رشتے سے کہہ پاتے ہیں اور کبھی کبھی تو کہنے کی بھی ضرورت پیش نہیں آتی اور تم کیا جانو حسام راجپوت زندگی کی کس کس ٹھوکر پر اپنے رب کے بعد حیام راجپوت نے کتنی بے بسی اور تکلیف میں تمہیں یاد کیا تھا

اور جواب میں کیا سننے کو ملتا تھا

[illegible]

[illegible]ess,

اور آج تم کتنے حق سے میرے سامنے آکر بیٹھ گئے جیسے میرے ہاتھ اس امید کی ڈور تھما کر گئے تھے کہ تم صرف میرے رہو گے اور واپس لوٹ آؤ گے

لوٹ تو آئے ہو لیکن صرف میرے کب رہے ہو

گھپ اندھیر کمرے میں کرسی کی پشت سے سر ٹکائے ہاتھ میں پکڑے لائٹر کو جلانے اور کبھی بجھانے کے عمل کے دوران سپاٹ نظریں غیر مرئی نقطے پر مرکوز تھیں

میاں بیوی کو ایک دوسرے سے نفرت ہو جاتی ہے کیا

ماما تو کہتی تھی نکاح میں بہت برکت اور طاقت ہوتی ہے اللہ دلوں میں محبت ڈال دیتا ہے

تو پھر تمہیں کیوں نا ہوئی مجھ سے محبت دانیال راجپوت

محبت نا صحیح غیرت مند مرد بن کے اپنی عزت کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتے

تمہیں پتا ہے مجھے تم سے نفرت نہیں کیونکہ میں بہت شدت پسند ہو اور شدید نفرت شدید محبت کا ہی دوسرا رخ ہوتی ہے اور جس رشتے میں رب خود محبت پیدا کرے تو میں نفرت کیسے کر سکتی ہوں

تم سے تو جنگ ہے میری

اور نبال راجپوت کو اس جنگ کو جیتنے کے لیے مرنا بھی پڑا تو وہ مر جائیں گی

ٹیرس پر کھڑی چاند کو تکتے ہوئے ہمیشہ کی طرح وہ آج بھی اپنے خیالوں میں دانیال راجپوت سے مخاطب تھ

میں چھوٹی تھی تم سے جڑے رشتے کو نہیں جانتی تھی لیکن جب ماما کہتی تھی تم میرے پرنس ہو اور مجھے اپنے ساتھ لے جاؤ گے

تو تمہارے ساتھ جانے کے خواب خود بخود میری پلکوں پر آن ٹھہرے

اور جب وہ سب مائسہ نے بری طرح سے اپنے ہونٹ کچلے

کبھی اپنی بہنوں سے نا کہہ سکی ان کے سامنے آنکھوں میں آنسوں آجاتے تھے لیکن کبھی بہنے کی اجازت نہیں دی تھی

لیکن ہر رات شدت سے تمہیں یاد کیا میرا دل چاہتا تھا تم میرے پاس ہو تو تمہارے گلے لگ کر اپنا سارا درد آنسوؤں کے ذریعے بہا دو

میرا دل چاہتا بسام راجپوت کہ اتنا چیخ چیخ کر روؤں کہ میرے اندر جو وحشتیں جو سناٹے ہیں ان کی دیواریں گر جائیں

میرے ہر ہر آنسو پر تمہیں اپنی جان نکلتی محسوس ہو

کئی بار جو لگا تم آنے والے ہو تو یہی سوچا تھا کہ تم سے ملتے وقت مائسہ راجپوت دنیا کی پرواہ نہیں کرے گی

تمہاری بانہوں میں آسمائے گی اور پھر تمہیں کہے گی کہ مجھے خود میں قید کر لو مجھے وہ قید دل و جان سے قبول ہو گی لیکن مجھے اس دنیا سے چھپا لو

لیکن ہوا کیا تم تو اپنی نئی دنیا میں گم تھے مشہور پلے بوائے کہلاتے ہو میں نے تمہارے علاوہ کچھ سوچا نا اور تم نے ایک مجھے ہی نہیں سوچا

مجھے تم سے تم سے جڑی ہر چیز سے نفرت ہے حتی کہ خود سے بھی ٹیبل پر پڑی ہر چیز کو زمین بوس کرتے ہوئے چیخ کر کہا لیکن یہ شور بھی کمرے کی چار دیواری تک ہی رہ گیا

کیا فائدہ آپ کی اتنی محنت کا اتنے سال لگا دیے

لیکن وہ یہاں آتے ہی مجنوں بن گئے ان کو دیکھتے ہی ثناء نے نفرت بھرے لہجے میں ان سب کے جانے کے بعد صفیہ بیگم سے کہا جو خود غصے سے بھری بیٹھی تھی

ہاں ماں دیکھا آپ نے کیسے وہ بسام محبت بھری نظروں سے مائیسہ کو تک رہا تھا جیسے اس کے علاوہ تو کوئی ہے ہی نہیں یہاں فرح نے بھی آگ لگائی تو صفیہ بیگم نے چمچ پہ ٹک کر پلیٹ میں رکھا

کتنی اکڑ دکھا رہی تھیں وہ لیکن فاطین صاحب کیسے دم دبا کر پیچھے بھاگے اس عنان کے چپ کرو تم تینوں صفیہ بیگم نے اپنے بیٹے فہد کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو وہ تینوں چپ کر گئے

پہلی بار آمنے سامنے آئے ہیں نا تو اسی لیے روایتی مردوں کی طرح محبت جاگ رہی ہے پرورش تو میری ہی ہے اگر پرورش بھی یہاں کام نا آئی تو اتنے سالوں کی نفرت جو بوئی ہے اپنی باتوں سے

بس اس شعلے کو بھڑکانے کی دیر ہے جسے ناراضگی سمجھ رہے ہیں یہ سب ایک دوسرے کو جان سے مارنے کے در پر نا آئے تو میرا نام بھی صفیہ نہیں اپنے لفظوں میں زہر بھر کر کہا تو ان کے تینوں بچے اس بات پر مسکرا دیے

ایک دم سے کوئی دروازا کھول کر داخل ہوا تو حیام نے آنکھیں کھول کر اندھیرے میں آنے والے کو دیکھنا چاہا جواب ہاتھ سے ٹٹول کر لائیٹس اون کر رہا تھا

ایک دم سے سارا کمرا روشنی میں نہا گیا تو حیام نے آنکھیں زور سے میچ لی وہ کب چوئیر پر سر رکھے سو گئی پتا نہیں چلا اور اب ایک دم سے اتنی لائٹس آن ہونے پر آنکھوں میں ایک دم سے چبھن ہوئی

دروازا بند ہونے کی آواز پر حیام نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا تو حسام دروازے سے ٹیک لگائے مخمور نظروں سے اسے ہی دیکھنے

یہ کیا بتمیزی ہے ساری عمر باہر گزار آئے ابھی تک اتنے مینرز نہیں آئے کہ کسی کے روم میں دستک دیے بغیر نہیں جاتے حیام نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بتمیزی سے کہا تو حسام نے اپنی مٹھیاں بھینچ کر غصہ ضبط کرنا چاہا

روم چھوڑوں میں تو چیخنگ روم میں بھی ود آؤٹ پرمیشن آنے کا حق رکھتا ہوں می کورازون لیٹ

(Heartbeat) day

حسام نے گھمبیر آواز میں کہا تو حیام نے سخت نظروں سے اسے گھورا

شاید وہ سمجھ رہا تھا کہ اسے سپینش نہیں آتی لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ بزنس کی وجہ سے کئی ممالک میں جا چکی ہے تو اسے کافی زبانیں آتی تھی

ایسے حوس کے مارے دل کی جانے کتنی دھڑکنیں ہوگی مجھے ان میں شمار نا ہی کرو تو بہتر ہے

حسام کو لگا کسی نے پگھلتا ہوا سیسہ اس کے کانوں میں ڈال دیا ہو

سیاہ آنکھیں پل میں سرخ ہوئی لمبے لمبے ڈنگ بھرتا وہ پل میں حیام کے روبرو کھڑا ہوا جو سنجیدہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

دونوں ہاتھوں میں حیام کے بازو دبوچ کر خود کے قریب کیا جو کہ ابھی بھی سنجیدہ نظریں لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی

آج میں نے سن لیا اور برداشت بھی کر لیا مسسز آئندہ یہ غلطی کبھی نا کرنا کیونکہ محبت اور کردار دونوں پر حسام راجپوت کوئی بات برداشت نہیں کر سکتا سرد لہجے میں حیام کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تو وہ ہنوز سنجیدہ چہرہ لیے اسے دیکھ رہی تھی

جیسے کہنا چاہ رہی ہو جو مرضی کہو مجھے فرق نہیں پڑتا

لیکن اپنے ہاتھوں میں نازک خوشبوؤں بھرا وجود حسام راجپوت کو اپنے اعصابوں پر چھاتا محسوس ہو رہا تھا

بازوؤں سے سر کتے ہوئے ہاتھ کمر پر آئے اور کمر پر گرفت مضبوط کر کہ رہا سہا فاصلہ بھی ختم کر دیا

حسام نے استحقاق بھری نظروں سے حیام کے چہرے کے نقوش دل میں قید کیا

تم کیا جانو مسسز تمہارے لیے یہ حسام راجپوت کتنا تڑپا ہے گھمبیر آواز میں نظروں کے رستے حیام کو دل میں اتارتے ہوئے کہا تو اس نے تلخی سے مسکرا کر حسام کو دیکھا اور اپنے دونوں ہاتھ اس کے کندھے پر رکھ دیے

حسام کے دل نے ایک بیٹ مس کی اور حیام کو شدت سے خود میں بھینچ لیا

سوچتا تھا جب تمہیں ملوں گا تو کیا بات کرو گا کہا سے شروع کرو گا لیکن جب تم سامنے آئی تو لگا میں تو صدیوں سے تم سے باتیں کرتا آیا ہو کوئی تمہید باندھنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی

سامنے موجود وجود میرا تھا میری ملکیت میری ہر آتی جاتی سانس کی گواہی تھا

نا کوئی جھجھک محسوس ہوئی

بس محسوس ہوئی تو محبت اپنا پن یہ احساس محسوس ہوا کے تم تو ازل سے میری تھی اپنی گھمبیر آواز میں سرگوشی کرتا وہ حیام کے دل کی دھڑکنیں منتشر کر گیا

لیکن ماضی ایک دم سے نظروں کے سامنے لہرایا تو حیام نے سختی سے ہونٹ بھینچ لیے اور نظریں اٹھا کر دیکھا تو آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا

تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے حیام کی بات پر حسام نے حیران نظروں سے اسے

میں نے کبھی کسی کا حق نہیں مارا تو تمہارا کیسے حق رکھ سکتی ہوں

اگر یہ سب اپنا حق لینے کے لیے کر رہے ہو تو لے لو لیکن اس کے بعد مجھے اپنی شکل کبھی مت دکھانا حیام کی بات پر حسام نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا

آنکھوں میں اپنے لیے بے اعتنائی اور نفرت دیکھ کر سے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا کہنے کو جیسے کوئی لفظ ہی نہیں بچا تھا

ایک دم سے حیام کو خود سے دور دھکا دیا

بے یقینی کی جگہ غصے نے لے لی خونخوار نظروں میں آگ سی تپش لیے حیام کو دیکھا

حسام کے ایسے دیکھنے پر ایک سرد لہر اپنے وجود میں سرایت کرتی محسوس ہوئی لیکن سر جھٹک کر اس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑی

بہت شوق ہے نا حق دینے کا تو تیار رہنا مسسز حسام راجپوت بہت جلد اپنا حق تم سے وصول کروں گا اور شکل تو ساری زندگی تمہیں یہی دیکھنی پڑے گی

تمہارے نام پر تو میرے ی چھاپ ہے ہی لیکن تمہارے وجود پر بھی اتنی گہری چھاپ چھوڑوں گا کہ جب بھی چہرہ دیکھو گی تو میرا ہی عکس پاؤ گی

دبی دبی آواز میں غرا کر کہا اور لمبے لمبے ڈنگ بھرتا وہاں سے چلا گیا

جبکہ حیام ابھی بھی بند دروازے کو دیکھ رہی تھی

اٹھی نہیں تمہاری بہن اور اس کی اولاد فردوس بیگم نے سخت لہجے میں پوچھا تو رضوان صاحب گڑبڑا گئے

نہیں دراصل بچوں اور باجی کو شاید لیٹ اٹھنے کی عادت ہے

ہنہہ فردوس بیگم نے ہنکارہ بھرا

وہ جانتی تھی کیسے اس عورت اور اس کی ماں نے ان کی معصوم لاڈوں پلی بیٹی کی زندگی عذاب کر رکھی تھی

اور کیسے انکی نواسیوں کے شوہروں کو ان سے دور لے گئی تھی بے شک وہ تب چھوٹے تھے لیکن وہ ان کا مقصد جانتی تھی

اب ان کی یہی کوشش تھی جب تک وہ اس گھر میں ہے ان کا سامنا کم ہی ہو

مائسہ بیٹا آج حسام اور بسام آپ کے ساتھ آفس جائیں گے
ان کی کمپنی کی ساری ڈیٹیلز آپ انہیں سمجھا دی جئیے گا رضوان صاحب نے مائسہ کو مخاطب کرکہ کہا تو اس نے سر ہلانے پر اکتفا کیا
بسام نے بغور جائزہ کے چہرے کی طرف دیکھا وہ کل بھی سنجیدہ تھی لیکن آج سنجیدگی میں اضافہ ہوگیا تھا صرف مائسہ ہی نہیں باقی تینوں بھی کل کی نسبت زیادہ سنجیدہ تھی
اور فاطین بیٹا آپ کا ہاسپٹل کے بارے میں کیا ارادہ ہے
جی چاچو الحمدللہ سارا کام تو مکمل ہے بس کل کچھ ڈاکٹرز کے انٹرویو ہیں اور آج جا کر میں سب کچھ چیک کر لوں گا
تھینک یو سو مچ چاچو آپ نے ہاسپٹل بنانے میں اتنی ہیلپ کی ورنہ میرا اسٹڈی اور ہاؤس جاب کے بعد آنا کافی مشکل تھا
حسام اور بسام نے اپنے بابا کا بزنس سنبھالا تھا جبکہ فاطین کو ڈاکٹر بننے کا شوق تھا اور دانیال کو لائیر
اسی لیے جب فاطین نے میڈیکل کی سٹڈی سٹارٹ کی تو رضوان صاحب نے اس کے لیے یہاں ہاسپٹل تعمیر کروانا شروع کر دیا
یہ صرف انہوں نے اپنے بھائی کے بیٹے کے لیے کروایا تھا نا کہ اپنا داماد سمجھ کر

کیونکہ وہ اپنی بیٹیوں پر کوئی دباؤ نہیں ڈالنا چاہتے تھے

ڈیڈ آج میں ارحم کے ساتھ جانے والی ہوں لیٹ ہو جاؤں گی ویٹ مت کیجئے گا

میں چینج کر آؤں حیام نے اٹھتے ہوئے کہا تو رضوان صاحب نے سر ہلا کر اسے اجازت دی

حیام نے اپنے کمرے کا رخ کیا آج وہ بریک فاسٹ کے لیے لیٹ ہو گئی تھی اسی لیے ریڈی نہیں ہو سکی

اسے پتا تھا جب تک وہ چاروں صبح ان کے ساتھ ناشتہ نا کرتی تو رضوان صاحب نے بھی کچھ نہیں کھانا تھا

اور کھانے کے بعد ان کی میڈیسن لینا ضروری تھا اسی لیے حیام نے پہلے ناشتہ کرنا کا سوچا

تم کہا جا رہے ہو لڑکے حسام کو اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے دیکھ کر فردوس بیگم نے سخت لہجے میں پوچھا

حیام سے بات کرنی ہے مجھے بنا ان کی طرف دیکھے لمبے لمبے ڈنگ بھرتا حسام حیام کے روم کی جانب بڑھا

ہنہہ کیا بے شرمی ہے کتنی ڈھٹائی سے گیا ہے یہ لڑکا اور تم کچھ کہہ بھی نہیں رہے جوان جہاں لڑکی کے کمرے میں چلا گیا وہ تمہارا بھتیجا فردوس بیگم کو تو سوچ سوچ کر ہی تپ چڑھی جا رہی تھی

وہ نہیں چاہتی تھی ان کی نواسیوں کے ساتھ بھی وہی سلوک ہو جو ان کی بیٹی کے ساتھ ہوا اسی لیے وہ چاہتی تھی جتنی جلدی ہو سکے یہ نکاح ختم ہو جائے

وہ صرف بھتیجا نہیں چچا جان کا داماد بھی ہے شاید آپ بھول رہی ہیں کہ وہ حیام کا شوہر ہے رضوان صاحب کے کچھ بولنے سے پہلے ہی دانیال نے اپنا غصہ دباتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تو فردوس بیگم نے سر جھٹکا

کہا کا شوہر صرف دو بول نکاح کے ہوئے ہیں اور اس کی کوئی حثیت نہیں اور تم لوگ مہمان ہو اس بات پر بحث کر کہ کوئی بدمزگی نہیں چاہتی میں فردوس بیگم نے اٹھتے ہوئے کہا اور اختر صاحب کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اٹھنے میں مدد دی اور انہیں لیے اپنے روم کی طرف بڑھ گئی جبکہ دانیال کے ساتھ ساتھ ان کی بات پر فاطین اور بسام نے بھی غصے سے اپنے جبڑے بھینچے

وہ کافی عمر کی ہو گئی ہیں اس لیے انہیں پتا نہیں چلتا کبھی بہت غصہ اور کبھی بہت پیار سے بات کرتی ہے رضوان صاحب نے ماحول کی کشیدگی کو ختم کرنے کے لیے کہا

بابا آپ کے اس طرح وضاحتیں پیش کرنے سے حقیقت تو نہیں بدل جائے گی نا مائسہ نے اٹھتے ہوئے کہا تو بسام نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے مائسہ گھورا

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/

تو پھر تمہارے خیال میں حقیقت Shakti?

کیا ہے

بسام نے سرد لہجے میں استفسار کیا جس پر مائسہ نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا گرے پینٹ کوٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ پہنے گھنے براؤن بالوں کو جیل سے سیٹ کیے اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے پشت چئیر سے ٹکائے وہ مکمل طور پر اس کی طرف ہی متوجہ تھا

بھوری آنکھیں اس وقت غصہ ضبط کرنے کی کوشش میں لمحہ بہ لمحہ سرخ ہو رہی تھی

اس موضوع پر پھر کبھی بات کریں گے ابھی تم سب جاؤ اپنے اپنے کاموں پر رضوان صاحب نے مائسہ کے بولنے سے پہلے ہی اٹھتے ہوئے بات ختم کی اور ان سب کو جانے کا کہا

جس پر نبال نے اٹھتے ہوئے حیام کی کار کی چابیاں اٹھائی کیونکہ آج وہ تو لے کر نہیں جا رہی تھی اسی لیے اس نے سوچا وہ بائیک کی زجائے اس پر چلی جائے گی

میں تو سونے جا رہی ہوں بھئی آج شام میں ہے شو میرا عنان نے اٹھتے ہوئے کہا اور سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی

عنان کے جاتے ہی فاطین بھی وہاں سے اٹھ گیا اور اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے جس کی خاطر بے مقصد وہ کب سے وہاں بیٹھا تھا جب وہ ہی نہیں تھی تو کیا فائدہ تھا ان سب کا میلو ڈرامہ دیکھنے کا

اسے پتا تھا وہ ناراض ہیں انہیں پیار محبت سے منائے گے تو وہ مان جائیں گی لیکن اس کے جلاد بھائی جو دنیا کو نوک پر رکھتے ہیں

انہیں منانا ہی کب آتا ہے اسی لیے وہ ناراضگی یا غصے میں کچھ کہتی ہیں تو وہ اس سے دو ہاتھ آگے جاتے ہیں فاطین نے سوچ کر سر جھٹکا اور کار میں اپنا بیگ رکھا اور غیر ارادی نظر اوپر اٹھائی تو عنان ٹیرس پر کھڑی فون پر کسی سے بات کرنے میں مصروف نظر آئی ہنستے ہوئے شاید اس کی آنکھوں میں پانی آیا تھا جو اس نے اپنی انگلی سے صاف کیا عنان کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر فاطین کو اپنی روح تک سکون محسوس ہوا لیکن یہ صرف وقتی تھا

کیا فون پر کوئی لڑکا موجود ہے وہ جو کار سے ٹیک لگائے اسے دیکھنے میں مصروف تھا دماغ میں آنے والی سوچ پر ایک دم سے سیدھا ہوا

لڑکی بھی تو ہو سکتی ہے اپنے خیال کی نفی کی

لیکن چاچو نے تو بتایا تھا کہ وہ دوست نہیں بناتی اور دوست میں تو لڑکیاں ہی ہوتی نا

الجھن بھری نظروں سے عنان کو دیکھا جو ابھی بھی مسکراتے ہوئے بات کرنے میں مصروف تھی کبھی ہوا کی دوش پر چہرے پر آجانے والی زلفوں کو اپنے کان کے پیچھے ارستی کتنا دلکش منظر لگ رہا تھا یہ لیکن اس سوچ کہ آنے سے پہلے پہلے

اگر لڑکا دوست ہوا

چلو دوست تو ہوا لیکن کون دوست صبح صبح فون کر کہ گپے ہانکتہ ہے ایک دم غصے کی شدید لہر وجود میں سرایت کر گئی کار کا دروازا زور سے بند کر کہ اپنے قدم مینشن کے اندر بڑھائے تن فن کرتا ہوا وہ باہر آنے والے دانیال سے ٹکرایا جو نبال کے جانے کا ویٹ کر رہا تھا کہ وہ جائے اور پھر اس کے پیچھے وہ نکلے

کیا ہوا بھائی یہ لال بھبھوکا بن کر کہا جا رہے ہیں آگے جاتے فاطین کا بازو تھام کر کہا تو فاطین جھٹکے سے مڑا

اگر تم نہیں چاہتے دانیال کے میں تمہارے دانت توڑ کر ہاتھ میں دے دوں اور نبال کو تمہیں ریجکٹ کرنے کا ایک اور موقع مل جائے تو شرافت سے یہاں سے دفع ہو جاؤ فاطین غصے سے دھاڑا تو دانیال نے ہونٹوں تلے لب دبا کر اس کا بازو چھوڑ دیا

تو وہ سیڑھیاں پھلانگتا ہوا پل میں عنان کے کمرے تک پہنچا

جبکہ اس کے جانے کے بعد نبال والی بات پر دانیال کے تاثرات بدلے

اس کے پاس مجھے ریجیکٹ کرنے کے لاکھ ریزنس ہو اور ایکسپٹ کرنے کا ایک بھی نہیں تب بھی اسے آنا تو دانیال راجپوت کے پاس ہی ہے

حسام روم میں آیا تو اسے وہ کہہ نہیں دکھی شاید چینج روم میں ہو حیام کے باہر آنے کا انتظار کرتے ہوئے وہ سائیڈ پر پڑے صوفے پر براجمان ہو گیا

حیام جو اپنے دیہان میں یونیفارم پہن کر باہر آئی تھی اور بنا کسی طرف دیکھے مرر کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی

جبکہ حسام اسے پولیس یونیفارم میں دیکھ کر مبہوت ہو گیا اور فخر بھی محسوس ہوا

جبکہ حیام سنجیدہ نظروں سے آئینے میں اپنا عکس دیکھ رہی تھی

چہرے سے ہوتے ہوئی نظریں اپنے پیٹ پر گئی

اپنا ہاتھ پیٹ پر رکھ کر بری طرح سے اپنا نیچے والا لب کچلا

حسام جو بغور اسے دیکھ رہا تھا اٹھ کر دبے قدموں سے اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا

اسے حیام اس وقت کھوئی کھوئی سی محسوس ہوئی جو حسام کا پیچھے کھڑا ہونا محسوس نہیں کر پائی

حیام نے اپنی شرٹ کو پکڑ کر اوپر کرنا چاہا جب حسام نے پیچھے سے اپنے حصار میں لے
ہوئے شرٹ اوپر اٹھاتے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اپنے دونوں ہاتھ حیام کے پیٹ پر باندھ
دیے
جبکہ حیام کو اپنا وجود اس وقت ساکت ہوتا محسوس ہوا آنکھوں میں بے یقینی لیے آئینے
میں اپنے پیچھے موجود وجود کے عکس کو دیکھا
جو آنکھوں میں چاہت لیے اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا
حسام کو بالکل یاد نہیں تھا کہ وہ کس وجہ سے اس کے پیچھے آیا
وہ تو ارحم نامی بلا کے بارے میں بحث کرنے آیا تھا لیکن اسے اس وقت اپنا آپ بہکتا ہوا
محسوس ہوا
مسسز اس احساس کو محسوس کرنے میں وقت ہے لیکن اگر اپ اس احساس کو محسوس کرنا
چاہتی ہے تو ہمیں ابھی سے کوشش شروع کر دینی چاہیے اپنی ناک حیام کی گردن پر
سہلاتے ہوئے زو معنی انداز میں سرگوشی کی
اپنی بات پر حیام کا کوئی ردِ عمل نا دیکھ کر حسام نے نرمی اسے اسے کندھوں سے تھام کر
رخ اپنی طرف کیا
اسے وہ کہی کھوئی کھوئی لگی

تھوڑی دیر پہلے ان آنکھوں میں بے یقینی دیکھی تھی لیکن اس وقت بالکل خالی خالی محسوس ہوئی

تم کہتی ہو حیام کہ میرا دل حوس کا مارا ہے لیکن تم نہیں جانتی یہ دل تو تمہاری محبت کا مارا ہے حیام کا ہاتھ تھام کر اپنے سینے پر دل کے مقام پر رکھتے ہوئے کہا تو حیام کو وہ بے ترتیب ہوئی دھڑکنیں خود میں دھڑکتی محسوس ہوئی

نظریں اٹھا کر حسام کہ آنکھوں میں دیکھا جو جزبات سے سرخ ہوتی آنکھیں اسی پر ٹکائے محویت سے اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا

چوٹ کیسے لگی یہ بات بھولی جا سکتی ہے لیکن اس چوٹ پر تکلیف کتنی ہوئی وہ احساس کبھی نہیں بھولا جا سکتا

شاید اس احساس پر کوئی دوسرا احساس غالب آجائے مگر وہ داغ وہ کبھی بھی ہمیں یہ بھولنے نہیں دیتا

کہ وہ کسی چوٹ کے لگنے پر ہی واضح ہوا تھا

لاکھ چاہنے کے باوجود بھی وہ ان الفاظ کو زبان تک نا لا سکی اور تلخ مسکراہٹ سے حسام کہ طرف دیکھا اور اس کا حصار توڑ کر دو قدم پیچھے ہو کر کھڑی ہو گئی

جبکہ حیام کہ اس حرکت کو حسام نے ناگواری سے دیکھا

تم جو مجھ سے دور ہو جاتی ہو اور میں چپ چاپ تمہاری بے اعتنائی اور بے رخی برداشت کر رہا ہوں تو اس کا ہر گز یہ مطلب نا سمجھنا کہ حسام راجپوت مجبور ہے میں صرف تمہیں وقت دے رہا ہوں اور یہ بات تم بھی جانتی ہو کہ تم پر سب سے زیادہ حق میرا ہے صرف اور صرف میرا

اس دیے گئے وقت کے دوران بھی میں تمہیں یہ اجازت نہیں دیتا کہ تم میرے قریب آنے پر دوری بناؤ یہ بات میں کبھی برداشت نہیں کر سکتا حیام

کوئی کام تھا آپ کو حسام کی باتوں کو سرے سے ہی نظر انداز کر کہ سوال پوچھا تو حسام نے غصے سے حیام کو گھورا

کون ہے یہ ارحم اور کیوں جاؤ گی تم اس کے ساتھ وہ جو پلٹ رہی تھی نرمی سے بازو تھام کر اپنی طرف رخ کر کہ استفسار کیا

اٹھارہ سال کی عمر میں اپنے باپ کے علاوہ اپنے تایا کا بھی بزنس سنبھالنا شروع نے

اس سب عرصے کے دوران مجھے ان گنت مردوں سے بھی ملنا پڑا ان کے ساتھ کام کرنا پڑا ان گنت کیا اس فیلڈ میں مجھے زیادہ تر مردوں کے ساتھ ہی کام کرنا پڑ ا

تواب میں آپ کو صرف ایک ارحم کون ہے کی وضاحت نہیں دے سکتی
یہ سوال سات سال پہلے کرتے تو میں جواب دیتی جھٹکے سے حیام نے اپنا بازو چھڑا کر رخ آئینے کی طرف کیا جبکہ حسام سخت نظروں سے اسے دیکھتا رہا جواب مکمل طور پر اسے نظر انداز کرنے میں مصروف تھی

ہم چلیں پھر آفس بسام نے اٹھتے ہوئے مائسہ سے کہا جو موبائل پر مصروف تھی
حسام بھائی اجائے پھر چلتے ہیں مائسہ نے بات ختم کرنے کو کہا
وہ تو شاید لیٹ ہی آئے بسام نے شوخ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا کر آگے کو جھکتے ہوئے کہا تو مائسہ نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا
ایسا کیوں ہوگا وہ بات کرنے گئے ہیں آتے ہی ہوگے مائسہ نے دوبارا نظریں موبائل پر مرکوز کرتے ہوئے کہا تو بسام نے خونخوار نظروں سے موبائل کو گھورا
اور اٹھ کر بنا مائسہ کو سمجھنے کا موقع دیے اس کے ہاتھ سے موبائل جھپٹ لیا
آئندہ جب میں تمہارے پاس ہوں یا تم سے مخاطب ہوں تو میں تمہارا دیہان اپنے علاوہ کسی اور طرف نا دیکھو

جس طرح میری مکمل توجہ کا مرکز تمہاری ذات ہے ویسے ہی تمہاری توجہ کا مرکز بھی صرف میری ذات ہونی چاہیے

سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا تو مائسہ نے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر اسے دیکھا جانتی تھی ابھی اور مرچیں لگے گی ہوا بھی وہی

جب بسام کی نظریں موبائل کی سکرین پر گئی تو انسٹا پر کسی سنگر کی آئی ڈی اوپن تھی جیلسی اور غصے کے باعث پل میں چہرے اور آنکھوں کا رنگ سرخ ہوا

دل چاہا کے سامنے دیوار میں مار کر اس فون کے ٹکڑے کر ڈالے لیکن اپنے چہرے اور بالوں میں ہاتھ پھیر کر اشتعال پر قابو پانا چاہا

اور نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا جو اسے ہی دیکھنے میں محو تھی

تمہیں کیوں لگتا ہے بسام راجپوت کہ تمہاری مکمل توجہ کا مرکز میری ذات ہے

اگر تمہاری مکمل توجہ ایسی ہے تو اٹھتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھ کر آگے کو جھکی جبکہ مائسہ کے اس انداز پر بسام کے دل نے ایک بیٹ مس کی

میں مائسہ راجپوت لعنت بھیجتی ہو ایسی توجہ پر

اپنی ایسی توجہ کا مرکز اپنی لندن والی کسی ہوتی سوتی کو بنانا

سرد لہجے میں کہہ کر اپنا رخ باہر کی جانب کیا جبکہ بسام نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ

عنان جو فون بند کر کہ کمرے میں جانے لگی تھی ٹیرس پر آرہے فاطین کے ساتھ بری طرح سے ٹکرائی ابھی وہ گرتی

کہ فاطین جو خود گڑبڑا گیا تھا جلدی سے کمر سے تھام کر عنان کو گرنے سے بچایا

اس غیر متوقع افتاد پر دونوں کی دھڑکنیں پل میں تیز ہوئی جب عنان نے خود کو سنبھال کر پیچھے ہونا چاہا تو فاطین نے اس کی کوشش کو ناکام بنا کر بازو سے پکڑ کر اندر کھینچا اور بائیں ہاتھ سے ٹیرس کا دروازا بند کر کہ عنان کو اس کے ساتھ پن کر دیا

جبکہ اپنے دونوں ہاتھ اس کے اطراف میں رکھ کر اس پر جھک آیا جبکہ عنان آنکھوں میں غصہ لیے اسے گھورنے میں مصروف تھی

کیا بتمیزی ہے یہ فا ایک دم سے زبان سے نکلنے والے الفاظ پر عنان پہلے تو حیران ہوئی میرا مطلب فاطین اپنے جملے کی درستگی کر کہ عنان نے فاطین کو گھورا جو اس کے فا بلانے پر مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا

کیا مسئلہ ہے کیوں مسکرا رہے ہو عنان نے تپ کر کہا تو فاطین نے ہولے سے اپنے لب اس کے گال پر رکھ دیے

کچھ نہیں بس ایسے ہی اپنی مسسز پر پیار آرہا تھا اپنے گال کو عنان کے گال پر رب کرتے ہوئے کہا تو داڑھی کی ہلکی سی چبھن پر عنان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

شوہر کی محبت سچ

نفرت کرنا چاہتی تھی لیکن دو دن سے تمہاری نظروں میں خود کے لیے محبت چاہت دیکھ کر مجھے اپنا آپ بہت قیمتی محسوس ہو رہا ہے

تمہاری ذرا سی عنایت میرے دل میں سوئی ہوئی محبت کو جگا رہی ہے

کیا میں ایک عام سی بیوی کی طرح اپنے شوہر کی محبت پر خود کو وار دوں یا تمہاری اتنے سالوں کی بے اعتنائی پر دھتکار دوں اپنی گرے آنکھوں کو فاطین کی سیاہ آنکھوں میں گاڑھتے ہوئے عنان نے سوچا

مجھے قبول ہے کہ میں عام سی بیوی کی طرح اپنا آپ تم پر وار دوں فاطین راجپوت کیونکہ تم جیسے بھی ہو، ہو تو میرے ہی اپنے علاوہ تو میں تمہیں کسی کے لیے نہیں چھوڑوں گی

فاطین جو عنان کے سنجیدہ چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا آہستہ سے جھک کر دوسرے گال پر بھی اپنے لب رک دیے

بیوی یار کتنا ناراض رہو گی دیکھو نا ایک طرف سے اچھا بھی تھا نا ہمارا یہاں سے جانا اگر یہاں ہوتے تو دل کمبخت نے تمہارے علاوہ کہی لگنا نہیں تھا اور پھر تمہارا شوہر بچارا دن رات تمہیں سوچتا رہ جاتا نا پڑھ پاتا نا کچھ بن پاتا اور تمہیں بھی کچھ نا کرنے دیتا پھر پھوپھو نے کہنا تھا دونوں میاں بیوی ہی ان پڑھ جاہل فاطین مسکراتے ہوئے اپنی بات مکمل کرتا جب عنان نے اپنی انگلی اس کے ہونٹوں پر رکھ دی

فاطین نے مخمور ہوتی نظروں سے عنان کو دیکھا جس کا چہرہ فاطین کی گرم سانسوں کی تپش سے اس وقت لال ہو رہا تھا

دونوں ہاتھوں سے فاطین کا کالر پکڑ کر اسے خود پر جھکایا جس پر فاطین نے دونوں ہاتھوں سے اسے کمر سے تھام کر خود میں بھینچ لیا

تو تم اپنی بیوی سے ایسے پیار کا اظہار کرو گے بھاری ہوتی سانسوں کے درمیان عنان نے کہا تو فاطین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

نہیں بیوی ناراض تھی تو ڈر تھا کہی تھپڑ ہی نا مار دے ورنہ اظہار کرنے کے تو بہت سے طریقے ہے میرے پاس عنان کی گردن میں منہ چھپاتے ہوئے کہا تو عنان نے جھٹکے سے فاطین کو کالر سے پکڑ کر سامنے کیا

جو اس وقت جزبات سے سرخ ہوتی آنکھوں سے عنان کو دیکھ رہا تھا

ابھی وہ کچھ کہتا کہ عنان نے اپنے لب فاطین کے لبوں ۔ پر رکھ دیے عنان کی بے باکی پر پہلے تو وہ شاک ہوا

پھر اپنی بیوی کی دلیری پر ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی اپنا ایک ہاتھ کمر پر لپیٹ کر اور دوسرا ہاتھ عنان کے بالوں میں الجھا دیا

عنان پیچھے ہٹتی کہ فاطین نے اس کی کوشش ناکام بنا کر پوری شدت سے اس کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھا دی قطرہ قطرہ کر کہ خود میں عنان کی خوشبو کو انڈیلنے لگا

اپنے ہونٹوں پر بڑھتی گرفت پر عنان نے مضبوطی سے فاطین کو کندھوں سے تھام لیا جو اب پیچھے ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

عنان کی اکھڑتی سانسوں کو محسوس کر کہ فاطین مسکراتے ہوئے پیچھے ہوا تو عنان نے اپنا سر اس کے کندھے سے ٹکا دیا

افففف بیوی بس اتنا حوصلہ تھا ابھی تو اتنے برسوں کی تشنگی مٹانی ہے جو اتنی جلدی تو نہیں مٹے گی اور یہ تشنگی تو شاید ہی کبھی ختم ہو یہ تو روز بہ روز بڑھتی ہی جائے گی عنان کو خود میں بھینچتے ہوئے کہا تو اس نے فاطین کے بازو پر مکہ رسید کیا

ہاسپٹل نہیں جانا کیا تمہیں عنان نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو فاطین نے گھور کر اسے دیکھا

ابھی تو میں اپنے بیمار دل کا علاج کروا کر راحت محسوس کر رہا ہوں میرا ڈاکٹر بڑی مشکل سے ہاتھ آیا ہے ایسے اسے چھوڑ کر نہیں جا سکتا نا چہرے پر مسکنیت سجا کر کہا تو عنان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

اپنے ہاتھ میں عنان کے ہاتھ پکڑ کر انہیں دیوار سے پن کر کہ اس کی گردن پر جھک گیا فاطین کی داڑھی کی ہلکی چبھن کے ساتھ اس کے ہونٹوں کا لمس اپنی گردن پر جا بجا محسوس کر کہ جسم کا سارا خون عنان کے چہرے پر سمٹ آیا

بھاری ہوتی سانسوں کا شور لمحہ بہ لمحہ بڑھنے لگا

جب وہ فاطین کو دور کرنے کی کوشش کرتی وہ اپنے عمل میں اتنی شدت لے آتا فاطین کے پیچھے نا ہٹنے پر عنان نے اپنا آپ اس کے حوالے کر دیا

آنکھیں بند کر کہ اپنا ایک ہاتھ فاطین کے بالوں میں الجھا کر اور ایک اس کے کندھے پر رکھ کر اس کے لمس کو محسوس کرنے لگی

کچھ پل ہی گزرے تھے کہ موبائل کی آواز پر عنان نے آنکھیں کھولی

فاکک ۔ کال آ رہی ہے بھاری ہوتی سانسوں کے درمیان مشکل سے کہا تو فاطین نے سرخ آنکھیں اٹھا کر عنان کی طرف دیکھا جس کی گرے آنکھیں جذبات کی سرخی لیے

ہوئے تھی فاطین کو اپنا آپ بہکتا ہوا محسوس ہوا وہ پھر سے جھکتا کہ موبائل پھر سے بجنا شروع ہوگیا

سخت بدمزہ ہو کر کال اٹینڈ کی جبکہ اس دوران عنان اپنی بے ترتیب ہوئی دھڑکنوں کو سنبھالنے میں لگی تھی وہ ابھی وہاں سے جاتی کہ فاطین نے کال پر بات کرتے ہوئے اس بازو سے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا

ٹھیک ہے پہنچ رہا ہوں میں فون پر بات کر کہ عنان کی طرف متوجہ ہوا

سو مسز ریڈی رہیئے گا رات کو یہی سے کنٹینیوں کریں گے گھمبیر آواز میں سرگوشی کر کہ اپنا لمس عنان کے ماتھے پر چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا جبکہ عنان حیا سے سرخ پڑتا چہرہ لیے بستر پر ڈھے گئی

مائسہ جیسے ہی

میں داخل ہوئی اس کا ارادہ آفس میں جا کر سب فائلز کو اپنی سیکرٹری کے ہاتھ بسام کو بھیجنے کا تھا

کیونکہ وہ حسام کے بغیر ہی آگئی تھی اور اپنے پیچھے سام کی کار کو دیکھ چکی تھی جو اس کی بات پر غصے سے پاگل ہو رہا تھا

مائسہ کی پیدائش پر رضوان صاحب نے اپنے بزنس کا نام اپنی بیٹیوں کے نام کے پہلے حروف کو جوڑ کر نیا رکھا تھا

بسام کی کار جیسے ہی باہر رکی تو کمپنی کا نیا نام دیکھ کر اسے حیرت ہوئی کیونکہ یہ بات آج تک رضوان صاحب نے انہیں نہیں بتائی تھی

اگر کبھی بزنس کے حوالے سے کوئی بات بھی ہوتی تو وہ کمپنی کے پہلے نام سے ہی کرتے تھے

ایچ اے این ایم (ہانم) اسے ایک لمحہ لگا تھا ان الفاظ کو سمجھنے

لیکن اپنی حیرت پر جلد ہی قابو پا کر وہ تن فن کرتا مائسہ کے پیچھے بھاگا جو تیز تیز قدموں سے اندر جا رہی تھی

ابھی مائیسہ سیڑھیوں والی سائیڈ پر جاتی کہ بسام نے اس کا بازو پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لفٹ تک لایا اور لفٹ کے کھلنے پر مائسہ کو لیے اندر داخل ہوا

مائسہ پہلے تو اس افتاد پر حق دورہ گئی لیکن جب تک سمجھتی بسام اسے لیے لفٹ میں داخل ہو چکا تھا

وہ تو شکر تھا کہ لفٹ سائیڈ پر تھی ابھی سٹاف بھی آ کر اپنی چیزیں سیٹ کرنے میں مصروف تھا اسی لیے زیادہ دیہان نہیں دیا

ہوش میں آتے ہی مائسہ نے لفٹ سے باہر نکلنا چاہا تو بسام نے اپنا بازو آگے کر کہ اسے روک دیا اور بٹن پریس کرنے لگا

بسام مجھے باہر جانا ہے بعد میں بات کرتے ہیں مائسہ نے التجائیہ آنداز میں کہا تو بسام نے بغیر اس کے لہجے پر غور کیے مائسہ کو زبردستی پیچھے کھینچا جو باہر جانے کی کوشش کر رہی تھی

بسام نے مائیسہ کو پیچھے کر کہ لفٹ کا بٹن دوبارا دبایا جسے وہ فرسٹ فلور پر روک چکی تھی

بسام کے پیچھے کرنے پر مائسہ اپنے پسینے سے بھگتے وجود کو لے کر پیچھے دیوار سے چپک گئی

میرا ضبط مت آزماؤ مسسز بسام راجپوت ورنہ جو میں کروگا تم ساری عمر نہیں بھول سکو گی

اپنے بالوں میں ہاتھ پھنسا کر غرا کر کہا

لیکن اپنے پیچھے مائسہ کی سسکیاں سن کر جیسے ہی بسام نے پلٹ کر دیکھا تو اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئی

وہ کچھ ہی دیر میں مکمل پسینے سے بھیگ چکی تھی سانسیں اکھڑ رہی تھی اور آہستہ آہستہ زمین پر بیٹھتی چلی جا رہی تھی جب بسام اپنے سکتے سی کیفیت سے نکل کر اس تک پہنچا اور مائسہ موث اپنی بانہوں میں بھر لیا

مائسہ میری جان کیا ہوا ادھر دیکھو مائسہ بسام ایک دم سے چلایا

مم۔ مجھ۔ سے سس۔ سا۔۔ نس۔ دو۔ رہہ۔ و پپ۔ لز خود کو بسام سے دور کرتے ہوئے کہا تو

بسام نے اس خود میں بھینچ لیا

سانس لو مائسہ کچھ نہیں ہوتا ابھی وہ بات کرتا کہ لفٹ کا دروازا حیام کے روم میں کھلا

مائسہ کو بازوؤں میں اٹھا کر بسام روم میں داخل ہوا اور وہاں پڑے صوفے پر مائسہ کو لٹایا جس کی سانسیں ابھی بھی اکھڑ رہی تھی

رنگ ایک دم سے نیلا پڑ گیا

بسام کی آنکھیں پل میں آنسوؤں سے بھری سانس مائسہ کو نہیں آ رہی تھی تو دم اپنا گھٹتا محسوس ہو رہا تھا

کبھی اس کے ہاتھ سہلاتا اور کبھی پاؤں

ان۔ ہی مائسہ نے اٹکتے ہوئے کہنا چاہا جو بسام کو بالکل سمجھ نہیں آ رہا تھا

میری جان میری زندگی مائسہ ایم سوری یار میں کیا کرو بسام کو اپنا دماغ مفلوج ہوتا محسوس ہو رہا تھا اتنی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کسی کو کال کر لے

مائسہ نے خود پر جھکے بسام کی گردن میں ہاتھ ڈال کر خود پر جھکایا اور اپنے لبوں کی گرفت بسام کے ہونٹوں پر سخت کر کہ اس کی سانسوں کو خود میں انڈیلنے لگی
جبکہ بسام کے دل کی دھڑکن ایک دم سے ساکت ہو گئی وہ اتنا گھبرا گیا تھا کہ اسے سمجھ ہی نہیں آئی کہ اسے سانس نہیں آ رہی تو
مطلب وہ انہیلر کہہ رہی تھی
اپنی حیرانگی اور بیوقوفی پر لعنت بھیج کر مائسہ کی طرف متوجہ ہوا جو پورے حق سے بسام کی سانسوں کو خود میں انڈیل رہی تھی

بسام کو پیچھے کر کہ مائسہ اٹھ بیٹھی اور اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا
کیا ہوا مائسہ طبیعت زیادہ خراب ہے کیا مائسہ کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے بسام نے فکرمندی سے استفسار کیا تو مائسہ نے بھیگی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا

مائسہ کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے کہا جسے اس نے نرمی سے پیچھے کر لیا اور اٹھ کھڑی ہوئی

میں ٹھیک ہوں اس کی ضرورت نہیں مائسہ نے ٹیبل کی طرف جاتے ہوئے کہا تو بسام نے بے بسی سے اس کی پشت کو دیکھا

اور کھڑا ہو کر ارد گرد نظریں دوڑائیں

یہ آفس رضوان صاحب کا تھا جو ان کے بعد حیام نے سنبھال لیا تھا بسام کو یاد آیا جب وہ چھوٹی نازک سی مائسہ کو انکل سے ملوانے آفس لاتا تھا

کتنا روتی تھی مائسہ وہ بسام نے مسکراتے ہوئے آفس کو دیکھا

کچھ یاد آنے پر وہ مائسہ کی طرف پلٹا تم انہیلر مانگ رہی تھی نا مائسہ کیا تمہیں ۔

ایسا کچھ نہیں ہے بس لفٹ میں میرا دل گھبراتا ہے اور تم مجھے زبردستی لے گئے مائسہ نے بسام کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو اس نے سمجھ کر سر ہلا دیا

پھر ہونٹوں پر شوخ مسکراہٹ لیے اس کی جانب بڑھا جو فائلز دیکھنے میں مصروف تھی

"تو پھر مانتی ہو نا کہ تمہارا مجھ پر حق ہے اور یہ حق ہمارے رشتے کی ہی بدولت ہے نا اور اسی حق کو استعمال کرتے ہوئے تم خود میرے اتنے قریب آ گئی بسام نے ٹیبل پر آگے کو جھکتے ہوئے شوخ لہجے میں کہا" تو مائسہ نے نظریں اٹھا کر کھل کی طرف د،

مگر بنا جواب دیے دوبارا سے فائلز پر سر جھکا لیا

اب جب تم مجھ پر حق جتا چکی ہو تو میں اس کا مطلب تمہاری رضامندی ہی سمجھوں نا کہ اب میں بھی جب چاہے جیسے مرضی اپنا حق تم پر ہونٹ کو دانتوں تلے دبا کر فقرہ ادھورا چھوڑ کر مائسہ کو دیکھا جو فائل کو سائیڈ پر کر کہ اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی

"مرنے والے کو بس سانسوں سے مطلب ہوتا ہے وہ جیسے بھی میسر ہو جائیں تمہارے علاوہ کوئی اور ہوتا میں تب بھی "اس سے

جسٹ شیٹ اپ ، شٹ یور ماؤتھ ایک دم اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کرسی کو پیچھے کو ٹھوکر مار کر دھاڑا مائسہ کی بات پر بسام کو ایسے لگا جیسے کسی نے پگھلتا ہوا سیسہ اس کے کانوں میں انڈیل دیا ہو

وہ تو مائسہ راجپوت پر کسی کا سایہ تک برداشت نہ کرے کجا کہ اس کا خود کے لیے اس قدر ۔۔۔ گھٹیا لفظوں کا استعمال بسام کو جلتے انگاروں پر لوٹا گیا

مائسہ راجپوت تمہاری اس گھٹیا بات پر میرا دل کر رہا ہے تمہیں دی اپنی ایک ایک سانس میں اتنا زہر بھر دوں کہ تم تڑپ جاو سانسوں کے لیے ۔۔۔جس زبان سے تم نے یہ بات کہی وہ زبان حلق سے کھینچ نکالوں

بھوری آنکھیں اس وقت خون چھلکانے کو تیار تھیں جو اپنی آگ کی مانند جذبوں سے سامنے والے کو جلا کر راکھ کر دینا چاہتا تھا

مائسہ نے اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیری اور اسے دیکھا جو چکر کاٹتا اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا

تم اب اوور ریکٹ کر رہے ہو میں نے بس ایک بات مائسہ نے ہمت کرتے ہوئے کہنا چاہا جب بسام نے زور سے اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر مارے

ایک بات مائے فٹ تمہاری ایک بات تمہیں اندازہ بھی ہے کہ کیا بکواس کر چکی ہو تم میری بیوی مجھے کہہ رہی ہے کہ میری جگہ کوئی بھی ہوتا تو اسے صرف اپنی سانسوں سے مطلب تھا

اگر مجھے اپنی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے خونخوار نظروں سے مائسہ کو دیکھا مجھے بسام راجپوت کو ساری عمر اپنی ایک ایک سانس دے کر بھی تمہیں زندہ رکھنا پڑے تو میں کبھی پیچھے نہیں ہٹوں گا مگر جو بکواس تم نے آج کی تو ہے۔۔۔۔ اگر رر۔۔۔ ایسی نو،

میں تمہاری سانسوں کی ڈور کھینچنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا

بسام نے سرد آواز میں غرا کر کہا تو مائسہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی بسام جھٹکے سے پیچھے ہوتا آفس سے منسلک روم کی جانب بڑھ گیا اور دھاڑ سے دروازہ بند کیا۔۔۔۔

مائسہ بسام کی اس قدر جنونیت دیکھ کر کانپ گئی۔۔۔۔ آنکھوں میں حیرت کا سمندر موجزن تھا

میری بات برداشت نہیں کر پا رہے اگر کبھی تمہیں پتا لگا کہ میں آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئیں بری طرح سے اپنے لب کچلتے ہوئے واشروم کے بند دروازے کو دیکھا

بسام نے اپنے چہرے پر پانی ڈالتے ہوئے اپنے غصے کے ابال کو کم کرنے کی کوشش کی جو مائسہ کی بات کو سوچتے بڑھتا ہی جا رہا تھا

اپنے دونوں ہاتھ سنک کے اردگرد جما کر آئینے میں اپنا عکس دیکھا

بچپن کی خوبصورت یادیں بسام کی آنکھوں کے پردے پر لہرا گئیں

میری چھوٹی موٹی چڑیل یہ لو چاکلیٹ میں ہوم ورک کر لو پھر کھیلتے ہیں مائسہ کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں بسام نے چاکلیٹ پکڑاتے ہوئے کہا

مائسہ سر ہلا کر چاکلیٹ کھانے میں مصروف ہو گئی تو بسام نے سکون کا سانس لیا اور اپنے ہوم ورک کی طرف متوجہ ہوا

مائسہ جس نے چاکلیٹ سے اپنے ہاتھوں اور منہ کو بری طرح بھر کر لیا تھا اب ٹکر ٹکر کرتی اپنی موٹی نیلی آنکھوں سے بسام کو دیکھ رہی تھی کہ وہ اس کا چہرہ صاف کرے

بام ندے (بسام گندے) مائسہ نے اپنے گندے ہاتھوں کو آگے کرتے ہوئے کہا

مائیسہ چپ کر کہ کھاؤ میں جلدی سے کمپلیٹ کر لو پھر کھیلتے ہیں بسام نے ویسے ہی اپنی کاپی پر جھکے ہوئے کہا

تو مائسہ نے اپنی موٹی موٹی آنکھوں سے ارد گرد کا جائزہ لیا تو اسے بسام کا بیگ صوفے کے ساتھ رکھا نظر آیا جبکہ بسام بیگ کے پاس نیچے بیٹھا ہوم ورک کرنے میں مصروف تھا

بام دیتھو تو (بسام دیکھو تو) مائسہ نے دوبارا بسام کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا لیکن بسام کے جواب نا دینے پر مائسہ کی آنکھیں پل میں پانی سے لبالب ہوئی مائسہ کرول کرتے ہوئے بسام کے بیگ کے پاس آئی

اس پر چڑھ کر صوفے پر چڑھی

بسام کی پیٹھ کو دیکھا جو اس کی بات نہیں سن رہا تھا

اور پھر مائسہ نے ایک دم اس کے اوپر چھلانگ لگائی بسام جو ہوم ورک کرنے میں مصروف تھا مائسہ کے خود پر گرنے پر آگے کو گرا

افففف مائسہ بال چھوڑوں میرے بسام نے اپنے بالوں کو مائسہ کی چھوٹی چھوٹی مٹھیوں کی گرفت میں پا کر کہا کیونکہ مائسہ نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں بسام کے بال پکڑ کر خود کو گرنے سے بچانے کی کوشش کی

اور بسام اس کی کوشش پر عش عش کر اٹھا میڈم کو خود کی چوٹ کی فکر تھی پھر چاہے بسام گنجا ہو جاتا

مائسہ اب اپنے چھوٹے چھوٹے دانتوں سے بسام کی گردن پر کاٹنے میں مصروف تھی

مائسہ افففف اللہ چڑیل چھوڑوں مجھے بسام نے پیچھے ہاتھ لے جا کر مائسہ کو پکڑتے ہوئے آگے کیا جو چاکلیٹ لگے منہ کے ساتھ ہاتھ پاؤں مارتی اس کے چہرے کی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہی تھی

چڑیل تم دن بادن ویمپائر بنتی جا رہی ہو افف میری مائسہ ذرا ترس نہیں آیا اپنے دوست پر

بسام جو غصے سے گھورتے ہوئے اسے ڈانٹ رہا تھا کہ مائسہ نے پھر ایک دم سے کے ہاتھ کی پشت پر اپنے دانت گاڑ دیے

درد سے بلبلاتے ہوئے بسام نے اسے نیچے پٹکا اور اپنا ہاتھ پکڑ کر دیکھنے لگا

بسام نے دانت کچکچا کر اس چھوٹے پیکٹ کو دیکھا جو اب اپنی ہاتھ کی پشت کو چہرے پر پھیرتے ہوئے چہرے کو صاف کرنے کی کوشش کر رہی تھی

بسام کو اس وقت مائسہ پر ٹوٹ کر پیار آیا تو اپنے ہاتھ کا درد بھولا کر اس کے پھولے پھولے گالوں پر اپنے لب رکھ مائسہ کو اپنی گود میں بٹھا لیا اور ٹشو پکڑ کر مائسہ کے ہاتھ اور چہرہ صاف کیا

جس پر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی

افففف میری چڑیل اس بات پر غصہ ہوئی تھی بسام نے مائسہ کی ناک دباتے ہوئے کہا تو اس نے جھٹ سے اپنا سر ہلایا

بام میں پالی ہوں نا دندی نئی (بسام میں پیاری ہوں گندی نہیں) مائسہ نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے تالی بجا کر کہا تو بسام کا قہقہہ گونجا

میری پیاری چڑیل بسام نے قہقہہ لگا کر کہا تو مائسہ نے غصے سے اٹھ کر اس کی ناک پر اپنے دو چھوٹے سے دانت گاڑ دیے جس پر بسام کی چیخیں جبکہ دانیال اور فاطین کے قہقہے وہاں گونجے جو ابھی ابھی وہاں آئے تھے

بسام نے سر جھٹک کر ماضی کی یادوں سے چھٹکارا پایا

میں آج بھی تمہارا وہی بام ہوں مائسہ جو تمہاری دی تکلیف کو پل میں بھلا دیتا تھا اور تمہاری خوشی میں خوش اور دکھ میں دکھی ہو جاتا تھا

یہاں سے جانا میرا فیصلہ تو نہیں تھا جو تم مجھے یوں سزا دے رہی ہو

مرد چاہے ہائی سوسائٹی کا رہنے والا پڑھا لکھا یا گاؤں میں رہنا والا ہو یا اپنی ساری عمر باہر گزار کر آیا ہو اپنی بیوی کے معاملے میں سب کی سوچ ایک ہی ہوتی ہے کوئی بھی غیرت مند مرد اپنی تا بیوی پر کسی غیر کا سایہ برداشت نہیں کر .

تم جانتی ہو میں تمہارا غصہ ناراضگی تو برداشت کر لوگا اسی لیے مجھے ان لفظوں کی مار مار رہی ہو تلخی سے سوچتے ہوئے سر جھٹکا اور واشروم سے باہر آیا

بسام جو اتنی دیر سے اپنے غصے اور اشتعال پر قابو پا کر باہر آیا تھا سامنے ہی میل ایپلوئے کو مائسہ سے مسکرا کر بات کرتے ہوئے دیکھ کر

غصہ پر عود آیا ماتھے کر بلوں میں اضافہ ہوا لمبے لمبے ڈنگ بھرتا ایمپلائے کے سر پر جا کر کھڑا ہو گیا

یہ بات اتنی بڑی تو نہیں تھی لیکن وہ پہلے ہی تپا بیٹھا تھا

آؤٹ بسام ایک دم سے لڑکے کہ سر پر جا کر دھاڑا تو وہ بچارا ہڑبڑا کر اپنی جگہ سے اٹھا

مائسہ جو کچھ کہنے والی تھی بسام کے اتنے خطرناک تیور دیکھ کر چپ کر گئی

اور اب بچارے ایمپلائے کی درگت بنتے دیکھ رہی تھی جسے بسام خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا

اور بچارا لڑکا کبھی مائسہ کو دیکھتا اور کبھی اپنے سامنے کھڑے نئے باس کو

اب اس طرف دیکھا تو آنکھیں نکال دوں گا دفع ہو جاؤ شیر سی دھاڑ لیے بسام پھر سے غرایا تو بچارا لڑکا اپنے نئے باس کے اتنے خطرناک تیور دیکھ کر بنا فائلز لیے وہاں سے بھاگا

بسام نے اس سب کے دوران مائسہ کو مکمل طور پر نظر انداز کیا

نبال جو آفس میں بیٹھی اپنا کیس ریڈ کر رہی تھی

آفس ڈور پر ہونے والی دستک پر آنے والے کو اجازت دی

لیکن جب آنے والا کچھ دیر نا بولا تو نبال نے فائلز سے سر اٹھا کر سامنے دیکھا اپنے سامنے دانیال کو دیکھ کر سیکنڈز میں نبال کے چہرے کے زاویے بگڑے

جبکہ دانیال اس کے فیس ایکسپریشنز کو دیکھ کر مسکراتا ہوا آکر اس کے سامنے رکھی چئیر پر برجمان ہو گیا

کیوں آئیں ہے آپ نبال نے لگی لپٹی رکھی بغیر سرد لہجے میں دانیال سے پوچھا تو

دانیال نے مسکرا نبال کو دیکھا

اپنی پری سے ملاقات کرنے محبت بھرے لہجے میں کہہ کر دانیال نے استحقاق بھری نظر سے نبال کا جائزہ لیا

جو وائٹ شرٹ پر بلیک کوٹ پہنے بالوں کو کیچر میں قید کر کہ پیچھے کو کھلا چھوڑا ہوا تھا

شہد رنگ آنکھوں پر لائنر اور مسکارا لگایا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ اور بڑی بڑی لگ رہی تھی

دانیال کو نبال اس وقت اپنے دل میں اترتی ہوئی محسوس

معذرت اس دنیا میں انسان ہی بستے ہیں پریوں کی تلاش میں آپ اوپر کا رخ کریں نبال نے طنزیہ لہجے میں کہہ کر نظریں دوبارا فائلز پر مرکوز کر لیں

اوپر کا رخ تو میں اپنی اس پری کے ساتھ ہی کروں گا

اور بتاؤں گا کہ رب نے میرے لیے دنیا میں ہی ایک پری بھیجی تھی جس کی سنگت میں دنیا میں جنت بھی دیکھ لی میں نے تو دیکھنا وہاں موجود سب پریاں رشک اور حسد سے دیکھیں گی نبال کی بات کو کسی خاطر میں نا لاکر پھر سے دانیال نے اسی لہجے میں کہا تو نبال کو دانیال کی باتوں سے کوفت ہونے لگی

آنے کی وجہ بتائیں نبال نے جھنجھلاتے ہوئے کہا تو دانیال نے سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھا

گھر اکیلے میں تم سے بات کرنے کا موقع نہیں مل رہا تھا اور میرے ساتھ تم کہی جاتی نا اسی لیے تم سے بات کرنے یہاں آیا ہوں نبال کے لہجے کو نظر انداز کرتے ہوئے دانیال نے نرم نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

تو کریں بات سن رہی ہوں میں نبال نے روکھے لہجے میں کہا تو

دانیال نے گہرا سانس بھر کر اسے دیکھا دانیال کو جتنا اسے منانا آسان لگ رہا تھا اتنا تھا نہیں

انہیں تو یہی تھا کہ وہ تھوڑا سا ناراض ہوگی تو وہ منا لیں گے لیکن یہاں تو ناراضگی سے زیادہ کسی اور چیز کے ہی آثار نظر آ رہے تھے

اگر سامنے بیٹھی لڑکی صرف اس کے نکاح میں ہوتی تو وہ نخرے برداشت کرنے کی بجائے اس کے پہلی بار کہنے پر ہی دو لفظ بول کر فارغ کر دیتا

لیکن بات صرف نکاح تک نہیں تھی وہ تو پورے حق سے پہلے دن سے اس کے دل پر برجمان تھی

دیکھوں نبال ناراض ہونا تم لوگوں کا حق ہے لیکن جو بات تم بار بار کر رہی ہو وہ میں آئندہ برداشت نہیں کروں گا

تم بیوی ہو میری تم مجھ سے ناراض ہو لڑو جھگڑوں جو بھی کہو میں سنو گا کیونکہ تمہارا حق ہے یہ لیکن

میں ہرگز برداشت نہیں کروں گا کہ میری بیوی چار لوگوں میں بیٹھ کر ہمارے رشتے کو توڑنے کی بات کریں

کیونکہ ایسا ممکن نہیں ہے دانیال نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو نبال نے سن کر سر ہلایا

میں نے یا میری بہنوں نے رشتہ توڑنے کی کوئی بات نہیں کی

نبال کی بات پر دانیال کو اپنے دل سے بوجھ اترتا محسوس ہوا

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/

دانیال کی آنکھوں کی چمک میں ایک دم سے اضافہ ہوا لیکن سب وقتی ہی تھا کیونکہ نبال کہ اگلی بات اس کا دماغ بری طرح سے خراب کر چکی تھی

ہم صرف طلاق نہیں لے گی کیونکہ یہ رشتہ ہماری ماں اور تائی کہ خوائش تھی

باقی آپ لوگ آزاد ہیں جیسے چاہے رہے شادی کرے گھر بسائے اور جیسے آج تک یہ بات کسی کو نہیں پتا ویسے آگے بھی کسی کو بتانے کی ضرورت ؛

نبال نے کندھے آچکا کر کہا اور سوالیہ نظروں سے دانیال کو دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا

دانیال نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر اپنے ہاتھ کی مٹھی ہونٹوں پر رکھی اور بغور نبال کو دیکھنے لگا

تمہیں پتا ہے جب میں یہاں سے گیا تھا کیا عمر تھی میری

خیر چھوڑوں میں بتاتا ہوں تیرہ سال کا تھا میں

اپنا ملک اپنا گھر صرف تم لوگوں کو پھوپھو کی نفرت سے بچانے کے لیے چھوڑا

بچے تھے ہم بھی یار سونے کا چمچ لے کر پیدا ہونے والوں کو کسی چیز کی فکر کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی

ماں باپ کا ساتھ تھا بے پناہ محبت کرنے والے چچا اور چچی تھی کزنز تھی جو بہنوں کی طرح عزیز تھی

اور تم تھی میرے وجود کا حصہ سنجیدہ لہجے میں کہتے اس بات پر لہجہ خود بخود نرم پر گیا
ماما کی ہر ممکن کوشش ہوتی تھی تم لوگوں کو پھوپھو اور دادی سے دور رکھیں تاکہ وہ تم لوگوں کو دیکھا کھسا ہٹ جیسی بیماریوں میں مبتلا نہ
ان کے زہریلے الفاظ تم لوگوں کو تکلیف نا دیں
ممی پاپا کی ڈیتھ ہوئی تو پھوپھو اور دادی حیام کو قصوروار ٹھہراتی تھی کتنی بری طرح سے حیام کو مارا تھا
حیام کی تکلیف میرے بھائی کو اپنے دل پر محسوس ہوتی تھی پھر جو اسے سمجھ آیا وہ اس نے کیا پھوپھو کو دور نہیں کر سکتا تھا مینشن سے تو ان کے ساتھ ہمیں لیے لندن چلا گیا
تو کیا غلط کیا بتاؤ
دانیال نے آخر میں سوالیہ لہجے میں استفسار کیا تو نبال نے نظروں کا رخ پھیر لیا

http://Girlsdigest.com

سنجیدہ لہجے میں کہتے کہتے ایک دم سے لہجہ گھمبیر ہو گیا آنکھوں میں بھی سنجیدگی کی جگہ نرمی نے لے لی

مقصد کبھی بھی تم لوگوں کو تکلیف دینا یا چھوڑنا نہیں تھا تو پلیز تم بھی یہ چھوڑنے والی بات مت کرو دانیال نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے قدم نبال کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

جواب بھی سنجیدہ نظروں سے دانیال کو دیکھ رہی تھی

جیسے دانیال کی کسی بات پر اسے کوئی فرق نا پڑا ہو

دانیال نے اپنے دونوں ہاتھ نبال کی چئیر کی سائیڈز پر رکھے اور اس کے چہرے پر جھک آیا

ایک معصوم بیچارا شوہر ہوں میں، دانیال نے ایک ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھ کر محبت سے بھرے لہجے میں کہا دیکھو خود وکیل ہونے کے باوجود اپنی محبت کا کیس تمہارے پاس لایا ہوں لڑلو جھگڑلو لیکن مجھے جتا دو

فیس میں چاہے بندے کی جان مانگ لو چاہے ساری عمر اپنی غلامی پہ رکھ لو بندہ افف بھی نہیں کریں گا

مخمور لہجے میں سرگوشی کرتے ہوئے نبال کی دھڑکنوں کو منتشر کر دیا

لیکن۔۔۔ اپنے ہاتھ سے نبال کے چہرے پر آرہی لٹ کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے سیدھا کھڑا ہوا اور سنجیدہ چہرے سے نبال کو بغور دیکھا

"اگر تمہاری عدالت میں اپنی محبت کا کیس میں ہارا تو تمہیں بہت نقصان اٹھانا پڑے گا

کیونکہ میں محبت اور جنون سے ہی واقف ہوں تم محبت کو ہراؤں گی

تو میں تمہیں جنون سے مات دوں گا

محبت قبول کر کہ پاس آؤ گی تو اپنی محبت کی بارش میں تمہیں پور پور بھگو دوں گا

اگر محبت ہار گئی تو ساری عمر تمہیں میرا جنون ہی جھیلنا پڑے گا

کیونکہ چھوڑیں گا تو دانیال راجپوت تمہیں کسی صورت میں نہیں اور کسی اور کا ہونا ہوتا تو

اٹھارہ سال تڑپتا نا

لندن میں رہتے ہوئے تو یہ نکاح شادی کا کھڑاک ڈالنے کی بھی ضرورت نہیں تھی

میں پریکٹیکل بندہ ہوں تم سے محبت ہے تو ہے بیوی تم ہو جتنا مرضی لیجے رہیں گی کہتا

نبال کو ایک لمحے کے لیے ساکت کر گیا

وہ اس کا پل میں تولا اور پل میں ماشہ ہو جانے والا روپ حیران نظروں سے دیکھ رہی تھی

پہلی شوخی تھی آنکھوں میں پھر محبت اور اب سنجیدگی

جتنی جلدی ہو فیصلہ سناؤ چاچو سے بات کر کہ رخصتی مانگنے والا ہوں

اپنے کوٹ کا بٹن بند کرتے ہوئے دانیال نے کہا تو نبال ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھی

تمہیں ۔ ۔ ابھی نبال اپنی بات کرتی کہ دانیال نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں دبوچ لیا

شوہر بعد میں پہلے عمر میں بڑا کزن ہوں میں تم سے آئندہ میں تم نا سنو ورنہ انجا
خود ہوگی

سرد لہجے میں کہہ کر دانیال نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا جبکہ نبال کی آنکھیں پل میں نم ہوئی

[redacted]yaal

[redacted]ost

دبے دبے لہجے میں چلا کر کہا تو دانیال نے بے بسی سے اس کی نم آنکھوں کو دیکھا
وہ چاروں بھائی جتنا مرضی غصہ دکھا لیتے، ہار ہمیشہ وہ ان نازک سی جانوں کے ایک آنسو
سے جاتے تھے

پری یار رو کیوں رہی ہو دانیال نے جھنجھلاتے ہوئے پوچھا تو
نبال نے خونخوار نظروں سے دانیال کو دیکھا
اچھا سوری دانیال نے اپنے قدم آگے بڑھا کر بنا نبال کو سمجھنے کا موقع دیے کمر میں ہاتھ
ڈال کر اپنے سینے میں بھینچ لیا
نبال کے مزاحمت کرتے ہاتھوں کو دانیال نے پیچھے اپنے ایک ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ لیا
جبکہ دوسرا ہاتھ نبال کی کمر میں ڈال کر اسے خود کے مزید قریب کر لیا

سوری یار پر یکٹیکل بندہ تو میں محبت اور شادی کرنے کے بعد بنا تھا تمہارے لیے تو آج بھی وہی دانی ہوں میں

بس دنیا کے سامنے اکڑو ہی ہوں

لیکن تمہارے لیے بہت رومینٹک شوہر ثابت ہونے والا ہوں اپنے ہونٹ نبال کے ماتھے پر رکھ کر آنکھیں موند کر اس کے لمس کو محسوس کرنا چاہا دانیال کے اس عمل پر نبال ایک دم سے ساکت ہو گئی مزاحمت کرتے ہاتھ جہاں تھے وہی تھم گئے

یار جلدی آجاؤ بہت ضرورت ہے تمہاری نبال کی آنکھوں پر اپنا لمس چھوڑتے ہوئے دانیال نے گھمبیر لہجے میں کہا تو نبال نے اپنے ہاتھ دانیال کے بازوؤں پر رکھے اور نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا

ملازمہ سے کام کروانے کی عادت نہیں مجھے اٹھارہ سال سے کپڑے ہینگ اور پریس کر کر کہ تھک گیا ہوں تم ہو گی تو معصوم شوہر کو آسانی ہو جائے گی بات کر کہ دانیال نے اپنا ہونٹ مسکراہٹ روکنے کے لیے دانتوں میں دبا لیا اور نبال کی طرف دیکھا

جس کا سکتہ دانیال کی بات پر ٹوٹا اور اب خونخوار نظروں سے دانیال کو گھورتے ہوئے اس کا حصار توڑنا چاہا

چھوڑیں مجھے دانی ہٹے پیچھے مسلسل خود کو چھڑواتے ہوئے نبال نے کہا تو دانیال کا زندگی سے بھرپور قہقہہ آفس میں گونجا

نبال کو اس قہقے کی گونج اپنے دل میں اترتی محسوس ہوئی

ضرورت تو مجھے تمہاری بہت ہے مسسز بہت تھک چکا ہوں اب آرام چاہتا ہوں کچھ تم مجھے سمیٹ لو کچھ میں سمیٹ لوں گا گزری ہوئی زندگی کا غم بانٹ لیں گے اور آنے والی زندگی کے خواب سجا لیں گے

اپنی شدتوں اور محبت کی کہانی تمہارے وجود پر رقم کرنا چاہتا ہوں اور تمہارے لمس سے اپنی بے سکون روح کو سکون پہنچانا چاہتا ہوں

اپنے خالی پن کو ختم کرنا چاہتا ہوں نبال کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر جزبوں سے چور لہجے میں سرگوشیاں کرتے ہوئے نبال کی دھڑکنوں کو منتشر کر چکا تھا

نبال کو دانیال کی گرم سے سانسوں سے اپنا چہرہ جھلستا محسوس ہو رہا تھا اور دانیال کی اتنی قربت پر اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا

نبال کے چہرے پر گلال بکھرتے دیکھ دانیال نے اپنے ہونٹ نرمی سے اس کے ہونٹوں پر رکھ دیے اور کچھ ہی دیر میں پیچھے ہٹ کر بنا نبال کی طرف دیکھے تیز تیز قدم اٹھاتا باہر چلا گیا

جبکہ نبال اب بھی خود کو دانیال کے نرم گرم، محبت بھرے حصار میں قید محسوس کر رہی تھی

تمہارا کیس اتنی بری طرح سے پھنس چکا ہے اور تم اب بتا رہے ہو مجھے

حیام نے سارے پوائنٹس کو ہائی لائٹ کرتے ہوئے ارحم سے کہا جو کرسی پر جھولتا اسے ہی دیکھ رہا تھا

اب جھول کیوں رہے ہو ارحم حیام نے غصے دبے گھورتے ہوئے کہا تو ارحم ا.

سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

تم ہو گی ساتھ تو منٹوں میں سولو کر لوں گا میں یہ کیس کوئی بڑی بات نہیں فائل کو اپنی طرف کھسکاتے ہوئے ارحم نے لاپرواہی سے کہا

تو ارحم کی بات پر حیام نے ہونٹ بھینچے

ارحم انصاری پچھلے پندرہ سال سے اس کے ساتھ تھا جب وہ دس سال کی تھی تب ارحم کی فیملی اس کے ساتھ والے بنگلے میں شفٹ ہوئی تھی

فیملی میں بھی گنتی کے دو ہی لوگ تھے ایک دادی اور ایک باپ

ارحم کی والدہ نے اس کے پاپا سے ڈائیورس لے لی تھی کیونکہ ان کی اریبنج میرج تھی شادی کے بعد ان کی نا بنی تو بڑوں نے کہا کہ بچہ ہو جائے گا تو محبت خود بخود ہو جائے گی ارحم کے

والد نے اپنی بیگم کو بہت مشکل سے بچے کے لیے منایا تھا کیونکہ وہ انہیں نہیں چھوڑنا چاہتے تھے

انہیں بھی یہی تھا کہ بچہ ہو جائے گا مجھ سے نہیں تو بچے سے محبت ہو گی تو ان کی شادی ٹوٹنے سے بچ جائے

لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا ارحم کے پیدا ہونے کے کچھ ماہ بعد ہی انہوں نے انصاری صاحب سے طلاق لے لی

اور دوسری شادی کر لی انصاری صاحب ایک قابل پولیس آفسر تھے اپنی طلاق کے بعد سارا وقت اپنی جاب کو ہی دے دیا

ارحم لوگ جب یہاں شفٹ ہوئے تب وہ بارہ سال کا تھا

وہ بہت سنجیدہ اور کم گو بچہ تھا لیکن پھر اس کی عنان اور نبال سے دوستی ہو گئی

کس کے باعث وہ کھیلنے کے لیے وہ ان کے گھر آنے جانے لگا تب اس نے پہلی بار حیام کو دیکھا تھا جو فون کو کان سے لگائے کسی کی بات سن رہی تھی

اور آنسو تواتر سے چہرہ بھگو رہے تھے

اور ارحم انصاری بارا سال کی عمر میں حیام راجپوت کے عشق میں گرفتار ہو گیا

اس کا عشق ہر غرض سے پاک تھا حیام پہ آنے والی ہر مشکل کو خود پر جھیل لیتا تھا اس کے آگے ہر بار ڈھال بن کر کھڑا ہوتا

اس کا ہمدرد اور ہمراز بنا

لیکن جو نا بن سکا تو وہ تھا حیام راجپوت کا نصیب وہ جانتا تھا حیام راجپوت حسام سے نفرت کرے یا محبت حسام راجپوت کو اپنا لے یا چھوڑ دے لیکن وہ کبھی بھی ارحم انصاری کی نہیں بنے گی

اور یہی بات ارحم انصاری کو روز جیتے جی مارتی تھی

یہ سب جو ہائی لائٹ کیا ہے ان سب کی ڈیٹیلز نکلواؤ کیونکہ یہ کیس صرف ایک قتل اور اغوا کا نہیں یہ بہت آگے جانے والا ہے

کیونکہ یہ جو بندہ ہے حیام نے پکچر اٹھا کر سامنے کی تو ارحم نے ہاتھ میں پکڑ کر غور سے اسے دیکھا

پچیس سال پہلے اس پر قتل ریپ اور بہت سے کیسز درج ہوئے تھے

جن کا کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا

اور اہم بات اس کا ریکارڈ کہی بھی نہیں ہے

اور یہ کیس جو دو ماہ پہلے کا ہے اس میں وہ بندہ پایا جاتا ہے

لیکن اس پر کوئی الزام نہیں آرہا تو صاف ظاہر ہے کہ گیم بہت بڑی ہے

اتنے سال سے یہ بندہ غائب نہیں چھپا ہوا تھا اور اپنے جرائم سر انجام دے رہا تھا

اگر کوئی ایسے چھپ کر بیٹھا ہے اور جرائم بھی با آسانی کر رہا ہے تو مطلب اس کے پیچھے کافی بڑی پارٹی ہوگی جو اسے سپورٹ کر رہی ہے

اس دن اس کی بد قسمتی تھی یا تمہاری خوش قسمتی قتل والی جگہ جہاں عوام جمع تھی وہاں بنائے جانے والی پکس میں یہ نظر آگیا

اب تم یہ سب نکلواؤ ڈیٹا تب تک میں کچھ کھانے کو آڈر کرتی ہوں حیام نے فائلز اور پکس ارحم کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا

سیڑھیاں اترتے ہوئے عنان نے غیر محسوس انداز میں ارد گرد نظر دوڑائی لیکن فاطین اسے کہی بھی نا دکھا

لاشعوری طور پر آج سارا دن وہ اس کے بارے میں ہی سوچتی رہی شو کے دوران بھی عنان کا سارا دھیان فاطین کی طرف

فاطین کا لمس اس کی گھمبیر آواز میں کی جانے والی سرگوشیاں عنان کو بے چین کیے ہوئے تھیں

گھر آ کر سب سے پہلے اسے دیکھنا چاہتی تھی جو کہی دکھائی نہیں دے رہا تھا

بے دلی سے ڈائننگ ہال میں داخل ہوئی جہاں مائسہ حیام نبال اور رضوان صاحب اس کا ہی انتظار کر رہے تھے

السلام و علیکم بابا سب سوچو کو جھٹک کر عنان نے مسکراتے ہوئے رضوان صاحب کو سلام کیا

و علیکم السلام کتنی دیر لگا دی بیٹا آپ نے رضوان صاحب نے گھڑی کو دیکھ کر عنان سے کہا

ایم سوری بابا راستے میں ٹریفک کی وجہ سے دیر ہو گئی عنان نے بیٹھتے ہوئے کہا تو انہوں نے سر ہلا کر ہاتھ سے کھانا شروع کرنے کا اشارہ کیا

فردوس بیگم اور اختر صاحب جلد کھانا کھا لیتے تھے کیونکہ انہوں نے میڈیسنز لینی ہوتی تھی اور دوسرا وہ دونوں جلدی سونے کے عادی تھے

عنان نے پھر چور نگاہ اپنے اردگرد دوڑائی لیکن اس بار بھی مایوسی کا سامنا کرنا پڑا

جبکہ حیام اور نبال کی آنکھوں سے یہ حرکت مخفی نا رہ سکی

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/

کس ٹائم گئے تھے پھوپھو لوگ پیلس حیام نے عام سے لہجے میں رضوان صاحب سے پوچھا
وہ جب گھر آئی تھی تبھی فردوس بیگم نے بتایا تھا کہ اس کی پھوپھو اپنا اور حسام لوگوں کا سارا سامان پیلس شفٹ کروا چکی ہیں
اور حسام لوگوں کو بھی میسج کر کہ بتا دیا ہے کہ آج سے وہ پیلس ہی رہے گے
کیونکہ وہ وہاں رہ کر اپنی نظروں کے سامنے سیٹنگز کروانا چاہتی ہیں اور فرح اور ثناء یہاں کمفرٹیبل فیل نہیں کرتی
فردوس بیگم یہ بات بتاتے ہوئے کافی خوش تھی جبکہ حیام نے زیادہ غور نہیں کیا
لیکن اب حیام نے عنان کو متلاشی نگاہوں سے فاطین کو ڈھونڈتے دیکھا تو اسے جتانے کے لیے رضوان صاحب سے سوال کیا
شام سے پہلے ہی چلی گئی تھیں آپا اور بچیاں اور فہد تو اٹھ کر پہلے ہی کہی چلا گیا تھا رضوان صاحب تو نے گلاس میں پانی ڈالتے ہوئے سرسری سا بتایا'
عنان کو اپنے اندر کچھ ٹوٹتا سا محسوس ہوا کتنے یقین اور مان سے وہ اس کے قریب گئی تھی سب بھلانا چاہتی تھی
اور اس نے بتانا تک گوارا نہیں کیا ایک تلخ سی مسکراہٹ عنان کے ہونٹوں پر آئی

دن ایسے ہی سبک رفتاری سے گزر رہے تھے سب اپنے اپنے کاموں میں اس قدر مصروف تھے کہ بات کرنا کا وقت نہیں تھا

اور وہ جو اس دن محبت کے اتنے دعوے کر کہ گئے تھے پلٹ کر حال تک نہیں پوچھا

حیام نے رولنگ چئیر پر جھولتے ہوئے اپنی بند آنکھیں کھولیں جو نیند کا خمار لیے اس وقت سرخ ہو رہی تھی

دکھتے سر کو اپنے دائیں ہاتھ سے دبایا

نائٹ ڈیوٹی کرنے کے بعد ارحم کی کال آگئی کہ اسے کچھ انفارمیشن ملی ہیں جو اس کے کیس میں بہت کارآمد ثابت ہوگیں

اس لیے حیام اب اس کا انتظار کر رہی تھی

کہ تبھی دروازا کھول کر مسکراتے ہوئے ارحم داخل ہوا

ارحم کو دیکھ کر حیام ٹیک ہٹا کر سیدھی ہو کر بیٹھی

شکر آ گئے تم نیند سے برا حال ہو رہا تھا اب دکھاؤ مجھے پھر گھر بھی جانا ہے حیام نے آنکھیں مسلتے ہوئے ارحم سے کہا

ارحم کو حیام اس وقت کوئی کیوٹ سی بچی ہی لگی

نیند کا خمار لیے سرخ آنکھیں ارحم کے دل میں ہلچل مچانے لگی تو ارحم نے سرعت سے نظریں پھیر کر فائل کھولی

اپنی بے لگام دھڑکنوں پر قابو پانے کی کوشش کی جو حیام کو اپنے اردگرد محسوس کر کہ سینے میں ہلچل مچا دیتی تھیں جن کا شور ارحم انصاری کو اپنے کانوں میں سنائی دیتا تھا

پانی کا گلاس اٹھا کر ایک ہی سانس میں حلق میں اتار کر خشک پرتے گلے کو تر کیا اور نظریں اٹھا کر حیام کو دیکھا

جو سوئی جاگی کیفیت میں کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی

کبھی آنکھیں بند کر لیتی اور پھر ہمت کر کہ کھول کر اسے دیکھتی ارحم کو اس وقت ٹوٹ کر حیام پر پیار آیا اور ترس بھی آیا

وہ کل شام چھ بجے سے ڈیوٹی پر تھی اور اب صبح کے دس بج رہے تھے

اگر یہ کیس اتنا امپورٹنٹ نا ہوتا تو وہ کبھی اسے زحمت نا دیتا

کیونکہ یہ کیس کافی حد تک حیام کے ماضی سے بھی جڑا تھا جسے سوچتے ہوئے

ارحم کو ڈر بھی تھا کہ وہ کیا ریکٹ کرے گی

سب سوچوں کو جھٹک کر ارحم حیام کی جانب متوجہ ہوا

یہ کچھ انفارمیشن ملی ہے ارحم نے فائل حیام کی طرف کرتے ہوئے کہا جسے منہ بسورتے ہوئے حیام نے پکڑلیا

ارحم کو ہنسی تو آئی لیکن ضبط کر گیا

یہ گینگ لوگوں سے پیسے لے کر ان کے کہنے پر معصوم لوگوں کا قتل، کیڈنیپنگ اگر کسی امیر گھٹیا شخص کی [illegible] ن لوگوں کی جگہ پہچا:

پھر بعد میں لاش کو ٹھکانے لگانا

بہت سے بزنس مینز اپنی ڈیل حاصل کرنے کے لیے اپنی مخالف پارٹی کے بندے کا کام تمام کرواتے ہیں یا پھر دھمکی دینے کے لیے [illegible] وجہ سے کہی سا[illegible]

لیکن [illegible] کا ان [illegible] کے ساتھ تعلق ہے

بگڑے ہوئے امیر زادے ہر ہفتے کسی معصوم کو درندگی کا نشانہ بناتے ہیں اور جس میں اس گینگ کے لوگ ان کے ساتھ شامل ہوتے ہیں

جو انفارمیشن ملی ہے اس کے مطابق ان چاروں کا پچھلے دس سال سے اس گینگ کے ساتھ تعلق ہے ارحم نے سنجیدہ لہجے میں اپنی بات مکمل کر کہ ایک خاکی لفافہ حیام کی طرف بڑھایا جسے حیام نے سوالیہ نظروں سے دیکھ کر تھام لیا

اوراس میں کیا ہے حیام نے آبرو آچکا کر سوالیہ لہجے میں ارحم سے استفسار کیا

کیونکہ تب تک وہ اسے بتا چکا تھا فائل وہ دیکھ چکی تھی اور جہاں تک وہ ارحم کو جانتی

اسے اندازہ ہوگیا تھا اس لفافے میں بھی کوئی اہم انفارمیشن ہی ہوگی جو وہ اسے آخر میں بتا رہا ہے

ان چاروں بزنس مینز کی تصویر ارحم نے اپنے ناخن سے ٹیبل کی سطح کو کھرچتے ہوئے نظریں جھکا کر جواب دیا تو حیام نے آنکھیں چھوٹی کر کہ اسے گھورا

اور لفافہ کھولا

لیکن جیسے ہی تصویر پر حیام کہ نظریں پڑی اسے لگا ایک دفعہ پھر سے ---اسے ماضی میں دھکیل دیا گیا ہو

😕

میسج وصول ہوا تو کانپتے ہاتھوں سے جواب ٹائپ کرنا شروع کیا

I don't believe you

بے بسی سے میسج ٹائپ کر کہ سینڈ کیا چہرا آنسوؤں سے تر تھا جبکہ ہاتھ بری طرح سے کپکپا رہے تھے

The end

میسج پڑھ کر ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے

آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئیں

Ho[redacted]?

ہچکیوں سے روتے ہوئے میسج ٹائپ کیا تو فوراً سے جواب موصول ہوا

It[redacted]friend

کتنی دلیری سے وہ اپنی گرل فرینڈ کا بتا رہا تھا لیکن وہ مجبور تھی ضرورت تھی اس شخص کی وہ جیسا بھی تھا اسے قبول تھا

میسج کی رنگ ٹون پر جیسے ہی میسج اوپن کیا تو ایک لڑکی کی اتنی نازیبا تصویر کو دیکھ کر موبائل ہاتھوں سے چھوٹ گیا

اور وہ وہی بیڈ پر اوندھے منہ گر کر ہچکیوں سے رونے لگی

Se[redacted]mise

yours

میسج پڑھ کر وہ دھاڑیں مار مار کر روئی ڈی پی پر لگی اس کی مسکراتی ہوئی تصویر اسے خود کا مزاق اڑاتی ہوئی محسوس ہوئی

فون کو بیڈ سے نیچے پھینک کر گھٹنوں میں سر دیے وہ ساری رات روتی رہی لیکن اسے شکل ضرور تھی

ایک تصویر ہی تو ہے ساری رات رونے تڑپنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچی اور نظریں گھما کر فون کو تلاش کرنا چاہا جو زمین پر پڑا ہوا تھا

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر وہ اس موبائل کے پاس آئی اور اسے اون کیا

جہاں اس کا ہی میسج تھا

[redacted]

میسج پڑھتے ہوئے چہرا بالکل سپاٹ تھا جیسے سارے جزبات مر چکے ہو

موبائل کو سوئچ آف کر کہ صوفے پر اچھالا اور واشروم میں جا کر بند ہو گئی

حیام کی نیند بھک سے اڑی کانپتے ہاتھوں سے تصویر کو ٹیبل پر اچھالا اور خوف زدہ سی نظروں سے ارحم کو دیکھا جو بے بسی سے حیام کو ہی دیکھ رہا تھا

ٹیبل پر دونوں ہاتھ رکھ کر اپنے بے جان وجود کو سہارا دے کر کھڑا کیا ہاتھ پاؤں بری طرح سے کپکپا رہے تھے

ماضی اتنی بری طرح سے ایک دم سامنے آیا تھا کہ حیام راجپوت کو اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی

حیام کو اٹھتے ہوئے دیکھ ارحم بھی اپنی جگہ سے اٹھا جبکہ حیام خود میں ہمت جمع کر کہ وہاں سے نکلنے ہی لگی تھی جب ارحم نے بازو سے پکڑ کر روکا اور حیام کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا

حیام نے التجائیہ نظروں سے ارحم کو دیکھا

جس پر ارحم نے نفی میں سر ہلایا

اور دونوں ہاتھوں سے حیام کے کندھے تھامیں

میں ہوں نا حیام کچھ بھی غلط نہیں ہونے

"ارحم انصاری مر تا مر جائیں گا لیکن حیام راجپوت پر آنچ بھی نہیں آنے دے گا"

نا ہی تم پر نا ہی اپنی ان تین چھوٹی بہنوں پر مجھے بس تمہارا یقین اور ساتھ چاہیئے لہجے میں آس لیے پوچھا تو حیام نے ہاں میں سر ہلایا کیونکہ بولنے کی تو ہمت ہی نہیں تھی

اور بولتی تو شاید آج وہ خود پر ضبط نا رکھ پاتی

تشکر بھری نظروں سے ارحم کو دیکھا

"حیام راجپوت سو بار مر کر بھی پیدا ہو جائے نا تو پھر بھی ارحم انصاری کے احسانوں کا قرض نہیں اتار سکتی تھی

حیام کی آنکھوں میں تشکر دیکھ کر ارحم نے غصے سے اسے گھورا حیام کو سمجھنے کے لیے ارحم انصاری کو اس کے الفاظوں کی ضرورت نہیں پڑتی تھی ارحم انصاری کو تو اس کی خاموشی بھی خود سے کلام کرتی محسوس ہوتی تھی

شام میں وہ چاروں گھر تھیں حیام نے کافی حد تک خود کو سنبھال لیا تھا اب وہ چاروں اختر صاحب کے پاس بیٹھیں ان سے باتیں کرنے میں مصروف تھیں

تبھی رضوان صاحب وہاں آئیں

جاؤ بیٹا تم لوگ اپنی پھوپھو اور حسام لوگوں کو بلا لاؤ کہنا کہ آج کا کھانا ہمارے ساتھ ہی کھائیں رضوان صاحب نے اختر صاحب کے پاس بیٹھتے ہوئے ان چاروں سے کہا تو انہوں نے منہ بنا کر ان کی طرف دیکھا

جسے نظر انداز کرتے ہوئے وہ اختر صاحب کے کندھے دبانے لگ گئے

ارے کیوں جائیں میری بچیاں نوکر لگی ہوئی ہیں تمہاری بہن کی خود تو اسے توفیق نا ہوئی کہ جھوٹے منہ ہی کسی کو آنے کی دعوت دے دے ابھی تو یہ سامنے گھر ہے اور پچھلے بیس دنوں میں ایک بار بھی تمہارے کسی بھتیجے کو بھی توفیق نا ہوئی کہ چکر ہی لگا لے

اور یہ چاروں اٹھ کر چلی جائیں ادھر رضوان صاحب نے تو جیسے فردوس بیگم کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا تھا

کیونکہ اب وہ شروع ہوگئی تھیں تو رضوان صاحب کی اگلے تین چار دن وقفے وقفے سے ان سے عزت ہوتی رہنی تھی

ہم جا رہے ہیں نا تو ہم بھی دیکھے کیسا سجایا ہے پیلس ان لوگوں نے ہماری نا تو جیسا تو کوئی گھر سنوار ہی نہیں سکتا نا نبال نے اپنے بابا کی درگت بنتے دیکھ فوراً کھڑے ہوتے فردوس بیگم کو مکھن لگایا

جواب پیار بھری نظروں سے نبال کو دیکھ رہی تھیں اور نبال ان کی نظروں میں اپنے لیے پیار دیکھ کر غش کھانے

کیونکہ اس کے پیشے کی وجہ سے فردوس بیگم اسے زیادہ تر گھورتی رہتی یا طنز کرتی رہتی تھیں

ہائے صدقے جاؤں میں اپنی بچی پر جا جلدی جا اور تصویریں بھی بنا کہ لائی فردوس بیگم نے محبت پاش لہجے میں کہا تو

نبال نے حیام لوگوں کو بھی زبردستی اٹھایا

وہ تینوں جانا تو نہیں چاہتی تھی لیکن اپنے بابا کی اتنی آس بھری نظروں کو نظر انداز نہیں کر سکتی تھی

وہ جانتی تھی کہ انہیں اپنے بھائی کے بیٹوں سے کتنی محبت ہے

وہ جیسے ہی پیلس داخل ہوئیں تو وہاں انہیں حسام لوگوں کی کارز نظر نا آئیں تو مطمئن ہو کر آگے بڑھیں کیونکہ ابھی وہ ان سے کوئی بحث نہیں کرنا چاہتی تھی

اندر آئیں تو انہیں کوئی بھی نا دکھا ڈائننگ ہال کی طرف سے آوازیں آرہی تھیں تو انہوں نے اس طرف قدم بڑھائے

ابھی وہ اندر داخل ہوتی کہ اندر سے آنے والی آوازوں نے پاؤں زمین میں جکڑ لیے بے یقینی ہی بے یقینی تھی دکھ ملال غصہ نفرت بیک وقت نجانے کتنے احساسوں میں خود کو گھرا ہوا پایا

بہت بڑی غلطی کی آپ نے جب رخسار مامی کا قتل کروایا تھا تو ساتھ ان کی بیٹیوں کو بھی ٹھکانے لگا دینا تھا ثناء کی جھنجھلاتی ہوئی آواز پر

باہر کھڑی ان چاروں کو اپنا وجود بے جان ہوتا محسوس

دماغ خراب نہیں تھا میرا اماں کو سلو پوائزن دے دے کر مروا دیا وہ تو شکر تھا میری ملازمہ نے ایسی چال چلی کہ اسے ہاسپٹل نہیں لے کر گئے

اگر ایک ساتھ سب کو مرواتی تو شک ہو جانا تھا بیوقوف صفیہ بیگم نے دانت پیس کر کہا

ویسے بھی مجھے وہ پھلجڑی چاہیے افف وہ حیام اسے تو میں بھول ہی نہیں پا رہا فہد نے خباثت سے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا

مجھے وہ حسام راجپوت ہر قیمت پر چاہیے تم اس حیام کو مارو یا کچھ بھی کرو لیکن حسام سے دور کرو جلد از جلد فرح نے نفرت سے چلاتے ہوئے کہا تو صفیہ بیگم نے اسے گھورا

اتنی کوششیں کی تو تھی لیکن ہر بار وہ بچ جاتی تھیں لیکن اب میں یہاں آ گئی ہوں نا اب ایسی چال چلوں گی کہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گی یہ

وہ مزید اور بھی انکشافات کر رہے تھے جبکہ عنان نم آنکھوں سے اپنی بہنوں کو دیکھ رہی تھی وہ یہ سب سہہ چکی تھیں اور جانتی بھی تھیں ایک دوسرے کے بارے میں

لیکن انجان تھی تو عنان راجپوت

وہ بسام لندن کا پلے بوائے یہاں آ کر کیسے اس مائسہ کا دیوانہ ہوا پھر رہا ہے جیسے اس کے علاوہ کسی کو دیکھا تک نہیں تھا

جب پتا چلے گا نا کہ اس کی مائسہ پر نسسز کے ساتھ میں نے کیا کروایا ہے تو منہ بھی نہیں لگائیں گا اسے

صفیہ بیگم کے اتنے زہریلے الفاظ پر مائسہ کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا آنکھیں لبالب پانیوں سے بھری جس بات کو وہ راز سمجھ رہی تھی

سب واقف تھے اس سے وہ جو اتنے اعتماد سے ان کے سامنے آتی تھی جبکہ وہ دل میں اس پر ہستے تھے

نبال ایک جھٹکے سے مڑی اور پیلس سے نکلتی چلی گئی اس سے زیادہ سننے کا اس میں حوصلہ نہیں تھا

جبکہ مائسہ نے بے جان قدموں سے خود کو گھسیٹتے ہوئے قدم باہر کی جانب بڑھائیں

حیام نے پلٹ کر اپنے پیچھے کھڑی عنان کو دیکھا جو ساکت آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

اور وہ حیام مجھے تو لگا تھا حسام کے اتنی گھٹیا تصویر مانگنے پر چھوڑ دے گی جتنی غیرت مند بنتی تھی لیکن وہ تو اس کے آگے بچھتی ہی چلی گئی

فہد کی بات نے نفرت کے تابوت میں آخری کیل ٹھوکنے کا کام کیا تھا

ایک تلخ مسکراہٹ حیام کے چہرے پر آئی

عنان نفی میں سر ہلاتی جھٹکے سے مڑی اور بھاگنے کے انداز میں وہاں سے نکلی

یہ نبال اور مائسہ ایسے کیوں جا رہی ہیں حسام نے گاڑی پیلس کے پورچ میں کھڑی کرتے ہوئے پلٹ کر ان دونوں کو مینشن میں داخل ہوتے دیکھ کر کہا

کہی پھوپھو نے تو کچھ نہیں کہا بسام نے فکر مندی سے استفسار کیا

میں دیکھ کر آتا ہوں کار کا دروازا بند کر کے ابھی جیسے ہی بسام پلٹنے لگا تو اندر سے آتی عنان اس کے پیچھے حیام پر نظر پڑی

حیام کا سپاٹ اور عنان کا غصے سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھ کر اسے کسی انہونی کا احساس ہوا عنان بنا ان کی طرف دیہان دیے باہر جانے لگی تو فاطین نے آگے بھر کر بازو تھام کر اسے روکا

Whatappened

محبت بڑھے لہجے میں فکر مندی سے استفسار کیا

ہاتھ چھوڑو میرا فاطین ایک ایک لفظ چبا کر کہا تو فاطین نے اتنی بتمیزی پر اپنے جبڑے بھینچ لیے

پہلے بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے کیوں ہوا تنے غصے میں بازو کو جھٹکا دے کر اپنی جانب رخ کیا تو عنان اپنا توازن برقرار نا رکھ سکی اور سیدھا فاطین کے فولادی سینے سے ٹکرائی

جبکہ فاطین نے بنا کسی کی پرواہ کیے اپنے دونوں ہاتھ اس کی کمر پر رکھے

بتاؤ گی تو جانے دوں گا ورنہ ایسے ہی رہتے ہیں فاطین نے کندھے آچکا کر سنجیدہ لہجے میں کہا تو دانیال اور بسام نے مسکراہٹ چھپانے کو رخ بدل لیا

جبکہ حسام سب کچھ بھلائے حیام کو دیکھ رہا تھا جو سپاٹ چہرہ لیے عنان کو دیکھ رہی تھی جیسے وہ جانتی ہو کہ آگے کیا ہونے والا ہے

حیام نے سر جھٹک کر قدم آگے بڑھائے اس سب کے دوران اس نے حسام کو سرد نظروں سے ایک بار دیکھا اور پھر نظریں پھیر لیں

فاطین کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر عنان نے اسے پیچھے کو دھکا دیا

فاطین ابھی آگے بڑھتا کی چہرے پر پڑنے والے تھپڑ نے اس کے قدم وہی روک دیے

نفرت ہے مجھے تم شدید نفرت فاطین راجپوت سمجھے تم

آئندہ اپنے غلیظ ہاتھوں سے مجھے چھونے کی کوشش بھی نا کرنا عنان نفرت بھرے لہجے میں چلائی تو فاطین نے سرخ انگارا ہوتی کو آنکھوں سے اسے گھورا

جبکہ عنان جھٹکے سے مڑی اور وہاں سے نکلتی چلی گئی

میں چاہتا تو اس تھپڑ کا بدلہ تم سے ابھی لے سکتا تھا لیکن عزت ہو تم میری لاکھ غصے کے باوجود بھی سملیگتیں کے سامنے تمہیں بے عزت نہیں کر سکتا لیکن اس تھپڑ کا لوں گا میں

بنا کسی کی طرف دیکھے اپنی کار می طرف بڑھا اور پھر پیلس سے نکلتا ہی چلا گیا

واٹس گروپ پر ارحم کا میسج آیا

جس پر نبال اور مائسہ نے اوکے کا ریپلائے کیا تھا

ان تینوں کے میسج دیکھ کر حیام نے ہاتھ میں پکڑی فائل لوکر میں رکھی

اور چھت کی جانب قدم بڑھائے

وہ جیسے ہی چھت پر پہنچی تو اسے وہ تینوں کہی دکھائی نا دیے لیکن وہاں بنے کمرے کی لائٹ

اون دیکھ کر اسے اندازہ ہو گیا کہ

وہ اندر ہو گے

چاروں بہنوں کو پینٹنگ کرنے کا شوق تھا وہ ہمیشہ چھت پر آ کر پینٹنگ کرتی اور پھر ارحم بھی

پھلانگ کر یہاں آ جاتا

پینٹنگ کے دوران کلر ختم ہو جاتے یا کوئی چیز چاہیے ہوتی تو انہیں نیچے جانا پڑتا پھر ان کا

شوق دیکھ کر رضا صاحب نے ان کی سہولت کے لیے یہ پیک اکمرلہ بنیاد۔

جو ان کی بچپن سے لے کر آج تک کی پینٹنگز کے ساتھ بھرا ہوا تھا

حیام جیسے ہی دروازا کھول کر اندر آئی تو ان کی سنجیدہ شکلیں دیکھ کر اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کی بہنیں سب بتا اور پوچھ چکی ہیں ارحم سے اسے لیے دھیمے قدم رکھتی ارحم کے سامنے رکھے کاؤچ پر بیٹھ کر درمیان میں پڑے ٹیبل پر اپنا موبائل رکھ دیا

عنان نہیں آئی ارحم نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا تو مائسہ نے کندھے آچکا دیے

نظر نہیں آرہی تو مطلب نہیں آئی حیام نے ماحول میں پھیلے تناؤ کو ہلکا کرنے کے لیے مسکرا کر کہا

کیس کے سلسلے میں تم جانتی ہو حیام اس میں اب صرف تم ہی نہیں عنان اور نبال کی بھی ضرورت ہے مجھے ارحم نے نے لیپ ٹاپ ان کرتے ہوئے

کیا مطلب بھائی نبال نے حیرت سے استفسار کیا تو حیام نے اسے کیس کے بارے میں بتایا

تو اب ہمیں کیا کرنا ہو گا مائسہ نے لیپ ٹاپ اپنی طرف کھسکاتے ہوئے کہا

اس کیس میں نبال ہماری لائیر ہو گی کیونکہ باہر کے بندے پر یقین کرنا رسکی ہو گا

عنان ان مشہور شخصیات کو اپنے لائیو شو میں بے نقاب کرے گی جب جب جو بھی انفارمیشن ہمیں ملے گی

یا کیس جتنا آگے بڑھے گا وہ سب لوگ سامنے آئیں گے جو اس گینگ کے ظلم کا شکار ہوئے تھے

جن میں بزنس وومن بھی ہوگی ان سب کی سپورٹ ہمارے لیے بہت دائرہ مند ہوگی لیکن اس کیس کو ہم ابھی ہائی لائٹ نہیں کرے گے پہلے اس کی جڑوں تک پہنچ گے جب سب ہمارے ہاتھ آئے گا تب میڈیا کو انوالو کریں گے

اور جب ایک دم ان کی جانوں پر بنے گی تو تب وہ بس خود کو بچانے کی کوشش کریں گے ایک دوسرے کو نہیں

اور میں کیا کروں گی اس سب میں مائسہ نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے ارحم سے پوچھا

تم سب سے اہم کام کرو گی میری چھوٹی جان مائسہ کی ناک دباتے ہوئے کہا تو اس نے منہ بسور کر ارحم کو دیکھا

دو ہفتوں بعد قیصر گروپ آف انڈسٹریز والوں نے ایک پارٹی اریجنج کی ہے

اور جہاں تک مجھے یقین ہے وہ تم لوگوں کو ضرور انوائیٹ کریں گے

اور وہاں جا کر تمہیں ایک فائل ڈھونڈنی ہے جبکہ میں اور حیام اسے باتوں میں سلجھائیں گے ویسے بھی ہماری دشمنی ہے تفصیل سے بات تو کرنی پڑے گی نا

ارحم کی بات پر حیام نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا

اگر ایسا نا ہوا روم سے باہر آتے ہوئے نبال نے پوچھا تو ارحم نے اپنے قدم روک کر پلٹ کر اس کی طرف د'

پھر اس کی غیر موجودگی میں یہ کام کرنا پڑے گا کیونکہ اس فائلز میں ہی اس گینگ کے لیڈرز کے نام ہیں

اور اس کا بھی جو اس گینگ کو اپنا راز رکھنے کے لیے پیسے دیتا ہے

یہ سب تم عنان سے بھی ڈسکس کر لینا حیام کی طرف متوجہ ہو کر کہا تو

میں بتا دوں گی فلحال تو وہ مجھ سے بھی ناراض ہے حیام نے کندھے آچکا کر جواب دیا تو

ارحم ہنس دیا

وہ تینوں مائسہ کے چلانے پر چونکے

جو اپنے بازو وا کیے اونچی اونچی چلا رہی تھی

راجپوت مینشن اور اس کے مضافات میں جنگ کا آغاز ہوا جاتا ہے

جبکہ مائسہ کے اس اعلان پر تینوں کے بلند قہقہے فضا میں گونجیں

وہ تینوں اس وقت دانیال کی نئے خریدے گئے فارم ہاؤس میں بیٹھے تھے

اور فاطین جب سے گیا تھا اس کی کوئی خبر نہیں تھی

عنان کو ایسا ہر گز نہیں کرنا چاہیے تھا دانیال نے کپ کے ارد گرد اپنی انگلی گھماتے ہوئے کہا

جو اس نے کیا وہ بہت کم تھا حسام کی بات پر دانیال کرنے پوچھا

چونک تو بسام بھی گیا تھا لیکن آپ اپنی سرخ آنکھوں کو کھڑکی پر جمائے ہوئے سپاٹ چہرا لیے باہر دیکھنے میں مصروف تھا

کیا مطلب دانیال نے حیرت سے استفسار کیا

مجھے لگتا ہے کچھ بہت برا ہوا ہے اتنا برا کہ وہ ہم سے نفرت کرنے لگ گئیں ہیں

تم سوچ سکتے ہو رخسار چچی کی بیٹیاں اپنے شوہروں سے نفرت کریں نا ممکن سی بات ہے

چچی کو پرورش کبھی بھی انہیں کسی سے نفرت کرنا نہیں سکھا سکتی

وہ ہم سے ناراض ہو سکتی ہیں غصہ بھی لیکن نفرت نہیں کر سکتی

لیکن آج عنان اور حیام کی آنکھوں میں نفرت کھ د کا چ ہوں مٹھ ٹھ کر ی اجانت

ام

دو جاب سنجہ فظ سے اہ سے کھ درہا تھا

یہ ہم بھی جانتے ہیں آپ وہ بتائیں جو آپ کو معلوم ہے جس کی وجہ سے آپ یہ بات کر رہے ہیں بسام نے سرد لہجے میں پوچھا تو حسام اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا

جب ہم یہاں آئیں تب میں نے اس بات کو اگنور کیا

لیکن راجپوت مینشن میں کام کرنے والی ملازمہ سے لے کر باہر کھڑے سیکورٹی گارڈ تک سب ارحم انصاری کے تعینات کیے ہوئے ہیں

راجپوت مینشن میں آنے والے ہر بندے کا پہلے وہ شخص ڈیٹا نکلواتا ہے

نا صرف مینشن بلکہ کمپنی کے ہر بندے کا بھی ڈیٹا اس کے پاس موجود ہے جو اسے ذرا مشکوک لگتا ہے اسے وہ نکال دیتا ہے

وہ راجپوت مینشن کے بارے میں وہ سب کچھ جانتا ہے جس سے ہم انجان ہیں

میں نے مینشن میں کام کرنے والی ملازماؤں سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ایک لفظ نہیں بتاتی

جو بھی راز ہے وہ راجپوت مینشن سے ہی جڑا ہے اور اسے صرف ایک ہی شخص پتا لگوا سکتا ہے

حسام نے اپنی پشت دیوار سے لگاتے ہوئے کہا تو دانیال نے آبرو آچکا کر اسے دیکھا

وہ کون ہے بسام نے اٹھتے ہوئے پوچھا

جس پر حسام نے اپنے کوٹ سے موبائل نکال کر کوئی نمبر ڈائل کہ

السلام و علیکم راجپوت صاحب دوسری جانب بھاری آواز میں سلام کیا گیا

مجھے تمہارے بہنوئی کا نمبر چاہیئے حسام نے ڈائریکٹ مدعے کی بات کی جس پر دوسری جانب شخص نے اپنے ہونٹ بھینچ کر کچھ پل خاموشی اختیار کی

میرا بہنوئی دو ہفتے پہلے مجھے بلاک کر چکا ہے طنزیہ لہجے میں جواب موصول ہوا تو حسام نے غصے سے موبائل کو گھورا

وہ تمہارا اور اس کا معاملہ ہے مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں مجھے نمبر سینڈ کرو حسام نے دبی دبی آواز میں غرا کر کہا تو موبائل کے دوسری جانب شخص نے موبائل کان سے ہٹا کر غصے سے دیکھا

کرتا ہوں جواب دے کر کھڑاک سے فون کاٹ دیا

جب دوسرے ہی پل واٹس اپ پر نمبر موصول ہوا تو حسام نے جلدی سے نمبر ڈائل کیا جسے پہلے دو بار تو کاٹ دیا گیا جبکہ تیسری بار پہلی ہی رنگ پر اٹھا لیا

بھونکیے پھاڑ کھانے والے لہجے میں چلا کر کہا تو حسام نے اپنی آنکھیں بند کر کہ غصہ ضبط کیا جبکہ دوسری جانب بیڈ سے بھاگتی دیا کا بازو پکڑ کر شاہ میر نے اپنے سینے پر گرایا اور ایک دم کروٹ بدل کر اس پر جھک آیا

جواب شاہ میر کو گھورتے ہوئے دیکھ رہی تھی جس پر شاہ میر نے بے شرموں کی طرح آنکھ دبا کر ہونٹ اس کے ہونٹوں پر رکھ دیے

حسام راجپوت بات کر رہا ہوں فون سے آنے والی آواز پر شاہ میر نے اپنا چہرا پیچھے کیا

اووو و یعنی سالے صاحب کے جاننے والے کیونکہ راجپوتوں سے ان کا ہی یارانہ ہے شاہ میر نے مسکراتی نظروں سے دیا کو دیکھ کر کہا تو حسام نے ہاں کہا

مطلب کی بات کرو تاکہ میں صبح سلوچ کر جواب دوں اور اس سے پہلے مجھے کال مت کرنا

دیا کی بیوٹی بون پر اپنے دہکتے ہوئے ہونٹ رکھ کر کہا جس پر دیا نے شاہ میر کے کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیے

ماضی جاننا ہے مجھے تاکہ حال اور مستقبل بچا سکوں اس سے پہلے دیر ہو جائے حسام کی سنجیدہ اور سپاٹ آواز سن کر شاہ میر کچھ پل خاموش ہوا

ٹھیک ہے جس کا ماضی جاننا ہے نام پتا بھیجو آگے میرا کام ہیں پھر ملتے ہیں ماضی کے ساتھ اپنی کہہ کر کھڑاک سے فون بند کر کہ دیا کو دیکھا

جو اپنی انگلی سے اس کے سینے پر اپنا نام لکھ رہی تھی

افف میری بے بی گرل کیوں ہو تم اتنی پیاری دیا کے گال پر اپنے آگ کی مانند دہکتے ہونٹ رکھ کر شدت سے انہیں چوما جس پر دیا نے مصنوعی غصے سے گھورا

کیٹاہ سہ نے آبرو آچکاپھاپو

مجھے سونے دو میر صبح اٹھا نہیں جانا مجھ سے دیا نے منت بھرے لہجے میں کہا تو شاہ میر نے اس کی کمر پر اپنی انگلیوں کی گرفت بڑھا دی دیا کو

شاہ میر کی انگلیاں اپنے گوشت میں دھنستی محسوس ہوئی پورا ایک مہینہ گزار کر آئی ہو نا اپنے بھائی کے گھر میری سنی اب پورا ایک مہینہ اس سب کا حساب دو باقی بعد میں دیکھیں گے اپنی بات کر کہ پوری شدت سے دیا کے ہونٹوں پر جھک کر اپنی سانسیں دیا کی سانسوں سے الجھا دیں

دیا کو اپنی جان تو تب نکلتی ہوئی محسوس ہوئی جب شاہ میر کی انگلیوں کا لمس اپنی شرٹ کی زپ پر محسوس کیا دیا نے مزاحمت کرنی چاہی جس پر شاہ میر نے اپنی شدت میں اضافہ کر دیا اور ایک ہی جھٹکے میں زپ کھول کر شرٹ کندھوں سے سرکائی

ہونٹوں سے کندھوں تک کا سفر پل پل کیا طے کیا جا بجا اپنا لمس چھوڑتے ہوئے د.

دھڑکنوں کو منتشر کر دیا

کانپتے ہاتھوں سے دیا نے شاہ میر کو پیچھے کرنا چاہا

مپلیز ۔ دکی سرگوشی ہ سہ نے اپنی سرخ مخ آنکھیں کھولیں اس کی طرف یکھا د.

جواب خاموشی سے دیا کو دیکھ رہا تھا

شاہ میر کے ایسے دیکھنے پر دیا نے اپنی پلکیں جھکا دی جب شاہ میر نے دیا کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھا کر ہاتھوں کو سر کے اوپر پن کر کہ

اپنے ہونٹ دیا کی بیوٹی بون پر رکھے دیا کہ مزاحمت یاد کر کہ شاہ میر نے اپنی دانت دیا کی گردن پر گاڑھ دیئے جس پر دیا کے منہ سے سسکی نکلی

شاہ میر نے ہستے ہوئے سر اٹھا کر دیا کو دیکھا

تم مجھے کبھی اپنا جنگلی پن نا بھولنے دینا دیا نے خفگی سے کہا تو شاہ میر نے اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا

کبھی نہیں بے بی گرل یہ جنون اور شدتیں تمہارے لیے ہی تو ہیں

اور پھر پوری شدت سے وہ اس پر جھکتا چلا گیا

اور ایک خوبصورت رات نے اپنے پر پھیلا کر انہیں اپنی آغوش میں لے لیا

آغازِ محبّت

سردیوں کی طویل راتوں میں

بے ربط گفتگو تا وقتِ سحر

خامشی کے سلسلوں میں کہیں

تمہاری سرگوشیوں کی لہر
بے نام آنسوؤں کے سیلِ رواں میں
سسکیوں کا موہوم سا وقفہ؛
مجھے اب تلک یاد ہے وہ
آغازِ محبت کا پہلا مرحلہ

Thagan

مائسہ کا میسج پڑھ کر عنان نے موبائل ڈیش بورڈ پر پھینکا
اتنا کچھ جان جانے کے بعد بھی اس شخص کا لمس عنان کو آج بھی اپنے چہرے پر محسوس ہو رہا تھا
"دماغ بری طرح سے ملامت کر رہا تھا جبکہ دل،
دل جو کہہ رہا تھا وہ عنان سننا ہی نہیں چاہتی تھی"
ابھی وہ انہیں خیالوں میں گم تھی کہ سنسان سڑک پر کسی کو گرے ہوئے دیکھا
کار کو پانچ قدم دور روک کر ارد گرد کا جائزہ لیا
یہ جگہ اسلام آباد سے تھوڑی آگے تھی

جہاں ان کا فارم ہاؤس تھا

وہ اکثر یہاں آتی جاتی رہتی تھیں لیکن ہمیشہ ایک ساتھ لیکن آج وہ غصے میں اکیلی ہی آ گئی

اپنے بیگ میں سے اپنا پسٹل نکالا

جیسا اس کا شعبہ تھا اسی کئی دھمکیا موصول ہوتی تھیں کبھی اٹیک بھی کروائے جاتے تھے

جب وہ کسی سیاسی پارٹی کو بے نقاب کرتی تھی

لیکن حیام اور ارحم ہمیشہ اس کی ڈھال بنے رہیں

کار کا دروازا کھول کر باہر آئی ارد گرد نظر دوڑائی تو کوئی ذی روح دور دور تک نظر نا آیا

سامنے پڑا وجود واقع ہی کوئی معصوم تھا تو اسے فکر بھی تھی

پسٹل کو بیلٹ میں اڑستے ہوئے قدم آگے بڑھائے

جیسے ہی عنان اس وجود کے پاس پہنچی اسے ارد گرد کئی خون نا دکھا

لیکن پھر بھی بلبلھک کر اس وجود کو سیدھا کرنا چہ

لیکن جیسے ہی عنان نے کندھوں سے تھام کر سیدھا کیا اس شخص نے آنکھیں کھول کر

عنان کے چہرے پر مکہ مارنا چاہا

وہ جو خود کو پہلے ہی ہر طرح کی سچویشن کے لیے تیار کیے بیٹھی تھی بروقت ہی اس شخص کا

ہاتھ اپنے چہرے پر پہنچنے سے پہلے ہی پکڑ کر مروڑ دیا

فضا میں آدمی کی دلخراش آواز گونجی

عنان نے اپنی مٹھی کا مکہ بنا کر سامنے والے کی ناک پر مارا جس پر وہ درد سے بلبلا اٹھا

ابھی عنان اٹھتی کے اسے سڑک کے دونوں اطراف سے پانچ آدمی آتے ہوئے دکھائی دیے جن کے چہرے پر نقاب تھا

اپنی گھبراہٹ پر قابو پا کر عنان نے اٹھ کر ان سب کی طرف دیکھا

اس پر اٹیک ہو جاتے تھے جیسے ڈرانے کے لیے گاڑی پر فائر ہو جانا

آکسیڈنٹ کروانے کی کوشش لیکن یہ پہلی مرتبہ تھا جس پر وہ ایک پل کو گھبرا گئی

دائیں طرف سے آنے والے آدمی نے آگے بڑھ کر عنان کو تھامنا چاہا جس پر عنان نے ٹانگ مار کر اسے پیچھے گرایا ابھی وہ اس کی طرف ہی متوجہ تھی کے پیچھے ایک آدمی نے اسے کندھے سے کھینچا جس کے باعث وائٹ شارٹ فراک جس کے بازو نیٹ کے تھے وہ کھینچنے سے پھٹ گئی

اور اس آدمی کے ناخن کندھے سے بازو تک نشان چھوڑتے چلے گئے

عنان نے تڑپ کر اپنے بازو کو دیکھا جہاں سکن اترنے کی وجہ سے جگہ جگہ خون کی بوندیں نمایا ہو رہی تھیں

اپنی کہنی کو پیچھے کر کہ شخص کی پسلی پر مارا جس پر وہ کراہ کر رہ گیا

ان سب بہنوں نے کراٹے سیکھے ہوئے تھے لیکن آج وہ دماغی طور پر پہلے ہی پریشان تھی اوراب یہ سب بہت غیر متوقع تھا

وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پا رہی تھی

بائیں جانب سے ایک آدمی اپنے ہاتھ میں راڈ لیے عنان کی جانب بڑھا جسے دیکھ کر وہ نیچے جھک گئی جس پر اس کا وار خالی گیا

نیچے جھک کر عنان نے اس شخص کے گھٹنے پر وار کیا جس کے باعث وہ منہ کے بل گرا

سالی کتیا پہلے تو صرف تجھے مارنا تھا اب تیری ساری گرمی بھی ختم کریں گے نیچے گرنے والے شخص نے چلا کر کہا

ابھی وہ مڑتی کے نیچے گرے شخص نے اٹھ کر عنان کا سکارف گلے سے کھینچا

جبکہ دوسرے نے چاقو نکال کر وار کیا جو پہلے سے زخمی بازو کو اور زخمی کرتا چلا گیا

تکلیف کی شدید لہر عنان کو کراتی پیچھے محسوس ہوئی لے میں سرایت

سکارف اتنی زور سے پیچھے کی طرف کھینچا گیا تھا جس کے باعث وہ پیٹھ کے بل نیچے کو گری

تکلیف کی شدت سے آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئیں

پیچھے لگی ہوئی پسٹل اپنی کمر میں دھنستی محسوس ہوئی

جبکہ زخم سے نکلنے والا خون پل میں پورے بازو کو لہولہان کر گیا

نیچے گرنے پر پسٹل کی یاد آئی تو اپنا ہاتھ کمر کے پیچھے لے جانا چاہا
گلے میں سکارف پھرنے کی وجہ سے شدید جلن محسوس ہو رہی تھی
ہاتھ کو حرکت کرنے سے پورے وجود میں درد کی لہریں محسوس ہوئی
ابھی وہ ہاتھ پیچھے لے جاتی کے ایک آدمی نے اس کے ہاتھ پر اپنا پاؤں رکھ کر بری طرح سے مسلا

"جس پر عنان نے با مشکل اپنی چیخ کا گلا گھونٹا
"وہ بہنیں تو اپنی تکلیف تو اپنوں سے بھی چھپاتی تھیں یہ تو پھر دشمن تھے تو کیسے عنان راجپوت اپنی بے بسی ان پر واضح کرتی"
اپنے اسی ہاتھ کو حرکت دے کر اتنی طاقت سے کھینچا کے وہ شخص لڑکھڑا کر نیچے گرا
ابھی دوسرے آدمی اس کے ہاتھ پاؤں پکڑتے عنان نے جھٹکے سے اپنی پسٹل نکال کر سامنے والا کا نشانہ لیا جو اس کے پیٹ کے بائیں جانب لگا
عنان کے پاس پسٹل ہوگی اس بات کا انہیں اندازہ نہیں تھا
عنان نے بنا رکے تین فائر اور کیے جس میں سے دو ضائع ہو گئے جبکہ تیسرا فائر دائیں جانب کھڑے شخص کو لگا

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/

ہٹو پیچھے ورنہ باقی کی گولیاں تم لوگوں کے سینے میں اتاروں گی شیرنی کی مانند عنان کی دھاڑ سنسان روڈ پر گونجی تو ان آدمیوں نے ڈرتے ہوئے قدم واپس لیے

الٹے قدموں سے پیچھے ہوتی اپنی کار تک پہنچی جبکہ دو آدمی نیچے گرے تکلیف سے کراہ رہے تھے

جبکہ باقی چار اپنے ہاتھ اوپر کو اٹھائے کھڑے تھے

گاڑی میں بیٹھ کر اسے ریورس کیا اور آگے بڑھائی لیکن کچھ قدم آگے جا کر گاڑی روکی اور کھڑکی کھول کر سر باہر نکالا

پھر اس شخص کے بازو پر گولی چلائی جس نے دوپٹہ کھینچا تھا

پھر زن سے گاڑی چلا کر پیچھے دھول چھوڑتے ہوئے وہ غائب ہو گئی

جبکہ جو اسے رسوا کرنے آئیں تھے منہ کی کھا کر گرے تھے

دل میں نجانے کیا سمائی کہ گاڑی کا رخ فاطین کے ہاسپٹل کی جانب کر دیا

"نا جانے کیوں دل کی مان لی جو بار بار چیخ کر کہہ رہا تھا اسے اپنا درد بتاؤ تو سہی اور دیکھو کہ تمہارے درد پر تکلیف اسے بھی محسوس ہوتی ہے یا نہیں"

اپنی گاڑی ہاسپٹل کی پارکنگ میں روک کر پچھلی سیٹ سے اپنی جیکٹ اٹھا کر پہنی جسے پہنتے ہوئے بازو میں درد کی ٹھیسیں اٹھنا شروع ہوگئی ہونٹ بھینچ کر بیگ میں سے ماسک نکال کر لگایا

اور باہر نکل آئی

ریسپشن پر جا کر ارد گرد نظریں دوڑائیں تو فاطین اسے کہی نظر نہیں آیا

السلام و علیکم نرس کو مخاطب کر کہ کہا تو اس نے مسکرا کر سلام کا جواب دیا

کیا میں ڈاکٹر فاطین راجپوت سے مل سکتی ہوں عنان نے مدعے کی بات کی تو نرس نے الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھا

آپ ان کی کیا لگتی ہیں نرس نے سوالیہ لہجے میں استفسار کیا کیونکہ ابھی تک ہوسپٹل میں فاطین سے ملنے کوئی نہیں آیا تھا

اور آج ایک لڑکی آ کر اس کا پوچھ رہی تھی تو اس کی حیرت فطری تھی

عنان نے اپنا ماسک نیچے کیا تو نرس کا منہ کھل گیا

عنان راجپوت کو کون نہیں جانتا تھا میڈیا کی دنیا میں اس کا ایک نام تھا روزا پنے شوہر وہ لوگوں کی بولتی بند کرتی تھی معزلوم لوگوں کے حق میں آواز اٹھاتی تھی

ایسے ایسے لوگوں کے چہرے بے نقاب کرتی تھی کہ چینل والے اس کی دیدہ دلیری پر دنگ رہ جاتے تھے

چوبیس سال کی عمر میں [illegible] تھی

اس سفر میں حیام اور ارحم نے قدم قدم پر اس کا ساتھ دیا وہ لوگوں کو بے نقاب کرتی تھی تو وہ سزا دیتے تھے

میرے کزن ہیں وہ ضروری کام ان پڑا کال اٹینڈ نہیں کر رہے تھے اسی لیے یہاں آنا پڑا

عنان نے نرم لہجے میں کہا تو وہ نرس فدا ہوئی نظروں سے اسے دیکھتی رہی

شیور [illegible]

پہلے کا [illegible]

نرس نے چمکتی آنکھوں سے جواب دیا تو عنان نے اپنا ماسک اوپر کیا

تھینک یو عنان نے نرس کو جواب دے کر پلٹنا چاہا جب اس کی آواز پر رکی

[illegible]graph..

التجائیہ لہجے میں کہا تو عنان نے مسکرا کر اسے دیکھا

شیور

عنان کے کہنے پر نرس نے جلدی سے پین اور پیج آگے کیا جس پر عنان نے آٹوگراف دے کر اس کی جانب بڑھایا اس سب کے دوران ہاتھ کی درد سے جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی ہاتھ پر لپیٹے ہوئے سکارف کی وجہ سے لکھا بھی نہیں جا رہا تھا

نرس شاید عنان کو دیکھنے میں ہی مصروف تھی جو اس کا دیہان ہاتھ پر نہیں گیا

درد اب برداشت سے باہر تھا اسی لیے زبردستی ہونٹوں پر مسکراہٹ سجا نرس کے تھینکیو کا جواب دیا اور پلٹ کر

تیز تیز قدموں سے فاطین کے آفس کی جانب بڑھی

وہ جو پیشنٹ کی فائل ریڈ کرنے میں مصروف تھا دروازا کھلنے کی آواز پر سر اٹھا کر سامنے دیکھا

اپنے سامنے اس دشمن جان کو دیکھ کر نظریں کچھ پل کے لیے ساکت ہو گئی

لیکن شام والی حرکت یاد کر کہ غصہ کی شدید لہر وجود میں سرائیت کر گئی تو فاطین ایک جھٹکے میں اپنی جگہ سے اٹھا

جبکہ عنان دروازا لوک کر کہ اس سے پیٹھ لگا کر کھڑی ہو گئی تھی اور اب اپنی جانب آتے فاطین کو دیکھ رہی تھی

ابھی فاطین غصے سے کچھ کہتا جب کانپتے ہاتھوں سے عنان نے جیکٹ کی زپ کھولی
عنان کی اس حرکت پر فاطین کے قدم اپنی جگہ پر جم گئے جیسے جیسے وہ زپ کھول رہی تھی گردن کے زخم واضح ہونے لگے
جب کے لہولہان شرٹ دیکھ کر فاطین کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی
آن سر گوشی کی صورت میں الفاظ ادا ہوئے جو شاید فاطین راجپوت کو خود بھی سنائی نا دیے تھے دکھ تکلیف بے یقینی نجانے کتنی ہی کیفیات میں اس وقت فاطین راجپوت خود کو محسوس کر رہا تھا
اپنے بائیں کندھے سے جیکٹ اتار کر اب دائیں سے اتارنی چاہے تو درد سسکیوں کی صورت اختیار کر گیا وہ جو تب نہیں روئی تھی جب اس شخص نے اتنی بری طرح ہاتھ مسلا اپنے سامنے فاطین کو پا کر ان آنسوؤں کو روک نا سکی
کوشش کے باوجود بھی جب جیکٹ نا اتار سکی تو فاطین کی جانب دیکھا
جو خون چھلکاتی آنکھوں سے عنان کے بازو کو ہی دیکھ رہا تھا
فاسٹکی لاپکھا ' فاطین ہوس میں آیا
اور پل میں عنان کے پاس پہنچا اور اسے اپنے بازوؤں میں بھر کر سائیڈ پر پرے صوفے پر لا کر بٹھایا

کانپتے ہاتھوں سے جیکٹ اتاری زخم دیکھ کر اپنے جبڑے بھینچ لیے

جبکہ عنان نے آنکھیں بند کر کہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگا لی

سوال جواب بعد میں کرنے کا سوچ کر میڈیکل باکس لایا جو روم میں فائلز والی چھوٹی سی الماری میں موجود تھا

بازو کی پٹی کرتے ہوئے فاطین کی آنکھیں پل میں نم ہوئی نظریں اٹھا کر عنان کو دیکھا جو شاید بیہوش ہو چکی تھی یا کمال کا ضبط رکھتی تھی

جبکہ اس سب کے دوران فاطین کو اپنے دماغ کی شریانیں پھٹتی ہوئیں محسوس ہوئیں چہرہ بالکل سپاٹ تھا جبکہ آنکھیں آگ سی تپش لیے سب کچھ جلا کر بھسم کرنے کا ارادہ کیے ہوئے تھی

ہاتھ کی انگلیوں پر نظر پڑی تو وہ سوجھی ہوئی محسوس ہوئی دل کی دھڑکنیں بے ہنگم ہوئی بری طرح سے لب کچلتے سکارف ہاتھ سے اتارا

جیسے جیسے سکارف اتر رہا تھا فاطین راجپوت کا دل کر رہا تھا دنیا جلا کر بھسم کر ڈالے

ایک بے اختیار آنسوں پلکوں کی بار توڑ کر عنان کے زخمی ہاتھ پر گرا تو فاطین نے اپنے لب اس زخم پر رکھ کر مسیحائی کرنی چاہی

پٹی کرکہ ٹیوب ہاتھ میں تھامی اور عنان کے قدموں سے کھڑا ہو کر اس کے دائیں جانب اپنا گھٹنا فولڈ کرکہ صوفے پر بیٹھ گیا

ہاتھ سے بال عنان کی گردن سے پیچھے کیے تو خود کو انگاروں پر لوٹتے پایا

سفید رنگت غصہ ضبط کرنے کی کوشش میں لال ہو چکی تھی

گردن کی نسیں واضح ہونے لگی تھیں

نظریں گردن سے ہوتی ہوئی کندھے پر گئی جس پر ناخنوں کے نشان تھے خود پر ضبط کرکہ ٹیوب زخموں پر لگا کر نیچے باکس کے پاس پھینک دی

اپنا بازو عنان کے سر کے نیچے سے گزار کر اس کا سر اپنے سینے پر رکھ دیا

عنان کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے اسے پر سکون اور خود کے اشتعال پر قابو پانے کی کوشش کی

اپنی پاکٹ میں ہاتھ ڈال کر موبائل نکالا اور میسج ٹائپ کیا

"یہ کار شام چھ بجے تیکے بعد سے کس کس جگہ پر گئی مجھے وہاں کی مکمل فوٹیج چاہیے

اور جس جگہ پر اس پر اٹیک ہوا اور جس نے کیا وہ سب مجھے کل تک چاہیئے" میسج سینڈ کرنے کے بعد عنان کی طرف متوجہ ہوا

فاسر گوشی سے بھی کم آواز میں عنان نے فاطین کو پکارا

"جی جانِ فا فاطین نے جزبات کی آنچ لیے گھمبیر لہجے میں عنان کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر کہا تو عنان نے با مشکل اپنی آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا"

فاطین کا لہجہ جتنا نرم تھا آنکھیں اتنی وحشت اور جنون لیے ہوئے تھیں جنہیں دیکھ کر عنان بھی کانپ گئی

عنان نے خشک پرتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر انہیں تر کیا

تو فاطین نے مخمور ہوتی نظروں سے عنان کی یہ حرکت دیکھی

اپنے ہونٹوں پر فاطین کی نظریں محسوس کر کہ عنان نے پیچھے ہونا چاہا تو فاطین نے کمر میں بازو ڈال کر اسے خود پر گرا لیا

فاطین کی کلون کی ڈارک خوشبو عنان کے اعصابوں کو جکڑ رہی تھی اپنی پلکیں اٹھا کر فاطین کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا

Addresse

لہجے میں بے بسی لیے التجا کی تو عنان نے اپنا سر واپس سے اس کے کندھے پر رکھ دیا

تمہیں ملے ہر ایک ایک زخم کا بدلہ فاطین راجپوت سود سمیت لے گا عنان کا ہاتھ ہونٹوں سے لگاتے فاطین نے دل میں عنان کو مخاطب کر کہ کہا

میں تمہیں اپنے پاس محسوس کرنا چاہتا ہوں آن ، بہت پاس ، اتنے پاس کے تمہاری دھڑکنوں کا شور میں باآسانی اپنی دھڑکنوں میں سن سکوں اتنا پاس کہ تمہاری منتشر ہوئی سانسوں کو اپنی سانسوں میں الجھا ہوا پاؤ

گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی تو عنان نے نظریں اٹھا کر فاطین کی طرف دیکھا

نظروں کا تصادم اتنا زوردار تھا کہ وہ پلک جھپکائے بغیر نا جانے کتنی دیر خود میں کھوئے رہے

فاطین نے اپنا ہاتھ عنان کے چہرے اور گردن کے درمیان رکھا

اور اجازت طلب نظروں سے عنان کی طرف دیکھا

جس پر عنان نے خاموشی سے نظریں جھکا دی

تو فاطین پوری شدت سے عنان کے ہونٹوں پر جھکا بری طرح سے عنان کی سانسوں میں اپنی سانسیں الجھا کر قطرہ قطرہ اس کی سانسیں خود میں انڈیلنے لگا

عنان کا لمس اپنے تڑپتے دل پر ٹھنڈی پھوار کی طرح محسوس ہوا

عنان کی حالت دیکھ کر فاطین راجپوت کو ایسا محسوس ہوا تھا جیسے اسے جلتے انگاروں پر کھینچ لیا ہو

چھوڑنے والا تو اب وہ کسی کو نہیں تھا

لیکن اس وقت سب کچھ بھلا کر وہ صرف عنان کو محسوس کرنا چاہتا تھا
عنان کی اکھڑتی سانسوں کو محسوس کر کہ اپنے ہونٹ عنان کے ہونٹوں سے جدا کیے تو
عنان نے گہرے سانس بھرتے اپنا سر فاطین کے کندھے سے ٹکا دیا
عنان کا سر کندھے سے ہٹا کر ٹیبل تک گیا وہاں سے اپنی کار کی کیز اٹھائی اور موبائل پر
دانیال کو میسج کر کہ فارم ہاؤس خالی کرنے کا کہا جس نے اوکے کا ریپلائے کیا
اب عنان کی طرف پلٹا جو آدھ کھلی آنکھوں سے فاطین کو ہی دیکھ رہی تھی
عنان کے قریب آ کر بنا اسے سمجھنے کا موقع دیے اپنی بانہوں میں بھرا اس اچانک افتاد پر
عنان نے اپنے ہاتھ فاطین کی گردن کے گرد باندھ دیے
آفس سے نکل کر بیک ڈور کی طرف آیا
عنان ڈور کھولو کار کے پاس آ کر فاطین نے کہا تو اس نے ہاتھ بڑھا کر کار کا ڈور کھولا تو فاطین
نے احتیاط سے عنان کو سیٹ پر بٹھایا اور اپنی طرف آیا
اس سب کے دوران اس کا چہرہ سپاٹ تھا جسے عنان نے بغور دیکھا
"تم لوگوں سے رشتہ ہمارے لیے سزا بن گیا ہے نا تو وعدہ ہے میرا تم سے فاطین
راجپوت تم لوگوں کی زندگی کو جہنم نا بنا دیا تو میرا نام بھی عنان راجپوت نہیں"
ایسا زخم دوں گی جو ناسور بن کر تمہارے پورے وجود میں سرایت کر جائے گا

وہ نا جانے کب سے اپنے خیالوں میں گم تھی چونکی تو تب جب فاطین نے گاڑی فارم ہاؤس میں روکی اور اب اس کی طرف آ کر ڈور اوپن کر رہا تھا

چلو آن نرمی سے ہاتھ تھام کر کہا تو عنان کار سے نیچے اتری اور ارد گرد نظر دوڑائی جبکہ فاطین مضبوط قدم لیتا رواداری سے گزرتا روم میں عنان کو لیے آیا

رو کو یہی میں کپڑے لاتا ہوں نرمی سے عنان کا گال تھپتھپا کر کہا اور مڑ کر کبرڈ کے پاس گیا بلیک ٹی شرٹ اور بلیک ہی ٹراؤزر نکالا

یہ لو آن تم فریش ہو جاؤ میں کچھ کھانے کو لاتا ہوں پھر میڈیسن لینا

فاطین کے کہنے پر عنان نے کپڑے تھامیں اور واشروم میں گھس گئی جبکہ فاطین پر سوچ نظریں دروازے پر ٹکائے کافی دیر کھڑا رہا پھر سر جھٹک کر کچن کا رخ کیا

عنان فریش ہو کر آئی تو فاطین صوفے پر بیٹھا کافی کے کپ پر انگلیاں پھیرنے میں مصروف تھا

وہ اندازہ نہیں لگا پائی کہ وہ اس کی موجودگی محسوس کر چکا ہیں یا انجان ہیں ہاتھ کی ہتھیلیاں آپس میں رگڑتی شش و پنج میں مبتلا وہ کبھی فاطین کو دیکھتی اور کبھی سائیڈ صوفہ کو پھر ہمت کر کہ فاطین کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی جو ابھی بھی اپنے عمل میں مصروف تھا

فا عنان نے اپنا ہاتھ فاطین کے ہاتھ پر رکھ کر کہا جس نے گردن گھما کر اپنے قریب بیٹھی اپنی متائے حیات کو دیکھا

جو اس کے کپڑے پہنے سیدھا اس کے دل میں اتر رہی تھی اپنے بے لگام ہوتے جذبات پر قابو پا کر سینڈوچ کی پلیٹ عنان کی جانب کھسکائی

Aiman Fatima

تنبیہ لہجے میں کہا تو عنان نے سینڈوچ اٹھا لیا

یہ میڈیسن بھی لینی ہے سوہری آپ میڈیسن پلیٹ کے پاس کرتے ہوئے کہا تو فاطین کے سنجیدہ لہجے پر عنان نے سر اثبات میں ہلا دیا

جبکہ فاطین صوفے کی پشت سے سر ٹکا کر اپنے دونوں ہاتھ سر کے نیچے باندھ کر بغور عنان کو دیکھنے لگا

فاطین کی نظروں کی تپش اپنی پیٹھ پر محسوس کر کہ عنان کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی

عنان نے جلد از جلد میڈیسن کھا کر وہاں سے اٹھنا چاہا

فاطین جو تب سے عنان کی حرکات بغور دیکھ رہا تھا اس کے اٹھنے کا ارادہ بھانپ کر اپنی گرفت میں اس کی کلائی پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

عنان جو اٹھنے لگی تھی اپنی کلائی پر لگنے والے جھٹکے سے سنبھل نا پائی اور فاطین کے کشادہ سینے سے ٹکرائی

فاطین کی حرکت پر شدید ناگواری محسوس ہوئی مگر خود پر ضبط کیا

اور گھبرائی نظروں سے فاطین کی طرف دیکھا جو سپاٹ چہرے سے عنان کو ہی دیکھ رہا تھا

دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا تو عنان کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

کک ۔ کیا مطلب فاڈرتے ہوئے نظریں اس کی نظروں میں گاڑھ کر پوچھا تو فاطین کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ آئی

جبکہ ڈر تو وہ حقیقت میں گئی تھی

تم کیوں بھول جاتی ہو مسسز فاطین راجپوت کہ میں تمہارے بچپن کا ساتھی ہونے کے ساتھ ساتھ تمہاری روح کا بھی ساتھی ہوں

میں تو تب بھی تمہیں سمجھ جاتا تھا جب تمہیں بولنا تک نہیں آتا تھا

تو تمہیں کیوں لگا کہ تمہیں سمجھنے کے لیے اب مجھے الفاظ کی ضرورت پڑے گی اپنی گرفت عنان کی کمر پر مضبوط کرتے ہوئے کہا

تو عنان تکلیف سے سسک پڑی وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی کمر پر بھی چوٹ لگی ہے اور عنان نے اسے بتانا گوارا نہیں کیا

کیونکہ وہ جانتی تھی وہ وہاں بھی مرہم لگاتا جو عنان برداشت نا کر پاتی

کک۔ کیا مطلب فاطین کے گرفت نرم کرنے پر الجھ کر پوچھا

عنان کے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے اس کے چہرے پر پھونک ماری تو عنان نے اپنی آنکھیں زور سے میچ لی

تمہیں پتا ہے جب تم چھوٹی ہوتی تھی تب اگر مجھ سے غلطی ہو جاتی

تو تم مجھ سے بات تک نہیں کرتی تھی کوئی نا کوئی سزا ضرور دیتی تھی

ویسے تمہارے ساتھ کھیلنے کے لیے تمہیں منانا پڑتا تھا لیکن جب تم نے بدلہ لینا ہوتا تب خود ہی آجاتی تھی میرے پاس اور میں ہمیشہ اسی بات پر خوش ہو جاتا

لیکن وہ عنان ہی کیا جو بدلہ لیے بنا رہ جائے سارا دن کھیلتی رہتی پر جب ہی پاپا یا ماما پاس آتے چلا چلا کر رونا شروع کر دیتی اور جب تک وہ مجھے ڈانٹ نا دیتے تمہیں سکون نا ملتا اور جب بدلہ پورا ہو جاتا تب تم۔ پھر اٹیٹوڈ دکھاتی

تو میری اینگری برڈ کو کیوں لگا کہ میں اب سمجھ نہیں پاؤں گا

جو لڑکی سات گھنٹے پہلے مجھ سے نفرت کا اظہار کر کہ گئی اور اب ایک دم سے اپنے مرہم کے لیے میرے پاس آ گئی

تمہیں کچھ عجیب نہیں لگ رہا جہاں تک میں تمہیں جانتا ہوں کو مائے اینگری برڈ تم کسی ناپسند کرو تو مرتے ہوئے اس سے پانی لے کر نا پیو مجھ سے تو نفرت کا اظہار کیا گیا تھا ابرو آچکا کر طنزیہ لہجے میں استفسار کیا تو عنان نے خونخوار نظروں سے فاطین کو گھورا اور اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی اس سب کے دوران ہاتھ میں تکلیف تو ہوئی

لیکن اپنی آنا اور غصے میں اسے مکمل نظر انداز کر گئی جبکہ فاطین مسکراتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

ہاں ہے مجھے تم سے نفرت شدید نفرت ہے مجھے تم نے فاطین رانا چوہدری

تم سے ، تم سے جڑی ہر چیز نفرت ہے اس رشتے سے بھی جو طوق کی مانند میری گلے میں لٹکا ہے عنان نے چلا کر کہا تو غصے سے فاطین کی رگیں تن گئی

اپنے جبڑے بھینچ کر آگ برساتی نظروں سے عنان کو دیکھا

اور جانتے ہو کیا فاطین اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے اس طوق کو اتار پھینکو گی میں تمسخر اڑاتے لہجے میں کہا

تو عنان کی اس بات پر فاطین کا ضبط جواب دے گیا اپنی جگہ سے اٹھ کر ایک ہی جست میں عنان تک پہنچا اور اس کے بال اپنی مٹھی میں دبوچ لیے

جسٹ شیٹ اپ عنان اگر مزید ایک لفظ کہا تو گدی سے زبان کھینچ لوں گا تمہاری

آگ سی تپش لیے عنان کے چہرے پر غرایا تو عنان کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

تم نے کیا سوچا تمہارے آگے جھکتا ہی جا رہا ہوں تو کچھ بھی بکواس کرو گی اور فاطین راجپوت سن لے گا

تمہارے اس دل میں موجود ہر احساس پر صرف میرا حق ہے عنان کے سینے پر دل کے مقام پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہا تو

عنان کا حیا شرم شرمندگی سے چہرہ تپ اٹھا پلکیں حیا کے بوجھ سے بھاری ہوتی جھک گئیں

فاطین نے دلچسپی سے یہ منظر دیکھا

اور یہ لڑکی کہتی ہے اسے مجھ سے نفرت ہے

تم کیوں نہیں سمجھ رہی آن کے جس سے نفرت ہو اس کے قریب آنے پر چہرے پر گلال نہیں کھلتے فاطین نے بے بسی اپنے لب کچل ڈالے جبکہ

عنان نے اپنے لرزتے بائیں ہاتھ سے فاطین کا ہاتھ ہٹانا چاہا تو اس نے عنان کے انگلیوں میں زبردستی اپنی انگلیاں الجھا کر اس کا ہاتھ پیچھے پشت سے ٹکا دیا

"تمہیں پتا ہے آن کہ مرد کتنا انا پرست ہوتا ہے کوئی عورت اس سے اونچی آواز میں مخاطب ہوجائے تو آنا کا مسئلہ بنا لیتا ہے اور تم نے آج کیا کیا آنکھیں موندیں اپنا سر عنان کے سر سے ٹکاتے ہیئے بوجھل اور گھمبیر لہجے میں کہا

فاطین کی گرم سانسوں کی تپش سے عنان کو اپنا چہرہ جھلستا محسوس ہوا

نیند کی وجہ سے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا تو خود کو گرنے سے بچانے کے لیے فاطین کی شرٹ دبوچی اور آنکھوں میں نیند کا خمار لیے فاطین کی طرف دیکھا

جو گہرے سانس بھرتا عنان کی سانسوں کو خود میں انہیل کر رہا تھا

یہ دیکھ کر جسم کا سارا خون عنان کو اپنے چہرے پر سمٹتا محسوس ہوا

خود پر عنان کی نظروں کی تپش محسوس کر کہ آنکھیں واہ کی تو عنان کی آنکھوں میں نیند کا خمار دیکھ کر ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے

فاطین نے جان بوجھ کر اسے نیند کی گولی دی تھی تاکہ وہ آرام کرے وہ جانتا تھا جب وہ اسے بتائے گا تو وہ یہاں سے جانا چاہے گی اور فاطین نہیں چاہتا تھا کہ وہ لڑ جھگڑ کر اس کے دل میں بدگمانی بڑھائے

غصہ ناراضگی یا چاہے نفرت ہی کرو لیکن میرے پاس اور میری ہی رہ کر کرو، دور جانے کا سوچنا بھی مت مسسز کیونکہ یہ ناممکن تنبیہ لہجے میں عنان کی نیند بھری آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑ کر کہا

جبکہ عنان نے بند ہوتی آنکھوں سے اپنا سر فاطین کے سینے سے ٹکا دیا تو فاطین نے اسے بانہوں میں بھر کر کمرے کا رخ کیا

عنان کو کروٹ کے بل لٹا کر سائیڈ ڈرا سے ٹیوب نکالی اور پھر بنا کسی ہچکچاہٹ کے شرٹ اوپر کر کی م ہل تھکن پیٹھ پہ نرٹیوب لگائی

وہ اس کے سسکنے پر ہی جان چکا تھا کہ ضرور کوئی چوٹ لگی ہوگی اور وہ آنا کی ماری اسے نہیں بتائے گی اسی لیے فاطین نے اپنی گرفت نرم کر دی

جھک کر زخموں پر اپنے دہکتے ہونٹ رکھے فاطین کے لمس پر عنان کسمسائی

ٹیوب واپس رکھ کر دروازا لاک کیا بیڈ کی جانب آتے اپنی شرٹ اتار کر صوفے پر اچھالی کمفرٹر کھول کر عنان پر دیا اور اس کے ساتھ نیم دراز ہو کر عنان کو اپنی بانہوں میں بھر لیا

افففف اپنا آپ پکا زن مرید لگ رہا ہے تھپڑ کھا کر بھی بانہوں میں بھرے بیٹھا ہوں غصہ کہا غائب ہو جاتا ہے یار میرا تمہیں دیکھ کر عنان کے چہرے کی طرف دیکھ کر بے بسی سے کہا جو چہرے پر معصومیت سجائے سو رہی تھی

عنان کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر فاطین کو اپنا آپ بہکتا محسوس ہوا
تو سر جھٹک کر ہاتھ بڑھا کر لیمپ آف کیا اور آنکھیں موند کر سونے کی کوشش کی جو کہ نا ممکن ہی تھا

صبح عنان کی آنکھ کھلی تو خود کو فاطین کے مضبوط حصار میں قید پایا
جو اسے تکیے کی طرح دبوچے عنان کے بائیں کندھے پر سر رکھے اور کمر پر دونوں ہاتھ باندھے سو رہا تھا
عنان کچھ لمحے تو سوئی جاگی کیفیت میں فاطین کو دیکھتی رہی پھر کل کی تلخ باتیں یاد آتے ہی اس کا حصار توڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی
گھڑی پر نگاہ دوڑائی تو صبح کے چھ بج رہے تھے
اور پلٹ کر فاطین کو دیکھا جو عنان کے اٹھنے پر کروٹ بدل چکا تھا اور اب بانہوں میں عنان کی جگہ تکیہ تھا
عنان کے اندر جلن کا احساس پیدا ہوا نفرت بھری نظروں سے تکیے کو گھورا
کمینہ محبت محبت کرتا ہے اور مجھ میں اور تکیے میں فرق ہی نہیں پتا دانت پیس کر کہا تو کروٹ بدل کر لیٹے فاطین نے دانتوں تلے ہونٹ دبا کر با مشکل اپنا قہقہہ روکا

جبکہ عنان تن فن کرتی اس کی سائیڈ آئی اور وہاں سے فاطین کی گاڑی کی چابی اٹھائی اور خونخوار نظروں سے فاطین کو گھورتی دروازا کھول کر باہر نکلتی چلی گئی

جبکہ عنان کے جانے کے بعد فاطین جلدی سے اٹھا اور موبائل اٹھا کر کال ۔ ملائی جو پہلی ہی بیل پر ریسیو کر لی گئی

میڈم میری کار میں گئی ہے جب تک خیریت سے گھر نا پہنچ جائیں پیچھا کرتے رہنا اور جہاں گڑبڑ لگے

سوچنے سمجھنے کی بجائے سیدھا اڑا دینا سرد لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ۔

کال کاٹ دی گئی

جب کہ فاطین کھڑکی سے عنان کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا

دیکھئے مسٹر پولیس کو کیا پتا ہے یا آپ انہیں کیا بتا رہے ہیں وہ الگ معاملہ ہے لیکن جب آپ کوئی وکیل ہائیر کرتے ہیں تو اسے سچ بتانا ہی پڑتا ہے تاکہ وہ اس حساب سے کیس دیکھے

ایسا کیوں سامنے بیٹھ شخص نے تلخ لہجے میں پوچھا تو نبال نے دل میں اسے سو سلواتیں سنائی

اگر اپنے چوری کی ہے تب بھی بتانا پڑے گا کیونکہ پھر میں ان پوائنٹس کو دیکھوگی جو آپ کو مجرم ثابت کر رہے ہوگے

اور ہر وکیل اپنے کلائنٹ ۔ کو بچانے کے لیے ان چیزوں کو جھٹلائے گا اور دوسرے فریق پر الٹ دے گا

دیکھیں جب بتائیں گے کہ اپنے چوری کب اور کیسے کی تب میں وہ باتیں نوٹ کر کہ اس آدمی پر ڈال دوں گی جہاں آپ ہوگے وہاں اسے ایڈجسٹ کر دوں گی نبال نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو اس آدمی نے بغور نبال کو دیکھا

جس پر نبال نے دانت پیسے

کچھ دن پہلے نبال کے پاس ایک غریب آدمی آیا تھا اس کا کہنا تھا کہ اس کے مالک کے آفس سے کسی نے پیسے چرا لیے اور الزام اس پر لگا دیا

اور سب اسی کے خلاف ہے لیکن اسے امجد نامی شخص پر شک ہے کہ چوری اس نے ہی کی ہے

اب وہ خود کو بچانے کے لیے اس غریب آدمی پر الزام ڈال رہا ہے

نبال نے انہیں یقین دلایا جو وہ کرتا ہے کرنے دے کیس آپ ہی جیتے گے

اب وہ یہاں بیٹھی اس شخص کی باتوں کو ریکارڈ کرتی عدالت میں اسے ڈبل کراس کرنے کی پلیننگ بنا رہی تھی

کہ تبھی کسی کے مکہ مارنے پر امجد کرسی سے نیچے گرا تو نبال ہڑبڑا کر اٹھی لیکن جیسے ہی نظر سامنے گئی تو چہرے کا رنگ فق ہوا

دانیال جو کہ نبال سے ملنے کے لیے کورٹ آیا تھا تو اسے پتہ چلا کہ وہ سامنے کیفے میں گئی ہیں تو دانیال بھی ادھر ہی آگیا

جیسے ہی دانیال نے آکر کیفے میں نظر دوڑائی تو ایک جگہ ٹھٹھک کر رکی نبال کسی پچیس چھبیس سال کے آدمی کے ساتھ بیٹھی بات کر رہی تھی اور وہ آدمی اسے ایکسرے کرتی آنکھوں سے دیکھنے میں مصروف تھا

صاف ظاہر تھا کہ اس کا باتوں سے زیادہ باتیں کرنے والی پر دیہان تھا

اس منظر نے دانیال کے وجود میں آگ لگانے کا کام کیا کسی بھپڑے ہوئے شیر کی طرح تن فن کرتا وہ اس شخص کی جانب بڑھا اور بنا اسے دیکھنے اور سمجھنے کا موقع دیا

اتنی زور سے اس کے جبڑے پر وار کیا کہ منہ کے بل کرسی سے نیچے گرا جبکہ نبال ہڑبڑا کر اٹھی اور مارنے والی کی طرف دیکھا

دانیال نے خونخوار نظر نبال پر ڈال کر آگے بڑھا دیں اس کا جب نکرمی بلا کو سیکنڈ

رکھ دیا

دا پلیز یا لانہ ، چھوڑیں دلکہ ' و بار پکڑ روکنا چا ج نے گردن موکڑ خون چھلکا ئی

آنکھوں نبال ؛کو یکھا د،

ہمت بھی کیسے ہوئی میری بیوی کو گھٹیاں نظروں سے دیکھنے کی پھر سے اس شخص کو مارتے ہوئے غرایا تو نبال نے ڈر کر قدم پیچھے لیے

جبکہ لوگ کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے

وہ جانتی تھی اگر دانیال نے اسے نا چھوڑا تو اس کے مخالفین اس بات کو ضرور اچھالے گے کہ نبال راجپوت کے شوہر نے ایک مزلوم شخص کو پیٹا جبکہ معصوم تو وہ کہی سے بھی نہیں تھا

ہمت کر کہ نبال آگے بڑھی اور دانیال جو ایک ہاتھ سے اس شخص کا کالر پکڑے اور دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے کا نقشہ بگاڑنے میں مصروف تھا

دانیال کا وار کرتا ہاتھ بازو سے تھام کر نیچے سے گزر کر اس کا سامنے کھڑی ہو گئی

جس پر دانیال نے نبال کو دے کر اس شخص کو نبال سے دور کیا اور کمر میں ہاتھ ڈال کر ؛

اپنے قریب کر لیا

افف پری اگر تمہیں لگ جاتی پل میں خونخوار تاثرات نرمی میں بدلے آنکھوں میں محبت اور فکرمندی واضح ہونے لگی

مجھ سے توبات ہی مت کریں دانی دانت پیس کر اسے گھورا اور اس کا حصار توڑ کر باہر کی جانب قدم بڑھائے

دانیال تیز مگر مضبوط قدم بڑھاتا نبال کی طرف بڑھا اور اسے سمجھنے کا موقع دیے بنا بازو سے تھام کر اپنی گاڑی میں لا کر بٹھا دیا

جس پر نبال نے دانت کچکچا کر اس شخص کو گھورا جو اب ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا گاڑی ریسورس کر رہا تھا

تم وھی ھ کچ کھتی یال دکی سر د نظروں سے بوکھلا کر تم سے آپ پر آ گئی

مطلب آپ کو کچھ اندازہ ہے کہ یہ بات کس طرح سے پھیلے گی

اس معصوم بوڑھے شخص کو نوکری سے نکال دیا جائے گا لیکن آپ کو اس سب سے کیا ، دیکھ ہی رہا تھا کھا تو نہیں گیا تھا مجھے نبال نے جھنجھلاتے ہوئے کہا تو دانیال نے ایک دم سے بریک لگائی جس پر نبال کا سر ڈیش بورڈ سے لگتے لگتے بچا

ابھی وہ سنبھلی بھی نا تھی جب دانیال نے کندھوں سے تھام کر رخ اپنی جانب کیا

نبال کو دانیال کی انگلیاں اپنی جلد میں دھنستی ہوئی محسوس ہوئی

"کوئی تمہیں میرے علاوہ دیکھے تو دیکھے بھی کیوں" لال بھبھوکا چہرہ لیے نبال کے چہرے پر دھاڑا تو نبال نے تکلیف اور ڈر کے باعث اپنی آنکھیں میچ لی

دانی ہٹا پیل کتے۔ مجھے لہجے مکہا تو ، دانہ نے گرفت اور بڑکھا ی اپنہ بجانہ کھینچ لہ

درد تمسخر اڑاتے لہجے میں کہا تو نبال نے آنکھیں کھول کر اس کی طرف دیکھا

تم جانتی بھی ہو کہ درد ہوتا کیا ہے نبال ، درد وہ ہوتا ہے جو اتنے سالوں سے میں نے برداشت کیا

جس کی تکلیف مجھے روح تک محسوس ہوئی

اور درد وہ بھی ہے جو تم اتنے دنوں سے مجھے اپنی بے رخی سے دے رہی ہو

اور ہمارا درد دانی جو ہم نے برداشت کیا وہ سب کیا بے معنی ہے دانیال کی بات کاٹ کر بے بسی سے کہا تو دانیال نے اپنے ہاتھوں کے پیالے میں نبال کا چہرہ بھر لیا

تو کہہ تو رہا ہو میرے پاس آجاؤ دانیال راجپوت ہر درد کا ازالہ کرے گا نبال کی آنکھوں سے گرتے آنسوؤں کو اپنے ہونٹوں سے چنتے ہوئے بوجھل اور گھمبیر لہجے میں کہا

دانیال کا لمس نبال کو اپنی روح میں اترتا محسوس ہوا لیکن سب کچھ نظر انداز نہیں کر سکتی تھی خود غرض نہیں بننا چاہتی تھی

ہر درد کا ازالہ ممکن نہیں ہوتا نبال نے نظریں پھیرتے ہوئے کہا تو دانیال نے بغور اس کے چہرے کی طرف دیکھا

ایک بار یقین کر کہ تو دیکھو پری دانیال راجپوت تمہاری ہر تکلیف ہر درد کو خود میں سمیٹ لے گا اپنے دہکتے ہونٹ نبال کے گال پر ثبت کرتے ہوئے کہا تو نبال کو اپنا رواں رواں کانپتا محسوس ہوا

اپنے کانپتے ہاتھوں سے دانیال کی شرٹ سینے سے دبوچی اور دانیال کی مخمور ہوتی آنکھوں میں دیکھا

لیکن مجھے ڈر ابھی نبال اپنی بات مکمل کرتی کہ دانیال پوری شدت سے اس کے ہونٹ قابض ہو گیا

قطرہ قطرہ کر کہ نبال کی سانسوں کو خود میں انڈیلتے اس کے ہر خدشے ہر ڈر کو اپنے لمس سے ختم کرنے کی کوشش کی اپنے ہاتھ نبال کی کمر پر باندھ کر اسے اپنی سینے میں بھینچ لیا

نبال آنکھیں بند کیے اس لمس کو اپنی روح میں اترتا محسوس کر رہی تھی نا جانے کتنی ہی دیر وہ ایک دوسرے میں کھوئے رہے جب دانیال نے نبال کی اکھڑتی سانسوں کی پرواہ کر کہ اپنے ہونٹ نبال کے ہونٹوں سے جدا کر کہ سر اس کی سر کے ساتھ ٹکا دیا

گاڑی میں معنی خیز سی خاموشی چھا گئی تھی بھاری ہوتی سانسوں کا شور ارتعاش پیدا کر رہا تھا نبال کے وجود سے اٹھتی مسحور کن خوشبو دانیال کو مدہوش ہر رہی تھی

تمہیں اپنی محبت اپنے لمس میں اس قدر گم کر دوں گا نبال راجپوت کہ تمہیں اگر کچھ یاد رہے گا تو صرف دانیال راجپوت، اس کی شدتیں وارفتگیاں

میرا لمس میری محبت میں پور پور بھیگے تمہارے وجود کو ماضی یاد کرنے کی فرصت ہی نہ ملے گی بوجھل گھمبیر لہجے میں اتنی بے باک سرگوشیاں کرتے نبال راجپوت کو خود میں سمٹنے پر مجبور کر گیا

دانیال کی جزبے لٹاتی نظروں سے بچنے کی خاطر نبال نے اس کے سینے میں جائے پناہ ڈھونڈنی چاہی تو گاڑی

نبال پر گرفت مضبوط کر کہ اپنا چہرہ اس کے سر پر ٹکا کر سکون سے آنکھیں موندلی

دروازا کھلنے کی آواز پر مائسہ نے سر اٹھا کر دیکھا

تو بسام ہاتھ میں فائلز اور کارڈ لیے اندر داخل ہو رہا تھا

کتنے دنوں بعد وہ اسے دیکھ رہی تھی جس کے چہرے پر سرد مہری چھائی ہوئی تھی

یہ انویٹیشن آیا ہے قیصر گروپ آف انڈسٹریز کی طرف سے بسام نے کارڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا تو مائسہ اپنے خیالات سے چونکی

او-ہاں ٹھیک ہے میں دیکھ لیتی ہوں مائسہ نے ہڑبڑا کر جواب دیا تو بسام نے سنجیدہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا

اسے وہ بات ابھی تک نہیں بھول رہی تھی جب بھی یاد کرتا ہر بار اپنا وجود جلتے انگاروں پر پاتا

اس فائل پر تمہارے اور حیام کے سائن بھی چاہیئے مائسہ کو نظروں کے حصار میں رکھ کر کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا

اس کے لیے آپ کو آنے کی کیا ضرورت تھی کسی سیکرٹری کو بھیج دیتے مائسہ نے سرسری سا کہا

کیونکہ اسے یہی تھا کہ وہ اپنا کام چھوڑ کر اپنی کمپنی سے یہاں آیا صرف سائن اور کارڈ دینے اور اب واپس جائے گا مگر مائسہ کی یہ بات بسام کو تپش دلا گئی

نہیں سیکرٹری کو کیوں بھیجتا تمہیں دیکھنے لیے آرہا تھا نا اسی لیے سٹالت سمنہ
پھلانگتے ہوئے یہ فائل خود لیے آگیا کیونکہ اس سے سنہری موقع تو تمہارے دیدار کے لیے
مجھے ملنا ہی نہیں تھا نا بلاوجہ بات کا بتنگڑ بناتے ہوئے سرد لہجے میں چلایا
اتنے دنوں سے خود کو ایک ان دیکھی آگ میں جلتا محسوس کر رہا تھا اور جب اتنے دنوں بعد وہ
سامنے آئی تو وہ کہہ رہی تھی کسی اور کو بھیج دیتے یہ بات تو بسام راجپوت کا دماغ خراب کر
چکی تھی
جبکہ مائسہ ہونکو کی طرح منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی
کہ اس نے ایسا بھی کیا کہہ دیا جو وہ ایسے بھڑک رہا ہے
اب یہ منہ کھولے ٹکر ٹکر کیا دیکھ رہی ہو بسام کھٹکھٹاتی سے کھلے منہ اور پھیلی آنکھوں کی
طرف آنکھیں چھوٹی کر کہ اشارہ کیا تو مائسہ نے سٹپٹا کر اپنا منہ بند کیا
اپنے دماغ سے غلط فہمی نکال دو کہ تمہیں دیکھنے کے لیے ایسے چھوٹے چھوٹے بہانوں کی
ضرورت ہے مجھے
میری ملکیت ہو جب چاہے حق سے آکر دیکھ سکتا ہوں اگر کبھی خود نا اسکا تو تمہیں اپنے
پاس بلا سکتا ہوں اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھ کر مائسہ کی جانب جھکتے ہوئے کہا
جبکہ مائسہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی کیسا عجیب شخص تھا کہا کی بات کہا لے گیا

مم - میرے کہنے کا مطب یہ نہیں تھا اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان
بسام کے وجود سے اٹھتی ڈارک پرفیوم کی خوشبو مائسہ کو اپنے حواسوں پر چھاتی محسوس ہوئی
کرسی کو پاؤں کی مدد سے پیچھے کو دھکیل کر بسام سے دور ہونا چاہا جس کی تیز نظروں سے یہ
حرکت پوشیدہ نا رہ سکی
تمہارے کہنے کا جو بھی مطلب تھا لیکن میرا مطلب صاف تھا اور اس پارٹی کے لیے جو
ڈریس میں بھیجو گا وہی پہنو گی
نا پہننے کی صورت میں میں بنا کسی ہچکچاہٹ کے خسر ا مجھ دو گی
اسی لیے بنا چوں چراں کیے پہن لینا وگرنہ دوسری صورت میں اگر میں بہک گیا تو میری
جان لیوا قربت بھی برداشت کرنی پڑے گی بے باک لہجے میں آنکھ دبا کر کہتا سیدھا ہوا
اور جھپٹنے کے انداز میں فائل مائسہ کے ہاتھ سے لی اور تن فن کرتا چلا گیا
جبکہ مائسہ ابھی بھی نا سمجھی کی کیفیت میں اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی
مائسہ ارحم کی آواز پر مائسہ اور نبال نے اس کی طرف دیکھا
جی بھائی
تمہیں نہیں لگتا جو عورت تم لوگوں کے ساتھ اتنا برا کر سکتی ہے
اس نے حسام لوگوں کے ساتھ کچھ نا کیا ہوگا جو اس کے پاس تھے

ارحم نے پر سوچ لہجے میں کہا تو نبال نے چونک کر دیکھا

لیکن وہ ایسا کیوں کریں گی جبکہ ان کی بیٹیاں بسام اور حسام کو پسند کرتی ہیں

مائسہ نے الجھن بھرے لہجے میں استفسار کیا تو ارحم نے دونوں کی طرف دیکھا

صرف حسام اور بسام کو فاطین اور دانیال نہیں

حقیقت کیا ہے وہ جلد پتا چل جائے گی مگر تم سب سے یہی کہوں گا

اپنی ناراضگی میں آنا لاکر اپنا رشتہ خراب مت کر لینا یہ نا ہو جب حقیقت سامنے آئے تو تم لوگوں رشتہ خراب ہو چکا ہو

اسی لیے جب تک سب واضح نہیں ہو جاتا تم لوگ نا ان سے لڑو گی یہ چھوڑوں اس کے بنا تو تم لوگوں کا گزارا نہیں یہی کوشش کرنا کہ سامنا ہی کم ہو

باقی جس دن فائل ہاتھ لگ گئی اور اس شخص کا نام پتا لگ گیا جو اس سب کے پیچھے ہے تو سب واضح ہو جائے گا

فون کی آواز پر مائسہ اپنے خیالات سے چونکی ارحم کی باتیں انہیں کافی حد تک ٹھیک بھی تھیں

حیام کا نمبر دیکھ کر کال اٹھائی

میں فری ہوں لنچ کے لیے جا رہی ہو تم چلو گی حیام کے کہنے پر مائسہ نے کارڈ دیکھا

میں بھی فری ہوں اور اہم بات یہ کہ قیصر گروپ آف انڈسٹریز کا انویٹیشن کارڈ آگیا ہے چھ دن بعد پارٹی ہے

ٹھیک ہے تم آجاؤ نیچے میں بس پہنچنے والی ہوں دو منٹ تک حیام نے کہہ کر فون رکھ دیا جبکہ مائسہ اپنا بیگ اٹھاتی دروازے کی جانب بڑھی

کیا ہوگیا ہے عنان کیوں ترسی ہوئی شکلوں سے انہیں دیکھ رہی ہو نبال نے جھنجھلا کر کہا

کیونکہ آج حیام اور مائسہ نے پارٹی میں جانا تھا اور جب سے وہ تیار ہونے کے لیے روم میں آئیں تھیں عنان منہ بنا کر انہیں دیکھ رہی تھیں

کیوں نا بناؤ منہ ہاں انہیں پتا ہے کہ اپنی کسی پارٹی میں نہیں جاتی میں سیاست کی باتیں دماغ گھما دیتی ہیں میرا

انہیں خیال کرنا چاہیئے نا میرا کیا تھا مجھے بھی ساتھ لے جاتی پہلے چلا کر اور آخر میں منہ بسور کر کہا تو نبال نے گھور کر عنان کو دیکھا

وہ بزنس پارٹی ہے فیملی پارٹی نہیں ورنہ تمہیں میں کیوں نا لے کے جاتی حیام نے اپنا ڈریس بیڈ پر رکھتے ہوئے کہا جس پر عنان منہ بسور کر اسے دیکھا

اور صوفے پر لیٹ کر کشن منہ پر رکھ لیا

مائسہ نے اپنی ڈرامے باز بہن کی حرکتوں پر تاسف سے سر ہلایا

اتنے میں دروازا نوک ہوا تو نبال نے جا کر کھولا

یہ کیا ہے ملازمہ کے ہاتھ میں ایک خوبصورت سا گفٹ باکس دیکھ کر نبال نے حیرت سے استفسار کیا

جی یہ بسام صاحب دے کر گئے ہیں اور کہہ کر گئے ہیں اگر یہ ڈریس نا پہنا تو جود ھمکی دی تھی وہ اسے پورا کرنے میں دیر نہیں لگائیں گے

ملازمہ جیسے جیسے بتا رہی تھی مائسہ کا چہرہ حیا اور شرمندگی سے لال پڑتا جا رہا تھا

جبکہ عنان ایک ہی جست میں آٹھ کر دروازے تک گئی اور ملازمہ کے ہاتھ سے باکس پکڑا

کیوں نہیں پہنیں گی ملازمہ کو گھور کر کہتے ہوئے پلٹی جبکہ ملازمہ اپنی میڈم کے گھورنے پر سٹپٹا گئی اور فورا وہاں سے غائب ہوئی

نہیں آن میں یہی پہنوں گی مائسہ نے اپنی فراک آگے کرتے ہوئے کہا جسے عنان نے جھپٹنے کے انداز میں پکڑا جبکہ مائسہ ہونکو کی طرح اپنی بہن کا ندیدہ پن دیکھ رہی تھی

اور نبال کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کا سر پھاڑ دے عجیب حرکتیں کر رہی تھی آج

جبکہ حیام اپنا ڈریس لے کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی

یہ میں پہنوگی تم بسام والا ڈریس پہنوگی سمجھی عنان نے بڑی بہن ہونے کا رعب دکھاتے ہوئے کہا

تو مائسہ نے گہری سانس بھر کر اسے دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا

ٹھیک ہے پہن لے آپ

اور یہ دے مجھے دیکھو تو کیسی ڈریس ہے مائسہ نے ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا تو عنان نے اسے باکس پکڑا دیا

مائسہ نے بیڈ پر رکھ کر باکس دیکھا

جو کہ وائٹ کلر کا ہارٹ شیپ باکس تھا جس پر ریڈ کلر کی بٹر فلائز بنی ہوئی تھی

مائسہ نے کسیے ہی باکس کھولا اس میں ریڈ کلر کی بہت ہی خوبصورت فراک تھی جسے دیکھ کر وہ مبہوت ہو گئی

مائسہ نے فراک باہر نکالی تو وہ اس کے پاؤں تک لمبی تھی

جبکہ اوپر سے وہ سلیولیس تھی سینے سے شروع ہو کر کمر تک اس پہ ڈائمنڈز جڑے تھے

عنان نے باکس میں دیکھا تو شارٹ جیکٹ تھی جس سے سینہ اور بیک مکمل طور پر کور ہو جاتی تھی

مائسہ نے عنان کو دیکھا جو معنی خیز نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

اب آپ جائیں گی تو میں ریڈی ہوگی نا مائسہ نے دانت پیس کر کہا

تو عنان نے اثبات میں سر ہلایا اور باہر کی جانب قدم بڑھائے

میری مانو تو جیکٹ کے بغیر ہی جانا پھر دیکھنا کیسے آگ لگتی اس بسام راجپوت کو دروازے پر جا کر پلٹ کر کہا تو مائسہ نے تاسف سے سر ہلایا

کہ تبھی حیام باہر آئی بلیک کلر کی گھیر دار باربی فراک پہنیں وہ مائسہ کو سچ میں باربی ہی لگی

بہت پیاری لگ رہی ہے آپ بالکل باربی جیسی مائسہ نے کھل کر مسکراتے ہوئے کہا تو

حیام نے مرر میں اپنا عکس دیکھا

دودھیا رنگت اس رنگ میں اور بھی کھل گئی تھی چاکلیٹ براؤن بال کمر پر جھول رہے تھے

گرے آنکھیں اداسی لیے ہوئے تھیں

ہاں بالکل باربی جیسی حیام نے مرر میں مائسہ کو دیکھ کر کہا تو وہ ہنستے ہوئے ڈریسنگ روم میں چلی گئی

ایک ایسی باربی جو اپنے شہزادے کی تلاش میں نکلی تو پور پور لہولہان ہوگئی خاردار راستوں نے پاؤں کے ساتھ ساتھ روح بھی زخمی کر ڈالی

ایک تلخ مسکراہٹ کے ساتھ حیام نے اپنے عکس کو دیکھا

آنکھوں میں سرور ہے، باتوں میں غرور ہے

چھلکے چھلکے چھلکے

ڈم رنگ برنگی لائٹس اور میوزک کی تیز دھن نے ماحول کو خوابناک بنایا ہوا تھا

بسام جو کہ مائسہ کو پک کرنے گیا تو ملازمہ سے پتا چلا کہ وہ اور حیام ارحم کے ساتھ چلی گئی ہیں

تب سے اپنے آپ کو انگاروں پر لوٹتا ہوا محسوس کر رہا تھا

وہ ریش ڈرائیو کر کہ پہنچا تھا لیکن وہ ابھی تک نہیں آئی تھی

جبکہ یہی حال حسام کا تھا

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ارحم نامی بالا کا گلا دبا دے

جو ہر وقت اس کی بیوی کا سایہ ہی بنا رہتا ہے

بندیاں میری بندیاں

لے گئی تیری نیندیاں

چمکے چمکے چمکے

بسام جس کی نظریں دروازے پر ٹکی ہوئی تھیں

ہال میں داخل ہوتی مائسہ کو دیکھ کر ساکت ہو گئی

وہ جان لیوا حد تک خوبصورت لگ رہی تھی

حسام جس کی پشت دروازے کی جانب تھی اور بسام کے ساتھ کھڑے شخص سے باتیں کرمصروف تھا

بسام نے منہ کھولے حسام کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پیچھے کی طرف کیا

توحسام نے نا سمجھی سے پیچھے مڑکر دیکھا

تواس کا حال بھی بسام سے مختلف نا تھا

بلیک باربی فراک میں حیام اسے آسمان سے اتری کوئی پری ہی لگی

حیام کا ہر قدم حسام راجپوت کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر رہا تھا

چین کھویا تم کو پایا

پیار آیا پیار آیا

سج دھج کے میرا یار آیا

وہ اس کی دی ڈریس پہن آئی تھی بسام کو یہی بات سرشار کر گئی تھی

ابھی وہ آگے قدم بڑھاتا جب مائسہ نے پیچھے سے آتے ارحم کے بازو میں اپنا بازو ڈال کر مسکرا اسے دیکھا

بسام کا رنگ سرعت میں فق ہوا

بڑھتے قدم جیسے زمین میں ہی جکڑ گئے ہو

وہ دونوں ارحم کے ساتھ آئی کیونکہ ارحم نے بتانا تھا کہ فائل کس کس روم میں ہو سکتی ہے لیکن راستے میں مائسہ کی طبیعت خراب ہو گئی تو انہیں کچھ دیر گاڑی روکنی پڑی

جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہوئی تو بسام اور حسام کی خود پر پڑتی جزبات لٹاتی نظریں دیکھ کر جزبز ہو گئی

جب مائسہ کو محسوس ہوا کے وہ اس کی طرف ہی آنے لگا ہے ہڑبڑاہٹ میں ارحم کا بازو تھام لیا

جس پر ارحم نے چونک کر مائسہ کو دیکھا

تم ٹھیک ہو مائسہ ارحم نے تشویش سے استفسار کیا

جی بھائی لیکن آپ کو پتا ہے نا کہ میں گھبرا جاتی ہوں مائسہ نے با مشکل مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

تم زیادہ دیر یہاں نہیں رکو گی بس جیسے ہی فائل ملے پچھلے راستے سے نکل جانا

ارحم نے ہاتھ تھپتھپا کر کہا جب کی یہ منظر کسی کو آگ لگانے کا کام کر رہا تھا

ایک دم سے ساری لائٹس بند ہو گئی تو ہال مکمل اندھیرے میں ڈوب گیا

جاؤ مائسہ لفٹ سائیڈ پر سیڑھیاں ہے اس طرف سے جانا ہے سامنے سے نہیں ارحم نے جھک کر سرگوشی کی تو مائسہ نے ہمت کر کہ قدم آگے بڑھائے

کہ تبھی سپوٹ لائٹ آن ہوئی اور سیڑھیوں سے قیصر حیات مغرور آنا چال چلتا ہوا نیچے آرہا تھا

ایک ہاتھ میں شراب کا گلاس جبکہ دوسرا ہاتھ اپنی گل فرینڈ کی کمر میں تھا

سب لوگ اس کی جانب متوجہ ہو چکے تھے

بسام نے سپوٹ لائٹ کی روشنی میں مائسہ کو ڈھونڈنا چاہا مگر وہ اسے کہی نا دکھی

جبکہ درمیان میں موجود سٹیج پر ڈانسر آنا شروع ہو گئیں

حیام نے نفرت سے نظریں پھیری اس شخص کو دیکھ کر اپنے کون کون سے زخم یاد نہیں آئے تھے

ارحم جو حیام سے دو قدم آگے کھڑا تھا جب ویٹر نے آکر اس کے ہاتھ میں ایک چٹ پکڑائی

ارحم نے طنزیہ مسکراہٹ سے قیصر حیات کو دیکھا جو ان کی جانب ہی دیکھ رہا تھا

The experiment

چٹ پر لکھی تحریر پڑھ کر ارحم نے حیام کو دیکھا جس کے ہاتھ میں بھی ایک چٹ تھی

ارحم نے آنکھوں سے تسلی دی اور پھر نا محسوس انداز میں قدم پیچھے لیے اور دروازے سے باہر نکلتا چلا گیا

جبکہ حیام نے اپنی چٹ کھولی

تھرڈ فلور دو لفظ پڑھ کر حیام کو مائسہ کی فکر ہوئی جو کہ سیکنڈ فلور پر تھی

چٹ کو اپنے ہاتھ کی مٹھی میں بری طرح مسلا

اس دوران لائٹس پھر بند ہو چکی تھی

یہ سارا عمل پانچ منٹ میں ہوا تھا

حیام اندھیرے میں احتیاط سے قدم بھرتی لیفٹ سائیڈ بنی سیڑھیوں کی جانب آئی جہاں لائیٹس آن تھی

دو کمروں کو تو مائسہ۔ دیکھ چکی تھی

اور ارحم کی ہدایت کے مطابق جو چیز عجیب لگے اسے آگے پیچھے کر کہ دیکھ لینا شاید روم میں کوئی سکرٹ جگہ ہو

دو رومز میں وہ ایسا کر آئی تھی

اب یہ تیسرا روم تھا جو کہ ایک سائیڈ پر تھا

مائسہ نے کبرڈڈرا سب دیکھ لیا مگر کہی کچھ بھی نہیں تھا

افففف کیا کرو مائسہ نے بے بسی نے کمرے میں نظر تو ڑو کہا

کہ جب نظر واشروم کے دروازے کی رائٹ سائیڈ پر لگی پینٹنگ پر گئی

عجیب شخص ہے واشروم کے دروازے پر کون پینٹنگ لگا تا ہے سر جھٹک کر موبائل

نکال کر حیام کو میسج کرنا چاہا تو دماغ میں ایک دم سے کچھ کلک ہوا

عجیب مائسہ نے سر عت سے نظریں اٹھا کر پینٹنگ کو دیکھا

اپنے قدم پینٹنگ کی طرف بڑھائے

اب وہ بغور پینٹنگ کو دیکھ رہی تھی ہاتھ لگا کر اسے جگہ جگہ سے چھو کر بھی دیکھ لیا تھا پھر بھی

کچھ نہیں ہوا

مجھے کلک رہا ہے آج مجھ میں کسی پولیس والوں کی روح آگئی جو ہر چیز پر شک کر

مسکراتے ہوئے سر جھ

اور ایک بار پھر کوشش کی اس بار پینٹنگ کو دونوں کناروں سے تھام کر رائٹ سائیڈ کیا

پھر بھی کچھ نہیں ہوا

کچھ ہونا ہو مزا بہت آرہا ہے ہستے ہوئے اب لیفٹ سائیڈ پر کیا تو

کلک کی زوردار آواز آئی تو مائسہ اچھل کر پیچھے ہوئی

کہ تبھی دیوار دو حصوں میں بٹ گئی

مائسہ نے ڈرتے ڈرتے قدم اندر رکھے

نہیں اگر یہ بند ہو گئی دماغ میں آنے والی سوچ پر مائسہ جلدی سے باہر آئی

اور ارد گرد نظر دوڑائی تو صوفہ نظر آیا

اسے گھسیٹتے ہوئے دیوار کے درمیان میں رکھا اور اندر داخل ہوں گئی

ایسے لگ رہا ہے کسی جن کا کمرہ ہو مائسہ نے ارد گرد سرخ دیواروں اور کمرے میں ریڈ لائٹ دیکھ کر کہا

ریڈ قلین پر چلتے ہوئے مائسہ الماری تک آئی

کمرے میں ایک جہازی سائز بیڈ اور سامنے ایک صوفہ تھا جس پر طرح طرح کی شرابیں پڑی ہوئی تھی

مائسہ نے جیسے ہی الماری کھولی اس میں کافی تصویروں کے البم اور

چار فائلز پڑی ہوئی تھیں

ارحم نے فائلز لانے کو کہا تھا لیکن مائسہ ان کی پکس بنانے لگی

اگر فاہلز گم ہوئی تو اسے پتا چل جائے گا پکس لوں گی تو اس کا اس طرف دیہان نہیں جائے گا واہ مائسہ آج لگ رہی ہو نا ایک پولیس آفیسر کی بہن خود سے باتیں کرتے مائسہ نے پکس بنائی

اور جلدی جلدی باہر آئی

صوفہ پیچھے ہٹا کر اس تصویر کے پاس آئی جو بالکل پہلے جیسے ہو گئی تھی اب اسے لیفٹ سائیڈ پر کیا تو دیوار بند ہو گئی

مائسہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی کہ تبھی دروازا کھلنے کی آواز پر ساکت ہو گئی

پیچھے پلٹ کر دیکھنے کی ہمت نہیں ہو رہی

اب دروازا لوک کر کہ مضبوط قدم لیتا مائسہ کی جانب ہی آ رہا تھا

ڈر کی وجہ سے مائسہ کا پورا وجود پسینے سے تر ہو گیا

ہاتھ پاؤں بری طرح سے کپکپانے لگے

ارحم جیسے ہی بیسمنٹ میں آیا وہاں کوئی بھی نہیں تھا

اپنے ارد گرد دیکھتے اسے کسی انہونی کا احساس ہوا کہی حیام اور مائسہ یہ سوچ ہی سوہان روح تھی

ابھی ارحم پلٹتا کہ بیسمنٹ میں موجود دروازا کھول کر کافی تعداد میں آدمی باہر آئے تو تم آ ہی گئے ارحم انصاری ان آدمیوں کے درمیان میں کھڑے شخص نے ارحم کو دیکھ کر کہا

ارحم سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اور اس آواز کو پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ سب کے چہروں پر ماسک تھے

تمہیں کیا لگا تم ہمارے آدمی پر ہاتھ ڈالو گے اور ہمیں کچھ پتا نہیں چلے گا

خباثت سے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تو ارحم نے تمسخر بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھا تو اب کیا تم اپنے چمچوں کے ساتھ مجھے مارنے آئے ہو ارحم نے مزاق اڑاتے لہجے میں کہا تو سامنے کھڑے وجود نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی

جو شخص خود اپنا چہرہ دکھانے کا حوصلہ نا رکھتا ہو وہ ارحم انصاری کو مارنے کی سازش کر کہ آیا ہے

ویری فنی ارحم نے اپنے قدم ان کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا تو

اس شخص نے اپنے آدمیوں کو آگے بھیجا جس پر ارحم نے قہقہہ لگایا جو دشمن کو آگ لگانے کا کام کر رہا تھا

ارحم نے پیٹھ پیچھے ہاتھ لے جا کر ایک تیز دھار چھوٹی سی تلوار کی طرح کا آلہ نکالا

جو دیکھنے میں تو معمولی تھا

جسے دیکھ کر سامنے والے تمسخر سے ہنسے

سوہنیا

بیک ٹو داریس

تیز میوزک کی آواز بیسمنٹ تک گونجی تو ارحم نے ہاتھ گھما کر اپنی جانب آنے والے شخص پر وار کیا

تلوار کے آگے لگے چھوٹے چھوٹے کٹ جب اس شخص کی گردن پر بری طرح سے لگے تو اس کی دلخراش چیخیں میوزک کی آواز میں دب گئیں

تو نے کر دی تھوڑی دوریاں

دباں کے رکھی دل میں سو فریبیاں

جھوٹی محبت ہے تیری فطرت

ہر مرتبہ سو دفعہ تو نے کیا دغا

مسلسل اپنی جانب بڑھتے دشمنوں کی گردن پر وار کرتا انہیں ڈھیر کرتا آگے بڑھ رہا تھا

وہ بیوقوف تے ی یا حد سے زیادہ خود کو طاقتور سمجھتے تھے

انہیں تھا کہ وہ یہاں پارٹی میں بنا پسٹل کے آئیں گا تو ان کا مقابلہ تو وہ نہیں کر سکے گا

اسی لیے بیوقوف خود بھی خالی ہاتھ آ گئے

جب ان کے درمیان میں کھڑے شخص نے اپنے بچاؤ کے لیے ارد گرد نظر دوڑائی

سالوں وار کرو تم سب سے ایک شخص نہیں سنبھالا جا رہا اپنے آدمیوں پر چلا کر کہا تو

ارحم نے اپنی تلوار نیچے پھینک دی

اور ہاتھ سے قریب آنے کا اشارہ کیا

نشہ تیرا، نشیلا نشیلا ہے

اللہ دہائی ہے

پھر جان پر آئی ہے

اپنی طرف بڑھتے ہاتھ کے وار کو نیچے جھک کر ضائع کیا

اور پیچھے کو پلٹ کر اپنے دونوں ہاتھوں میں اس شخص کی بازو پکڑ کر ایک ہی جھٹکے میں تور

اب تو تباہی ہے

ہاں تیرے پیار میں

حیام جیسے ہی اوپر آئی تو وہاں کوئی بھی نہیں تھا

تمہیں پتا ہے حیام راجپوت تمہارے اس دلکش وجود نے کتنا تڑپایا ہے مجھے

اپنے پیچھے سے آنے والی آواز پر حیام سرعت سے پلٹی

کون ہو تم اندھیرے میں وہ اس شخص کا چہرہ نا دیکھ پائی

تمہارا عاشق جب سے تمہیں دیکھا ہے ساری دنیا کا حسن تمہارے آگے بے معنی لگتا ہے

یہ آواز کہاں سنی تھی میں نے کہا حیام نے بری طرح اپنے لب کچلتے اس آواز کو پہچاننے کی کوشش کی

سامنے کھڑے شخص کو بھی اندازہ ہو گیا کہ حیام اس کی آواز پہچاننے کی کوشش کر رہی ہے اسی لیے اپنی آواز زرا بھاری کرنے کی کوشش کی

آج تمہارے اس خوبصورت وجود پر اپنی چھاپ چھوڑنے سے مجھے کوئی بھی نہیں روک سکتا آج تو تمہیں اپنا بنا کر رہوں گا اپنے قدم حیام کی جانب بڑ

جبکہ حیام سپاٹ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اپنی آواز بدلنے کی کوشش کر رہا ہے

پچھلے سات سال سے یہ دل کمبخت تمہاری قربت کے لیے بے چین ہوا پڑا حیام کے روبرو آ کر کہا

جبکہ چہرے پر رومال بندھا ہوا تھا

اور ہری آنکھیں حوس لیے حیام کو دیکھ رہی تھی

جب حیام نے بنا اسے سمجھنے کا موقع دیے اس کے ناک پر وار کیا تو درد سے بلبلاتے ہوئے وہ دو قدم پیچھے ہوا

اور تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں کامیاب ہونے دوں گی اس کے پیٹ میں اپنے جوگر میں مقید پاؤں سے ٹھوکر ماری

اسے یقین تو نہیں مگر تھوڑا سا آئیڈیا تھا کہ صورتحال خراب بھی ہو سکتی ہے اسی لیے ہیل کی جگہ جوگرز پہن لیے

اتنی لمبی فراک کے نیچے سے تو ویسے بھی نظر نہیں آنے تھے

ابھی حیام دوبارا اس پار وار کرتی کے اس شخص نے حیام کی اپنی طرف بڑھتی ٹانگ کو پکڑ کر جھٹکا دیا تو وہ منہ کے بل نیچے گری

حیام گراج اوپر سامنے نے ہڑبڑایا اور وہاں سے بھاگ کر

جبکہ حسام جو حیام کو ڈھونڈتا ہوا اوپر آیا تھا

کسی شخص کو حیام کو گراتے دیکھ ایک دم سے چلایا

جبکہ حیام نے آواز کو نظر انداز کر دھیرے سے مس عنب شخص کو دیکھا

ابھی وہ اٹھ کر اس کی جانب بڑھتی جب حسام نے بازو سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا

اس اچانک افتاد پر حیام حسام کے چوڑے سینے سے ٹکرائی جو پریشان نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

تمہیں لگی تو نہیں کہی کندھوں سے تھام کر اپنے سامنے کر کہ فکرمندی سے حسام اس کا جائزہ لینے لگا

نہیں۔ میں ٹھیک ہوں حسام نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا

نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا

خوبصورت چہرے پر اس وقت پسینے کے چھوٹے چھوٹے قطرے واضح ہو رہے تھے ریڈ لپ اسٹک سے سجے ہونٹ ہلکے ہلکے کپکپا رہے تھے حسام سمجھ نا سکا کہ یہ ڈر کہ باعث ہے یا اس کی قربت کی وجہ سے

میں اسکو دیکھتی ہوئی حصار توڑ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھتے حیام

دیکھنے میں محو تھا اس کے حصار توڑنے لگا چونکہ

اور سیڑھیوں کی جانب بڑھتی حیام کو دیکھا

وہ پھر آج اس کا حصار توڑ گئی تھی غصے کی شدید لہر حسام کو اپنے وجود میں سرایت کرتی محسوس ہوئی

تن فن کرتا حیام کے سر پہنچا وہ جو سیڑھیاں اتر رہی تھی بازو سے تھام کر اوپر کو کھینچا اور بنا حیام کو سمجھنے کا موقع دیا اس کے ہونٹوں پر جھک آیا

جبکہ حیام نے خود کر گرنے سے بچانے کے لیے ریلنگ پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ دیے اپنی سانسیں حیام کی سانسوں میں بری طرح سے الجھا کر اس کی کمر پر اپنی گرفت سخت کر دی حیام کو یاں انگلی اپنے جیسے پیوست ہوئی

جبکہ وہ پوری شدت سے جھکا حیام کی سانسیں بند کرنے کے درپہ تھا

اپنی بند ہوتی سانسوں کو محسوس کر کہ حیام نے ایک ہاتھ حسام کے کندھے پر رکھ کر اسے روکنے کی کوشش کی جس نے حیام کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹا کر اپنے ہاتھ میں قید کر لیا حیام کے ہونٹ کو اپنے دانتوں تلے دبا کر پیچھے ہٹا تو حیام ریلنگ پر جھکی گہرے گہرے سانس لینے لگی

جب حسام نے بنا اس کی حالت کی پرواہ کیا بازو سے پکڑ کر اوپر کی جانب قدم بڑھائے ایک روم کا دروازا کھول کر دیکھا اس میں کسی کو موجود نا پا کر حیام کو لیے اندر داخل ہوا دروازا لاک کیا

دروازا بند کر کہ حیام کی طرف دیکھا جو نم نگاہوں سے حسام کو ہی دیکھ رہی تھی

حیام کو بازو یا سے پکڑ کر دروازے کے ساتھ پن کہ

"اب بس حیام اس سے زیادہ حسام راجپوت تمہاری بے رخی برداشت نہیں کر سکتا"
دبے دبے لہجے میں حیام کے چہرے پر غرا کر کہا تو حیام کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی
نم ہوتی پلکیں اٹھا کر حسام کو دیکھا جو غصے سے گہرے گہرے سانس بھرتا حیام کو ہی گھور رہا تھا

تم غلط سمجھ رہے ہو حسام اپنا ہاتھ حسام کے بائیں گال پر رکھتے ہوئے کہا جس نے حیام کا ہاتھ کر پکڑ کر اس کا رخ اچانک سے دروازے کی جانب کیا
لیکن اب بہت دیر ہو گئی ہے مسسز حیام کے کان میں سرگوشی کر کہ کان کی لو کو دانتوں میں لے کر ہلکے سے دبایا جس کے باعث حیام کی سسکی اس خاموشی ماحول میں گونجی
حیام کے بالوں سے اٹھتی مسحور کن خوشبو میں سانس بھر کر انہیں ایک طرف کیا تو نظروں کے سامنے فراک کی زپ آئی
حسام نے اپنا ہونٹ دانتوں تلے دبا کر حیام کی طرف دیکھا جو مسلسل اپنے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی چہرے پر گلال بکھرا ہوا تھا
جب حسام نے ایک ہی جھٹکے میں زپ کمر سے نیچے تک کر دی حیام نے صدمے کی کیفیت میں گردن موڑ کر پیچھے دیکھا تو نظریں حسام کی جزبے لٹاتی نظروں سے ٹکرائی

جو مخمور نظروں سے حیام کی طرف ہی دیکھ رہا تھا حیام کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی

اپنے ہاتھ کی پشت حیام کی کمر پر پھیرتے ہوئے اسے کپکپانے پر مجبور کر دیا

حح ح ، ، ؛ پاکپہتے لہجے میں ماحمہ نے بے بسی

بالکل نہیں مسسز بوجھل گھمبیر آواز میں سرگوشی کرنے کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے فراک کندھوں سے کھسکا دی

اور اپنے تشنہ لب حیام کی گردن پر رکھ دیے جب کہ دونوں ہاتھ حیام کے پیٹ پر باندھ کر گرفت سخت کر دی

اپنی کمر پر جا بجا حسام کے دہکتے ہونٹوں کا لمس محسوس کر کہ حیام کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

سانس دھونکنی کی مانند چل رہی تھی

جبکہ حسام پوری شدت سے اپنی جنونیت حیام ہر ظاہر کرتا اس کے لمس کو روح تک محسوس کر رہا تھا

کمر سے تھام کر حیام کا رخ اپنی جانب کیا

حیام نے اپنے دونوں ہاتھ حسام کے ہاتھوں پر رکھ دیے اور حیا اور شرم سے بوجھل ہوتی نظروں سے حسام کی جانب دیکھا

جو گہرے گہرے سانس لیتا سر حیام کے سر سے ٹکا چکا تھا

حسام کی ڈارک کلون کی خوشبو حیام کو اپنے حواسوں پر چھاتی محسوس ہوئی

آنکھیں خمار کی سرخی لیے ہوئے تھیں

"تم سے عشق ہے حسام راجپوت کو تمہاری ناراضگی برداشت کر سکتا ہے دوری نہیں"

تم مطلب پرست کہو یا کچھ بھی

Idontcare

"کیونکہ تم میری ہو تمہاری روح مجھ سے جڑی ہے تو تمہیں جسموں کی دوری بنانے کی اجازت نہیں مسسز"

آگ سی آنچ لیے لہجے میں کہہ کر اپنے لب حیام کی شہہ رگ پر رکھ دیے

حیام کو اپنا آپ جزبات کی رو میں بہتا محسوس ہوا

اپنے دونوں ہاتھ حسام کی گردن کے گرد باندھ دیے

حیام کی پیش قدمی پر حسام نے کمر پر گرفت سخت کر کہ اسے خود میں بھینچ لیا

کندھوں سے ہونٹوں کا سفر پل میں طے کیا

حسام کی شدت پر حیام نے اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں الجھا دی
اور حسام کی شدتوں میں اس کا ساتھ دینے لگی
نا جانے کب تک وہ ایک دوسرے کی خوشبو میں کھوئے رہے
جیل حیام نے تھک کر اپنے ہونٹ جدا کیا اور سر حسام کے کندھے سے ٹکا دہ.
کمرے کی معنی خیز خاموشی میں دونوں کی دھڑکنوں اور تیز دھونکنی کی مانند چلتی سانسوں کا شور برپا تھا
حیام کو کندھوں سے تھام کر اپنے سامنے کیا تو اس کی گردن سے کندھوں تک اپنی شدتوں کے نشان دیکھ کر ہونٹوں تلے لب دبایا

I[redacted]r

اگر تم مجھ سے پوچھو مجھے سب سے زیادہ کیا پسند ہے ؟ تو میرا جواب ہوگا تمہارے وجود پر میری شدتوں کو واضح کرتے یہ نشان
شدت بھرے لہجے میں کہتا حیام کو کپکپانے پر مجبور کر گیا
اپنے ہاتھ پیچھے لے جا کر زپ بند کرتے ہوئے مسلسل حیام کے خوبصورت چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں رکھا

یہ تو آغازِ شدت ہے مسسز دیکھیے آگے آگے ہوتا ہے کیا

شوخ لہجے میں کہا تو حیام نے خفگی بھری نظروں سے حسام کو دیکھا

مگر زیادہ دیر ان جزبے لٹاتی نظروں میں دیکھا نا گیا تو سرعت سے پلکیں جھکا لی چہرے کی لالی میں پل میں اضافہ ہوا

حسام نے اس منظر کو مسکراتی نظروں سے اپنے دل میں اتارا

فاطین جو رضوان صاحب سے ملنے آیا تھا

تو سامنے سے سج سج کر سیڑھیاں اترتی عنان پر نظر ی پڑی تو فاطین کو ہر شے ساکت ہوتی محسوس ہوئی

جبکہ فاطین کو اپنے سامنے دیکھ کر عنان کے دل نے ایک بیٹ مس کی

فاطین کو نظر انداز کرنے کی کوشش کرتے ہوئی اپنی مغرورانہ چال چلتی آخری سٹیپ سے دو قدم پیچھے رک گئی

جبکہ فاطین ایک ٹرانس کی کیفیت میں اس کی جانب بڑھتا جا رہا تھا

سیڑھیوں کے قریب آ کر غور عنان کا جائزہ لیا جو لائٹ پیچ کلر کی باربی فراک میں لا، میک اپ کیے

اس کے حواسوں پر چھا رہی تھی

یہاں کیا کر رہے ہو تم عنان نے آنکھیں چھوٹی کر کہ دونوں ہاتھ کمر پر باندھ کر فاطین سے کہا

تو وہ ہڑبڑا کر ہوش میں آیا

کیا مطلب میرے چاچو کا گھر ہے فاطین نے دانت پیس کر عنان کو گھورتے ہوئے جواب دیا

میرے تمہی پلجھوڑوں اتنہ سج دکھے دھی راکھیا جرہی عکان من مونہ صورت

کھولے کے یے ذر ا متنا ہوتے تے سخت لہجے مں اسیاظ کہ

جب عنان نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کر کہ فاطین پر خود کرو گرایا

وہ جو عنان کے ہاتھ فضا میں پھیلانے پر حیران ہوا تھا اسے خود پر گرتے دیکھ گڑبڑا گیا اور جلدی سے اسے تھام کر ریلنگ پر اپنا ہاتھ جمایا

ورنہ دونوں زمین بوس ہو جاتے

جبکہ عنان اب آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے معصومیت سے اسے دیکھ رہی تھی

اپنے دونوں ہاتھ فاطین کی گردن کے گرد باندھ دیے

جبکہ فاطین دھڑ یکنیہ کو گھوکے کر دیکھ رہا تھا

یہ کیا بچپنا ہے آن اگر گر جاتی فاطین نے دانت پیس کر کہا تو عنان نے اپنا چہرہ آگے کر کہ

فاطین کے کندھے پر زور سے اپنے دانت گاڑھ دیئے تکلیف سے فاطین نے اپنے جبڑے بھینچ کر عنان کو دیکھا جو شاید اس کا گوشت نکالنے کے چکر میں تھی

وہ ایکچولی میرے کولیگ نے پارٹی رکھی ہے تو بس وہی جا رہی ہوں

کیسی لگ رہوں آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بتایا اور آخر میں رائے لی

مائے اینگری برڈ تم کیوں چاہتی ہو یہ تمہارے کولیگ کی پارٹی کو اس کے جنازے میں بدل دوں سخت لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا تو عنان نے اپنی آنکھیں گھمائی

جیسے کہنا چاہتی ہو جو مرضی کہو

افففف ----ان غنڈوں کے لیڈر کو اپنی کار کہ ڈگی میں ڈالتے ہوئے ارحم نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر کہا

اور ایک طائرانہ نگاہ اس آدمی پر ڈالی جس کے پاؤں اپنی ٹائی سے جبکہ ہاتھوں کو اپنی جرابوں کو ساتھ ملا کر باندھا گیا تھا

اب کسی فلم کا تو ہیرو میں تھا نہیں جو باندھنے کا سارا سامان بھی ساتھ رکھتا ہے سر جھٹک کر کہتے موبائل نکال کر

ڈگی میں پڑے آدمی جس کا چہرہ ابھی تک ماسک میں قید تھا اس کی تصویر بنائی اور حیام کو سینڈ کر دی

اور اس آدمی کی طرف متوجہ ہوا

"جب تم لوگوں کہ پیسوں پر پلنے والے پولیس والے تم لوگوں کی حفاظت کر سکتے ہیں تم لوگوں کے راز چھپا سکتے ہیں

تو سوچو وہی پولیس والے جب اپنے ملک سے وفادار ہو تو تم لوگوں کا کیا حشر کر سکتے ہیں"

سر جھٹک کر ڈگی بند کی

کہاں ہو تم لوگ حیام اور مائیسہ کو ایک ساتھ میسج کر کہ کار میں

کیونکہ اندر جانے کا رسک نہیں لینا چاہتا تھا اگر کوئی اس پر نظر رکھ رہا ہوا تو وہ اس آدمی کو مارنے یا نکالنے کی کوشش ضرور کرے گا

روم میں چلیں فاطین نے اپنی ناک عنان کی ناک سے سہلاتے ہوئے سرگوشی کی

لیکن مجھے پارٹی میں جانا ہے ہنوز ویسے ہی فاطین پر جھکے ہوئے کہا تو اس بات پر فاطین کا سارا خمار اڑن چھو ہوا

اور گھور کر عنان کو دیکھا

"تمہیں ایسا لگتا ہے کہ میں تمہیں اتنا سج دھج کہ گھر سے باہر قدم بھی رکھنے دوں گا سخت لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا تو عنان نے کوفت سے آنکھیں گھما کر فاطین کے چہرے کی طرف دیکھا"

جو سیاہ آنکھوں میں خمار کی سرخی لیے روشن آنکھوں سے اسے ہی دیکھنے میں محو تھا

فاطین کے ایسے دیکھنے پر عنان کے دل نے ایک بیٹ مس کی

تو چلیں روم میں اپنی گرفت عنان کی کمر پر سخت کر کہ اس کے گال پر شدت سے اپنا لمس چھوڑتے ہوئے پھر سے سرگوشی کی

کیوں یہاں ڈرلگ رہا ہے کہ بابا نے دیکھ لیا تو تمہاری خیر نہیں اپنی انگلی کی مدد سے فاطین کے ماتھے سے لکیر کھینچتے ہوئے دائیں گال تک لاتے ہوئے سرگوشی میں کہا

تو فاطین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی

"تب تو فائیدہ ہو جائیں گا چاچو کو لگے گا ان کی بیٹی اور بھتیجا اب ایک دوسرے سے دور نہیں رہ سکتے تو چاچو جلد رخصتی کا فیصلہ سنائیں گے"

شوخ لہجے میں کہتے ہوئے عنان کو دیکھ کر آنکھ دبائی تو عنان نے سر جھٹکا

جبکہ فاطین کے چہرے پر اپنی انگلی پھیرنے کا عمل جاری رکھا کبھی دائیں گال سے تھوڑی تک آتی

وہاں سے بائیں گال پر پھر ناک پر پھر وہاں سے ہونٹوں پر آن کر ٹھہر جاتی
پھر دوبارا ماتھے سے یہی عمل جاری کرتی فاطین جزبے لٹاتی نظروں سے اسے دیکھنے میں مصروف تھا
مجھے بہکانے کی کوشش کر رہی ہو اپنے چہرے پر حرکت کرتا عنان کا ہاتھ تھام کر اس کی گردن میں چہرہ چھپاتے ہوئے کہا
تمہیں لگتا ہے کہ مجھے تمہیں بہکانے کی ضرورت ہے فاطین کی طرف دیکھ کر کہا جو عنان کے چہرے پر گردن پر جا بجا اپنا لمس چھوڑ رہا تھا
بالکل نہیں
فا---عنان نے سرگوشی سے بھی کم آواز میں کہا تو فاطین نے شدت سے اپنے لب عنان کی تھوڑی پر رکھ کر سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا
حکم جانِ فا اپنا لمس عنان کے ماتھے پر چھوڑتے ہوئے کہا
"جنگ جیتنا ضروری ہے یا پیار عنان کے سنجیدہ لہجے پر فاطین نے چونک کر اسے دیکھا"
پھر اپنا حصار توڑ کر دو قدم پیچھے کھڑا ہوا اور سنجیدہ نظروں سے عنان کو دیکھا
جو اس کے حصار توڑنے پر خونخوار نظر سے دیکھ رہی تھی پھر باقی کے دو سٹیپ اتر کر اس کے سامنے آ کر فاطین کے دونوں ہاتھ اپنی کمر پر رکھے اور گھور کر اسے دیکھا

"تم خود سے مجھ سے دور گئے تمہارا سر پھاڑ دوں گی میں دبے دبے لہجے میں چلا کر کہا تو فاطین نے جھٹکا دے کر عنان کو اپنے قریب کر لیا کہ اب وہ دونوں ایک دوسرے کی سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کر سکتے تھے"

"جنگ اگر اپنے حق کے لیے ہو تو پیار سے بھی ضروری ہے کیونکہ اگر پیار میں آپ کے پاس اپنا کوئی حق نا ہو تو پیار سے زیادہ وہ آپ کو ایک دن سزا یا قید لگنے لگتا ہے

"لیکن میں تم سے یہی کہوں گا آن اللہ پر توکل کر کہ پیار کا ہاتھ تھام کر یقین کی سیڑھی پر پاؤ رکھ دو تو میرا تم سے وعدہ ہے فاطین راجپوت تمہیں کسی میدان میں شکست نہیں ہونے دے گا"

سنجیدہ لہجے میں اپنے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا تو

عنان نے اپنی نم کھلاتی آنکھوں سے اس کی طرف د'

I [illegible]rs.

مجھے اپنی بہنوں سے بہت پیار ہے فا۔ میں ان سے بہت پیار کرتی ہوں۔ لیکن میں تمہیں بھی نہیں کھونا چاہتی۔ میں سیلفش نہیں ہوں۔مجھے سیلفش نہیں بننا فا

بھیگے لہجے میں کہتے ہوئے فاطین راجپوت کو تکلیف سے دوچار کر گئی

فاطین کا حصار توڑ کر پیچھے ہوئی تو فاطین نے تڑپ کر عنان کو دیکھا جو بری طرح اپنے لب کچلتی نم نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا فا مس آپ دونوں سے بہت بڑی الجھن میں ہوں خدا کو سمجھ لینا "

بھیگی آنکھوں سے فاطین کو دیکھتے ہوئے کہا تو فاطین راجپوت کو

عنان کے منہ سے ادا ہوا ہر لفظ اور عنان کی آنکھوں سے گرتا ہر آنسو تکلیف سے دوچار کر رہا تھا

میں سب ٹھیک کر دوں گا آن جسٹ ٹرسٹ می اپنے قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا تو عنان نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

آن محبت سے چور لہجے میں سرگوشی سے لہجے میں فاطین نے پکارا تو عنان نے چہرے کا رخ پھیر لیا

فاطین نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھا اور اپنا ہاتھ بڑھا کر عنان کا ہاتھ تھامنا چاہا لیکن عنان نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا

آن اس بار تنبیہ لہجے میں غصے کی آمیزش کے ساتھ کہا

جس پر عنان نے فاطین کی طرف دیکھا ابھی وہ دوبارا ہاتھ بڑھاتا جب عنان جھٹکے سے مڑی اور سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی

اپنے کمرے میں جا کر بند ہو گئی

جبکہ فاطین ساکت سا اپنے خالی ہاتھ کو دیکھ رہا تھا

مجھے تم سے بہت محبت ہے فا جکون ح .

لیکن تمہارے ساتھ کے لیے اپنی بہن کو کیسے نظر انداز کر دو

جس نے ہماری ماں کے مرنے کے بعد جب ہمارے بابا نے خود کو کمرے تک محدود کر لیا تھا

تب وہ ہماری ماں اور باپ دونوں بنی مں سکاس کام غ نظر اکمدار دوں

دروازے سے ٹیک لگا کر روتے ہوئے اپنی بے بسی بیان کی تو سننے والا کوئی نہیں تھا اور جو بن کہے سمجھ جاتا تھا وہ بھی اب وہاں موجود نہیں تھا

اپنے ارد گرد پھیلتی خوشبو سے اپنے پیچھے کھڑے شخص کا اندازہ تو ہو گیا تھا لیکن دل یقین نہیں کر پا رہا تھا

ہاتھ پاؤں بری طرح سے کپکپا رہے تھے

اپنی سانسیں اکھڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں

پرس پر گرفت مضبوط کی

جب پیچھے کھڑے شخص نے مائسہ کو اپنے حصار میں لیا

تو مائسہ نے اپنی سانس تک روک لی

"تمہیں پتا ہے آج تم اس ریڈ ڈریس میں جان لیوا حد تک خوبصورت لگ رہی ہو"

بوجھل لہجے میں سرگوشی کرتے ہوئے بسام نے اپنے لب مائسہ کے بالوں پہ رکھ دیے

بسام آپی کے پاس جانے تک تو ٹھیک تھا پر ماہ نے کہا تو

نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے اس کی پشت

لیکن تم یہ نہیں پوچھو گی کہ سہی معنوں میں مجھے اپنی جان کب نکلتی ہوئی محسوس ہوئی مائسہ کی بات کو سرے سے نظر انداز کر کہ سرد لہجے میں غرا کر کہا

تو مائسہ کو اپنے وجود سے جان نکلتی محسوس ہوئی

جب ایک دم بسام نے مائسہ کا رخ اپنی طرف کر کہ اسے سامنے دیوار سے پن کر دیا

اپنے دونوں ہاتھ مائسہ کے اردگرد دیوار پر ٹکا کر اس پر جھک آیا

مائسہ کو بسام کی تیز اور آگ سی تپش لیے سانسوں سے اپنا چہرہ جھلستا محسوس ہوا

"اس دن تم نے صرف ایک بات کہی تھی جو میرے دل کو بری طرح زخمی کر گئی

لیکن آج تم نے میرے سامنے کسی غیر مرد کی باہوں میں باہیں ڈالی تو سوچو مائسہ راجپوت اس سے مجھے کتنی تکلیف پہنچی ہوگی"

اپنا ہاتھ زور سے دیوار پر مارتے ہوئے لہجے میں آگ سی تپش لیے غرا کر کہا تو مائسہ نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی چیخ کا گلا گھونٹا

تمہیں بتاؤ کہ اس وقت میرا دل شدت سے کیا چاہ رہا ہے اپنا ہاتھ مائسہ کے کندھے سے ٹریس کرتے ہوئے اس کے دائیں ہاتھ تک لاتے ہوئے آبرو اچکا کر استفسار کیا

پوچھو مائسہ راجپوت کہ تمہارے شوہر کا اس وقت شدت سے کیا دل چاہ رہا ہے ایک دم سے چلاتے ہوئے کہا تو مائسہ نے اپنے آپ کو دیوار میں گم کرنا چاہا

بس ہچکیوں سے رو ہوتے تے مسے لہجے میں کہا ہاپ ' ' نے اپنی گلا

ں کے ٹوہیں نوکھی

ایک لفظ نہیں جکہا ہے بس پو لہجے میں گوشک جکر سہ ما

کے ٹوہیں نہ اپنے موانس گاڑیے

تکلیف پر مائسہ نے اپنی آنکھیں زور سے بھینچ کر اپنے دونوں ہاتھوں سے بسام کے کوٹ کو ہاتھوں میں دبوچ لیا

چلو میں بتاتا ہوں اپنے انگھوٹھے سے خون کی بوند صاف کرتے ہوئے بسام نے مائسہ کی بند آنکھوں کو دیکھ کر کہا

"میرا دل چاہ رہا ہے تمہارے اس ہاتھ کو اتنی بری سزا دوں کے میرے علاوہ یہ کسی کی طرف نا بڑھے"

سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا تو مائسہ نے اپنی آنکھیں کھول کر بسام کی طرف دیکھا کہ تبھی اس کے موبائل پر میسج آئی نوٹیفکیشن

مائسہ موبائل نکالتی اس سے پہلے ہی بسام نے جھپٹنے کے انداز میں پرس سے موبائل نکالا اور حیام کا میسج دیکھ کر خود سے ریپلائے کر دیا

"میں بسام کے ساتھ آجاؤں گی"

میسج سینڈ کر کہ موبائل آف کیا اور اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال دیا

اور مائسہ کا ہاتھ اپنی سخت گرفت میں لیتے باہر کی جانب قدم بڑھائے

جبکہ مائسہ کو اپنے ہاتھ کی ہڈیاں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئیں

گاڑی میں پٹکنے کے انداز میں مائسہ کو بٹھایا اور اپنی سائیڈ آکر گاڑی سٹارٹ کی

جبکہ مائسہ دروازے سے چپک کر بیٹھ گئی اپنا دل مائسہ۔ کو کانوں میں دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا

سنسان راستے پر گاڑی ایک جھٹکے سے روک کر مائسہ کی جانب آیا

مم ہیں مجھے ہیں ؛ ما جابسام اپنا وار چھڑتے

جو زبردستی مائسہ کو بازو سے کھینچتے ہوئے بیک سیٹ پر دھکیل چکا تھا

خود ساتھ بیٹھ کر دروازہ بند کیا اور مائسہ کی جانب د'

جو گہرے گہرے سانس لے رہی تھی

اپنے پرس میں ہاتھ ڈال کر انہیلر نکال کر منہ سے لگایا

تو بسام نے حیرت سے مائسہ کو دیکھا

جب اس دن بسام نے پوچھا تھا تب وہ ٹال گئی

مائسہ کے جھوٹ پر اس دن کا غصہ بھی عود آیا

لیکن ٹیک لگائے ریلکس انداز میں بیٹھ کر مائسہ کو دیکھنے لگا جواب سہمی نظروں سے بسام کو دیکھ رہی تھی

Tjffkket

اپنی جیکٹ اتارو بسام نے نرم لہجے میں کہا تو مائسہ نے حیرت سے نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا

کیکیل کہ مطلب لئے حیرسی پھا پوح ا ا نے کندھے آچکالیے

میں نے کہا اپنی جیکٹ اتاروں وائفی

اب کی بار سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا تو مائسہ کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی

نن نروہوتےئے نفی مسر یاہلتو ا ا نے کندھے آچکاکےٹ ہلوریدھاسہ بیٹھا

تو تم چاہتی ہو یہ کام میں خود کروں مائسہ کے چہرے پر آئی لٹ کو ہاتھ سے پیچھے کر کہ کہا

تو مائسہ نے جھرجھری لے کر اپنا چہرہ پیچھے کیا

بسام مجھے گھر جانا ہے پلیز روتے ہوئے اس سنگ دل سے کہا جسے اس کی حالت پر بھی رحم نہیں آرہا تھا

گھر چلیں گے مسسز مگر ایک خوبصورت رات ایک دوسرے کے ساتھ گزار کر ویسے بھی اس دن میرے قریب آکر تم اجازت دے چکی ہو مجھے عام سے لہجے میں مسکراتے ہوئے ایسے کہا

جیسے سب کچھ نارمل ہو ان کے درمیان

"اب تم خود اتاروں گی یا میں کروں یہ

لیکن پھر میں جیکٹ تک رکوں گا اس کی گارنٹی نہیں دوں گا پہلے سخت لہجے میں کہتے ہوئے آخری الفاظ پر لہجہ خود بخود بوجھل ہو گیا"

مم میں کرتی ہوں پتہ نہ ہاتھ جیکٹ بٹن کھولنے

ما نے کہا تو نے دو ہلکے جیکٹ

بسام کی تپش لیے نظریں مائسہ کو اپنے وجود میں گڑھتی محسوس ہو رہی تھیں ہاتھوں کی کپکپاہٹ میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا

جب ایک دم مائسہ کو اپنے کانپتے ہاتھوں پر بسام کے ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا جو مائسہ کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیے بٹن کھول کر جیکٹ کو اتار چکا تھا

جیکٹ کو اتار کر فرنٹ سیٹ پر اچھال دیا

اب دانتوں تلے ہونٹ دبا کر مائسہ کو مخمور نظروں سے دیکھ رہا تھا جو ہولے ہولے کانپنے میں مصروف تھی

ریڈ فراک میں اس کی دودھیا رنگت چمک رہی تھی

لائٹ لپ اسٹک سے سجے ہونٹ کپکپا رہے تھے جبکہ نیلی آنکھیں میچیں ہوئی تھیں

نازک خوشبوؤں میں بسے وجود کی رعنائیاں بسام کو بہکنے پر مجبور کر رہی تھیں

اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرکہ اسے اتار کر نیچے پھینکا بلیک کوٹ سے بھی چھٹکارا حاصل کرکہ اسے فرنٹ سیٹ پر اچھال دیا جبکہ اس دوران نظریں مسلسل مائسہ کے وجود کا طواف کر رہی تھیں اپنی وایٹ شرٹ کے اوپری دو بٹن کھول کر

بنا مائسہ کو سمجھنے کا موقع دیے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنی جانب کھینچا جو اس اچانک افتاد پر بسام کے سینے پر آگری

I [illegible]a

unconditionally

بوجھل اور گھمبیر لہجے میں سرگوشی کرتے ہوئے اپنے ہونٹ مائسہ کی بیوٹی بون پر رکھ دیے

بسام کا دہکتا ہوا لمس محسوس کرکہ مائسہ کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

مائسہ کی گردن پر اپنی ناک ٹریس کرتے ہوئے گہرے گہرے سانس بھرتے اس کی خوشبو کو خود میں اتارنے کی کوشش کی

بسام کی اس حرکت پر مائسہ کو لگا جیسے جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا ہو

اپنے دونوں ہاتھ بسام کے سینے پر رکھ کر اپنا چہرہ اوپر اٹھا کر بسام کو دیکھا

ماتھے پر بھورے بال بے ترتیبی سے بکھرے ہوئے تھے

چہرے پر ہلکی ہلکی بیرڈ اس کی وجاہت میں اضافہ کر رہی تھی

خمار لیے آنکھوں میں مائسہ کو اپنا عکس واضح نظر آرہا تھا

ابھی مائسہ پیچھے ہٹتی جب بسام نے اس کے بالوں میں اپنا ہاتھ الجھا کر اپنے چہرے پر جھکا لہ

اپنے ہونٹوں پر بسام کی سخت گرفت محسوس کر کہ مائسہ نے دونوں ہاتھوں ۔ سے اس کا کالر

دبوچ لیا

آنکھوں سے نا جانے کتنے ہی آنسو بہہ نکلیں

اپنے چہرے پر نمی محسوس کر کہ بسام نرمی سے پیچھے ہٹا تو مائسہ کو روتے ہوئے پایا

سختی سے اپنے ہونٹ بھینچ کر اسے دیکھا جو بے آواز رونے میں مصروف تھی

میرا قریب آنا کیا تمہیں تکلیف دے رہا ہے سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا اور اپنی

گرفت مائسہ کی کمر پر سخت کر دی

بسام کی بات پر مائسہ نے تڑپ کر دیکھا

اور روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

تو بسام کو اپنے رگ و پے میں سکون سرائیت کرتا محسوس ہوا

مائسہ کو بانہوں میں بھر کر سیدھا ہو کر بیٹھا

تو کیا ہوا ہے مائسہ اپنے ہونٹوں سے آنسوں چنتے ہوئے سرگوشی کی تو مائسہ نے بری طرح

اپنے لب کچل ڈالے جس پر بسام نے سخت نظروں سے اسے گھورا

[illegible]n..

نم لہجے میں کہا تو بسام نے تڑپ کر مائسہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا

Why[illegible]a...You

تم کب سے میری بن چکی ہو مائسہ اب تو صرف میری ہونا ہے"

بوجھل لہجے میں اپنا سر مائسہ کے سر سے ٹکا کر کہا

بسام اگر میں کچھ کہوں تو آپ پورا کرو گے لہجے میں آس لیے پوچھا تو بسام نے آنکھیں کھول کر مائسہ کی جانب دیکھا

حکم کرو جانِ بسام اپنے لبوں سے مائسہ کی ناک کو چھو کر کہا جس پر مائسہ کے چہرے پر گلال بکھر گیا

Just[illegible]n,

"میں آپ سے صرف یہ سننا چاہتی ہوں کہ بسام راجپوت آپ صرف اور صرف میرے ہو، گزرے ہوئے کل میں بھی آپ میرے تھے، آج بھی اور آنے والے کل میں بھی آپ صرف میرے ہی رہو گے چاہے میں رہوں یا نا رہوں"

شدت بھرے لہجے میں کہتی بسام کو مسکرانے پر مجبور کر گئی

شدت سے اپنا لمس مائسہ کے کندھے پر چھوڑ کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا جواب سنجیدہ نظروں سے بسام کے جواب کی منتظر تھی

b[illegible]d

[illegible]ate

[illegible]ted

"میں اپنی پہلی سانس سے مائسہ راجپوت کا تھا، آج بھی مائسہ راجپوت کا ہوں، اور جنت تک صرف مائسہ راجپوت کا رہوں گا

اللہ کے سوا مجھے مائسہ راجپوت سے دنیا کی کوئی طاقت جدا نہیں کر سکتی"

مائسہ راجپوت ایک نشے کی مانند میری رگوں میں بستی ہے۔مجھے مائسہ راجپوت کا نشہ ہے"
شدت بھرے لہجے میں سرگوشی کرتے مائسہ کو خود میں بھینچ لیا
بسام کے منہ سے ادا ہوا ہر لفظ مائسہ کو اپنے جلتے دل پر ٹھنڈی پھوار کی طرح محسوس ہوا پھر ایک دم سے جھک کر اپنا لب بسام کے ہونٹوں پر رکھ کر شدت سے اس کے لمس کو محسوس کرنے لگی
بسام نے مسکراتے ہوئے اپنے ہونٹوں پر اس کی شدتیں برداشت کی جب تھوڑی دیر بعد مائسہ نے اپنا چہرہ بسام کی گردن میں چھپا کر آنکھیں موند لیں
بسام نے تھوڑا آگے ہو کر اپنا کوٹ اٹھا کر مائسہ کے کندھوں پر اچھی طرح سے پھیلا کر اپنا چہرہ مائسہ کے سر پر ٹکا کر آنکھیں موند لیں

فاطین جیسے ہی کلے نیال کے فارم ہاؤس میں بنی بیسمنٹ میں داخل ہوا تو کچھ لوگوں کے سسکنے کی آواز سن کر ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی
ہاتھ بڑھا کر لائٹس آن کی اور اپنے ہاتھ میں تھامیں لکڑیاں وہاں نیچے پھینکیں
ایک نظر ان لوگوں کی طرف دیکھا
جو پچھلے ایک ہفتے سے یہاں قید تھے

جسم سے نکلنے والے خون سے کپڑے چپکے ہوئے تھے

جب جب خون خشک ہوجاتا تب تب فاطین راجپوت ہیں کہ آواز نکل جاتی دیتے

لیکن آج وہ خود دوسری بار یہاں رات کے اندھیرے میں آیا تھا

عنان کے الفاظ نے جو آگ سینے میں لگائی تھی اس آگ میں کسی کو تو جلانا تھا نا

ایک نظر سلگتے منہ نفی میں سر ہلاتے آدمیوں کو دیکھا جن کے جسم میں جگہ جگہ کٹ ہوئے تھے

سائیڈ پر پڑا مٹی کا تیل اٹھایا اور ان لکڑیوں پر ڈال کر آگ جلا دی

تم لوگوں کو پتا ہے جان سے کیوں نہیں مارا تم لوگوں کو گردن موڑ کر ان کی طرف دیکھا

چلو بتاتا ہوں تم لوگ کیسے بولو گے ان کے منہ پر بندھی ٹیپ کی طرف اشارہ کر کہ کہا

تب تم لوگوں نے میری بیوی پر غلط نظر ڈالی تھی اس حساب سے سزا دی جان سے نہیں مارا کیونکہ ناحق کسی کی جان نہیں لیتا فاطین راجپوت

لیکن آج تم لوگوں کا ریکارڈ پتا چل چکا ہے تم لوگ تو قاتل نکلے یار قہقہہ لگاتے ہوئے ان کی طرف دیکھا

تو قاتل کو سزا دینا تو بنتا ہے نا آگ سے جھلستی لکڑی اٹھا کر قدم ان کی جانب بڑھائے

اس شخص کے پاس آیا جس نے عنان کا سکارف کھینچا تھا

منہ سے ٹیپ کھینچ کر اتاری جس پر اس شخص کے ہونٹوں سے سسکی نکلی

نن نہ م رکڑیں شخص نے روہوتے گڑگڑا گڑگڑکہا

اگر میری بیوی اپنی حفاظت نا کر پاتی تو کیا تم نے رحم کرنا تھا اس پہ آگ سی تپش لیے غرا کر کہا اور پھر

سرد نظروں سے اسے دیکھتے لکڑی اس کے ہاتھ پر رکھ دی

بیسمنٹ کی خاموشی میں اس آدمی کی چیخوں سے در و دیوار کانپ اٹھے اور پھر فاطین راجپوت نے ایک ایک کو اس درد سے روشناس کروایا

کسی کے ہاتھ پر کسی کے سینے پر آگ سے دہکتی لکڑی رکھی

جس پر وہ سب ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئے

فاطین مضبوط قدم لیتا لوہے کی راڈ کے پاس آیا جو ایک طرف سے کافی نوکیلی تھی

اسے آگ میں جھلساتے ہوئے اپنے آدمی کو آواز دے کر انہیں ہوش میں لانے کا کہا

جیسے ہی وہ سب ہوش میں آئے تو فاطین راجپوت کے ہاتھ میں دہکتی راڈ دیکھ کر چلانے لگے

"بہت شوق ہے نا دوسرے کی عزت پر نظریں گاڑھنے کا یہ نظریں ہی تم لوگوں کے نفس کو بے قابو کرتی ہیں جب یہ ہی نا رہے گی پھر تم گناہوں سے دور اور وہ معصوم بچیاں تم لوگوں کی حوس سے دور"

چھوٹے چھوٹے مگر مضبوط قدم لیتا ان کے پاس آیا

اور پھر اس راڈ سے فاطین راجپوت نے ان کی حوس کی ماری آنکھوں کو ختم کر دیا

بیسمنٹ میں ان کی چیخوں سے قیامت کا گمان ہوتا تھا

اپنے آدمیوں کو انہیں مار کر ٹھکانے لگانے کا حکم دیتا باہر آیا

"اب تمہارا دماغ ٹھکانے لگانے کی باری ہے مسسز فاطین راجپوت" دانت پیس کر اپنے دل میں عنان سے مخاطب ہوا

حیام نے جیسے ہی حسام کا کوٹ اپنے وجود سے جدا کیا تو

آئینے میں اپنی گردن پر جا بجا اس کی شدتوں کے نشان واضح ہونے لگے

اسے اب سمجھ آیا کیوں نواب صاحب نے اپنا کوٹ زبردستی اسے پہنا کر سخت لہجے میں اسے کوٹ روم میں ہی جا کر اتارنے کا کہا تھا

حیام کس دل کر رہا تھا کہ وہ اب سامنے آئیں تو اس کا حشر بگاڑ دے

ابھی وہ اپنے خیالوں میں گم تھی جب ارحم کی کال پر چونکی

ہاں بولو ارحم کوٹ کو ہینگ کرتے ہوئے پوچھا

کل تم چاروں مجھے تم لوگوں کے فارم ہاؤس میں ملو"

کیوں سب خیریت حیام نے کبر ڈ بند کر کہ حیرت سے استفسار کیا

تمہیں جس کی پکچر سینڈ کی ہے اس کا چہرہ دکھانا ہے

تو کل صبح نو بجے تک تم سب وہاں ملو مجھے سنجیدہ لہجے میں اپنی بات مکمل کر کہ کال بند کر دی

حیام نے واٹس ایپ گروپ میں نبال لوگوں کو میسج کر کہ صبح ریڈی ہونے کا کہا

اور اپنے کپڑے لیے واشروم میں بند ہو گئی

دانیال ٹرے میں کپ رکھ کر ٹیبل تک آیا اور ایک کپ فاطین دوسرا احسام کے سامنے رکھا

اور بغور دونوں کی جانب دیکھا جہاں ایک کے چہرے پر مسرور مسکراہٹ تھی جبکہ دوسرے کے تاثرات سپاٹ تھے

کوٹ کہا ہے آپ کا دانیال نے اپنا کپ لبوں سے لگاتے ہوئے سرسری سا پوچھا

تمہاری بھابھی کے پاس حسام نے آنکھ دبا کر کہا اور اپنا کپ اٹھا کر لبوں سے لگایا

جس پر دانیال نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا

تو پھر آپ یہاں کیا کر رہے ہیں دانیال نے چھیڑنے والے انداز میں کہا تو حسام کا

خوبصورت قہقہہ گونجا

جس پر فاطین نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا

"ابھی تمہاری بھابھی مکمل طور پر مجھے جھیل نہیں سکتی، تو اپنی نازک سی بیوی پر رحم

کھاتے ہوئے اپنے دل پر پتھر رکھ کر یہاں چلا آیا پہلے شوخ اور آخر میں رنجیدہ لہجے میں کہا'

اس بار دانیال کا ضبط کرنے کے باوجود بھی قہقہہ چھوٹ گیا جس پر فاطین نے اسے گھورا

پاگل کتے نے کاٹا ہے تم دونوں کو جو پاگلوں کی طرح قہقہے لگا رہے ہو فاطین کے چلا کر کہنے

پر دانیال نے سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھا

ہمیں تو چلو پاگل کتے نے کاٹا ہے مان لیا تمہیں کیا عنان نے کاٹا ہے جو اتنا جل بھن رہے

ہو حسام نے قہقہہ لگا کر کہا تو فاطین نے اپنا جوتا اتار کر اسے مارا جس پر حسام نے جلدی

کشن اٹھا کر سامنے کیا

کاٹنے کی بات پر فاطین کو اپنے کندھے کا زخم یاد آیا جو شاور کے دوران اس نے دیکھا تھا

جہاں عنان کے دانتوں کے نشان دائرے کی صورت میں بنے تھے اور اردگرد سے سکن

نیلی ہوئی پڑی تھی

تو مطلب ہماری بھابھی نے ہی کچھ کہا ہے فاطین کو خیالوں میں گم دیکھ کر دانیال نے سوچ سمجھ کر کہا

کیونکہ حسام کی طرح وہ زو معنی جملے کس کر فاطین سے اپنی درگت نہیں بنانا چاہتا تھا

تبھی حسام کے موبائل پر میسج وصول ہوا تو حسام نے اپنا موبائل آن کیا

"ماضی کے ساتھ اسلام آباد میں موجود ہوں میں صبح اس ایڈریس پر ملو مجھے"

شاہ میر کا میسج پڑھ کر حسام نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر ان دونوں کی جانب دیکھا جو سنجیدہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے

"کل ہمارے سامنے ماضی کھولا جائے گا تو دعا کرو کہ کچھ ایسا نا ہو کہ ہم ان سے نظریں نا ملا سکے کہ ہم انہیں اکیلا چھوڑ گئے تھے"

حسام کی بات پر فاطین نے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا اور تن فن کرتا اپنے کمرے میں جا کر بند ہو گیا

جب کہ دانیال نے جبڑے بھینچ کر اپنا سر صوفے سے ٹکا دیا

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/

وہ چاروں اس وقت شاہ میر کے سامنے بیٹھے تھے جو لیپ ٹاپ پر کچھ ٹائپ کرنے میں مصروف تھا

جبکہ دانیال کا ضبط جواب دے رہا تھا

ابھی دانیال کچھ کہتا جب شاہ میر نے اپنے لیپ ٹاپ کا رخ ان کی طرف کیا

تو بتاؤ بسام اور حسام اکیلے دیکھنا پسند کرو گے یا سب کے سامنے ہی شاہ میر نے اپنی چئیر پر ٹیک لگا کر کہا تو انہوں نے حیرت سے شاہ میر کو دیکھا اور پھر لیپ ٹاپ کی سکرین کو جس پر ایک فولڈر میں دو ویڈیوز اور ایک فائل تھی

جس کا اندازہ انہیں نہیں ہو سکا کہ اس میں کیا ہو گا

یہ ہے کیا اور تمہیں کیسے ملی بسام نے دانیال کو پیچھے کر کہ اس کی جگہ سنبھالی جو لیپ ٹاپ کے بالکل سامنے تھی

یہ مسز حسام راجپوت کے پرانے لیپ ٹاپ کو ہیک کر کہ نکالی گئی ہے

شاہ میر نے طنزیہ نظروں سے حسام کو دیکھ کر کہا جسے شاہ میر کی نظریں چبھتی ہوئی محسوس ہوئی

تم سب کہ سب اتنے سالوں سے ایک سازش میں گھرے رہے

اپنے ساتھ ہوئے ہر حادثے کو اپنی غفلت سمجھتے رہے جبکہ وہ سوچی سمجھی سازش تھی

اس بار فاطین اور دانیال کو دیکھ کر کہا جس پر انہوں نے پہلو بدلا جب کی بسام نے ویڈیو پلے کر دی

جبکہ کمرے میں پن ڈراپ خاموشی چھا گئی

کیونکہ ویڈیو میں مائسہ ہاتھ میں بکس پکڑے ڈرائینگ روم میں داخل ہو رہی تھی

ماضی

دس سال پہلے

ماما یار سوپ فنش کریں یہ پندرہ سالہ حیام زبردستی رخسار بیگم کو سوپ پلانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی

نہیں حیام دل نہیں چاہ رہا میرا بچے انہوں نے بددلی سے چمچ پیچھے کر کہ کہا تو حیام نے بے بسی سے انہیں دیکھا

جن کی پچھلے ایک مہینے سے طبیعت خراب تھی ڈاکٹر کو چیک کروانے پر بس یہی معلوم ہوا کہ انہیں خون کی کمی ہوئی ہے

لیکن ان کی حالت دن بدن بگڑتی جا رہی تھی

تو ٹھیک ہے راشدہ کو آپ کے لیے قیمہ بنانے کا کہہ دیتی ہوں حیام نے باؤل ٹرے میں رکھ کر کہا

حیام لگاگوں فون آیا رخسار بیگم نے حیام کے ہاتھ ہاتھ کھا و جا کھ جانے ی

نہیں اور اس بار میں کر بھی نہیں رہی پھوپھو کال اٹینڈ کر کہ اتنی باتیں سناتی ہیں پھر آخر میں انہوں نے یہی کہنا ہوتا ہے وہ گھر نہیں حیام نے منہ بگاڑ کر کہا تو رخسار بیگم مسکرا دی

اپنی ماں کو غلط مت سمجھنا حیام لیکن وہ چاروں میرے دل کے بہت قریب ہیں، تسلیم آپی کے مجھ پر بہت احسانات ہیں وہ نا ہوتی تو یہ خاندان والے مجھے جیتے جی مار دیتے

رخسار بیگم نے سر تکیے سے ٹکاتے ہوئے کہا

اگر کبھی وہ لوٹ آئیں تو زیادہ ناراض نا ہونا حیام اور اپنی بہنوں کو بھی یہی سمجھانا

حسام بہت محبت کرتا ہے تم سے اگر وہ آکر تم سے رشتہ بڑھانا چاہے تو اس کا ہاتھ تھام لینا اور اگر وہ رشتہ توڑنا چاہے تو اپنے دل پر جبر کر لینا بیٹا رخسار بیگم کی بات پر حیام نے تڑپ کر دیکھا

ماما آپ اپنی بیٹی سے ایسے کیسے کہہ سکتی ہیں لہجے بے بسی لیے کہا تو رخسار بیگم مسکرا دی

آنا رشتوں کو ختم کر دیتی ہے حیام ، اور میاں بیوی کا رشتہ آنا کے ساتھ پروان نہیں چڑھتا

حیام کی بات کو سرے سے نظر انداز کر کہ کہا تو حیام نے مسکرا کر ان کی طرف دیکھا

آج کل تو ویسے بھی ان کی باتوں میں وہی چاروں بھائی شامل ہوتے تھے

ٹھیک ہے نہیں بناتی آپ آرام کریں میں عنان لوگوں کو دیکھ لوں کھانا کھایا یا نہیں حیام نے اٹھتے ہوئے کہا تو انہوں نے سر ہلا دیا

کب تک مرے گی وہ عورت اتنے مہینے ہو گئے زہر دیتے ہوئے صفیہ بیگم کی دھاڑ پر ملازمہ نے گڑبڑا کر کچن سے باہر دیکھا

بس بیگم صاحبہ کام ہونے ہی والا ہے ملازمہ نے منمنا کر کہا تو صفیہ بیگم نے ہنکارہ بھرا

ڈاکٹر نے کیا کہا تھا

جی ڈاکٹر کو میں پہلے ہی پیسے بھجوا چکی تھی ان کی رپورٹس لانے سے پہلے اس نے بھی وہی کہا جو ہم نے کہنے کو کہا تھا کہ خون کی کمی ہے ملازمہ نے منمنا کر کہا تو صفیہ بیگم کا قہقہہ گونجا

ٹھیک ہے ادو دن میں اس کے مرنے کی خبر پہنچ جانی چاہیے ورنہ تمہاری لاس بھی تمہارے والوں کی دعا بھی نصیب نہیں ہوگی یہ صفیہ بیگم نے چنگھاڑ کر فون بند کیا۔ جبکہ راشدہ نے جلدی سے موبائل چھپا دیا

بابا کب تک آئیں گے آپ نبال نے منہ بنا کر پوچھا کیونکہ رضوان صاحب پچھلے پندرہ دن سے میٹنگ کے سلسلے میں ملک سے باہر گئے ہوئے تھے

بس میری گڑیا جیسے ہی فلائٹ ملے گی بابا آجائیں گے

اچھا ابھی فون بند کرو بابا کو جانا ہے بعد میں بات ہوئی

اللہ حافظ بابا اپنا خیال رکھیئے گا نبال نے فون رکھ کر عنان اور مائسہ کو دیکھا جو اپنے سکول کا کام کرنے میں مصروف تھی

آن تم میں ذرا شرم نہیں ماما جب سے بیمار ہوئیں ہیں حیام اپنے ایگزامز کی تیاری چھوڑ کر ماما کا خیال رکھ رہی ہے اور تم ذرا جو اس کا ہاتھ بٹا دو نبال نے اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھ کر عنان کو گھور کر دیکھا

میں ابھی جا ہی رہی تھی ماما کو اٹھانے اور پھر اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاوں گی انہیں عنان نے اٹھتے ہوئے منہ چڑا کر کہا تو نبال نے اس کی پاگلوں جیسی حرکت پر ناک سے مکھی اڑ

ماما او میرا ماما ٹھ۔ جائیں ای ی پہ عنان نے دروا کھولا ری ٹس لائ اون

کر ہوئے ئے کو چرا کے نے تیز ، ، آوا ر من یا گا تو ا : نے ا پنے کا پہ نا ہاتھ

یارماما اٹھ بھی جائیں بارہ بج رہے ہیں عنان نے رخسار بیگم کو کندھے سے ہلاتے ہوئے کہا اوران کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے تو اسے رخسار بیگم کا وجود ٹھنڈا یخ محسوس ہوا دل ایک دم سے دھڑکا اوریک دم سے رخسار بیگم کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا ماما---مام اٹھیں کیا ہوا ہے کپکپاتے لہجے میں ان کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے کہا

کیوں تنگ کر رہی ہو مام کو آن حیو ؟ رخسار بیگم کے لیے ما کھانے کر آرہی تھی عنان

ان پر جھکے جھکے ہی نفی میں سر ہلا کر کہا تھا

نن ، یا حیہ میں نہیں کر رہی ہیں بھوکی نن بھوکی عنان

نے روتے ہوئے پلٹ کر اسے کہا جسکے کیفیت میں ہیں کچھ دیر ہی تھی

کھانے کی ٹرے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین بوس ہوگئی تو حیام کو اپنا آپ بھی زمین میں دھنستا محسوس ہوا

جبکہ عنان اب دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی

عنان کے رونے پر نبال اور مائسہ بھی بھاگی آئی مگر اندر کی صورتحال دیکھ کر مائسہ دروازے کے ساتھ ہی بیٹھتی چلی گئی

جبکہ نبال بھاگ کر رخسار بیگم کے پاس گئی عنان کو پیچھے کر کہ ان کے سینے پر سر ٹکا کر ان کی دھڑکنیں سننی چاہی جو بالکل ساکت تھی

تب تک راشدہ بھی بھاگی آئی

یہ کیا ہوگیا بیگم صاحبہ کو چہرے پر مسکنیت طاری کرکہ رخسار بیگم کی سانسیں محسوس کرتے ہوئے بولی جو بالکل ساکن تھی

رخسار گاڑی نکلواؤ حیام نے آگے بڑھ کر نبال کو اشارہ دیا کہ رخسار بیگم کو تھام کر اٹھائے ماما بس بیہوش ہوئی ہیں اپنے بازو سے آنکھیں پونچھتے ہوئے حیام نے عنان کو چپ کرواتے ہوئے کہا جو روتے روتے زمین پر بیٹھ گئی تھی

میری ماما حیام میری ماں میری ماں اللہ نہیں پلیز نہیں میری ماما کو نہیں لے کے جانا میں نہیں جانے دوں گی مائسہ روتے ہوئے حیام اور نبال کو پیچھے کرتے ہوئے چلائی اور رخسار بیگم سے لپٹ گئی

حیام باجی حوصلہ کریں بیگم صاحبہ اب نہیں رہی اپنی بہنوں کو سنبھالیں حیام کی توجہ عنان کی طرف کی جو ہوش و خرد سے بیگانہ ہوئی پڑی تھی

باجی اب ہاسپٹل لے جانے کا کوئی فایدہ نہیں ہے آپ کو پتہ نہیں یہ ہاسپٹل والے کتنی بے حرمتی کرتے ہیں لاش کی آپ بس صاحب جی کو فون کر دے

رضوان صاحب کو فون کیا تو انہیں کئی پل اپنی سماعتوں پر یقین ہی نہیں آیا لاکھ کوشش کے باوجود بھی وہ واپس نا آئے لائے سبھی فلائٹس ایک ہفتے کے لیے بند تھی

صفیہ بیگم کو کال کر کہ بتانا چاہا تو ان کا نمبر بند تھا

اور پھر حیام اور نبال نے ان سب کا انتظار کیے بغیر اپنی ماں کو غسل دیا

اور ارحم اور انصار صاحب اور ان کے کچھ جاننے والوں نے جنازے کو کندھا دیا

جبکہ عنان اور مائسہ ہوش میں نہیں تھی

اور پھر جب پندرہ دن بعد رضوان صاحب گھر واپس آئے تو اپنے اجڑے گھر کو دیکھ کر دھاڑے مار مار کر روئے

انہیں یہ سب اپنی غلطی لگ رہی تھی نا وہ جاتے اور شاید یہ سب نا ہوتا

اور پھر انہوں نے اپنے آپ کو اپنے کمرے تک محدود کر دیا

تم نے حسام سے بات کرنے کے لیے کال کی تھی باجی کو رضوان صاحب نے کھانا کھاتے ہوئے حیام سے پوچھا

جی بابا اپنی پلیٹ پر سر جھکائے جواب دیا تو انہوں نے اپنی چاروں بیٹیوں کی جانب دیکھا

اب مت کرنا حیام انہوں نے اپنا چمچ پلیٹ میں رکھتے ہوئے کہا

کیوں بابا وہ ہمارے کزن بھی تو ہیں عنان نے اپنی پلیٹ پیچھے کھسکاتے ہوئے خفگی سے پوچھا

جانتا ہوں مگر تم لوگوں کی پھوپھو---انہوں نے بے بسی سے اپنی بیٹیوں کو دیکھا

پھوپھو نے کچھ کہا ہے کیا بابا نبال نے نم نگاہوں سے ان کی طرف دیکھ کر پوچھا

ہاں ابا کو بلیٹ غ مت سمجھیڈ ---نا ہی یہ کہ مجھے تم لوگوں پر یقین نہیں

لیکن باجی وہ چپ ہو گئے جیسے کہنے کی ہمت نا ہو

کیا بابا نبال کے پوچھنے پر انہوں نے گہری سانس بھر کر ان کی طرف دیکھ

ان کا کہنا ہے اب تو رخسار بھی نہیں رہی اور میں سارا دن گھر نہیں ہوتا تو حسام لوگوں کو

پاکستان ابھی بلانا ٹھیک نہیں نپے تلے لفظوں میں انہوں نے کہنا چاہا

جس پر حیام نے اپنے ہونٹ بھینچ کر انہیں دیکھا

وہ کہہ رہی تھیں کہ میں حسام سے بول دوں کہ اسے پاکستان آنے کی ضرورت نہیں اپنے

بزنس اپر دیہاں دے کھو وہ تم لوگوں ابھی طہ را نہ رکھے اس طرح

ان لوگوں کا پڑھائی اور بزنس پر دیہان نہیں لگے گا اور تم لوگوں کی پڑھائی بھی

ڈسٹرب ہوگی رضوان صاحب نے سر جھکائے جواب دیا تو مائسہ کے ہونٹوں پر تلخ

مسکراہٹ آئی

اور آپ نے کہہ دیا بابا تلخ مسکراہٹ سے ان کی طرف دیکھ کر کہا تو انہوں نے بے بسی

سے ان کی طرف دیکھا

میں نہیں چاہتا وہ میری بیٹیوں کے کردار پر کوئی بات بنائے ---اور تم لوگوں سے ان کا رشتہ منگنی کا نہیں نکاح کا ہے اور یہ رشتہ بہت مضبوط ہوتا ہے بیٹا

اوران شاء اللہ وہ جلد ہی لوٹ آئیں گے بس تم لوگوں کی پڑھائی کمپلیٹ ہو جائے میں باجی کی بجائے تم سے بات کروں گا

انہوں نے اٹھتے ہوئے حیام اور عنان کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے

تم پیپر کب دو گی اب نبال نے ماحول میں پھیلی کشیدگی کو کم کرنے کی خاطر حیام سے پوچھا جو اپنے پیپرز نہیں دے سکی تھی

رزلٹ آجائے پھر سپلی میں دے دوں گی

اگر تمہارے پیپرز ہو گئے ہوتے تو میں تمہیں بتاتی کہ کس کالج میں ایڈمیشن لینا عنان نے اٹھتے ہوئے حیام کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا جس پر مائسہ نے آبرو آچکا کر اس کی طرف دیکھا

کیا---ایسے کیوں دیکھ رہی ہو سب عنان نے گھور کر انہیں دیکھا

تم حیام کے لیے کالج کی بجائے اپنی سٹڈی پر دیہان دو نبال نے دانت پیس کر جواب دیا جس کا پڑھنے کا بالکل دل نہیں کرتا تھا

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/

سٹڈی پر بنا دیہان کے ہی آ تنے اچھے پیپر زدے دیے نا میں نے

چپ کرو دونوں اور جا کر سوجاؤ

اور مائسہ آپ میرے ساتھ سونا میں سکول کا کام بھی کروادوں گی

ان دونوں کو ڈانٹنے کے بعد حیام نے مائسہ کو بولا جواب بہت حساس ہو چکی تھی

حیام کی بات پر مائسہ نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا

تین سال بعد

آج آپ کا کام ہو جائے گا لیکن ویڈیو میں اپنے لیے بناؤ گا اور اسے کب اور کیسے استعمال کرنا ہے وہ میری مرضی ہو گی

اصغر حیات نے میسج ٹائپ کر کہ صفیہ بیگم کو سینڈ کیا

جس پر اگلے ہی پل ان کی کال آئی تو اصغر حیات نے خباثت سے قہقہہ لگایا

جی حکم کریں اپنا سر صوفے کی پشت سے ٹکا کر کہا

کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیے ویسے تو راشدہ نیند کی گولی دے چکی ہے رضوان کو

اور وہ تینوں بھی اس وقت گھر نہیں آئیں گی

اگر پھر بھی کچھ ہوا تو سارا قصہ اس لڑکی پر ہی ڈال دینا کہ اس نے ہی ورغلایا تھا

ویسے بھی مجھے یقین ہے اپنے بھائی پر اپنی بیٹیوں کی عزت رکھنے کے لیے یہ بات دبا دے گا

اور ویڈیو کا جو بھی کرو میرا سر درد نہیں بس میری بیٹی کی اس ناگن سے جان چھڑوا دو تاکہ وہ بسام اسے جلد از جلد طلاق دے صفیہ بیگم کی نفرت بھرے لہجے میں اصغر حیات کا خباثت سے قہقہہ گونجا

فون رکھیئے میری پرنسسز شاید آ رہی ہے خباثت بھرے لہجے میں کہا تو صفیہ بیگم نے بھی اس کی بات پر قہقہہ لگایا اور فون بند کر دیا

حیام اپنے بابا کا بزنس سنبھال رہی تھی اسی لیے وہ اس وقت آفس میں اور عنان اور نبا کالج میں ہوتی تھی

مائسہ رخسار بیگم کے مرنے کے بعد سے خاموش ہو گئی تھی اس نے گھر میں رہ کر پڑھنا چاہا تو حیام نے اس کی بات مان لی

دو ماہ پہلے اس کے ٹیچر کو کہی جانا تھا اس لیے انہوں نے مائسہ کو اپنے دوست سے پڑھنے کا کہا جس پر مائسہ نے ہاں بول دیا

اگلے دن مائسہ کے ٹیچر اپنے ساتھ اصغر حیات کو لائیں ---جنہوں نے مائسہ کو دو سبجیکٹس پڑھائے تو اسے بہت اچھے سے سمجھ آئی

وہ اس بات پر بہت خوش تھی لیکن اسے نہیں پتا تھا وہ استاد کی صورت میں ایک درندہ ہے جسے اس کی پھوپھو نے اس کی زندگی برباد کرنے کے لیے بھیجا ہے

اور پھر آہستہ آہستہ ان کا مکروہ چہرہ مائسہ کے سامنے آنے لگا

وہ حیام کو بتانا چاہتی تھی مگر اسے اتنی بری طرح سے ڈرایا گیا تھا کہ وہ خاموش ہو جاتی

مائسہ نے ڈرتے ڈرتے اپنے قدم ڈرائینگ روم میں رکھے

چھوٹے چھوٹے قدم لیتی کانپتے جسم کے ساتھ صوفے کے پاس آکر کھڑی ہو گئی

یلو کلر اس کی دودھیا رنگت پر جچ رہا تھا نیلی آنکھوں میں ڈر ہچکولے لے رہا تھا ایک آنسو پلکوں کی بار توڑتے ہوئے رخسار پر بہہ گیا

جب اصغر حیات نے بازو سے کھینچ کر اپنے پاس صوفے پر بٹھایا

آہ ہ مائسہ کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی جس پر اصغر حیات نے مائسہ کے منہ پر تھپڑوں کی بارش کر دی

ایک لفظ نہ نکلے منہ سے ورنہ جان سے مار ڈالوں گا مائسہ کے بال مٹھی میں دبوچ کر اس کے چہرے پر غرایا تو ڈر کے باعث مائسہ نے اپنی چیخوں کا گلا گھونٹ لیا

پل ۔ مت ماریں ہچکیوں کو روک کر روندھی ہوئی آواز میں کہا تو اصغر حیات نے اپنی مضبوط گرفت میں مائسہ کا منہ دبوچ لیا

ہاہاہااوو میری پرنسز کو درد ہوتا ہے مکروہ ہنسی ہستے مائسہ کے بالوں پر گرفت سخت کر دی جس پر مائسہ نے مٹھیاں بھینچ کر تکلیف ضبط کی

وہ دیکھو سامنے کیمرا---اج یہ کیمرا تمہاری خوبصورتی کو خود میں قید کر لے گا

پلیز نہیں ---روتے ہوئے اپنا سر مسلسل نہیں میں ہلاتے ہوئے کہا جس پر اس درندے نے پھر سے اس کے چہرے پر تھپڑ برسانے شروع کر دیے

جس پر مائسہ کے ہونٹ پھٹ چکے تھے گلابی چہرہ دونوں طرف سے سوجھ چکا تھا

اصغر حیات کے ہاتھ روکنے پر مائسہ نے جلدی سے وہاں سے اٹھنا چاہا جس پر اصغر حیات نے بازو سے تھام کر اسے صوفے پر پٹکا تو مائسہ اوندھے منہ صوفے پر جا گری

اپنی شرٹ اتار کر مائسہ کے چہرے پر پھینکی جو اٹھ کر صوفے کے ساتھ چپک کر بیٹھ چکی تھی

ادھر آ کر بیٹھو میری گود میں اصغر حیات کی سنسناتی ہوئی آواز اس کے کانوں میں گونجی

نن ۔ نہیں پیچھے ہوں ڈرتی آواز میں خود کو پیچھے گھسیٹتے ہوئے کہا

ہاہاہا کیوں پرنسز کو ڈر لگ رہا ہیں خباثت سے قہقہہ لگا کر اس کے جسم کو چھونا چاہا جو تھر تھر کانپ رہی تھی

میں نہیں ہوں پرنسز ڈونٹ ٹچ می ایک دم چلا کر کہا جس پر سامنے والا نے اس کا منہ اپنے ہاتھوں میں دبوچ لیا

پرنسز نا صحیح میری رکھیل تو تم ہی بنو گی اور پھر تمہاری وہ بہنیں کمینگی سے مائسہ کے چہرے پر ہاتھ پھیر کر کہا جو آنکھیں میچیں کانپ رہی تھی

مم۔۔ میرا نکاح ہوا ہے میرا شوہر چھوڑے گا نہیں تمہیں آخری امید سے اس شیطان روکنا چاہا جس نے اس کی بات پر اپنا چہرہ اس کی گردن میں چھپانا چاہا جبکہ اس کا ہاتھ اس کے جسم پر گردش کرنے لگا

مائسہ کہاں ہو یار ارحم نے لاؤنج میں آتے ہی مائسہ کو پکارتے ہوئے کہا جو اسے کہی نہیں دکھی

ورنہ اس وقت وہ لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی ہوتی

جج ی حصاجب کہیوا شدھورا ف گھبرئی ہی وہاآئی جسے کھ دکر م ارح نے اپنی

نیظھیر لس

یہ عورت اسے پہلے دن سے ہی نہیں پسند تھی کئی بار اس نے حیام کو اسے نوکری سے فارغ کرنے کا کہا مگر وہ ٹال جاتی

اپنی بہن سے ملنے آیا ہو تمہیں کوئی مسئلہ ہے کیا ارحم نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا تو راشدہ گڑبڑا گئی

نن نصاب جھے کوئی مسئلہ نہیں وہ بی بی حقوق ٹیسٹ ہیں

راشدہ نے اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر کہا

توارحم نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا اور باہر کی جانب قدم بڑھائے جس پر راشدہ نے سکون کا سانس لیا

ابھی وہ باہر آیا ہی تھا کہ حیام گیٹ سے اندر آتی ہوئی دکھائی دی

ارحم کا چہرہ پل میں خوشی سے چمک اٹھا تیز تیز قدم لیتا حیام کے سامنے کھڑا ہو گیا

تم اس وقت سب خیریت تو ہے نا اور کار کہاں ہے تمہاری ایک ہی سانس میں اتنے سوال پوچھ ڈالے تو حیام نے گھور کر اسے دیکھا

سانس تو لو ارحم بیٹھ سے ی فر ہو گئی تھی کچھ خاص بتھل گھبرا تھا ا

سوچا کر چلگا آؤں ی گاڑی کھڑی ہے ابھی اس واؤ ا ح جاتھیا میں نے

سوچا کیوں کل آؤ ٹ گیٹ کھولنے کی زحمت سیکشن گتو ا

میں لا ٹ جاؤ اکم مسلسل اپنے سامنے کھڑے دکھا س جیروہ ٹلکپھے پیچھے ہوا

توحیام نے نفی میں سر ہلاتے اپنے قدم اندر کی جانب بڑھائے

جبکہ ارحم انصاری حیام کے قدموں کے نا نظر آنے والے نشانوں پر اپنے قدم رکھتا اس کے پیچھے پیچھے آگے بڑھ رہا تھا

یہ وہ اکثر کرتا تھا جب کبھی حیام واک کے لیے جاتی یا وہ ادھر نبال لوگوں کے پاس ہوتا تو پھر حیام کے پیچھے اس کے قدموں کے نشانوں پر اپنے قدم رکھتا

اپنی حرکت پر ہنسی بھی آتی اور خوشی بھی ہوتی

وہ کہتا نہیں تھا مگر اس کی آنکھیں حیام کو چیخ چیخ کر اپنی محبت کی گواہی دیتی تھیں جس پر حیام نظریں چرا لیتی

اس کی کوشش ہوتی تھی کہ اس کا ارحم سے کم ہی سامنا ہو مگر وہ تو جیسے حیام کا سایہ ہی بن گیا تھا

مائسہ کدھر ہے حیام نے ارد گرد نگاہ دوڑا کر کہا

کیونکہ جب وہ تینوں گھر نہیں ہوتی تو وہ لاؤنج میں ہی بیٹھی رہتی تھی روم میں وہ تب ہی جاتی تھی جب حیام لوگ گھر ہوتی تھیں

راشدہ بتا رہی تھی وہ پڑھ رہی ہے ٹیچر سے ارحم نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بتایا تو حیام چونکی

کیا مطلب اس کا ٹیچر تو روز نبال لوگوں کے کالج سے آنے کے بعد آتا تھا نا تو آج کیوں ام حہ نے حیرانگی سے پوچھا

تم بیٹھو میں دیکھتی ہوں حیام نے اپنے قدم ڈرائینگ روم کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا

پیچھے سرکھیں مجھے پلیز چھوڑ دیرا خہ حہ جیسے ہی ڈگلائیڈوم کے

دروازے کے پاس آئی مائسہ کی روتی ہوئی آواز حیام کے کانوں سے ٹکرائی تو حیام جلدی سے دروازا دھکیل کر اندر داخل ہوئی

تو سکتے کی کیفیت میں سامنے دیکھ رہی تھی

مائسہ اس شخص سے اپنا آپ چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی جو اس پر جھکنے کی کوشش کر رہا تھا

حیام کا سکتہ تھپڑ کی آواز پر ٹوٹا جب اس درندے نے مائسہ کے منہ پر تھپڑ مارا

حیام نے وہاں پڑا ڈیکوریشن پیس اٹھایا اور اس شخص کے قریب پہنچ کر اس کے سر پر پوری قوت سے وار کیا

سر سے خون پھوارے کی صورت میں بہہ نکلا جس پر حیام نے بنا روکے کئی وار اس کے سر پر کیے

جبکہ مائسہ ساکت نظروں سے اپنا وجود خون میں بھیگتا دیکھ رہی تھی

اصغر حیات کی چیخیں گونج اٹھی تڑپتے ہوئے اپنا سر تھام کر نیچے بیٹھتا چلا گیا

کہ تبھی ارحم چیخوں کی آواز سن کر بھاگتا ہوا وہاں آیا

تڑپتے ہوئے خون سے لت پت شخص کو دیکھا سامنے صوفے پر مائسہ سہمی سی
نظر گئی جو ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپائے ہوئے تھی
حیام ارحم نے دیکھا جو خون سے لگے ہاتھوں میں ڈیکوریشن پیس تھامے نیچے
تڑپتے شخص کو دیکھ رہی تھی

اپنی ویران آنکھوں سے ارحم کی جانب دیکھا
ارحم شخص کو نے ڈیکوریشن پیس نیچے پھینکتے ہوئے ارحم کے قریب
آیا

کچھ تم نہیں ہوا حیام ماکدوم ملے کے لوچ دسب
ٹھہرے او کے یام حکو مدھوکن سے تکلام تے جھجھوڑ جا بھی پتے تڑ ۔
ئے شخص کو دیکھ رہی تھی

مائسہ کے نام پر حیام نے سرعت سے مائسہ کی جانب دیکھا جو چہرے پر ہاتھ رکھے سسک رہی تھی
حیام نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ چہرے سے ہٹائیں تو اس کی حالت دیکھ کر اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی
یہی حالت ارحم کی تھی

مائسہ ڈرتی نگاہوں سے دونوں کو دیکھ رہی تھی جب ارحم نے حیام کو پیچھے کر کہ
آگے بڑھ کر مائسہ کو اپنی بانہوں میں بھرا اور وہاں سے نکلتے ہوئے مائسہ کے روم میں آیا
مائسہ کو لٹا کر جلدی سے پلٹا اور حیام کے پاس آیا
جواب بیہوش ہوئے اس شخص کو دیکھ رہی تھی

"حیام کچھ غلط نہیں کیا تم نے ڈیم اٹ ا. مدہ تنہا و ج اتلاد کے روپ میں نا جانے
کتنے معصوم بچیوں کی اچونس کا نسکا ہو گیا چ "

حیام کا رخ اپنی جانب کر کہ چلاتے ہوئے کہا
ادھر دیکھو حیام حکا ہرہ چ اپنے ہاتھوں میں ہو کہ لئے
تم اور جا کر مائسہ کو یا سنبھالو اسے تمہاری ضرورت ہے میں کوئی ھ کچ
ہیں ما بتا نہ سمجھ آئی ھ کچ ہیں ما بتا یا مہ ما رح نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا یا تو حمنے
خالی خالی نظروں سے اس کی طرف دیکھا
جس پر ارحم نے اس کا گال تھپتھپایا تو اب مائسہ کے پاس جاؤ میں سب سنبھال لوں گا

ارحم گھر جا کر اپنے بابا کی گاڑی لایا
گاڑی کو بیک سائیڈ پر جا کر کھڑا کیا اور وہی سے ڈرائینگ روم میں داخل ہوا

اصغر حیات کے بے ہوش وجود کو گھسیٹتے ہوئے گاڑی تک لایا اور ڈگی میں ڈال کر واپس آیا

کچن میں آکر نگاہ دوڑائی تو راشدہ اسے کہی دکھائی نا دی باقی کے ملازم بھی شاید کوارٹر میں تھے وہاں سے فرش صاف کرنے کا سامان لیا

اور ڈرائینگ روم میں آیا اچھے سے فرش اور باہر گاڑی تک جہاں جہاں خون کے نشان تھے وہاں سے جگہ صاف کی اور کپڑے کو اچھے سے دھو کر رکھ آیا

گاڑی میں بیٹھ کر گہری سانس لی اور گارڈ کو دروازا کھولنے کا کہا

اس دوران دل بری طرح سے کانپ رہا تھا وہ اپنے بابا سے بھی کہہ سکتا تھا

لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کہ مائسہ کے کردار پر کوئی بات بنے

سنسان جگہ پر آکر گاڑی روکی اور ڈگی کھول کر اصغر حیات کی سانسیں چیک کی جو چل رہی تھیں

مطلب وہ زندہ تھا

ارحم نے اسے ڈگی سے نکال کر باہر نکالا

اور پھر اس پر ٹھوکروں سے کئی وار کیے

اگر اس وقت مجھے اپنی بہن کی فکر نا ہوتی تو تمہارا اچھا بندوبست کرتا اصغر حیات کے چ

پر ٹھوکر مارتا ہوا غرا کر بولا آو واپسی کا جانب قدم لیے

السلام و علیکم پھوپو حیام نے سنجیدہ لہجے میں سلام کیا تو صفیہ بیگم کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ آئی

وعلیکم السلام، خیریت سے فون کیا ہے

صفیہ بیگم کی بات پر حیام نے اپنے ہونٹ بھینچے

مجھے حسام یا بسام کا نمبر چاہیئے، پرسنل نمبر چاہیئے ابھی اسی وقت حیام کی سنجیدہ آواز پر صفیہ بیگم کچھ دیر خاموش ہو گئی

تھوڑی دیر میں سینڈ کرتی ہوں

ٹھیک ہے دیکھو جلدی میں انتظار کر رہی ہوں حیام نے فون بند کر کہ مائسہ کی جا

کے پاس لیٹی سو رہی تھی چہرے پر ابھی بھی سوجھن تھی

عنان اور نبال کو یہ کہہ کر ٹال دیا تھا کہ وہ واش روم میں گر گئی تھی جبکہ ارحم نے واپس آ کر اس سے کوئی بات نہیں کی

وہ بھی مائسہ کے لیے میڈیسنز اور چہرے کے زخموں پر لگانے کے لیے ٹیوب لے آیا اور پھر اس نے اپنے گھر سے کچھ ملازم اور گارڈز راجپوت مینشن میں تعینات کر دیے اور جو پہلے کام کرنے والے تھے انہیں نکال دیا

عنان کے پوچھنے پر اس نے بس یہی کہا کہ اس کے بابا نے بتایا ہے آج کل حالات ٹھیک نہیں اسی لیے جس پر انہوں نے مزید سوال نہیں کیے

آپ سچ میں حسام کا نمبر اس حیام کو دینے لگی ہیں فرح کے کہنے پر صفیہ بیگم نے گھور کر اسے دیکھا

پاگل نہیں ہوں میں---اور کب سے بکواس کی ہے تمہیں کہ اس حسام کے ساتھ رہا کرو جلد از جلد اسے اپنے جال میں پھنساؤ

لیکن تم سے تو کچھ ہوتا ہی نہیں ہے اگر تم دونوں کچھ کر۔ لیتی تو مجھے یہ سب نا کرنا پڑ تم دونوں سے بسام اور حسام کی شادی کروا کر ان بہنوں کو طلاق کے پیپرز بھجواتی صفیہ بیگم نے چلا کر کہا تو

ثناء نے اپنا سر جھٹکا

پھنسائے کیا خاک وہ دونوں تو چوبیس گھنٹے اپنے بھائیوں کے سر پر مسلط رہتے ہیں

وہاں ہاسپٹل میں بیٹھ بیٹھ کر اپنا آپ مریض لگنا شروع ہو جاتا ہے

اب چپ کرو تم نے ڈال لی سم صفیہ بیگم نے انہیں چپ کروا کر فہد سے کہا جو موبائل میں سم ڈال رہا تھا

جی ہو گیا فہد نے موبائل آن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

تو اب اس موبائل میں واٹس ایپ بناؤ اور اس پر حسام کی تصویر لگاؤ

اور پھر تم حیام سے حسام بن کر بات کرو گے

اور اسے اتنا ذلیل کرو گے کہ وہ خود یہ رشتہ توڑ دے یا

خود کو ختم کر لے

اپنے موبائل سے حیام کو نمبر سینڈ کرتے ہوئے کہا تو فہد نے قہقہہ لگایا

آپ فکر مت کریں مام بہت اچھا سبق سکھاؤ گا اسے میں

میسج کی رنگ ٹون پر حیام نے جلدی سے موبائل آن کیا اسے یقین نہیں تھا کہ صفیہ بیگم نمبر سینڈ کر دیے گی

جلدی سے نمبر سیو کر کہ میسج ٹائپ کیا

Hasnat? Rajpoot?

افف کیا سوچیں گے حسام کے ڈی پی پر پکچر دیکھ کر بھی یہ سوال کر رہی ہوں

کہوں گی کیا ان سے

Yess

میسج پڑھ کر حیام کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی بری طرح سے اپنے لب کچلتے کئی بار میسج لکھا اور پھر مٹا دیا

میں حیام بات کر رہی ہوں میسج سینڈ کر کہ نظریں سکرین پر جما دی میسج اسی وقت سین ہو گیا لیکن آگے سے کوئی ریپلائے نا آیا

پانچ منٹ دس منٹ گزر گئے موبائل کی سکرین پر اب حیام کے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے

"میں بس یہ چاہتی ہوں حسام کہ آپ آجاؤ میں اپنی بہنوں کی حفاظت نہیں کر پا رہی مجھ سے چاہے کوئی رشتہ نا رکھے لیکن وہ تو آپ کی بہنیں بھی ہیں نا

اس رشتے سے ہی ان کی حفاظت کر لے

آپ نہیں آسکتے تو کیا میں انہیں وہاں بھیج دوں میں یہاں بابا کے پاس رہ لوں گی

حسام کی تصویر کو زوم کیے روتے ہوئے اس سے مخاطب ہوئی جیسے وہ اس کی سن لے گا

تبھی میسج آیا حیام نے ڈوبتے دل سے میسج ان کیا

Mr Hasnat..Am

حسام کے میسج پر گالوں پر گلال سا بکھر گیا

مطلب وہ اس بات پر ناراض ہوئے کہ میں لکھانے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ ۔

دل خوش گمان ہونے لگا

مجھے آپ سے کچھ کہنا ہحیام کے میسج پر اس نے بزی ہونے کا بتایا

اور پھر کافی دن یہ سلسلہ چلتا رہا حیام اسے دن میں نا جانے کتنے میسج کرتی وہ اسے یہاں آنے کا بھی کہہ چکی تھی کیونکہ وہ بہت کم جواب دیتا تھا جس پر وہ اس سے کھل کر بات نہیں کر پاتی تھی

کئی بار حیام نے کال ۔ کی جسے حسام کاٹ دیتا

حیام سوئی ہوئی تھی جب فون پر آنے والی مسلسل کالز پر آٹھ بیٹھی کال اٹینڈ کر کہ جیسے ہی موبائل کان سے لگایا تو فون بند ہو گیا

حیام نے آدھ کھلی آنکھوں سے سکرین کو دیکھا حسام کی کالز دیکھ کر ایک دم سے اٹھ بیٹھی کہ تبھی اس کا میسج آیا

Dolnee

میسج وصول ہوا تو کانپتے ہاتھوں سے جواب ٹائپ کرنا شروع کیا

بے بسی سے میسج ٹائپ کر کہ سینڈ کیا وہ کیوں اچانک سے یہ سوال کر رہا تھا کیا اسے اتنے دنوں میں اندازہ نا ہوا کہ وہ اس سے جنون کی حد تک محبت کرتی ہے

چہرا آنسوؤں سے تر تھا جبکہ ہاتھ بری طرح سے کپکپا رہے تھے

Thelove

میسج پڑھ کر ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے

آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئیں

Howcanis?

ہچکیوں سے روتے ہوئے میسج ٹائپ کیا تو فورا سے جواب موصول ہوا

Itfriend

کتنی دلیری سے وہ اپنی گرل فرینڈ کا بتا رہا تھا لیکن وہ مجبور تھی ضرورت تھی اس شخص کی وہ جیسا بھی تھا اسے قبول تھا

اور وہ اسے بتا تو چکا تھا کہ لندن میں ایک مشہور بزنس مین بننے کے لیے یہ سب کرنا پڑتا ہے جس پر حیام نے نا جانے کس طرح ضبط کیا تھا

میسج کی رنگ ٹون پر جیسے ہی میسج اوپن کیا تو ایک لڑکی کی اتنی نازیبا تصویر کو دیکھ کر موبائل ہاتھوں سے چھوٹ گیا

اور وہ وہی بیڈ پر اوندھے منہ گر کر ہچکیوں سے رونے لگی

Sep[redacted]mise

yours

میسج پڑھ کر وہ دھاڑیں مار مار کر روئی ڈی پی پر لگی اس کی مسکراتی ہوئی تصویر اسے خود کا مزاق اڑاتی ہوئی محسوس ہوئی

فون کو بیڈ سے نیچے پھینک کر گھٹنوں میں سر دیے وہ ساری رات روتی رہی لیکن اسے شکل ضرور تھی

ایک تصویر ہی تو ہے ساری رات رونے تڑپنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچی اور نظریں گھما کر فون کو تلاش کرنا چاہا جو زمین پر پڑا ہوا تھا

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر وہ اس موبائل کے پاس آئی اور اسے اون کیا

جہاں اس کا ہی میسج تھا

I[redacted]

میسج پڑھتے ہوئے چہرا بالکل سپاٹ تھا جیسے سارے جزبات مر چکے ہو

موبائل کو سوئچ آف کر کہ صوفے پر اچھالا اور واشروم میں جا کر بند ہو گئی

مجھے اپنی نہیں عزت کو یوں بے عزت کرو گے " حسام تم

دس کروڑ میرے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرواؤں ورنہ ابھی جا کر تمہارے بھائی کو سب بتاؤ گا کہ اس کی بیٹیوں کے ساتھ کیا کروانے کی پلیننگ کیے بیٹھی ہے اس کی بہن قیصر حیات کی بات پر صفیہ بیگم نے دانت پیسے

سب غلطی تمہارے بھائی کی ہے میں نے سارا کام مکمل کیا تھا گھر کے کام کرنے والے سے لے کر چوکیدار تک سب کو خرید لیا تھا

اور وہ تمہارا پاگل بھائی ایک لڑکی کو قابو نا کر سکا صفیہ بیگم نے چلا کر کہا تو قیصر حیات کے ماتھے پر بل پڑے

بکواس بند کرو بڑھیاں میرے بھائی کا جو حال کیا ہے اس کا بدلہ تو میں اس پولیس والے کے بیٹے اور تمہاری بھتیجی سے سود سمیت لو گا

میرا منہ بند رہے اور تمہاری بھتیجی کے ساتھ ہونے والے واقعے کا الزام تم پر نا ڈال دوں تو جتنی جلدی ہو سکے پیسے بھیج دو

اتنی جلدی اتنی بڑی رقم کہاں سے بھیج دوں صفیہ بیگم نے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے کہا

گیارہ سال پہلے بھول گئی تم نے کیا، کیا تھا قیصر حیات کے طنزیہ لہجے پر صفیہ بیگم ساکت سی ہو گئی

انہیں اندازہ نہیں تھا کہ کوئی ان کا راز ایسے جان جائے گا

کیا کہ مطلب

مطلب تو وہی ہے جو تم سمجھ چکی ہو

جس بچی کو تم پال رہی ہو وہ ہماری

تو بڑھیاں تمہارا سارا اعمال نامہ ثبوتوں کے ساتھ میرے پاس پڑا ہے تو چپ چاپ جیسے بھی کر کہ پیسے بھیج مجھے دھاڑتے ہوئے اپنی بات کر کہ فون بند کر دیا

حیات آجپوت شدت انتظار تمہارا

ایسا حشر کروں گا تمہارا کہ تمہارا شوہر کیا خود بھی اپنا چہرہ دیکھنا گوارا نہیں کرو گی

کم ان حیام نے فائلز پر سر جھکائے کہا

تو ارحم دروازا کھول کر اندر داخل ہوا

السلام و علیکم ارحم کی چہکتی آواز پر حیام نے فائلز سے سر اٹھا کر دیکھا

اتنے دنوں بعد وہ آج آیا تھا

شاید وہ حیام کو ٹائم دے رہا تھا اس واقعے سے نکلنے کا یا وہ سچ میں مصروف تھا حیام نے سر جھٹک کر سلام کا جواب دیا تو

وہ کرسی پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا

مسکراتی نظروں سے حیام کو دیکھتا وہ ہمیشہ اسے الجھن میں مبتلا کر دیتا تھا جیسے ابھی اس کی محبت کی آنچ لیے نظریں حیام کو کنفیوز کر رہی تھیں

کوئی کام تھا ارحم حہ نے دوسری فائل بند کرتے پوچھا

تمہارے آفس میں میرا کیا کام میں تو تم سے ملنے آیا تھا ارحم کے صاف جواب پر ایک پل کو حیام گڑبڑا گئی

ان لوگوں نے اسے اپنے نکاح کے بارے میں نہیں بتایا تھا کیونکہ وہ ابھی خود اس نکاح کے انجام سے ناواقف تھیں

"حیام کو کبھی کبھی لگتا تھا کہ ارحم کو بتا دے لیکن ہر بار اسے یہ موقع ہی نہیں ملتا تھا لیکن اب وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ اسے سب بتا دے گی

چاہے نکاح کا جو بھی انجام ہو، وہ نہیں چاہتی تھی کہ اب ارحم اس راستے کا مسافر بنے جس کی کوئی منزل ہی نہیں ہے"

اچھا تو پھر گھر ملتے ہیں مجھے کام سے جانا ہے اور پھر وہاں سے یونی بھی حیام نے اپنا بیگ اور فائل اٹھاتے ہوئے کہا تو ارحم بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

تو چلو ساتھ چلتے ہیں تمہیں یونی ڈراپ کر دوں گا اور راستے میں کچھ کھا بھی لیں گے حیام کی بنا سنے اپنی سنا کر تیز تیز قدم بڑھاتا اس سے پہلے آفس سے نکل گیا

"افففف ایک یہ لڑکی پاگل کر کہ چھوڑے گی مجھے جیسے مجھے پتا نہیں یہ سب مجھ سے دور جانے کے بہانے ہیں ارحم انصاری تو مر کہ بھی تم سے دور نا جائیں ابھی تو فلحال زندہ ہوں "

خود سے باتیں کرتے اپنی بات پر قہقہہ لگایا تو پیچھے آتی حیام نے تعاجب سے ارحم کی پیٹھ دیکھی

کبھی کبھی کتنی عجیب حرکتیں کرتا ہے لگتا ہی نہیں بچپن والا کم گو خاموش رہنے والا ارحم ہے

کہاں جانا ہے ارحم نے سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے حیام سے پوچھا

قیصر گروپ آف انڈسٹریز، اس فائل پر سائن کروانے ہیں

لو بھلا یہ کیا بات ہوئی تم اپنی سیکرٹری کو بھیجو ایک سائن کے لیے تمہیں خود جانے کی کیا ضرورت ارحم نے گاڑی ریسورس کرتے ہوئے حیرانگی سے کہا

فرسٹ ٹائم ان کے ساتھ کوئی پرجیکٹ کرنے والے ہیں میٹینگ والے دن مجھے گھر جانا پڑ گیا بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی

میری سیکرٹری نے میٹینگ تو اٹینڈ کر لی تھی لیکن انہوں نے سائن کرنے سے منع کر دیا تھا کہا تھا کہ میں ان کے آفس آ کر سائن کروالوں اور پراجیکٹ کے بارے میں بھی ڈسکس کر لے گے مجھے بھی ٹھیک لگا تو آج جا رہی ہوں

انکل کو پتا اس بارے میں ارحم کے نئے سوال پر حیام نے چڑھ کر اس کی طرف د، کبھی کبھی تو وہ اس کے بابا کا بھی ریکارڈ توڑ دیتا تھا سوال جواب میں

ہاں بتایا تھا بابا کا کہنا ہے کافی نام سنا ہے اس کمپنی کا مگر کبھی ساتھ کام کرنے کا موقع نہیں ملا اپنا لہجہ نرم رکھتے ہوئے کہا تو ارحم کا قہقہہ گونجا تو حیام نے دانت پیس کر اس کی طرف دیکھا

اگر مجھ پر غصہ آ رہا ہے تو کر لو

Iwonmind

تم بہت عجیب ہو ارحم حیام نے تاسف سے سر ہلا کر کہا تو ارحم نے سر کو خم دے کر جیسے اس اعزاز کو قبول کیا

چلو پہنچ گئے ہم ارحم نے سیٹ بیلٹ کھولتے ہوئے کہا

تم کدھر یہی سکون سے بیٹھو وہاں بھی اپنے سوالات سے تم میرا کنٹریکٹ کینسل کرواؤ گے ارحم کو اترتے دیکھ حیام نے آنکھیں دکھا کر اسے کہا تو ارحم منہ بسور کر واپس بیٹھ گیا

حیام جیسے ہی کمپنی میں داخل ہوئی وہاں دو سیکیورٹی گارڈز کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا

حیام نے الجھ کر ارد گرد دیکھا جب ایک سیکیورٹی گارڈ اس کی طرف آیا

میڈم وہ صاحب جی آپ کا ہی انتظار کر رہے ہیں دراصل آج کمپنی کی طرف سے پارٹی رکھی گئی تو سارا اسٹاف اس کے لیے جلدی چلا گیا

صاحب آپ کو بتانا بھول گئے تھے انہوں نے کہا تھا آپ جیسے ہی آئیں آپ کو سیکنڈ فلور پر ان کے آفس بھیج دوں گارڈ کے جواب پر حیام نے مسکرا کر سر ہلایا

جبکہ دل میں ڈر بھی لگ رہا تھا

ایک منٹ میں آئی---حیام واپس آئی تو دیکھا ارحم کی گاڑی سامنے نہیں تھی اسے لگا شاید وہ پارکنگ میں چلا گیا ہو

ورنہ وہ اسے ساتھ لے جاتی موبائل نکال کر اسے میسج سینڈ کر کہ اپنے قدم لفٹ کی جانب بڑھائے

حیام جیسے ہی سیکنڈ فلور پر آئی تو وہاں بالکل خاموشی تھی گارڈ نے کہا تھا لفٹ کے دائیں جانب جو سیکنڈ روم ہے وہ قیصر حیات کا آفس ہے

حیام نے ارد گرد نگاہ دوڑائی اور اپنے قدم آفس کی جانب بڑھائیں

جیسے ہی آفس کا دروازا کھول کر اندر داخل ہونا چاہا سامنے ٹیبل کے ارد گرد پانچ چھ لوگوں کو بیٹھا دیکھ کر حیام کے قدم دروازے پر ہی رک گئے

کچھ بہت برا ہونے کا احساس ہوا تو اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر اپنے قدم پیچھے لیے

ایک سائیڈ پر پڑی چئیر پر حیام کو کسی وجود کا گمان ہوا جو اس وقت اندھیرے میں تھا

آئیں حیام میڈم آپ ہی کا انتظار تھا قیصر حیات نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا تو حیام نے اپنے قدم پیچھے لیے اور

وہاں سے بھاگنا چاہا

مگر وہ اس وقت اتنا ڈر چکی تھی کہ اپنا وجود بے جان ہوتا محسوس ہو رہا تھا قدم رکھ کہا رہی تھی اور پر کہا رہے تھے

کچھ دن پہلے مائسہ کی حالت یاد کر کہ چہرہ پل میں آنسوں سے تر ہوا

اللہ کی حم صویرت مں الفاظ لئے

جب حیام کے بھاگنے پر قیصر حیات بھاگتا ہوا اس کے پیچھے آیا

حیام کو پیچھے بالوں سے پکڑ کر ساتھ والے ٹیبل پر پٹکا

آہ ہ یام حکی چیخ بے ساختھی لیکن خ یہ ہ ت کر کہ اٹھی

اپنے اردگرد ان پانچوں مردوں کو دیکھ کر حیام کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

دد یکھو مجھے جدو نہ ہوتا ہے حہ نے کہا تو ان سب کے ہے قہقہ گونجے

رکھ بھی کون رہا ہے تمہیں۔ ---جانے دیں گے اس سے پہلے اپنا دل تو خوش کر لیں قیصر حیات نے آگے بڑھتے ہوئے کہا

جس پر حیام نے اپنی ٹانگ اس کے پیٹ میں ماری تو وہ تڑپ کر پیچھے ہوا

اردگرد کے ٹیبل پر پڑی جو چیز بھی حیام کے ہاتھ آئی حیام نے اپنے بچاؤ کے لیے ان پر پھینکی جس پر ان کے قہقہے گونجتے فرش پر جا بجا کانچ کے ٹکڑے بکھر رہے تھے

قیصر حیات کے ساتھ موجود ایک شخص نے آگے بڑھ کر حیام کے ہاتھ سے کی بورڈ جسے وہ اٹھا کر مارنے والی تھی چھین کر نیچے پھینکا اور اپنے ہاتھ کا مکہ حیام کے جبڑے پر مارا

درد کی شدید لہر حیام کو اپنے رگ و پے میں سرایت کرتی محسوس ہوئی

آنکھوں کے آگے اندھیرے چھانے لگا لڑکھڑا کر نیچے گرنے لگی تو اس شخص نے گردن سے پکڑ کر ٹیبل پر دھکا دیا

اپنی آدھ کھلی آنکھوں سے حیام نے رخ موڑ کر ان کی طرف دیکھا

کان سائیں سائیں کر رہے تھے نجانے وہ کیا کیا بک رہے تھے مگر حیام کو نہ کچھ سنائی دے رہا تھا اور کچھ نظر بھی نہیں آ رہا تھا سوائے ان کے دھندلے عکس کے

حیام نے اپنا سر تھام کر سامنے دیکھنا چاہا جہاں وہ پانچوں مکروہ ہنسی ہستے حیام کی بے بسی دیکھ رہے تھے

جب قیصر حیات آگے بڑھا اور حیام کا جبڑا ہاتھ میں پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے اس کے بال اتنی زور سے دبوچے کے حیام کو اپنے بال جڑ سے نکلتے محسوس ہوئے

بولنے کی کوشش کی مگر جبڑے سے نکلنی والی درد کی ٹھیسیں پورے جسم میں ہوتی محسوس ہوئی

میرے بھائی کو مارا تھا نا تم نے حیام راجپوت اب تمہیں جیتے جی میں مارو گا اور پھر پوری دینا تمہاری بربادی کا تماشہ دیکھے گی

حیام نے آدھ کھلی آنکھوں سے اپنے سامنے موجود شخص کو دیکھا جو آنکھوں میں حوس حیوانیت لیے اسے دیکھ رہا تھا لیکن وہ کیا کہہ رہا تھا یہ حیام سمجھنے سے و

اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اور اپنے پاؤں سے اس کی ٹانگ پر ٹھوکر مارنے کی کوشش کی جس سے وہ دو قدم پیچھے ہٹا

حیام نے پلٹ کر کچھ اٹھانا چاہا تبھی قیصر حیات نے پیچھے سے اس کی فراک کھینچی جو کہ سے لے کر کمر تک پھٹتی چلی گئی

کتیا*** مجھے دھکا دیتی ہے حیام کو بالوں سے پکڑ کر فرش پر پھینکا

فرش پر اوندھے منہ گرنے سے نیچے بھکرے کانچ کے ٹکروں میں سے ایک ٹکرا حیام کے پیٹ میں گھستا چلا گیا

مالک کی صورت منہ بان با مشکل دو لفظ ادا ہوئے چہرہ خون اور آنسو سے تر تھا

"زندگی تیری امانت ہے جب چاہے واپس لے لینا اللہ لیکن جس عزت سے دنیا میں بھیجا مجھے اس عزت سے واپس اپنے پاس بلانا مجھے ذلت کی موت سے بچا لے اللہ

بچہ اپنے ہاتھوں پاؤں ذ ڈال کر اٹھتے ہوئے خاموش لبوں سے دعا کی تو درد سسکیوں کی صورت اختیار کر گیا

کہ تبھی قیصر حیات نے بازو سے پکڑ کر حیام کو سیدھا کیا جو پیٹ پر ہاتھ رکھے کراہ رہی تھی میرے بھائی کے سر پر وار کیے تھے نا اب دیکھ اپنا پاؤں کھبے ہوئے کانچ پر بری طرح سے دبایا کہ کانچ کا ٹکرا اندیلد ھنستا گہ

جبکہ حیام کی دلدوز چیخوں سے در و دیوار بھی لرز گئے

"اللہ ---آہ ہ-ماما پلی چیخوں سسکیوں آہوں مصرف ہیلپنی

جب سے یامم رکھ تھی

جبکہ حیام کی آہوں پکار پر ان کے درندوں کے قہقہے گونج رہے تھے

ارحم جو کار کو سائیڈ پر کیے کانوں میں ہیڈ فون لگا کر آنکھیں موندیں بیٹھا تھا کھڑکی پر مسلسل ہونے والی دستک پر ہڑبڑا کر شیشہ نیچے کیا تو اپنے سامنے اپنے بابا کو پولیس یونیفارم میں دیکھ کر جلدی سے باہر آیا

جی ابا پ آپ یہاں

مجھے چھوڑو--- تم یہاں کیا کر رہے ہو

یونیورسٹی نہیں گئے انصار صاحب نے کرخت لہجے میں استفسار کیا تو ارحم نے منہ بسور کر انہیں دیکھا

یونیورسٹی گیا تھا لیکچر فری تھے تو آگیا کندھے آچکا کر کہا تو انصار صاحب نے گھور کر اسے دیکھا

تو یہاں کیا گارڈ کی نوکری شروع کر دی ہے طنزیہ لہجے میں کہا تو ارحم نے پھر سے معصوم شکل بنا کر ان کی طرف دیکھا

نہیں تو وہ تو میں حیام کے ساتھ آیا ہوں

تو میں کیا اندھا ہوں جو مجھے حیام نظر نہیں آرہی یا راتوں رات اس کے ہاتھ مسٹر انڈیا کی گھڑی لگ گئی جو وہ غائب ہو گئی مجھ سے جھوٹ مت بولو سچ بتاؤ کیا کر رہے ہو یہاں

یار بابا سچ میں حیام نے اس کمپنی کے ساتھ نیا پراجیکٹ کرنا ہے سائن کے لیے بلایا تھا

اسے وہاں دیکھ کر وہ سرپرائیڈ ہوگیا ارحم نے چڑ کر جواب دیا

انصار صاحب نے حیرت سے دیکھا وہ جواب کا سے یکٹ لگا کر کھڑا ہو چ

تمہارا دماغ خراب ہے جس کمپنی کا سارا سٹاف اور باس چھٹی پر ہے وہاں وہ سائن کروانے گئی ہے انصار صاحب نے گرج کر کہا تو ارحم نے حیرت سے انہیں دیکھا

کیا مطلب

اس کمپنی کے مالک نے کوئی بہت بڑا پراجیکٹ سائن کیا ہے فورن کمپنی کے ساتھ اسی خوشی میں پارٹی اریج کی ہے جہاں ملک کے سبھی نامور بزنس مین شامل ہوگے

آج اچھی سیکیورٹی وہاں چاہیئے تھی جو میں نے خود اریج کروائی ہے اور اب اپنی ٹیم کے ساتھ چیک کرنے جا رہا ہوں

انصار صاحب جیسے جیسے بتا رہے تھے ارحم کو اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی

لل لیکن آدھا گھنٹہ گزر گیا ارحم نے اپنے خستہ پڑ ٹوٹتے

ر

اور ایک دم سے اندر کی جانب دوڑ لگائی

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا وہ دونوں گارڈ اسے دیکھ کر بری طرح سے گڑبڑا گئے

جو میڈم آئی تھی کہا گئی وہ گارڈ کا گریبان پکڑ کر ارحم نے دھاڑتے ہوئے پوچھا

نن ۔ یہ کا ی اپنی ا کر ارحم نے ایک گالی سن کے ۔ مینہ مارا

ارحم ابھی دوبارا کچھ کہتا جب دوسرا گارڈ پولیس کو دیکھ کر ڈر گیا

صاحب جی سیکنڈ فلور پر گارڈ کی بات سن کر ارحم لفٹ کی جانب بھاگا جو کہ حیام کے اوپر جانے کے بعد خراب کر دی گئی تھی

لفٹ نا کھولنے پر ارحم نے سیڑھیوں کی جانب قدم بڑھائے

"یا اللہ میں نے آج تک تجھ سے کچھ نہیں مانگا اس ماں کو بھی نہیں مانگا جس سے بے پناہ محبت مگر تھی اپنی ماں کی خوشی میں خوش ہو گیا آج تجھ ملس کی کی عزلہ

رگی ز۔ مانگ ہوں اسے اپنے حفظ و امان میں رکھنا "

اپنے ہر قدم پر ارحم انصاری نے حیام راجپوت کہ عزت اور جان کی حفاظت کی دعا مانگی

ارحم جیسے ہی اوپر پہنچا تو کانوں میں حیام کی چیخوں اور ان درندوں کے قہقہوں کی آوازیں پہنچی تو ارحم کے قدم لڑکھڑا گئے بے بسی سے نم آنکھوں سے آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا

نا جانے کتنے ہی آنسو چہرہ بھگو گئے

"کیا میں تیرے در سے بھی ٹھکرا دیا گیا"

نظر گلاس ڈور کے پاس پڑے گلدانوں پر گئی جلدی سے گلدان پکڑ کر اس میں سے پھول نکالا اور دونوں ہاتھوں میں گلدان پکڑے اندر داخل ہوا

جہاں وہ پانچوں درندے حیام کے ارد گرد کھڑے تھے اور ایک اپنا پاؤں بری طرح سے حیام کے پیٹ پر دبا رہا تھا

ارحم ایک ہی جست میں ان کے سر پہنچا اور اس گلدان سے بے دریغ ان کے سر پر وار کیے

تبھی انصار صاحب بھی اپنی ٹیم کے ساتھ وہاں آ گئے اندر کی صورتحال دیکھ کر ان کی آنکھیں بھی پل میں نم ہوئی

یہ بچیاں تو انہیں ارحم جتنی عزیز تھی ان کے سونے آنگن میں جب وہ چاروں آتی تو بے رنگ گھر میں رنگ بھر جاتے تھے

اپنے پیچھے پولیس کو دیکھ کر ان پانچوں نے بھاگنا چاہا

ارحم جلدی سے حیام پر جھکا

کیلی نے اپنا ایک قدم بھی اس جانب بڑھایا ۔ آہ ہلکی کھا یکھا دتو ' ارصار تھی

جلا ہے مارنے مں سیٹیاں نگا ثیرئے ۔ دھلاڑیے م ارح یا غرا تو ' اہلکاروں نے اپنے قدم پیچھے روک دیے

ارحم نے جلدی سے اپنی چیک والی شرٹ کے بٹن کھولے اور حیام کو اپنے ایک بازو پر منتقل کرتے ہوئے اسے شرٹ پہنائی

جب کے اس دوران نا جانے کتنے ہی آنسو ارحم انصاری کی آنکھوں سے گر کر حیام کا چہرہ بھگو چکے تھے

حیام مزید کی ز. ہچکی صورت میں حیام کو پکار کر اپنا سر اس کے سر سے ٹکا د.
مم مجھے متلاشی م ارحا اپنلہ مکمل تا گرکہ یام حہ نے ہچکی ہمنسے خوہیا
گرتکس . چ گہ

"اس-سے کک ہیس جع ت زب عزک

: چ ظب گئ

اس سے کہنا جس عزت کو بے عزت کرنا چاہا اس کی حفاظت کرتے مر گئ"

کہا : ذ تب-تو گوکوب- ا تا:

حح ج پوب-وک ٹم نن ہیما ح

فظ بکب-کے ممر گئ

"کہنا کہ جب کبھی میرا ذکر ہو تو لوگوں کو بتانا کہ مسسز حسام راجپوت وکٹم نہیں محافظ بن کر مر گئ"

آکپ یتی جج ان دے عزسلانچ

"اپنی جان دے کر عزت بچالی"

ارحم کیا کر رہے ہو بچی کو ہاسپٹل لے کر چلو انصار صاحب نے ارحم کا کندھا ہلایا تو اس نے خالی خالی نظروں سے ان کی طرف دیکھا

پھر حیام کی طرف دیکھ کر جیسے ہوش میں آیا جلدی سے حیام کو اپنی بانہوں میں بھرا اور باہر کی جانب دوڑ لگائی

تجھے میں پیار کروں

اور اتنا پیار کروں

کہ جب تلک میں جیو

تیرا انتظار کروں

مجھ سے دوستی کرو گی

ارحم نے اپنا ہاتھ حیام کے چھوٹے نازک سے ہاتھ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

جس پر اس نے منہ بنا کر نظریں پھیر لیں

اور پینٹنگ کرنی لگی

ارحم نے خجل سا ہو کر ارد گرد نبال لوگوں کی طرف دیکھا

کیا تم مجھ سے دوستی نہیں کرنا چاہتی ارحم نے پھر سے کوشش کی

جس پر حیام نے جھٹ ہاں میں سر ہلایا

تو پھر کس سے کرو گی

حسام سے وہی میرے بیسٹ فرینڈ ہیں ان کے علاوہ کسی سے نہیں حیام نے اپنے موٹے موٹے گال پھلا کر کہا

تو ارحم کو ایک دم سے اس حسام نام کی بلا سے حسد ہوئی

دلوں کی بات نہیں جانتے

یہ سب زبان والے

مجھ سے بھی کر لو د عنان لوگوں نے مجھے بھائی بنا ہے

اور جب میں ان کا بھائی بن گیا ہوں تو

pr[illegible]st brother..

تو پھر میں بھائی بنا لوں مجھے بھی پروٹیکٹ کرنا حیام نے معصومیت سے اپنے دونوں ہاتھ گالوں پر رکھ کر ارحم کی طرف دیکھ کر کہا

نن ؛ میں تو ؛ بن گئی فرینڈ بن جاؤ

فرینڈ بننے سے کیا ہوگا پروٹیکٹ تو تم انہیں کرو گے حیام نے منہ بسور کر کہا تو ارحم نے مسکرا کر اسے دیکھا

فرینڈ بن کر تمہارے سارے درد میں لے لوں گا، تمہاری ہر بات بن کہے سمجھ لوں گا، ہمیشہ تمہارا سایہ بن کہ رہوں گا اب فرینڈ حیام کا ہاتھ زبردستی تھامتے ہوئے کہا

جو اس کی باتیں سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

آئی سی یو کی دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھے ارحم انصاری کو اس وقت لگ رہا تھا جیسے وہ اپنا سب کچھ ہار گیا

آنکھیں ایک پل کو بھی خشک نا ہوئی

گزرنے والے ضرور پلٹ کر اس خوبصورت نوجوان کو دیکھتے جو بغیر شرٹ کے خون سے رنگے جسم کے ساتھ دیوار سے ٹیک لگائے رو رہا تھا

کون کہتا ہے مرد نہیں روتے

مجھے دیکھو میرے جیسے ٹھکرائے ہوئے پتھر دل شخص

کو ایک عورت کی محبت رلا رہی ہے جو شاید میرا مقدر بھی نہیں"

وفا کو جرم سمجھتے ہیں

یہ سب جہاں والے

عنان رک جاؤ میرے کلر واپس کرو

نیچے مت جانا یار

عنان کے پیچھے رنگوں سے رنگے ہاتھوں کے ساتھ بھاگتی حیام چلا کر عنان سے کہہ رہی تھی

جو اس کے کلرز لے کر بھاگ رہی تھی

حیام جو عنان کے نیچے جانے پر غصے سے نیچے کی جانب بڑھی مگر سامنے سے آتے ارحم

انصاری سے بری طرح سے ٹکرا گئی

جس کے باعث اس کی رنگوں سے رنگے ہاتھ ارحم ا

آف وائٹ شرٹ کو رنگ چکے تھے حیام نے گھبرا کر قدم پیچھے لیے جبکہ

ارحم حیام کا لمس اپنے دل کے مقام پر پا کر ساکت ہو گیا تھا

حیام کچھ پل اس کی ڈانٹ کا انتظار کرتی رہی اور جب وہ کچھ نا بولا تو واپس اوپر کو بھاگ گئی

"خیال سے چونک کر ارحم نے اپنے سینے کو دیکھا

جو آج حیام کے خون سے رنگا ہوا تھا

تب وہ ساکت ہوا تھا

اور آج بے جان"

اگر یہ جرم ہے تو یہ جرم

بار بار کروں

ارحم اس وقت ڈاکٹر کے کیبن میں بیٹھا تھا حیام کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا

انصاری صاحب نے رضوان صاحب کو کال کر کہ یہی بتایا کہ حیام کو لاہور میٹینگ کی وجہ سے جانا پڑ گیا وہ بھی وہی جا رہے تھے

اسی لیے حیام ان کے ساتھ ہے اور وہاں ان کے آبائی گھر میں ٹھہر جائے گی

وہ میٹینگ کے لیے پہلے بھی ایک دو بار ملک سے باہر جا چکی تھی اس لیے رضوان صاحب کی تسلی کر کہ

انہوں نے حیام کے فون سے انہیں میسج بھی ٹائپ کر کہ سینڈ کر دیا

جی کہیے ڈاکٹر کب تک ہوش آئے گا حیام کو ارحم نے بے چینی سے پوچھا تو ڈاکٹر نے تاسف سے اس لڑکے کو دیکھا

جو کل شام سے آئی سی یو کے باہر بیٹھا تھا

مسٹر جو بتانے جا رہی ہوں آپ کو حوصلہ رکھنا ہو گا

کیا مطلب آپ جلدی بتائیں ڈاکٹر کیا بات ہے ارحم نے اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھ کے فکر مندی سے استفسار کیا

مسٹر آپ جانتے ہیں ان کے پیٹ پر کانچ کا ٹکرا لگا تھا

جس پر مسلسل دباؤ ڈالا گیا جس سے وہ کافی گہرائی تک گیا اور اس کے چھوٹے چھوٹے ذرے نکالا کافی مشکل ثابت ہوا ہمارے لیے

آپ سیدھی طرح بتائیں بات کیا ہے اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر مار کر دھاڑا تو ڈاکٹر نے ڈر کر اس کی جانب دیکھا

وہ کبھی ماں نہیں بن سکتی اگر صرف ان کے پیٹ پر کانچ کا ٹکرا لگتا تو شاید اتنا مسئلہ نا ہوتا لیکن اس پر مسلسل دباؤ اور اس کے بعد ڈیڑھ دو گھنٹہ پیٹ میں رہنے کے باعث ان کی بوڈی اندر سے بہت ڈیمج ہوئی ہے

اس لیے ہینڈرڈ میں سے ایٹ پرسنٹ چانسز ہی ہیں کہ وہ کبھی ماں بن سکے

اگر اچھا علاج ہو تو چانسز بڑھ سکتے ہیں لیکن ہینڈرڈ پرسنٹ نہیں ڈاکٹر آگے کیا بھی کچھ کہہ رہی تھی لیکن ارحم کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

سائیں سائیں کرتے کانوں کے ساتھ ارحم نے دھندلی آنکھوں سے ارد گرد نگاہ دوڑائی اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا

کرسی سے اٹھتے ہوئے پلٹا تو پاؤں کرسی سے بری طرح سے الجھا منہ کہ بل گرنے سے خود کو بچایا

اور آنسوؤں سے تر آنکھیں لیے حیام کے روم کے باہر آکر کھڑا ہوا

اندر داخل ہو کر پیٹھ دروازے سے ٹکا کر وہی بیٹھتا چلا گیا

کہ جب تلک میں جیو

تیرا انتظار کروں

تم شادی کر لو ارحم ---حیام کی آواز پر ارحم نے خوشگوار حیرت سے اس کی جانب دیکھا

کیا سچی آواز میں دنیا جہان کی خوشی سمو کر حیام کی جانب متوجہ ہوا

جو نہ ہی کے تھی گھر جن کی طبیعت نا سکے تھے لیے کھچری

"ہاں نا میرا بہت دل کرتا ہے بچوں سے کھیلنے کو یہاں سوسائٹی میں بھی کوئی ہمارا جاننے والا نہیں ورنہ ان کے بچوں سے کھیل لیتی

تمہارے بچے ہو گے تو دن رات جب چاہے ان کے ساتھ کھیل لیا کروں گی

اور اپنے پاس بھی رکھ لیا کروں گی اسی بہانے تم یکیاں بیوی کو پرائیویسی بھی مل جا۔

گی

اپنے ہاتھ آپس میں جوڑ کر چہرے پر نا ختم ہونے والی مسکراہٹ لیے وہ ارحم کو اپنی پلیننگ بتا رہی تھی"

انشاء اللہ ہمارے بچے ایک ساتھ ہی دنیا میں آئیں گے زو معنی لہجے میں کہہ کر وہ کچن سے باہر نکلنے لگا

جب کہ حیام اس کی بات پر منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی

بہت بتمیز ہو ویسے دوست دوست کرتے ہو---اور دوست کے لیے شادی نہیں کر سکتے تمہاری شادی سے صرف مجھے تھوڑی فایدہ ہوگا اس گھر میں ایک بہو آجائے گی جو انکل اور دادا کا خیال بھی رکھے گی

ابھی حیام کچھ اور کہتی جب ارحم نے پلٹ کر اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش کروادیا خیال تو تم ہی رکھو گی اور بچے بھی ایک ساتھ ہی آئیں گے ہمارے اب زیادہ منہ چلایا تو بہت برا ہوگا

"کوئی ضرورت نہیں دیکھنا ان شاء اللہ میرے تم سے زیادہ بچے ہوگے جن سے میں دن رات کھیلوگی اور تمہیں ان کے قریب بھی نہیں بھٹکنے دوں گی

ہائے میرے معصوم گول مٹول ننھے ننھے، پیارے پیارے بچے افففف ماشاء اللہ مجھے تو سوچ سوچ کر ان پر پیار آرہا ہے"

وہ کبھی زیادہ فری ہو کر بات نہیں کرتی تھی لیکن آج کالج میں اپنی فرینڈ کے بھائی کا بیٹا دیکھ کر ہاتھ کا بھی دل بچوں سے کھیلنے کا کر

وہ بچوں کے لیے کتنی پاگل ہے سبھی جانتے تھے اسی لیے وہ آج ارحم کے سامنے ناجانے کیسے اپنی خواہش کے اظہار کیے جا رہی تھی

جبکہ ارحم مسلسل مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

جبکہ حیام خفگی سے پلٹ کر اپنے کھانے کی جانب متوجہ ہو چکی تھی

تیری خوشی نا ہو شامل

تو پھر خوشی کیا ہے

تیرے بغیر جو گزرے

وہ زندگی کیا ہے

کئی صدی میں تیرے پیار

پہ نثار کروں

"کاش میرے پاس اختیار ہو حیام تو تمہارا ہر درد اپنے مقدر میں لکھ لوں، تمہارے ذہن سے اس بھیانک واقع کو مٹا ڈالوں کا ششش"

اپنا سر دروازے سے ٹکاتے نظریں حیام کے زرد چہرے پر مرکوز کیے ارحم انصاری نے شدت سے کہا

مگر اس کی محبت کی شدت کو دیکھ کر بھی انجان بننے والی اس وقت ہوش و خرد سے بیگانہ لیٹی ہوئی تھی

حیام کو انصار صاحب لاہور لے آئے تھے حیام نے ہوش میں آکر مائسہ لوگوں کو میسج کر دیا تھا

جن کی لاتعداد کالز آئیں ہوئی تھیں

بیڈ سے ٹیک لگائے ہاتھ میں موبائل تھامیں نظریں حسام کے نمبر پر مرکوز کیے نا جانے کتنے آنسو پلکوں کی بار توڑ کر رخسار پر بہہ چکے تھے

"میرے دامن میں بہت سے درد آ سمٹیں ہیں حسام راجپوت اب تم سے محبت کا درد نہیں سہہ سکتی تو اسی لیے میں آج سے خود کو تمہاری اس بے درد محبت اور---نا مکمل رشتے سے آزاد کرتی ہوں

تم بھی تو ایک دن میری کمی دیکھ کر ٹھکراؤ گے تو میں ہی تمہیں چھوڑ دیتی ہوں تلخ مسکراہٹ سے حسام کی تصویر کو دیکھتے ہوئے اس کا نمبر بلاک کر کہ موبائل بیڈ پر آچھال دیا

سمجھ نہیں آرہا

کہ مجھے سب سے بڑی کیا اذیت ملی ہے

یہ کہ تم میرے ہو کر بھی میرے نہیں یا یہ کہ تم نے ہمارے پاک اور اپنے ان ناپاک رشتوں میں کوئی فرق نا جانا

یا یہ کہ اپنی عزت بچ جانے کے لیے رب سے میں نے موت کی دعائیں مانگی

اس زندگی کے ختم ہونے کو بہتر جانا جس کا ایک ایک دن تمہاری واپسی کی آس پر تھی یا یہ زخم جو ہمیشہ کے لیے میرے جسم پر اپنا نشان چھوڑ گیا ہے

یہ زخم بھی بھر جائیں گا---اس کا نشان بھی وقت کے ساتھ مندمل ہو جائیں گا مگر اس کی اذیت ہر گزرتے دن کے ساتھ بھرتی جائیں گی

مائیں نی میں کینوں آکھا

دردو چھوڑے دا حال نئیں

Motherless Heaven

Separation

دکھاں دی روٹی

سولاں دا سالن

Threads

آہیں دا بالن بال نی

مائیں نی میں کنوں آکھا

دردو چھوڑے دا حال نی

دھواں دکھے میرے مرشد والا

جاں پھولاں تاں لال نی

مائیں نی میں کنوں آکھا

دردو چھوڑے دا حال نی

جنگل بیلے پھراں ڈھونڈیندی

اجے نا لالو لال نی

کہے حسین فقیر سائیں دا

شوہ ملے تاں تھیواں نہال نی

مائیں نی میں کنوں آکھا

دردوچھوڑے دا حال نی

"میں نے آنا کو کبھی جیتنے نہیں دیا ماں مگر میری محبت ہار گئی"

"مجھے حسام راجپوت کی محبت جیتے جی مار گئی ماں

وہ میرے وجود کا حصہ ہو کر میرے درد سے انجان کیسے ہے، آپ نے بہت غلط کر دیا

میرے تکیے سے لگ کر ماما کمرے میں حیام کی سسکیاں اور آہیں ساری رات گونجتی

اور پھر ان آنسوؤں میں حیام راجپوت کی ساری شخصیت بھی دھل گئی

کیوں ---- میں ہی کیوں اللہ ارحم انصاری ہی کیوں

اپنے کمرے کی ہر چیز کو زمین بوس کرتے ہوئے آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ ارحم نے چلاتے ہوئے کہا

دو عورتوں سے محبت کی ، لیکن ان دونوں کی ہی محبت میری ذات نہیں ایسا کیوں گھٹنوں کے بل زمین پر جھک کر دھاڑیں مار مار کر روتے ہوئے ارحم انصاری کہی سے بھی وہ مضبوط شخص نہیں لگ رہا تھا

جس کی وجاہت پر یونیورسٹی کی نا جانے کتنی لڑکیاں مرتی تھیں جن کو وہ پلٹ کر بھی نہیں دیکھتا تھا

چھ فٹ سے نکلتا قد بھورے سلکی بال جو اس کے ماتھے پر بکھرے رہتے تھے تیکھی ناک جو اس کے مغرور ہونے کی نشاندھی کرتی تھی چہرے پر بلا کی سنجیدگی اور ہلکی بیرڈ جو اس کی وجاہت میں اضافہ کرتی تھی

وہ شخص جو دنیا کے لیے بالکل الٹ اور حیام کے لیے بس اس کا ارحم تھا جس کے نرم لہجے ، نرم محبت کی آنچ لیے نظروں پر صرف حیام راجپوت کا حق تھا لیکن ارحم انصاری کو یہ ادراک بہت دیر سے ہوا کہ اس پر ہر حق رکھنے والی لڑکی پر اس کا کوئی حق نہیں اب تو وہ اسے محبت بھری نظروں سے دیکھے گا تو خود کہ نظروں میں گر جائیں گا وہ اس کی نہیں یہ حقیقت کتنی جان لیوا تھی کوئی ارحم انصاری سے اس وقت پوچھتا

جس لڑکی کے بچپن سے خواب سجائیں وہ کسی اور کی حقیقت تھی یہ حقیقت کسی تیز دھاڑ چھڑی سے جیسے اس کا دل کاٹ رہی تھی"

اللہ کرے کہ تم مر جاؤ حسام --- تم مر جاؤ

اپنی حیام کو سب سے چھپا کر رکھ لوں گا میں سب سے چیختے ہوئے اپنے کمرے کا سارا سامان زمین بوس کر دیا

پندرہ دن بعد رات کو وہ گھر آئی تھی

اپنا کوٹ اور میڈیکل رپورٹس بیڈ پر رکھ کر شاور لینے چلی گئی

تبھی نبال اور مائسہ اس کے روم میں آئیں

حیام کو وہ روم میں داخل ہوتے وہ دیکھ چکی تھیں

تبھی وہ اس سے ملنے کمرے میں آ گئی وہ کتنے دنوں سے گھر نہیں تھی

پہلے جب جاتی تھی دن میں پتا نہیں کتنی بار کالز کرتی تھی

لیکن اس بار ایک دو وائس میسج اس کے علاوہ کچھ نہیں

جیسے ہی وہ روم میں آئیں تو حیام واشروم جا چکی تھی

تو وہ بیڈ پر بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگی پتہ تھی حیام کا۔ کوٹ اٹھاتے مائسہ کی نظر گئی

جس پر نبال بھی اٹھ کر اس کے پاس آئی

دیکھا میں نے کہا تھا نا کہ آپی کو ضرور کچھ ہوا ہے تبھی ہم سے بات نہیں کر رہی تھی

پتا کتنا دل گھبرا تا رہا ہے میرا ساری ساری رات نیند نہیں آتی تھی مائسہ نے نبال کو دیکھ کر آہستہ آواز میں فائل۔ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا

ضرور طبیعیت خراب ہوئی ہوگی

لیکن جیسے ہی فائلز کھول کر رپورٹس پڑھیں دونوں بہنوں کو لگا کمرے کی چھت ان پر آن گری ہو

حی ۔ نکے ٹوہنے ٹوٹ ٹوٹ حکا مام: ؛

ان کی بہن کتنی اذیت میں تھی اور اس نے انہیں بتانا گوارا تک نہیں کیا

آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے مائسہ نے فائلز بند کی اور نبال کا ہاتھ تھام کر گھسٹتے ہوئے اسے وہاں سے اپنے روم میں لے آئی

میری طرف دیکھو نبال آپی سے کچھ نہیں کہے گے سنا تم نے

اگر وہ چھپانا چاہتی ہے تو ہم اپنی زبان پر ایک لفظ نہیں لائے گے سمجھی تم

مائسہ نے روتے ہوئے نبال کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر کہا جو ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

ہماری بہن کی عزت محفوظ ہے جب رب نے اس کا پردہ رکھ لیا اس کی حفاظت کر لی تو ہم بھی اس کا پردہ رکھے گے اس بات کا ذکر کبھی نہیں کریں گے سمجھی تم نبال کو کندھوں سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا

تو نبال نے تڑپتے ہوئے مائسہ کو گلے لگا لیا

میری بہن مائسہ کو برداشت کیسے ہوگا

ہم کیوں نہیں تھیں اس کے ساتھ

نبال دھاڑیں مار کر روتی ہوئی چلائی

جب میری بہن نے میرا سب سے پردہ رکھا

میری ذات کو سوالیہ نشان نہیں بننے دیا تو مائسہ راجپوت بھی وعدہ کرتی ہے یہ راز ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے دل میں دفن کر لے گی

وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ گزر ہی جاتا ہے اس سب کے دوران ارحم نے اپنے دل کو سمجھا لیا تھا

وہ خود غرض نہیں تھا حیام کی خوشی حسام تھا تو اسے بھی حسام عزیز تھا

ارحم نے خود بھی کراٹے سیکھے اور مائسہ لوگوں کو بھی ٹریننگ دلوائی اس کے علاوہ بھی بہت سی سیلف ڈیفنس اور پسٹل چلانا بھی سکھاتا رہا

حیام سے پہلے ارحم نے پولیس فورس جوائن کی تھیں

راجپوت مینشن پر سخت سیکیورٹی ہائیر کی جگہ جگہ کیمرا زلگائیں جن کو مائسہ حیام عنان نبال اور ارحم کے موبائل سے کنیکٹ کیا گیا

حیام لوگوں کی کارز کے فرنٹ اور بیک سائیڈ پر بھی ارحم نے کیمرا زلگائیں

اس عرصہ کے دوران ان پر کافی بار اٹیکیز ہوئے جو اس طرح سے کیے گئے کہ وہ حادثہ ہی تصور ہوتے مگر ہر بار ارحم اور حیام عنان لوگوں کی ڈھال بن جاتے

اور دشمن ہر بار منہ کے بل گرتا

انہیں ابھی تک اس سازش کا معلوم نہیں ہوا تھا

کیونکہ قیصر حیات نے بیان میں کہا تھا کہ اس کی حیام پر نیت خراب ہوئی تھی باقی حیام کو بھی کچھ یاد نہیں تھا کہ جب اسے مارا جا رہا تھا تب وہ کیا کہہ رہے تھے

انہیں کافی لمبی سزا ہوئی تھیں

لیکن بعد میں انہیں کراچی کی جیل میں شفٹ کر دیا گیا

جس کے بعد حیام لوگوں نے کبھی اس جانب دیہان ہی نہیں دیا
اوراب قیصر حیات اپنے ریسورسز استعمال کرکہ باہر آگیا تھا وہ کب آیا یہ بھی انہیں پتا نا چل سکا
لیکن اب جنگ کا آغاز تھا جو وہ مر کر بھی جیتنے کو تیار تھے

کمرے میں موت سا سناٹا چھا گیا تھا دانیال نے اپنی مٹھیاں بھینچ کر غصہ ضبط کرنا چاہا
بسام کو اتنی سردی میں بھی اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا آنکھیں لال انگارا ہوئی تھیں ہاتھ بڑھا کر لیپ ٹاپ بند کیا
اور ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا
جبکہ حسام اپنے ہاتھوں میں موجود حیام کی میڈیکل رپورٹس پر نظریں جمائے بیٹھا تھا
بسام نے بنا کسی کی طرف دیکھے باہر کی جانب قدم بڑھائے تو فاطین اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پیچھے بھاگا
بسام ایم سوری یار فاطین نے بسام کا بازو تھام کر رخ اپنی جانب کرتے ہوئے کہا
ایم سوری یار میرے اوردانی---ابھی فاطین کچھ بولتا کہ بسام نے اسے پیچھے دھکا دیا

وہ ہمارا فرض تھا ڈیم اٹ اس بارے میں ایک بات نہیں سنوں گا مگر تم لوگوں کے یہاں سے جانے کے فیصلے پر کبھی معاف بھی نہیں کرو گا

ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا جبکہ فاطین بے بسی سے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا

دکھاؤ کہا ہے وہ شخص---حیام نے ارحم کو دیکھ کر استفسار کیا جس نے گھوری سے ان چاروں بہنوں کو نوازا

میں نے کیا ٹائم کہا تھا اور تم لوگ پہنچی کب ہو ارحم نے تاسف سے سر ہلاتے کہا تو نبال نے اپنی مسکراہٹ چھپائی

چلو بیسمنٹ میں اپنے پیچھے ان چاروں کو آنے کا اشارہ کر کہ قدم بیسمنٹ کی جانب بڑھائے وہ جیسے ہی وہاں داخل ہوئی تو سامنے ایک شخص کرسی سے بندھا ہوا تھا اس کے چہرے پر ماسک دیکھ کر حیام نے ارحم کی جانب دیکھا

جس نے آگے بڑھ کر اس شخص کے چہرے سے ماسک ہٹایا

اصغر حیات عنان کے ہونٹوں سے سرگوشی سے بھی کم آواز میں یہ نام ادا ہوا

غصے اور نفرت کی شدید لہر انہیں اپنے رگ و پے میں سرایت کرتی محسوس ہوئی

تبھی نبال آگے بڑھی

تم گھٹیا نیچ انسان --- تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری بہن پر غلط نگاہ ڈالنے کی بے دریغ مکوں کے وار اصغر حیات کے چہرے پر کرتے نبال کا بس نہیں چل رہا تھا اسے جان سے مار دیں

اپنے پاؤں سے اس کے پیٹ پر ٹھوکر ماری تو وہ کرسی سمیت نیچے گرا تو ارحم نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا

جبکہ عنان نے آگے بڑھ کر نبال کے ہاتھ پکڑے جو ابھی بھی اصغر حیات کو مارنے کے لیے آگے بڑھ رہی تھی

اب تمہارے منہ سے ایک ایک لفظ شروع سے آخر تک سچ سچ نکلنا چاہیے ورنہ میں تمہیں کچھ کہنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا

ارحم نے اصغر حیات کے بال اپنی مٹھی میں دبوچتے ہوئے غرا کر کہا تو اس نے اپنے سامنے کھڑی ان لڑکیوں کی طرف دیکھا

"جن کو برباد کرنے کے لیے انہوں نے کیا کچھ نہیں کیا تھا لیکن وہ آج بھی پوری عزت کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی تھی

ان کی ہر سازش ان نازک جانوں کو مضبوط بناتی گئی

ارحم نے ہاتھ میں پکڑی بلیڈ کا دباؤ اس کی گردن پر بڑھاتے ہوئے کہا تو اصغر حیات نے ڈرتے ہوئے اس کی جانب دیکھا

بتاتے ہو یا پھر کروں

ارحم نے بلیڈ پیچھے کی اور اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا

یہ بات صفیہ اور رضوان صاحب کی شادی سے پہلے کی ہے

صفیہ کسی لڑکے کو پسند کرتی تھی اس نے اپنی پسند کا اظہار اپنے گھر والوں سے کیا

تو رضوان صاحب نے اپنے والد کے کہنے پر لڑکے کے بارے میں جانچ پڑتال کروائی

تو پتا لگا کہ لڑکا نشے کرتا ہے اور بہت سے غلط کاموں میں ملوث ہے تو انہوں نے یہی بات آکر اپنے والد کو بتائی جو صفیہ بیگم نے بھی سن لی

جس پر ان کے والد نے اس رشتے سے صاف انکار کر دیا

لیکن رضوان صاحب نے اپنی بہن سے کہا تھا کہ اگر وہ لڑکا شادی کے بعد اس گھر میں ان کے سامنے رہے گا تو وہ اپنے بابا کو منا لے گے

کیونکہ ان کی ایک ہی بہن ہے وہ اس کی زندگی نہیں خراب کرنا چاہتے اور یہ بھی نہیں چاہتے کہ وہ اپنی محبت کو چھوڑ کر دکھی ہو

لیکن وہ لڑکا اس بات کے لیے نہیں مانا اور غائب ہو گیا

صفیہ بیگم اس بات کا قصوروار رضوان صاحب کو سمجھتی تھی

پھر ان کی شادی خاندان کے لڑکے سے ہوگئی

جب رضوان صاحب اپنی پسند کی شادی کر کہ رخسار بیگم کو لائیں تو ان کی نفرت ان سے اور بڑھ گئی

صفیہ بیگم کی شادی کے کچھ سال بعد ان کے شوہر کی وفات ہوگئی تھی

وہ پاکستان آئی تو رخسار بیگم اور ان کی بیٹیوں سے خار کھانے لگی

انہیں دنوں ان کا اپنے سابقہ محبوب سے سامنا ہوا جس نے انہیں بدلا لینے کے لیے اکسایا

انہوں نے رمضان صاحب کی کار کا ایکسیڈینٹ کروانے کا پلین بنایا جس میں رضوان صاحب اور رخسار بیگم نے تسلیم بیگم اور رمضان صاحب کو ائیر پورٹ چھوڑنے جانا تھا لیکن خوش قسمتی سے رضوان صاحب اور تسلیم بیگم نا جا سکے

پھر پلین کے مطابق وہ حسام لوگوں کو اپنے ساتھ لندن لے گئی

جہاں چھ ماہ بعد صفیہ بیگم کی اتفاق سے باتیں سن کر صغریٰ بیگم کو ہارٹ اٹیک آیا وہ بچ سکتی تھی لیکن صفیہ بیگم کو جب پتہ چلا کہ وہ ان کی باتیں سن چکی ہے تو وہ انہیں ہاسپٹل نا لے کر گئی

جب وہ تڑپ تڑپ کر اپنی زندگی ہار گئی تب دنیا کو دکھانے کو ہاسپٹل لے گئی

دس سال پہلے (لندن)

پھوپھو ہم لوگ پندرہ دن تک پاکستان واپس جا رہے ہیں حسام نے کھانا کھاتی ہوئی صفیہ بیگم کو مخاطب کر کہ کہا

جواب حیران نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

کک کیوں مطلب رضوان نے تو منیا کتھا :

جی لیکن میں نے یہی فیصلہ کیا وبلھی بھی یہاں کون ٹ سٹا کیدہ ز . ؛

وا وائینڈاپ کرنے منھی آہا گئی

دانیال اور بسام اپنی آگے کی سٹڈی وہی جا کر کنٹینیوں کر لیں گے

حسام نے موبائل پر ٹائپنگ کرتے ہوئے جواب دیا تو صفیہ بیگم نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا

جبکہ فرح شاکی نظروں سے اپنی ماں اور حسام کو دیکھ رہی تھی

مام یہ کیا کر گیا حسام یہ کیسے جا سکتا ہے یہاں سے جا کنے بعد ا فرح نے چلا صفیہ بیگم سے کہاو جاب کھاز چھوڑ غ ی تھس

بس بھی کرو یہ حسام نامہ میرا بس چلے تو ان چاروں کا یہ سفر آخری سفر میں بدل دوں مگر تم دونوں کی وجہ سے یہ بھی نہیں کر سکتی

ایک مصیبت ختم نہیں ہوتی دوسری نازل ہو جاتی ہے صفیہ بیگم نے جھنجھلا کر کہا تو فرح نے ٹیبل پر پڑے سارے برتن زمین بوس کر دیے

مجھے حسام چاہیے مام ہر قیمت پر---جو کرنا ہے کرے لیکن حسام کو روکے اپنے بال نوچتے ہوئے پاگلوں کی طرح چلا کر کہا تو صفیہ بیگم نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ تھامیں

ٹھیک ہے ٹھیک ہے کرتی ہوں میں کچھ

پر امس آپ نہیں جانے دے گی اسے فرح نے چلاتے ہوئے کہا تو صفیہ بیگم نے اسے گلے لگایا

نہیں جانے دوں گی بس صبر کرو تم

میں نے بسام کی طرف سے مائسہ کے لیے شاپنگ کر لی ہے دانیال نے گاڑی میں سامان رکھتے ہوئے کہا

آج فاطین اور دانیال عنان اور نبال کے لیے شاپنگ کرنے آئے تھے

بسام کے ایگزامز تھے اسی لیے وہ بزی تھا اس نے کہا تھا وہ بعد میں حسام کے ساتھ چلا جائے گا

اسی لیے دانیال نے اس کی طرف سے مائسہ کے لیے کچھ شاپنگ کر لی تھی

اور یہ اب بتا رہے ہو فاطین نے غصے سے دانیال کو دیکھا جو کندھے آچکا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا

کچھ دن تو رہ گئے ہیں اور بسام پتہ نہیں کب فری ہو اسی لیے میں نے سوچا میں کچھ خرید لوں دانیال نے فاطین کو دیکھ کر کہا جو باہر کھڑا اسے گھور کر دیکھ رہا تھا

اب کہا جا رہے ہو فاطین کو واپس مال میں جاتے دیکھ کر دانیال نے چلا کر پوچھا

چاچو اور حیام کے لیے گفٹس لینے فاطین نے بنا پلٹے جواب دیا تو دانیال نے سر جھٹک کر آنکھیں موند کر سیٹ سے سر ٹکا دیا

عجیب سے شور پر دانیال نے اپنی آنکھیں کھولیں

اپنے بائیں جانب دو گاڑیوں کو چکر کاٹتے دیکھ دانیال تھوڑا حیران ہوا

کیونکہ وہ ایک دائرے میں گھوم رہی تھیں

ابھی دانیال کچھ سمجھتا جب ان میں سے ایک بڑی گاڑی فل سپیڈ سے دانیال کی گاڑی کی جانب بڑھی

دانیال پھٹی آنکھوں سے اس گاڑی کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ رہا تھا
جلدی سے ہڑبڑا کر کار سٹارٹ کرنی چاہی مگر تب تک دیر ہو چکی تھی
وہ گاڑی پوری طاقت سے دانیال کی کار سے ٹکرائی جس پر دانیال کی کار ساتھ کھڑی
دوسری گاڑیوں میں دھنستی چلی گئی
ایک زوردھماکے سے دانیال کو اپنے کان پھٹتے محسوس ہوئے
کار کا دائیں جانب سے شیشہ ٹوٹ کر دانیال کے کندھے سے لے کر پیٹ تک جسم کو
چیرتا چلا گیا
فاطین جو ایک گھنٹے بعد باہر آیا تھا تو باہر ایمبولینس اور پولیس کو کھڑا دیکھ اپنی جگہ پر رک گیا
دانیال کی کم آواز پر فاطین کے لبوں سے دادا دلیا ہلوں کا نا
نن نوہ یہلے ملا چ گہوگا اپنے ی نفٹ ملاتے فاطین نے اپنے قو پہلے
ہاتھ میں تھامیں شاپنگ بیگ زمین بوس ہو گئے

آئی سی یو کے باہر وہ تینوں غم سے نڈھال بیٹھے ہوئے تھے
صفیہ بیگم کو حسام نے بتایا تو وہ بس تھوڑی دیر کے لیے آ کر چلی گئی کہ ان کا کہنا تھا کہ ان کی
طبیعت ٹھیک نہیں

توحسام نے لب بھینچ کر انہیں دیکھا اور جانے دیا

ڈاکٹر کو باہر آتے دیکھ حسام جلدی سے ڈاکٹر کی جانب بڑھا جبکہ فاطین دیوار سے سر ٹکائے اپنے خون آلود ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا

کیا ہوا علی سب ٹھیک تو ہے نا حسام نے ڈاکٹر سے استفسار کیا جو کہ اس کا دوست بھی تھا

یار حسام نے بہت کوشش لیکن کیس نے بے بسی اپنے دونوں ہی اجوئی حالت دیکھ کے مدھے کپڑے ہاتھ کھا

لیکن کیا

دانیال کومہ میں جا چکا ہے اسے کب تک ہوش آتا ہے ہم نہیں جانتے شاید ایک دن تک، ایک ہفتہ یا ایک سال ہم کچھ کہہ نہیں سکتے

حسام لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوا اور نم آنکھوں سے آئی سی یو کے بند دروازے کو دیکھا جہاں اس کی ماں کا لاڈلہ بیٹا زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا

حسام کو اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی

اب نا وہ آئیں گا ہوش میں نا یہ بھائی اس چھوڑ کر جائیں گے پاکستان صفیہ بیگم کی بات پر فہد نے قہقہہ لگایا

اب نا وہ زندوں میں نا ہی مردوں میں ساری عمر پڑا رہے گا اس بستر پر اور وہ تینوں بھائی اس کی خدمت میں لگے رہیں گے---اور ادھر وہ ان کی بے وفائی پر روتی سسک سسک کر مر جائیں گی

اور میں بہت جلد حسام سے شادی کر لوں گی صفیہ بیگم کی بات ختم ہونے پر فرح نے اپنا موبائل سامنے کرتے ہوئے کہا جس کی وال پر حسام کی تصویر لگی ہوئی تھی

آج دو سال بعد دانیال کی رپورٹس میں امپرومنٹ شو ہوئی تھی

بسام ہاسپٹل جانے کے لیے ریڈی ہو رہا تھا جب اسے اپنے کمرے میں کوئی داخل ہوتا محسوس ہوا اسے لگا شاید فاطین ہو گا

اسی لیے وہ مصروف سا اپنے بیگ میں امپورٹنٹ بکس رکھ رہا تھا کہ وہ رات وہاں سٹڈی کر لے گا

کہ تبھی اپنے شرٹ لیس سینے پر کسی کے ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا بسام نے چونک کر اپنے سینے کی طرف دیکھا

وہ پل میں پہچان گیا تھا کہ یہ کون ہو سکتا ہے تبھی جھٹکے سے اس کے ہاتھ پیچھے کر کہ ثناء کو دھکا دیا

بیڈ پر پڑی اپنی شرٹ پہن کر اس کی طرف رخ کیا

جو ڈھٹائی سے مسکراتی اسے دیکھ رہی تھی

کم ان بوبی یہ کل سب تو نارمل ہے آج -- تم کیوں ہمیشہ ٹپیکل پاکستانی مردوں کی طرح بیہیو کرتے ہو

اپنے ہاتھ بسام کے سینے پر رکھتے ہوئے کہا جو خونخوار نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

جسٹ شیٹ اپ --- اگر میں ٹپیکل مرد بنا -- نا تو تمہاری گھٹیا حرکت پر غیرت کے نام پر زندہ زمین پر گاڑھ دوں گا ثناء کی گردن اپنے ہاتھ میں دبوچتے ہوئے کہا اور ایک ہی جھٹکے میں پیچھے کی جانب دھکا دیا

مجھ میں کیا کمی ہے جو تم میری طرف دیکھتے بھی نہیں ثناء ایک ہی جھٹکے میں اٹھ کر بسام کے روبرو کھڑی ہوئی جو حقارت سے اسے دیکھ رہا تھا

آؤٹ دو سیکنڈ میں اپنی گھٹیاں شکل گم کرو بسام نے غرا کر کہا اور اپنا رخ بیڈ کی جانب کر کہ اپنی بکس بیگ میں رکھنے لگا

کہ تبھی ثناء نے بسام کو کندھے سے تھام کر رخ اپنی جانب کیا

نیلیں تم بتاؤ کیا کمی ہے مجھ میں ۔ ابھی کہا اس نے صرف تصویروں میں
دیکھ پاؤ گل ۔ ثنہ چلا کر کہنے پر بسام نے اسے کنہ
پیچھے کیا اور اس کے دائیں گال پر زور سے تھپڑ مارا
" بیوی ہے میری، میرے وجود کا حصہ ، رکھو خود سے یاد یقین
کیر میرا رحم بھی اس کے پاس ۔ لو کہ ، جاؤ ، مجھ سے بے لوث نہیں
کر گئیں ---صرف اور صرف میری رہے گی
تمہاری طرح اپنا آپ لوگوں کو پیش نہیں کریں گی اب دفعہ ہو جاؤ اس سے پہلے میرا صبر
جواب دے جائیں لہجے میں آگ سی تپش دھاڑ ، ثنہ نے نم نگاہوں کی
جانیکھا د، "
اور پھر سے بسام کی طرف بڑھی
ہاں تو رکھوں اسے بیوی بس مجھے بھی اپنی قربت کے کچھ پل ثنہ کر دیکھے
پیچھے سے آتے فاطین نے بات کلام ثنہ رخ اپنا جانا کہ
اور اسے گھسیٹتے ہوئے باہر لاؤنج میں لایا
پھوپھو---غرا کر صفیہ بیگم کو آواز دی جو اپنے کمرے میں تھی فاطین کے چلانے پر بھاگ کر
باہر آئی

چھوڑیں کچھ غلط نہ کیا تھا میں نے آئی واپس مڑ کر چلانے فاطین نے
ایک بار نا جانے کتنے تھپڑوں کے گال پر رسید کیے
گھٹیا لڑکی شرم نہیں آرہی ایسی باتیں کرتے ہوئے چھوٹی بہن کی طرح ہے تم سے
اور تو نہ مانا خود سے دور کر کہ فاطین غرایا تو صفیہ بیگم جلدی سے آگے بڑھی
کیوں مار رہے ہو میری بیٹی کو فاطین --- صفیہ بیگم نے نفرت سے چلا کر کہا تو فاطین نے سر جھٹکا
اپنی بیٹی سے کر تو پوچھیں پھوپھو کہ لینے گئی تھی بسام کو رات
تو تمہارے بھائی نے ہی بلایا ہوگا ورنہ لڑکی کو کہاں اتنی ہمت ہوتی صفیہ بیگم نے
فاطین نے حیرت سے ان کی جانب دیکھا
ٹھیک ہے بلایا ہوگا لیکن آج میں ایک بات واضح کر دو بسام راجپوت میری بہن مائسہ راجپوت کا شوہر ہے اگر اس نے مائسہ کے ساتھ بے وفائی کرنی کی کوشش کی یا کوئی لڑکی اس کے قریب آئی میں خود دونوں کو اپنے ہاتھوں سے شوٹ کرو گا آئی سمجھ سب کو فاطین نے بسام کی جانب رخ کر کہ چلا کر کہا تو اس نے تاسف سے سر ہلایا

اور پھوپھو اتنا افسوس کرنے کی ضرورت نہیں -- آپکی بیٹی کے لیے سب آ کل
ل ثنہ جاہی طنزیہ لہجے میں لٹاتے فاطین نے بسام کی جانب رکیا اور
اسے لے کر روم کی طرف بڑھا

تمہیں کیا ضرورت تھی پھوپھو سے بتمیزی کرنے کی حسام نے تاسف سے فاطین کو دیکھ کر کہا

جو دانیال کے پاس کھڑا اپنے ہاتھ سے اس کے بال سنوار رہا تھا

مجھے نہیں پتہ کیوں --- مگر مجھے ان سے چڑھ ہونے لگی ہے بھائی

اگر پاکستان نہیں جا سکتے تو مجھے بتائیں کیونکہ میں مزید ان کے ساتھ ایک ہی گھر میں نہیں رہ سکتا

میں اپنے فلیٹ میں شفٹ ہو جاؤ فاطین نے جھنجھلا کر جواب دیا تو حسام نے اپنی پیشانی مسلی

اسے خود کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ جتنا ٹائم بزنس کو دیتا ، جتنی محنت کرتا سب کچھ پرفیکٹ ہونے کے باجود بھی وہ ناکام ہوئے جا رہا تھا

ہمم - ٹھیک ہے پاکستان تو ابھی جا نہیں سکتے جب تک دانیال ہوش میں نہیں آ جاتا

اگر بسام اور تم میں سے کوئی فری ہوتا تو میں چلا بھی جاتا

لیکن اب کیسے دانیال کو اکیلے چھوڑ دوں --- حسام نے بے بسی سے اپنا سے صوفے کی پشت سے ٹکاتے ہوئے کہا تو فاطین نے گہرا سانس بھرا

اور حسام کے پاس آکر بیٹھا

میرا لاسٹ سیمسٹر ہے ملاس کے بعد، پاکستان جانا چاہتا ہوں اپنے سیٹل ہونا چاہتی ہوں

جہ سٹارٹ کرگاوں

فاطین کی بات پر حسام نے اثبات میں سر ہلایا

مجھے یہ کہنا تھا کہ مجھے میری یونی ٹیم کے ساتھ مانچسٹر جانا ہے کچھ دن کے لیے آپ سنبھال لیں گے نا یہ سب فاطین نے جھجھکتے ہوئے کہا

تو حسام نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی

تم جاؤ یار آئی ول ہینڈل اٹ

جس پر فاطین مسکرا دیا اور سامنے لیٹے دانیال کو۔ دیکھا جو پچھلے دو سال سے ابھی تک ہوش میں نہیں آیا تھا

انہوں نے یہ بات رضوان صاحب کو نہیں بتائی تھی وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ فکر مند ہو لیکن عنان لوگوں سے رابطہ کرنے کی کوشش ضرور کی تھی

فاطین اور دانیال ان کے لیے گفٹس بھی بھیجتے تھے مگر صفیہ بیگم کے خریدے گئے چوکیدار وہ تحائف ان تک پہنچنے ہی نہیں دیتے

پھر جب ان کو کوئی جواب موصول نا ہوا تو انہوں نے اپنے پاس رکھنا شروع کر دیے

فاطین نے اپنا سامان ڈگی میں رکھ کر کار سٹارٹ کی اور یونی کی جانب جانے لگا

جب راستے میں ایک بندے کی کار کے سامنے ایک کار آکر روکی تو فاطین نے

لگائی

اور کار سے باہر آیا جبکہ دوسری کار سے چار نقاب پوش نکل کر فاطین کی جانب بڑھے ابھی فاطین کچھ کرتا کہ ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر فاطین کی گردن پر انجیکشن انجیکٹ کیا

جس کے باعث فاطین کو اپنا جسم بے جان ہوتا محسوس ہوا

پل میں آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا اور وہی زمین بوس ہو گیا

فاطین کی آنکھ کھلی تو خود کو رسیوں سے جکڑے ہوئے پایا

اردگرد اندھیرے کے سوا کچھ نہیں تھا

نا جانے کتنی دیر بعد دروازا کھلنے کی آواز پر فاطین نے بائیں جانب دیکھا

دروازا کھلنے پر کمرے میں تھوڑی سی روشنی داخل ہوئی تو فاطین نے دیکھنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا

کہ تبھی اپنے چہرے کے سامنے ایک دم سے لائٹر کے جلنے پر فاطین نے چہرہ پیچھے کیا جبکہ سامنے موجود شخص سگریٹ سلگا رہا تھا

کون ہو تم ---اور کیوں لائے ہو مجھے یہاں فاطین نے غرا کر کہا تو اندھیرے میں ڈوبے کمرے میں قہقہے گونجے.جس پر فاطین کو پتا چلا کہ وہاں ایک نہیں زیادہ لوگ موجود ہیں

اور پھر سامنے کھڑے شخص نے بنا فاطین کو سمجھنے کا موقع دیے اس کے سینے پر سلگتی ہوئی سگریٹ داغ دی.جس پر فاطین نے ہونٹ بھینچ کر اپنی چیخ روکی

اور پھر وہاں موجود سب نے ہی فاطین کے سینے اور پشت پر جگہ جگہ سگریٹ داغی ضبط کا دامن ہاتھ سے چھوٹا تو فاطین کی چیخیں اس خاموش کمرے میں گونجیں جہاں اب اس پر تشدد کیا جا رہا تھا

اور پھر نا جانے کتنے دن و قفے و قفے سے اس کے جسم پر سلگتی ہوئی سگریٹ داغی جاتی اور تشدد کیا جاتا

زندہ رکھنے کو زبردستی نا جانے وہ فاطین کو زبردستی کیا کھلاتے رہے.جس پر پہلی بار فاطین نے اپنے چہرے کا رخ بدل لیا مگر ان لوگوں نے اس بات پر اس پر اور تشدد کیا

اور پھر ایک دن فاطین کو دروازا کھلتے ہوئے محسوس ہوا اپنے بے جان ہوتے جسم کو حرکت دے کر فاطین نے سامنے دیکھنا چاہا جہاں سے کوئی بھاگتا ہوا اس کی جانب آرہا تھا لیکن اتنے دنوں بعد روشنی آنکھوں پر پڑنے سے وہ کچھ دیکھ نہیں پا رہا تھا

فاطین ----حسام ایک ہی جست میں فاطین تک پہنچا اور اس کا خون سے تر چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھاما جبکہ بسام نے روتے ہوئے اپنے بھائی کے ہاتھ کھولنا شروع کیے پیٹ سے رسیاں اتار کر نیچے پھینکی تو فاطین بے جان وجود کے ساتھ حسام پر گرا جو گھٹنوں کے بل بیٹھا

فاطین کو دیکھ رہا تھا جس کا سینہ زخموں سے چور تھا

فاطین کے جانے کے ایک دن بعد دانیال کو ہوش آگیا تھا تو حسام اور بسام کے پاؤں خوشی سے زمین پر نہیں لگ رہے

اپنی خوشی میں وہ فاطین کو تو بھول ہی گئے تھے

مگر اگلے ہی دن حسام نے فاطین کو کال ۔کی تو اس کا نمبر آف تھا اسے لگا وہ بزی ہوگا بٹ نیکسٹ ڈے پھر ٹرائے کیا تب بھی نمبر آف ہونے پر حسام نے یونی سے اس کے گروپ کے ممبرز کے نمبر حاصل کیے

تب ان سے رابطہ کرنے پر اسے معلوم ہوا کہ وہ تو ان کے ساتھ گیا نہیں

تب حسام نے پولیس سے رابطہ کیا اور پھر اتنے دنوں کی تلاش کے بعد وہ انہیں ملا

پولیس کا کہنا تھا کہ یہ چوروں کا کام ہے کیونکہ فاطین کی کار اس کا والٹ موبائل سب کچھ غائب تھا اور اب وہ لوگ بھی اس جگہ سے غائب تھے

مگر حقیقت تو کچھ اور تھی یہ سب صفیہ بیگم نے اپنی بیٹی کا بدلا لینے کے لیے کیا تھا

فاطین اس حادثے کے بعد کافی ڈپریشن میں چلا گیا تھا اس نے اپنی سٹڈی بھی چھوڑ دی تھی راتوں کو اٹھ اٹھ کر چلانے لگتا

اسے نا جانے کتنے سال وہ سلگتی ہوئی سگریٹ اپنے وجود پر محسوس ہوتی حسام لوگوں کے لیے اسے سنبھالنا بہت مشکل ہو گیا تھا

ہر بار پاکستان آنے کی خواہش ان کے لیے آزمائش ہی لائی تھی

لیکن فاطین کی جو کنڈیشن تھی اس کے بعد وہ اسے نہیں چھوڑ سکتے تھے

چھ سال اسے اس سب سے نکلنے میں لگے پھر اس نے اپنی سٹڈی کمپلیٹ کی اور ہاؤس جاب چھ ماہ تک وہی کی اور پھر دانیال اور فاطین نے بنا کسی کو بتائے پاکستان جانے کا پلین بنایا جس کا ان لوگوں نے ایک دن پہلے صفیہ بیگم کو بتایا جو حق دق سی رہ گئی تھی

صفیہ بیگم کا مقصد فاطین اور دانیال کو مروانا تھا جبکہ حسام اور بسام سے اپنی بیٹیوں کی شادی کروانا

اسی لیے انہوں نے عنان اور نبال کی بجائے مائسہ اور حیام کو ٹارگٹ کیا

اگر وہ دونوں مر جاتی تو پھر وہ اپنی بیٹیوں کی شادی حسام اور بسام سے کرواپاتی ورنہ تو شاید وہ کبھی نا کرتے

اور دانیال اور فاطین کو مروانے سے ساری جائیداد حسام اور بسام کے حصے آتی

اصغر حیات جیسے جیسے بتا رہا تھا نبال اور عنان کو اپنا خون کھولتا محسوس ہو رہا تھا

تم گھٹیا انسان تمھیں میں چھوڑ میرے ذکر تیسے کہ یلگا. اصغر میکی بلت

ہوئے عیلان ادم سے اس پر پٹی جھ لاتوں سوھو نے مامار کراس کا۔ کرشر

د.

مار سے نڈھال ہو کر اصغر حیات کا سر ایک جانب کو ڈھلک گیا

میرا فا حیام عنان نے چلا ابا بچتے انہوں لئے

وہ اتنی تکلیف سے گزرا اس بال باز عورت کی وجہ سے چھوڑو گی نہیں میں اسے عنان نے چلا کر کہا تو مائسہ نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا

رہیں ان ٹھ چوڑیں گے انہیں گن گن کر بدلہ لے گے اپنے تایا تائی کا اپنی ماں کا اور بھائی لوگوں کا بھی ہو جسٹ ڈونٹ وری اب تو سب ہمارے سامنے ہیں نا مائسہ نے عنان کو چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر کہا

جو غصے سے گہرے گہرے سانس لیتی خونخوار نظروں سے اصغر حیات کے نیم جان وجود کو دیکھ رہی تھی

جبکہ نبال دروازا کھول کر باہر چلی گئی تھی

السلام و علیکم بھائی---دکھنیال ہے نبال : نے میسج لکھ کر حسام سینڈ کیا

حسام جو فاطین اور دانیال کے ساتھ شاہ میر کے ساتھ بیٹھے آگے کا پلین ڈسکس کر رہے تھے میسج ٹون پر چونکا

میسج اوپن کیا تو میسج پڑھ کر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی نمبر اس کے پاس سیو نہیں تھا مگر وہ جانتا تھا کہ کرنے والی کون ہوگی

دانیال اپنے فارم ہاؤس جاؤ تم---نبال کو فارم ہاؤس کا ایڈریس سینڈ کر کہ دانیال سے کہا جو حیران نظروں سے حسام کو دیکھ رہا تھا

کیا مطلب دانہ نے نا سمجھی سے پوچھا تو فاطین نے اپنی مسکراہٹ چھپانے کو سر جھکا لیا

جبکہ میں کہہ رہا ہوں کہ جاؤ تو جاؤ بڑوں میں تمہارا کیا کام نے غصے سے کہا تو دانہ سمجھ سے اٹھ کھڑا ہوا

اور شاہ میر سے سلام کر کہ ان دونوں کو نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے قدم باہر کی جانب بڑھائے

فاطین نے ہڑبڑا کر جیکٹ کی اندرونی جیب سے موبائل نکالا جو کہ مسلسل بجنا شروع ہو گیا تھا

جس پر شاہ میر اور حسام نے گھور کر فاطین کو دیکھا جو خجل سا ہو گیا

سکرین پر عنان کا نمبر دیکھ فاطین نے اپنے ہونٹ بھینچے اور کال کٹ کر دی ابھی وہ موبائل سائلنٹ کرتا جب فون دوبارا بجنا شروع ہو گیا-- شاہ میر نے اٹھ کر قدم اس کی جانب بڑھائے اور بازو سے تھام کر فاطین کو باہر کیا اور دروازا اس کے منہ پر بند کر دیا

جبکہ فاطین حق دق سا کبھی ہاتھ میں مسلسل بجتے فون کو دیکھتا کبھی سامنے بند دروازے کو

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ مس عنان راجپوت پھاڑ کھانے والے انداز میں چلایا تو عنان نے فون اپنے کان سے پیچھے ہٹایا اور گھور کر اسے دیکھا

میں پتہ نہیں کس جگہ پر ہوں ---اور یہاں دور دور تک کوئی بھی نہیں فا---پلیز جلدی آجاؤ پلیز عنان کی نم آواز سن کی فاطین کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی جلدی سے اپنی کار کی جانب بھاگا

مجھے لوکیشن سینڈ کرو لیکل مد بنہ صا کرابھی فطین کچ کہاجآپ گے سے فون کا یک د.

یگہ

اور اگلے ہی پل لوکیشن سینڈ کر دی گئی جسے دیکھ کر فاطین نے بار بار کال کہ تو نمبر آگے سے آف ملا

شٹ اپلتوسے گاپرسٹلیر ہوتلئے چ

اور آدھے گھنٹے کا سفر دس منٹ میں طے کرتا فاطین اس جگہ پہنچا

جہاں عنان میڈم ٹیکسی سے ٹیک لگائے کھڑی تھی

جسے دیکھ کر فاطین نے غصے سے اپنے لب بھینچے

فاطین کو آتا دیکھ عنان نے ٹیکسی والے کو جانے کا اشارہ کیا
اور خود قدم فاطین کی جانب بڑھائے جو غصے سے کار کے پاس کھڑا عنان کو گھور رہا تھا جبکہ
عنان مسلسل مسکراتی نظروں سے فاطین کو دیکھ رہی تھی
دونوں کے درمیان کے بارہ قدم کے فاصلے کو عنان نے بھاگتے ہوئے طے کیا
فاطین کی گردن میں اپنے دونوں بازو باندھ کر اپنے پاؤں اس کے پاؤں پر رکھ دیے جبکہ
فاطین سنجیدہ چہرہ لیے ویسے ہی کھڑا تھا
جیسے عنان کے اس عمل پر اسے کوئی فرق نا پڑا ہو
آئی لو یو سو مچ فا---ائی ریلی لو ڈ فاطیکی کان میں سرگوشی کرتے عنان نے اپنے
لب فاطین کی کان کی لو پر رکھ دیے
فاطین کو خود پر ضبط کرنا مشکل لگا لیکن وہ کیسے بھول جاتا کہ کل کتنی محبت سے اس نے
عنان کو پکارا تھا اور وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر چلی گئی
یہ بات یاد آتے ہی فاطین کے تاثرات بدلے
عنان کو کندھوں سے تھام کر اپنے سامنے کیا
"مجھے ایسی محبت بالکل نہیں چاہئیے مس عنان جس پر جب آپ کا دل کیا آپ مجھے خود کے
قریب آنے دے گی اور جب دل کیا دھتکار دے گی کیونکہ آپ کو پھر کچھ سمجھ

فاطین اپنا مکمل کرجیب عنان نے ایک سے اس کا ہرہ چ اپنے ہاتھوں متحکم
اپنے لب
فاطین کے لبوں پر رکھ دیے اپنی بے چینی، بے قراری فاطین کی تکلیف جان کر عنان کو جو
دکھ ہوا تھا وہ سب اپنی شدتوں سے فاطین پر نچھاور کرنے لگی"
عنان کے لمس سے فاطین کو اپنے رگ و پے میں سکون سرائیت کرتا محسوس ہوا عنان کی
محبت اسے سرشار کر رہی تھی فاطین کو اپنا دل اپنے کانوں میں دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا
مگر دل عنان کو نخرے دکھانے کے لیے مچل رہا تھا وہ دیکھنا چاہتا تھا جب وہ عنان کو
نخرے دکھائے گا تو وہ کیا ریکٹ کرے گی اسی لیے عنان کو کمر سے تھام کر پیچھے کیا
جواب آنکھوں میں لیے فاطین کی طرف دیکھ رہی تھی جس پر فاطین
نے ایک بیٹ مس کی
گلے میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی جبکہ عنان فاطین کا بے تاثر چہرہ دیکھ کر
نم آنکھوں اور غصے کے تاثرات لیے اس سے دور ہوئی اور رخ پلٹ لیا ابھی وہ آگے
بڑھتی جب فاطین نے اپنا ہاتھ عنان کی کمر میں ڈال کر اس کا رخ اپنی جانب کیا
جس پر عنان فاطین کے سینے سے آ لگی

"اب اگر تم مجھ سے دور گئی نا مسسز فاطین راجپوت تو میں بار بار آنے والے دوری پر صبر کرنے کی بجائے تمہیں زمین میں گاڑھ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تم پر صبر کر لوں گا کیونکہ تمہاری دوری ہر بار مجھے بے موت مارتی ہے

سرد لہجے میں فاطین نے عنان کے چہرے پر غرا کر کہا تو عنان نے فاطین کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچا اور فاطین کی گردن میں منہ چھپا لیا

سردیوں کی پہلی بارش کا آغاز ہو چکا تھا ہر طرف ایک دم سے ہی سیاہ بادل چھا گئے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے بارش برسنا شروع ہو گئی

فاطین نے چہرہ اوپر کر کہ بارش کے قطروں کو اپنے چہرے پر محسوس کرنا چاہا جبکہ اپنی گردن پر عنان کی گرم سانسوں اور پھر اس کے ہونٹوں کا نرم لمس محسوس ہوا

فاطین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی اپنی گرفت عنان کی کمر پر سخت کر کہ اسے خود میں بھینچ لیا

جبکہ عنان کے ہونٹوں کا لمس فاطین کو اپنی ہو گرداں تھا

فا---سرگوشی سے بھی کم آواز میں ٹھنڈ سے کپکپاتے ہوئے عنان نے کہا تو فاطین نے جھک کر اس کے ہونٹ اپنے ہونٹوں کی سخت گرفت میں لے لیے

فاطین کی شدت پر عنان کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی اپنے ہاتھوں میں فاطین کی شرٹ مضبوطی سے تھام کر خود کو گرنے سے بچایا

عنان کی سانسوں سے بری طرح اپنی سانسیں الجھا کر فاطین قطرہ قطرہ عنان کی سانسیں خود میں انڈیل رہا تھا

اس وقت فاطین -- عنان ثبو خوکو روتے کرز چاہہ عنان اکھڑی سوں کو محسوس می نر سے پیچھے ہٹا اپنا سر عنان کے سر سے ٹیکا د۔

جواب گہرے گہرے سانس لے رہی تھی

جی جانِ فا --- محبت سے چور لہجے میں سرگوشی کی تو عنان نے نظریں اٹھا کر فاطین کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں خمار کی سرخی لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا

عنان کے چہرے پر پل میں گلال بکھرا ہونٹوں پر شرمیگی مسکراہٹ نے احاطہ کہ

فاطین کے پاؤں پر اپنے پاؤں رکھ کر تھوڑا اوپر ہوئی اور اس کے کان میں سرگوشی کی

روم میں چلیں --- عنان نے کہتے اپنا چہرہ فاطین کی گردن میں چھپا لیا جبکہ سنسان سڑک پر بارش کی بوندوں کے درمیان فاطین کا زندگی سے بھرپور قہقہہ گونجا

جو حکم جانِ فا--- عنان کو خود میں بھینچتے چلا کر کہا تو عنان نے اپنے دانت فاطین کی گردن پر گاڑھ دیے جس پر فاطین نے مسکرا کر اسے خود میں شدت سے بھینچ لیا کہ عنان نے کراہ کر فاطین کو دھکا دیا

جس پر اس نے کندھے آچکا دیے

ریڈ کلر کی فراک پہن کر نبال آئینے کے سامنے آئی

ہاتھوں میں ریڈ کلر کی کانچ کی چوڑیاں پہنی ریڈ لپ سٹک سے

اپنے ہونٹ رنگے گہرے بالوں کو پشت پر چھوڑ دیا ریڈ کلر کی بیل سی پہنی

آئینے سا آئی نے

ریڈ پاؤں کو چھوتی فراک جس کی بیک کندھوں سے لے کر کمر تک ڈوریوں سے بندھی ہوئی تھی

اور جس پر گولڈن کلر کا کام ہوا تھا

بال ہٹا کر آخری ڈوری کو باندھا اور پھر بال پشت پر کھلے چھوڑ دیے

پرفیوم اٹھا کر خود پر سپرے کیا

اور دانیال کا رد عمل سوچ کر دانتوں تلے ہونٹ دبایا

اور قدم دروازے کی جانب بڑھائے

دروازا کھول کر باہر آئی اور ریلنگ پر جھک کر نیچے نگاہ دوڑائی اور پھر دبے قدموں سے سیڑھیاں اترتی پورچ تک گئ

بارش میں بری طرح سے بھیگنے پر عنان کو شدید سردی لگ رہی تھی

وہ فاطین کو لیے اپنے فارم ہاؤس آئی تھی روم میں آتے ٹاول سے فاطین کے بال خشک کیے اور اب آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بال خشک کر رہی تھی جب فاطین نے پیچھے سے عنان کو اپنے حصار میں لیا

آئینے میں نظریں عنان کے بھیگے سراپے پر مرکوز کرکہ اپنے ہونٹ عنان کی گردن پر رکھ دیے

فاطین کا نرم گرم لمس محسوس کرکہ عنان نے آنکھیں موندلی

پھر اپنا رخ فاطین کی جانب کیا

بادلوں کے گرجنے کی آواز پر عنان نے کھڑکی کی جانب دیکھا جہاں بارش زوروں شور سے برس رہی تھی

اور پھر فاطین کی جانب جو آنکھوں میں محبت کا جہان لیے عنان کو دیکھنے میں مگن تھا

عنان نے اپنے ہاتھ فاطین کی شرٹ کے بٹن پر رکھ کر فاطین کی نظروں میں دیکھا جو مخمور نظروں سے عنان کو ہی دیکھ رہا تھا

عنان کی کمر پہ اپنے دونوں ہاتھ باندھ کر اپنے قدم پیچھے بیڈ کی جانب لینے شروع کیے جبکہ فاطین کے ہر قدم پر عنان نے اس کی شرٹ کے بٹن کھول کر اس کی شرٹ وجود سے جدا کی اور فاطین کو پیچھے بیڈ پر دھکا دیا

جو اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے عنان کو ہی دیکھ رہا تھا

فاطین پر جھک کر عنان نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو ان زخموں کے نشانوں پر پھیرنا شروع کیا جو اب کافی حد تک مندمل ہو چکے تھے

فاطین کا سارا خمار بھک سے اڑا حیران نظروں سے عنان کو دیکھا

کیا عنان سب جان گیا اپنے سوچ کی نفی میں سر ہلایا اور عنان کی نرسے ودخسے دوریا کلور اٹھ اکھڑ ہوا

جھک کر اپنی شرٹ اٹھائی

جب عنان نے پیچھے سے اپنا حصار فاطین کے گرد باندھ دیا

فاطین کے ہاتھ شرٹ کو ٹھیک کرتے وہی ساکت ہو گئے

کبھی جو بادل برسے

میں دیکھوں تجھے آنکھیں بھر کہ

"عنان نے اپنے لب فاطین کی پشت پر موجود نشانوں پر رکھیں تو فاطین نے اپنی آنکھیں موند لیں---اتنے سال پہلے ملے زخم جن کی اذیت میں آج تک فاطین راجپوت جل رہا تھا عنان کے ہونٹوں کا لمس ان پر کسی ٹھنڈی پھوار اور مرہم کہ طرح محسوس ہوا"

فاطین نے اپنا رخ عنان کی جانب کیا تو عنان نے اپنا سر فاطین کے سینے سے ٹکا دیا اتنی ٹھنڈ میں فاطین کے سینے کی گرمائش سے عنان کو سکون محسوس ہوا

اپنا ایک ہاتھ عنان کی کمر پر دوسرا اس کے بالوں میں الجھا کر عنان کا چہرہ اپنے سامنے کیا

تُو لگے مجھے پہلی بارش کی دعا

تیرے پہلو میں رہ لوں

کمرے میں اس وقت دونوں کی رقص کرتی دھڑکنوں کا شور تھا

فاطین کی تیز ہوتی سانسیں عنان کو اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی باہر برستی بارش نے کمرے کے ماحول کو فسوں خیز بنایا ہوا تھا

فاطین کی گرم سانسوں سے عنان کو اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہو رہا تھا

خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر نظریں اٹھائی تو دھک سے رہ گئی کیونکہ فاطین اپنی معنی خیز نظریں اسی پر جمائے ہوئے تھا ابھی عنان پیچھے ہٹتی کہ فاطین نے جھک کر اپنے لب عنان کے لبوں پر رکھ دیے

فاطین کی بڑھتی شدت پر عنان نے اپنے ہاتھ مضبوطی سے اس کے کندھے پر رکھ دیے عنان کی سانسوں کو بری طرح سے منتشر کر کہ فاطین نرمی سے پیچھے ہوا اور بنا عنان کو سمجھنے کا موقع دیا اسے بیڈ پر دھکا دے کر اس پر جھک آیا

میں خود کو پاگل کہہ لوں

تو غم دے خوشیاں سہہ لوں

فاطین کو خود پر جھکے دیکھ کر عنان نے اپنا رخ بدل لیا

"روم میں آنے کا فیصلہ مسز آپ ہی کا تھا تو اب یہ گریز کیسا عنان کی پشت پر اپنی دو انگلیوں کو چلانے کے انداز میں آگے پیچھے کرتے ہوئے کہا تو فاطین اپنی پشت عنان اپنی ھیکڑی ہی ہڈیہ میں سنسناہٹ ہونی محسوس

"

ایک ہی جھٹکے میں شرٹ پر لگی زپ کو کھول کر شرٹ دونوں کندھوں سے کھسکائی اور اپنا شدت بھرا لمس عنان کی کمر پر چھوڑنے لگا

فاطین کے اس عمل پر عنان نے شیٹ کو اپنی مٹھیوں میں دبوچ لیا

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/

فاطین کے حد سے زیادہ بڑھتی بے باکیوں پر عنان نے رخ بدل کر اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا

سرخ چہرے کے ساتھ گہرے بے گہرے سانس بھرتی وہ فاطین راجپوت کو بری طرح رہی تھی

"عنان راجپوت تم صرف بیوی اور محبت ہی نہیں، بلکہ تم تو فاطین راجپوت کی دیوانگی اور جنون ہو"

"تم فاطین راجپوت کے لیے وہ نشہ ہو جسے بن پیئے ہی وہ بہک جاتا تھا تو سوچو جب آج قطرہ قطرہ تمہاری سانسوں کی خوشبو میں اتارنے پر جو میں

شدتیں کیسے برداشت کر بھرے گئے ہونگے لگی گردن میں چہرہ چھپا کر گہرے سانس کہا

تو عنان کو لگا جیسے جسم کا سارا خون اس کے چہرے پر سمٹ آیا ہو

کوئی نہیں تیرے سوا میرا یہاں

منزلیں میری تو سب یہاں

اپنی گردن پر فاطین کا شدت بھرا لمس اور ہلکی بیرڈ کی چبھن محسوس کرتے عنان نے اپنے ہاتھ فاطین کی پشت پر رکھنے چاہے تو فاطین نے انہیں اپنی سخت گرفت میں لے کر انہیں بیڈ پر سر کے اوپر لاک کر دیا

عنان کی گردن پر جا بجا اپنی جنونیت کی چھاپ چھوڑتے وہ عنان کے کمزور سے احتجاج کو مکمل طور پر نظر انداز کر گیا

مٹا دے سبھی آ جا فاصلے

میں چاہوں مجھے، خود سے بانٹ لے

"اب بہکا دیا ہے تو جھیلو بھی عنان کا سر تکیے پر رکھ کر کمفرٹر کھول کر اپنے اور عنان کے وجود کو اس میں گم کر کے پوری شدت سے عنان کے ہونٹوں پر جھک آیا

"باہر بادل برس رہے تھے اور اندر فاطین راجپوت اپنی محبت کی بارش میں عنان راجپوت کو پور پور بھگو رہا تھا

گزرتی رات میں فاطین راجپوت کی شدتوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا جبکہ عنان نے فاطین کی معنی خیز نظروں سے بچنے کے لیے اس کے سینے میں ہی خود کو چھپانا چاہا"

ذرا سا تو مجھ میں جھانک لے

میں ہوں کیا

منی کاؤچ پر بیٹھے اپنے پاؤں زمین پر پھیلائے ہاتھ میں تھامی سگریٹ کو سلگاتے دانیال راجپوت خود کو بھی ایک ان دیکھی آگ میں جلتا ہوا محسوس کر رہا تھا

باہر ہوتی زوروں شور سے بارش بھی اسے اپنے خیالات سے نکال نا پائی اتنی ٹھنڈ ہونے کے باوجود بھی دانیال راجپوت کو گرمی سے اپنا دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا

اسی لیے شرٹ کے آدھے بٹن کھولے کاؤچ کے پیچھے رکھے ٹیبل سے سر ٹکائے آتش دان میں دہکتی آگ کو دیکھ رہا تھا

اپنے سینے میں لگی آگ کے سامنے یہ آگ تو دانیال راجپوت کو بہت معمولی لگ رہی تھی گیارہ سال کی عمر میں اس گھٹیا عورت نے اس سے ماں باپ چھین لیے وہ تو ابھی ماں کے لمس اور باپ کی شفقت کو ٹھیک سے محسوس بھی نہیں کر پایا تھا

اور بسام وہ کتنا چھوٹا تھا

اور اس کے بعد ان چاروں کو ان کی جینے کی وجہ سے الگ کر دیا اور کیا کیا ظلم نا کیے ان پر یہ سوچ کر یاد نہ کر تو بکھوت نگاروں پر گھسیٹ لہ

اگر مائسہ اور حیام کی جگہ نبال ہوتی تو سوچ سوہان روح تھی

دانیال راجپوت تو ساری دنیا کو آگ لگا دیتا

دکھ اسے حیام اور مائسہ کے لیے بھی تھا بہنیں تھیں وہ دانیال کی ان کا بدلہ لیے بغیر بھی وہ چین سے نہیں بیٹھنے والا تھا

اگر وہ عورت دانیال کی طرح انہیں بھی جان سے مروانے کی کوشش کرتی بھی آجاتا مگر اس عورت نے ان کی عزتوں پر وار کیا

"موت پر تو ایک نا ایک دن صبر آ ہی جاتا ہے مگر عزت جانے پر کبھی صبر نہیں آتا" اور وہ دونوں تو اس کے بھائیوں کی عزت تھی

ابھی وہ انہیں سوچوں میں گم تھا کہ دروازا کھلنے کی آواز پر آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا کھڑکی سے آتی روشنی اور آگ کی تپش سے سامنے کھڑی نبال کا عکس واضح ہوا

اپنے سامنے اس دشمن جان کو تمام ہتھیاروں سے لیس دیکھ کر دانیال نے آنکھیں دوبارا سے موندلی

جبکہ نبال نے تاسف سے سر جھٹکا بڑھی چھوٹے چھوٹے قدم لیتی دانیال کی جا:

اپنے قریب چوڑیوں اور ہیل کہ آواز پر دانیال کو اپنی دھڑکنیں بے قابو ہوتی محسوس ہوئی پھر اپنا خیال سمجھ کر سر جھٹکا اور زور سے آنکھیں میچ لیں جبکہ کمرے میں پھیلتی نبال کی مخصوص خوشبو اپنے حواسوں پر چھاتی محسوس ہوئی

دانیال کے قریب آکر اس کے آنکھیں کھولنے کا انتظار کیا تو اسے زور سے آنکھیں میچے دیکھ نبال آہستہ سے جھکی

اپنا دایاں کندھا دانیال کے بائیں سائیڈ رکھ کر اپنا ہاتھ اس کے دل کے مقام پر رکھا تو دانیال کی تیز ہوتی دھڑکنیں نبال کو اپنے ہاتھ میں دھڑکتی محسوس ہوئی

جبکہ اپنے سینے پر نرم گرم لمس محسوس کر کہ دانیال نے اپنی آنکھیں واہ کی اسے ابھی بھی یہ وہم لگ رہا تھا

دانیال کی آنکھوں میں بے یقینی دیکھ کر نبال اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھے تھوڑا اوپر ہوئی اور دانیال کی ناک پر اپنے دانت گاڑھ دیے

جس پر دانیال ہوش میں آیا اور حیرانگی سے نبال کو اپنے سامنے دیکھنے لگا جواب شرٹ پر اپنی انگلی سے ڈیزائن بنانے میں مصروف تھی

"میری پری یہاں کیسے آئی" نبال کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے سرگوشی میں پوچھا تو نبال کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

"اڑتے ہوئے" دانیال کے ماتھے پر بکھرے بال اپنے ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے کہا تو دانیال کا مدھم قہقہہ گونجا

دانیال نے جھک کر اپنے لب نبال کے ماتھے پر ثبت کیے تو نبال نے آنکھیں بند کر کہ اس لمس کو روح تک محسوس کیا

دانی ی تھوڑ بعد ا : نے نم آواز میں ھکلائیا دانہ ل کو مخاطب کیا

کیا ہوا دانی کی جان دانہ نے تڑپ کپکپا تو ا : نے اپنے دانت یال دکن گردن مدھ بکزہرہ چاس کی گردن میں پلھ لہ

نبال کے آنسو اپنی گردن پر محسوس کر کہ دانیال کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی وہ اٹھ بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ مکمل اس پر لیٹنے کے انداز میں جھکی ہوئی تھی

کیا ہوا نبال سب ٹھیک ہے نا کسی نے کچھ کہا ہے کیا غ دکن ۔ رگیں تن گئی اگبال کے ساتھا ا ھ کچ بھی ہو ر من ز. گاگڑا انہ تا رکھا

اپنی گرفت نبال کی کمر پر مضبوط کی

آپ نے کہا تھا نا کہ آپ میرے ہر درد کا ازالہ کریں گے --- نم آنکھوں سے دانیال کی طرف دیکھا

"میں صرف ازالہ ہی نہیں کروں گا بلکہ اس درد دینے والے کی جسم سے کھال ادھیڑ کر رکھ دوں گا" --- پہلے نرم اور پھر سخت لہجے میں کہتا وہ نبال کو کپکپانے پر مجبور کر گیا

اپنا لمس نبال کی آنکھوں پر چھوڑتے اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگا جو ٹھنڈ سے کپکپاتے وجود کے باعث دانیال میں چھپنے کی کوشش کر رہی تھی

دانیال نے مسکرا کر اسے دیکھا اور ساتھ پڑے صوفے سے ہاتھ بڑھا کر اپنی براؤن شال پکڑ کر نبال کا کپکپاتا وجود ڈھانپ دیا

"لیکن میں آپ کے ہر درد کا ازالہ کرنا چاہتی ہو اور آپ سے بلاوجہ ناراض ہونے کے لیے سوری بھی"-- معصومیت سے دانیال کے سینے پر تھوڑی ٹکائے اس کی جانب دیکھ کر کہا

"تو دانیال نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا میری ننھی سی جان یہ دونوں کام کیسے کرے گی" نبال کی لٹ کان کے پیچھے اڑستے مسکراتے لہجے میں حیرت سے استفسار کیا تو نبال نے خفگی سے دانیال کو دیکھا

"سوری تو ہو گیا نا" نروٹھے پن سے کہا

تو دانیال نے ایک دم سے نبال کی کمر پر گرفت مضبوط کر کہ اسے کاؤچ پر لٹایا اور خود اس پر جھک آیا

لگ جا گلے کہ پھر یہ حسین رات ہو نا ہو

شاید پھر اس جنم میں ملاقات ہو نا ہو

"اورازالہ" نبال کہ گردن میں گہرا سانس بھر کر کہا تو

نبال کو اپنے وجود میں سرد لہر سرائیت کرتی محسوس ہوئی

مم مکرتو ا ہوں---اشپکنخسہ تےپڑ ٹوہیوتبان ر ا دانہ نے

ہوکونٹوٹی سکی شیب مگوالی کلور

سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا

آپ ال نے سگریٹ پینا شروع کر دی دانی ؛ نے سلپئیڈ پٹے سگریکیھیر ڈ

دکر گھیرنے سارستفہ کتو ا دانہ نے اپنےتواس کے گالپ ھے گاڑ

"ساری غلطی تمہاری ہی ہے مسز دلنکے مدھکنہ آچکا کہنبال نے منہ

کھوس کی سب جانیکھا د،

"تمہاری سانسیں میسر نہیں تھی جنہیں قطرہ قطرہ خود میں اتار کر سینے میں لگی آگ ابجھالیتا

لیےس طگریسیکام ا چلاز پڑ ملگب تم آگھیا ؛ ا آتیھارسوں ساکنو

قطرہقود خ ۔ میں ایکڈ ، یال دانہ تراجیوب اوکپہنار قر پاگلخبال ہکی گردن مں

لہر سے سایظر کر اس کی خوشبو کو انہیل کرتے ہوئے کہا تو نبال نے شرم حیا کے باعث

بری طرح سے اپنے لب کچل ڈالے

ہم کو ملی ہیں آج یہ گھڑیاں نصیب سے

جی بھر کر دیکھ لیجئے ہم کو قریب سے

دانیال کا چہرہ ہاتھوں میں بھر کر اس کا ایک ایک نقش اپنے دل میں محفوظ کرنا چاہا

"مجھے آپ کا بہت شدت سے انتظار تھا دانی اپنا آپ مجھ پر تل ہونا طاری یہ

ھورا پن شدت آیاد. دلھاں جپر کبھی آپ یار پہ آلاو کبھی ح ز.

غ "نم آنکھوں ہ مسوار سہ یالی نہ ترا چکھ دل ۔ ملتر رہی

دانیال کی مسکراتی نظریں محسوس کر کہ نبال کو شرمندگی سی محسوس ہوئی اسی لیے اسے دھکا دے کر خود سے پیچھے کیا اور اٹھ کھڑی ہوئی ابھی وہ آگے بڑھتی کہ دانیال نے بازو سے تھام کر رخ اپنی جانب کیا اور بنا نبال کو سمجھنے کا موقع دیے اسے اپنے کندھے پر اٹھایا اور کمرے کی جانب قدم بڑھائے جبکہ نبال اس اچانک افتاد پر منہ کھولے خود کو دانیال کے کندھے پر لٹکا ہوا محسوس کر رہی تھی

پھر آپ کے نصیب میں یہ بات ہونا ہو

شاید پھر اس جنم میں ملاقات ہونا ہو

"تمہیں میرا انتظار تھا تو آج دانیال راجپوت اپنی شدتوں سے اس انتظار کو حاصل بخشے گا تمہیں ادھورا پن محسوس ہوتا تھا تو آج دانیال راجپوت تمہارے وجود سے رفع .

سرائیت کرکہ اپنی محبت سے تمہارے وجود کو پور پور بھگو کر اس ادھورے پن کو ختم کر دے گا---اور آخر میں تمہیں مجھ پر غصہ آتا تھا اور پیار بھی تو نبال کو دروازے سے پن کیے اس کے چہرے پر جھکتے کان میں سرگوشیاں کرتا وہ نبال کو بری طرح کپکپانے پر مجبور کر گیا

پاس آئیں کے ہم نہیں آئیں گے بار بار
بانہیں گلے میں ڈال کر ہم رو لے زار زار

اب غصہ تم میری شدتوں پر کر لینا جب میں تمہارے رو کنے کے باوجود اپنی منمانیاں کروں گا---اور پیار تم میرے پیار کو دیکھ کر لینا" اپنے انگلی کو نبال کی گردن پر ٹریس کرتے اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر گیا

دانی میں مجھے جانے

"کہاں جانا ہے" نبال کہ گردن میں اپنی ناک کو سہلاتے بوجھل لہجے میں سرگوشی کی

"گھر" شک خسے تپڑ ٹوہ تبان ر

"تو اتنا سج دھج کر صرف مجھے بہکانے اور دیدار کروانے آئی تھی" چہرہ نبال کے سامنے کرتے آبرو آچکا کر استفسار کرتے اسے سپٹانے پر مجبور کر گیا

نن نوہ تو ا مس---ابھل نا مکمل گرفی یلالند نے اس کے ہونٹوں

ارکھی

ہشش لیکن جتم میر سے لیے پورپور کج آئی ہو اپنا باجتسے سرخ ہوتی

نیظال کی ونظر مس گاوتے جھل ا لہجے مس سرگوشیاں کر .

نبال کی جان ہلکان کر رہا تھا

"تو پھر دانیال راجپوت پر فرض ہے کہ اپنی بیوی کو سرائے" نبال کے کندھے سے انگلی ٹریس کرتے ہاتھ تک لاتے نبال کی انگلیوں میں زبردستی اپنی انگلیاں الجھا کر ایک ہی جھٹکے میں نبال کا رخ دروازے کی جانب کرتے اس کی پشت سے بال ایک سائیڈ پر کیے اپنی کمر پر دانیال کے ہاتھ کی پشت کا لمس محسوس کر کہ نبال نے سختی سے آنکھیں میچ لی روح تک تپیا فنا ہوئی جب ہوا دانیال کے ہونٹوں کا دہکتا لمس اپنے

دانیال نے اپنا چہرہ پیچھے کر کہ نبال کی طرف دیکھا جو تھر تھر کانپ رہی تھی اور پھر کمر پر اپنی شدتوں کے نشان دیکھ کر دانتوں تلے لب دبائے

اور پھر جھک کر فراک کی ڈوری دانتوں میں دبا کر ایک ہی جھٹکے میں زور سے کھینچی تو وہ ٹوٹتی چلی گئی جبکہ نبال پہلے دانیال کے ہونٹوں کا لمس اور پھر ٹوٹتی ڈوری کو محسوس کر کہ منہ کھولے گردن موڑ کر دانیال کو دیکھ رہی تھی جو شوخ آنکھوں سے اسے دیکھا رہا

تھا

نبال کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر بازوؤں میں بھرا اور بیڈ کی جانب قدم بڑھائے

نبال کو نرمی سے بیڈ پر لٹا کر اپنے پاؤں شوز سے آزاد کیے اور شرٹ اتار کر نبال کے قریب پھینکی

آنکھوں سے پھر یہ پیار کی برسات ہونا ہو

شاید پھر اس جنم میں ملاقات ہونا ہو

دانیال کو شرٹ لیس دیکھ کر نبال نے رخ بدلنا چاہا لیکن دانیال نے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر ایسا کرنے سے روک دیا

اور آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر لیے نبال کو دیکھنے لگا ڈوریاں ٹوٹنے کے باعث فراک کندھوں سے کھسک کر نیچے آکر وجود کی رعنائیوں کو عیاں کر رہی تھی

کمر پر بندھی ڈوریاں کھینچ کر دونوں کے وجود کو ڈھانپتے اپنے لب نبال کی پیوٹی پر رکھ دیے

دانیال کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے ہٹانا چاہا؟

دانیال نے اپنے لب نبال کے دل کے مقام پر شدت سے رکھ کر چہرہ اوپر اٹھایا تو حیا اور شرم سے نبال کا تمتماتا چہرہ دیکھ کر ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

جھک کر نبال کا ہونٹ اپنے دانتوں تلے دباتے اس کی آنکھوں میں جھانکا

"مسسز آج آپ کی بھوک کا علاج میری قربت ہی ہے، کیونکہ اب یہاں سے فرار ممکن نہیں"

اور پھر پوری شدت سے اپنی سانسیں نبال کی سانسوں سے الجھا دیں

نبال کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھا کر گرفت سخت کر دی اور پھر ساری رات دانیال راجپوت اپنی شدتوں سے نبال کو سراہتا رہا

اور وہ نازک جان دانیال کے وجود کے نیچے چھپی اس میں ہی پناہ تلاش کرتی رہی

ٹیرس کے دروازے سے ٹیک لگائے باہر ہوتی بارش کو دیکھتے اب تک کی اپنی ساری زندگی کسی فلم کی طرح آنکھوں کے پردے پر لہرا رہی تھی

اپنے پیچھے مخصوص قدموں کی آواز سن کر مائسہ کا دل الگ ہی لہہ پر دھڑکا

دل میرا ہے نا سمجھ کتنا

بے صبر یہ بے وقوف بڑا

بسام نے اپنا حصار مائسہ کے گرد باندھ کر مائسہ کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپا لیا

"یہ لڑکی تو اس کی جان تھی جس پر وہ ایک آنچ بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا---اور اس نے کیا کچھ برداشت نہیں کیا تھا"

اپنی گردن پر بسام کی گرم سانسوں اور پھر نمی محسوس کر کہ مائسہ کی آنکھیں بھی پل میں نم ہوئی

چاہتا ہے کتنا تجھے

خود مگر نا جان سکا

مائسہ نے اپنا رخ بسام کہ طرف کیا تو اس کی وحشت ٹپکاتی سرخ انگارا نم ہوئی آنکھیں دیکھ کر حلق خشک ہو گیا

بسام ا اپنا ہاتھ بسام کے دائیں گال پر رکھا جسے بسام اپنے ہاتھ سے نرمی سے پیچھے کرتا مائسہ کی گردن میں چہرہ چھپا کر اپنی گرفت اس پر تنگ کرتا

اسے خود میں بھینچ گیا

اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا

'بسام راجپوت جو خود پر آئی تکلیف یا اتنے دکھ دیکھنے پر بھی نہیں رویا تھا آج اپنے نام سے منسوب لڑکی کہ دکھ پر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا"

"اور وہ جو کہتی تھی کہ وہ اس گلے لگ کر اتنا روئے گی کہ اپنی ہر اذیت اس کے دل میں اتار دے گی تو آج اس شخص کو روتا دیکھ جان نکلتی محسوس ہوئی"

"اپنے بسام کو معاف کر دو مائسہ میں تمہارا محافظ بن کر بھی حفاظت

پایا آوازیں سر گوشی کر بسام کو تسلی کیا وہ جان گیا تھا ماں نے بری طرح اپنے بسام دو جہلوں

گردن میں منہ چھپائے کھڑا تھا

بسام نرسے اعصاب خسے دور ماکر ہاپا جپر بسام نے اپنی سرخ آنکھیں سے ماں

طرف دیکھا

مائسہ کی نم اور سرخ آنکھیں دیکھ کر نرمی سے اپنا لمس ان پر چھوڑا

اس درد دل کہ سفارش کر دے کوئی یہاں

مل جائے اسے وہ بارش جو بھگا دے پوری طرح

یاریاں وے، یاریاں وے

"مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں پہ آنکھیں بھول جائیں

سے اپنا حصار بسام کے گرد باندھ کر اپنا سر اس کے دل کے مقام پر رکھ دیا

نیند آرہی ہے مجھے اپنی تھوڑی بسام کے سینے پر ٹکا کر کہا تو بسام کا مدھم قہقہہ گونجا

"آج جتنی نیند پوری کرنی ہے کرلو جانِ بسام کیونکہ کل سے رتجگے کرنے ہیں" بسام نے اپنے ہونٹ مائسہ کی ناک پر رکھتے شوخ لہجے میں کہا تو مائسہ نے حیرت سے اس کی طرف دیکھ

مطلب بھی نا سمجھ استیفہ کتوا ا نے اسے اپنہوبیں میں بھر لیا ری آخ نظر

بابرسرستی پاپر سرلی ڈ بکیڑ جلبنم ق بڑ

"مطلب یہ مسسز کل کے بعد سے ہر رات میری قربت میں جاگتے گزرنے والی ہے آپ کی نرمی سے مائسہ کے ہونٹوں کو چھو کر کہا تو وہ بیڈ سے بدک کر اٹھی

کہا بسام نے اپنا ہوٹنتوڑہ انتلے ، حیرسی پھا پوح

چیج - چینج ۔ کرنے اپنی بات کہہ کر مائسہ پل میں ڈریسنگ روم میں گم ہوئی تو بسام کا بے ساختہ قہقہہ گونجا

اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر نیچے دیکھا اور اٹھ کر صوفے پر اچھالی اور بیڈ

کیا ہوا اثر تیرے ساتھ رہ کر نا جانے

کہ ہوش مجھے نہ رہا

کہ لفظ میرے تھے زبان پر آکر رکے

پر ہو نہ سکے وہ بیان

مائسہ کو دیکھ کر اپنا ہاتھ بڑھایا تو مائسہ نے جھجکتے ہوئے تھام لیا

بسام نے جھٹکا دے کر مائسہ کو کھینچا تو وہ اس کے سینے پر آن گری

کروٹ بدل کر مائسہ پر جھکا تو اس نے اپنی پلکیں جھکا دی

"بارش سے زیادہ بسام راجپوت کا آج تمہارے پور پور پر برسنے کا

لیکن تمہاری نینہ مکی گال سے ی اگال ب کرکہ کہا تو ا ماکے ٹوہن نہ

مطکرا ہٹ رینہ گئی

بسام کو کندھوں سے تھام کر پیچھے کیا اور اس کے سینے پر اپنا سر رکھ دیا

"میرا تو آپ کو بہت سے نخرے دکھانا کا ارادہ ہے" بسام کے سینے پر تھوڑی ٹکا کر

معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا تو بسام نے اپنی گرفت مائسہ کی کمر پر سخت کر

دی

"ایسی کی تیسی تمہارے ان نخروں کی کیونہ یہاں معیا ملے متق ا ا راجپوت

ی اپنہ مینلنہ کگایں باقیہے جہ مریضہ ینخز ، ماد کھلاہ بنہ عاشقی ہیں نہ کگایں

مکی ٹ بیوی بون پر لب رکھ کر بوجھل لہجے میں سرگوشی کی تو مائسہ کھلکھلاتے ہوئے

بسام کو دیکھا

اور نرمی سے اپنی ہونٹ بسام کے ہونٹوں پر رکھ دیے جس پر بسام نے اپنی شدت میں اضافہ کرتے قطرہ قطرہ مائسہ کی سانسیں خود میں انڈیلنے لگا

نرمی سے پیچھے ہٹتے مائسہ نے اپنا چہرہ بسام کی گردن میں چھپا کر آنکھیں موند لی

دھڑکن تیرا ہی نام جو کے

آنکھیں بھی پیغام یہ دے

بابا آپ نے دو دن سے میڈیسن کیوں نہیں لی حیام نے حیرت رضوان صاحب

سے پوچھتے ہوئے کہا

تو انہوں نے کندھے آچکا دیے

مجھے ان کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی میں بالکل ٹھیک محسوس کر رہا ہوں رضوان صاحب نے اپنا چشمہ اتار کر سائیڈ پر رکھتے اپنے قدم بستر کی جانب بڑھائے

تو حیام نے تاسف سے سر ہلا کر میڈیسن باکس میں رکھیں

آپ عنان اور مائسہ سے بھی زیادہ تنگ کرتے ہیں حیام کے کہنے پر رضوان صاحب نے مدھم قہقہہ لگایا

اور تم ہمیں حد سے زیادہ برداشت کرتی ہو تو ہمارا کیا قصور رضوان صاحب نے اپنا سر تکیے پر ٹکاتے کہا تو حیام نے گھور کر انہیں دیکھا

جب تک آپ یہ سوپ نہیں پئیے گے سونے کی کوشش بھی مت کیجیۓ گا

باہر دیکھے سردی کتنی ہے اور یہ آپ کی صحت کے لیے بہت ضروری ہے

حیام نے کھڑکی کی جانب اشارہ کرتے کہا تو انہوں نے اپنی آنکھیں موند

جیسے کوئی فرق نہیں پڑا

جا کر اپنی نانی کو پلاؤ انہیں زیادہ ضرورت ہے رضوان صاحب کے بڑبڑا کر کہنے پر حیام کو اندازہ ہو گیا

پھر آج نانی نے کچھ کہا ہو گا

وہ پی چکی ہے یہ تھا اور میں آپ کے لیے لے آئی حیام نے عام سے لہجے میں کہا تو رضوان صاحب نے دکھ سے آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا

مطلب ان کا بچا ہوا---

افففف ڈیڈ کیا باتیں کرتے ہیں آپ تینوں کے لیے بنایا تھا اب پئیے ورنہ زبردستی میڈیسنز بھی کھلاؤ گی

باؤل ان کی جانب بڑھاتے کہا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئے

رضوان صاحب کو سوپ پلا کر کچن میں آئی اپنے لیے دودھ گرم کیا
اور قدم کمرے کی جانب بڑھائے
بیڈ پر بیٹھ کر سائیڈ ڈرا کھولا اور اس میں سے میڈیسن نکال کر اپنے ہاتھ پر رکھی اور پھر دودھ کے ساتھ اسے نگل لیا

بارش تو رک گئی مگر کالے بادل ابھی بھی چھائے ہوئے تھے
اپنے کندھوں پر اچھے سے شال لپیٹ کر حیام نے اپنے قدم لان میں رکھے جہاں لان کے بیچوں بیچ بنے فاؤنٹین میں شفاف پانی بہہ رہا تھا
یہ فاؤنٹین نبال نے ضد کر کہ یہاں بنوایا تھا بننے سے پہلے ا ج
پہ سوچیں ز کرگایں
مگر جب گلاب کے پھول کی شیپ کا یہ فاؤنٹین بنا تو اس سے لان کی خوبصورتی میں بے حد اضافہ ہو گیا
حیام نے کچھ سفید اور گلابی پھول توڑ کر فاو ئینٹین کے پاس آئی اور پھر اس کی پتیاں توڑ کر فاؤنٹین کے پانی میں ڈال دیں

اپنے ہاتھ ٹھنڈے یخ پانی میں پھیرے تو اتنی ٹھنڈے پانی سے پورے جسم میں کپکپاہٹ طاری ہوئی مگر پانی میں ہاتھ پھیرنے کا عمل جاری رکھا جس سے پھولوں کی پتیاں کبھی آگے ہوتیں اور کبھی پیچھے

ہائے بے بی---اپنے عقب سے آنے والی آواز پر حیام کا ہاتھ کچھ پل کے لیے ساکت ہوا پھر سر جھٹک کر کھڑی ہوئی اور رخ پیچھے کھڑے فہد کی جانب کیا

جو چہرے پر مکروہ مسکراہٹ لیے حیام کو دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا

فرمائیں حیام نے سرد لہجے میں استفسار کیا۔ گرل گہ

مگر پھر ڈھیٹ بنا دھیمے قدم چلتا حیام سے دو قدم کے فاصلے پر رکا جبکہ حیام سرد نظروں سے اس کا جائزہ لے رہی تھی

کیسے نا پہچانتی اس شخص کو کاتش آوار بدکلینسا تھیوم پر نہیں لیا حیام نے دل میں سوچتے ہوئے۔ د

جو بے فکر سا اس کے سامنے کھڑا تھا جیسے وہ کبھی اس تک پہنچ ہی نہیں پائیں گے

فری ہو تو لنچ کرنے چلیں

میں نے تو حسام کو بھی آفر کی بٹ اس نے کہا اسے کہی جانا ہے اپنی سیکرٹری کے ساتھ چہرے پر معصومیت سجائے اور ایسے لہجے میں کہا جیسے بہت دکھ ہوا ہو حسام کے نا جانے کا

وہ ہمیشہ سے ایسے ہی آفس میں اور اپنے اسٹاف کے ساتھ بزی رہتا تھا فیملی کے لیے تو ٹائم ہی نہیں ہوتا تھا حکے ھ کچا: کہیے حسام ملاف خ اپنکواری جرکھی ا

حیام کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ

آفیلی مکی جڑوں میں تم لوگ جو بیٹھے تھے تو حسام نے تو بزی رہنا ہی تھا نا حکے طنزیہ لہجے مس کہنے نہد نے نا سجے سے اس کی طرف یکھا د

جس پر حیام نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا

ابھی وہ پلٹتی کہ فہد نے اس کی شال پکڑ کر اپنی جانب کھینچا جس پر حیام نے سٹپٹا کر اس کی جانب تیز نظروں سے دیکھا جو شال کا کونا ہاتھوں میں تھامیں کھڑا تھا

اس سے پہلے حیام کچھ کہتی کہ اگلی افتاد پر بھونچکا کر پیچھے ہٹی

حسام جو وائٹ پیلس کے لان میں واک کر رہا تھا فہد کو باہر جاتے دیکھ کچھ سوچتے ہوئے اس کے پیچھے آگیا

اور جب وہ راجپوت مینشن میں داخل ہوا تو حسام کا دل کیا اس کی ٹانگیں توڑ دے

جب حسام پورچ سے ہوتا ہوا لان کی طرف آیا تو فہد کو کسی سے بات کرتا دیکھ رکا مگر جب شال کھینچنے پر حیام پلٹی تو غصے سے حسام کی رگیں تن گئی

تن فن کرتا فہد کے سر پر پہنچا اور پیچھے سے اس کے بال مٹھی میں بھر کر فاؤنٹین کنارے پر ارحم کا سر اتنی شدت سے مارا کہ پل میں خون بہتا ہوا فاؤنٹین کے پانی کو رنگتا چلا گیا

جبکہ حیام آنکھیں پھاڑے کبھی فہد کو دیکھتی جو درد سے چلا رہا تھا اور کبھی حسام کو جس کا چہرہ غصہ ضبط کرنے کی کوشش میں لال بھبھوکا ہوا تھا

گردن کی رگیں تھی ہوئی تھیں-- غصے کے باعث تیز تیز سانسیں بھرتے فہد کو کالر سے تھام کر اپنے سامنے کیا

گھٹیا نیچ انسان ہمیشہ بسام کی طرح تمہیں چھوٹا بھائی سمجھا اور تم نے میری ہی عزت پر گندی نظر رکھی

فہد کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش کرتے غرا کر کہا تو فہد نے جھٹپٹاتے ہوئے خود کو چھڑوانا چاہا

گردن اور شرٹ سر سے بہتے خون سے بھر چکی تھی

جبکہ حیام ابھی بھی بے یقینی کی کیفیت میں کھڑی حسام کو دیکھ رہی تھی

سا ہلے ہمت بھی کیسے ہوئی میری بیوی کی طرف دیکھنے کی ف ر پہ
ٹھوکروں سے وار کرتے لہجے میں آگ سی تپش لیے غرا کر کہا تو حیام جیسے ہوش میں
جلدی سے حسام کی جانب بھری
چھوڑیں اسے حسام مر جائیں گا بلاسے جیتے کیوں ہمیں حہ نے کہا تو اپل ،
نر نظروں سے یام حکی طرف یکھا،
فہد کے کراہنے پر ارتکاز ٹوٹا تو نرمی سے حیام کا ہاتھ بازو سے ہٹا کر فہد کی جانب متوجہ ہوا
"آج یہ مر ہی جائیں تو بہتر ہے تاکہ دوسروں کے لیے عبرت بن جائیں کہ اگر کسی نے
حسام راجپوت کی عزت کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی دیکھا تو اس کا انجام اس سے بد تر کروں گا
میں"
فہد کے چہرے کا نقشہ بگاڑتے ہوئے کہا تو حیام نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا
اور آگے بھر کر پشت سے حسام کو اپنے حصار میں لے کر پیچھے کی جانب کھینچا جو جنونی ہوئے
جا رہا تھا
حد ہے ا حہ نے جھنجھلائے تے لہجے مکہل
تو حسام اس کی جانب پلٹا اور حیام کا ہاتھ تھام کر قدم باہر کی جانب بڑھائے

"سنو اندر چھوٹے صاحب زخمی پڑے ہیں اٹھا کر ان کی والدہ ماجدہ کے چرنوں میں پھینک آؤ اور کہنا لگام ڈالے ورنہ حسام راجپوت نے ڈالی تو گلے میں پھندا ہی ڈالے گا" گیٹ کیپر سیکیورٹی گارڈ کو ڈیکھو کر کہا تو نے اثبات میں سر ہلایا۔

حیام کبھی اپنے ہاتھ کو دیکھتی جو حسام نے تھاما ہوا تھا اور کبھی سامنے سنسان سڑک کو پتہ نہیں وہ اسے کہاں لے جا رہا تھا

لیکن حیام میں پوچھنے کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی

"عجیب سا احساس تھا آج تک وہ اپنی بہنوں کی محافظ بنتی آئی ان کے لیے لڑتی رہی لیکن آج حسام کو اپنا محافظ بنا دیکھ، اپنے لیے لڑتے دیکھا حیام کو خوشی کے ساتھ عجیب سا احساس رگ و پے میں سرایت کرتا محسوس ہوا---اس احساس کو وہ کوئی نام نہیں دے پا رہی تھی"

اچانک گاڑی رکنے پر حیام ہوش میں آئی اور حسام کی جانب دیکھا جو کار سے باہر نکل کر حیام کی جانب آ رہا تھا

دروازا کھول کر حیام کو باہر نکال کر دروازے سے اس کی پشت ٹکا کر دائیں اور بائیں جانب اپنے ہاتھ ٹکا دیے جبکہ حیام ٹرانس سی کیفیت میں سب دیکھ رہی تھی

اپنے چہرے پر پڑتی حسام کی نرم گرم سانسیں اس ٹھنڈ میں بہت بھلی لگ رہی تھی لیکن وہ نظریں حسام کے جوتوں پر ٹکائے خاموش کھڑی تھی

جبکہ حسام آنکھوں میں جزبوں کی آنچ لیے بغور حیام کو دیکھ رہا تھا

ہاتھ بڑھا کر چہرے پر آئی لٹ کو کان کے پیچھے اڑسا تو حیام نے آنکھیں بند کر کہ حسام کے لمس کو محسوس کیا مگر نظریں ہنوز جھکی ہوئی تھی

میرے پاس ج پورا کرتا کہ حیام اس کی بات کاٹ دی

"الفاظ کبھی بھی روح پر لگے گھاؤ کا مداوا نہیں کر سکتے" ہنوز نظریں جھکائے کہا تو حسام نے بے بسی سے اپنے جبڑے بھینچے

"ایک محبت کرنے والے شخص کے الفاظ میں اتنی تاثیر تو ہوتی ہے کہ ان گھاؤ پر اپنے الفاظ سے مرہم رکھ سکے ، ان کی تکلیف کو کم کر سکے"

"اگر پھر بھی میں ناکام ٹھہرا تو اپنے محبت بھرے لمس سے ان گھاؤ کو بھر دوں گا مجھے ایک موقع تو دو زندگی--- بوجھل لہجے میں سر گوشی کرتے اپنا سر حیام کے سر سے ٹکا دیا

حیام کی آنکھیں پل میں نم ہوئی

نظریں اٹھا کر حسام کو دیکھا تو حسام کو اپنا دل ہوا نم نین

ہاتھ بڑھا کر حیام کی آنکھ کے کونے سے آنسوں صاف کیا اور اپنا ہاتھ حیام کے گال پر ٹکا دیا

"خدا گواہ ہے کہ حسام راجپوت نے کتنی شدت سے تمہیں چاہا ہے، تم سے دوری حسام راجپوت کے لیے بہت جان لیوا ثابت ہوئی ہے یہ مت سمجھنا کہ تم بن مرا نہیں تو مر نہیں سکتا تک ۔ وا لوکٹنے لیے جیلوہ نذگی ، بتھی--اب دورَ جگہ تو ، خ قحسام " رمرچوب جگائں "

بوجھل نم لہجے میں کہتا وہ حیام کو ساکت کر گیا آخری بات پر حیام نے تڑپ کر اپنا ہاتھ حسام کے ہونٹوں پر رکھا جس پر شدت سے حسام نے اپنے لب رکھے اور ہاتھ ہونٹوں سے ہٹا کر اپنے دل کے مقام پر رکھ لیا

"مجھ پر رحم کرو حیام ہجرہست جایوا لہے ماپنہر یامھ کے سر سے ٹکلاتے ، حہ نے اپنی نکھیں مد مونہ لس

حسام کی نظروں کی تپش پر حیام نے آنکھیں کھولی اور اس کی نظر اپنے ہونٹوں پر دیکھ کر پیچھے کھسکنا چاہا جب حسام نے جھک کر اپنے لب حیام کے لبوں پر رکھنے چاہے تو حیام نے چہرہ پھیر لیا

حسام نے بے بسی سے اس کے کپکپاتے وجود کی طرف دیکھا پھر دونوں کے درمیان تھوڑے گرد سے فاصلے کو سمیٹ کر آگے بڑھا اور اپنی شال میں حیام کو لے کر اس

حصار با:

بدل گئے میرے موسم

تو یاراب آئے

غموں نے چاٹ لیا

غمگساراب آئے

یہ وقت اس طرح رونے کا تو نہیں

لیکن

میں کیا کروں کہ میرے سوگواراب آئے

تلخ لہجے میں شعر پڑھ کر حسام کی آنکھوں میں دیکھا

"تم لوگوں کے لیے یہ ہجر صرف جان لیوا تھا، لیکن میرے لیے یہ ایک ایسا زہر ثابت ہوا جو میری رگوں میں مکمل طور پر رچ گیا اور اب ہر گزرتے دن کے ساتھ یہ مجھے تل تل مار رہا ہے ۔ا پنے حساکم سیے سے ٹکاوتتے ہوکہاتتے ا نے اپنی گوف

م حکے گرد ۔ سحکدی

"اس سفر پر صرف تم لوگ ایک دوسرے سے دور ہوئے لیکن میں نے اپنا سب کچھ کھو دیا

حسام اپنے بچپن اعپنے خوشیاں اپنے آپ ی امحبت اپنے

جزبات--میرو دجا مکمل گتھاسا م بتایو کہ کریوں مں---حکام ٹشرب مٹھیوں مں

دبوچے تڑپ پڑکرو ہکتاتے ا اپلی تا پھسو ہولس

"میرا وجود کرہی تیاشی ہوگہ کرہی سمکیٹے ہرباود ذکو ہی خ

ہوں"

ہششش ا تم۔ مکمل ہلاد توورا ا متھا--اور ہوتی ہمارے بن میرے

وبکاھتہ تمہارے تیام حم ہئیے---مجھے صرف تمہاری کہ میرا دھورا پن خہ کر

روجھے تمہارے یام چہ سے صرف تمہارے یام

مجھے سوا کچھ بھی نہیں چ حکا

مرہ چ ہاتھوں مں کر شدت ا حہ نے نم پلکں جانیکھا د،

جو اپنی روشن آنکھوں سے حیام کو ہی دیکھ رہا تھا

جھک کر نرمی سے حیام کے ہونٹوں کو چھوا اور شدت سے اسے خود میں بھینچ لیا

تم یہاں کیا کر رہی ہو اسپنے آفی مں ائشہ دکرسام ا نے دوبے لہجے مں الغر کر

کہا تو ا ساکر بیٹھ گئی

تمہیں فرصت سے دیکھنے کا دل کر رہا تھا--سوچا آفس ہی چلی جاؤ---یہاں تو سٹاف کے سامنے اپنے گھر کی عزت کو بے عزت کر کہ نہیں نکال سکتے نا---اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر ٹکا کر بے شرمی سے آنکھ دبا کر کہا

تو بسام نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی

"یہ غلط فہمی بھی تمہاری ابھی دور کرتا ہوں اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے سخت نظروں سے ثناء کو گھورتے ہوئے کہا جو ڈھٹائی سے مسکرا رہی تھی"

بسام نے اپنی سخت گرفت میں ثناء کی بازو دبوچی اور اسے کھینچ کر کرسی سے اٹھا کر دروازے کی جانب دھکا دیا

"دفع ہو جاؤ ورنہ گارڈ سے کہہ کر دھکے دے کر نکلواؤ گا" بسام کے گرج کر کہنے پر ثناء بے شرموں کی طرح اس کی جانب بڑھی

اپنے دونوں ہاتھ بسام کے کالر پر رکھے

"افففف تمہارا یہ غصہ ا ، کر ہے مجھے صے غ مں اتنے جایوا لیتے ا

ڈ ا غ گئی

ابھی بسام اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر جھٹکتا کہ آفس کا دروازا کھلنے کی آواز پر سامنے دیکھا جہاں مائسہ ہاتھ میں فائلز تھامیں سنجیدہ نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی

اولکے بوبی گھر پہ ملتے ہیں ثنہ نے محبت سے ور چ لہجے مکن کر السلام ا
ثہ کیے

جبکہ بسام حق دق سا کبھی ثناء کو دیکھتا اور کبھی مائسہ کو

مائسہ نا ہوتی تو وہ اس لڑکی کی دماغ ٹھکانے لگا دیتا

تبھی ثناء مسکراتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھی

مائسہ جو سنجیدہ چہرے سے ثناء کی طرف دیکھ رہی تھی اس کے اپنے پاس سے گزرنے پر پلٹے بنا اپنے دائیں ہاتھ سے ثناء کے بال پیچھے سے پکڑ کر ثناء کو اپنے سامنے کھینچا

ابھی ثناء اسی افتاد پر سنبھل نہیں پائی تھی کہ مائسہ نے اپنے بائیں ہاتھ کا مکہ بنا کر اس کے ہونٹوں پر مارا

تو پل میں ہی ثناء کے لپسٹک سے سجے ہونٹ خون سے رنگ گئے

"شوہر ہے وہ میرا آئندہ اسے چھونا تو دور اس کے آس پاس بھی نظر آئی تو جان سے مار دوں گی" درد سے تڑپتی ہوئی ثناء کے منہ پر چلا کر کہا

اور دروازا کھول کر ثناء کو باہر دھکا دیا اور ٹھک سے دروازا بند کیا

مائسہ کے اتنے شدید رد عمل پر بسام منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا کہ مائسہ کے پلٹنے پر جلدی سے منہ بند کیا اور سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا جو بسام کی طرف ہی آ رہی تھی

مائسہ مائی کین ایکسپلین اٹ یار ، نے مائسہ کی جانب دیکھ کر نرم لہجے میں کہا جو ٹیبل پر فائل رکھ رہی تھی

ابھی بسام کچھ سمجھتا کہ مائسہ نے ٹیبل پر پڑا پانی کا گلاس اٹھا کر بسام کے چہرے پر پھینکا چہرے پر پانی گرنے سے بسام ایک دم سے پیچھے ہوا کیونکہ اس کا کوٹ بھی پانی سے بھیگ چکا تھا

"اگر تم اس جیسی گھٹیاں لڑکیوں سے دور نہیں رہ سکتے تو مہربانی کر کہ مجھے چھوڑ دو---اتنے [illegible] تمہیں مجھ سے چھین ، لو آئے ہو تو ، بن کر ہو

تو ، چھوڑ کیونکہ مائسہ راجپوت کو ادھورے رشتوں سے نفرت ہے---اور اب مجھ سے بات بھی مت کرنا" غصے سے تیز تیز سانس لیتی وہ ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولی تو بسام نے اپنے لب بھینچے

مائسہ گلاس رکھتی کہ گلاس میں تھوڑا سا پانی دیکھ کر اسے بھی بسام کے چہرے پر پھینک دیا جلتی پڑ آبسام نے زور سے بند کی

اپنا بندہ بھیج کر قیصر حیات کے آفس میں وائس ڈیوائس لگوا چکا ہوں

اب جو بھی وہاں بات ہوگی ہمیں پتا لگ جائے گی

کال اس لیکہ ٹریس نہیں کروائی کیونکہ سے تا پہ جگاور ۔ مل سکتیں : ما لینہ

چاہیہ ارحٰ

نے لیپ ٹاپ سے ڈیوائس کنیکٹ کرتے ہوئے حیام سے کہا جو قیصر ظلیات کا سارا ڈیہ

چیک کر رہی تھی

ہمم مس رقیق بات کوالی نے ہوں کہ کیونکہ بھوپھو ضرھ کچ کگی یل سی

مس نے بابار نانی لگ کو عکی ٹے ٹکہ دیں ہتا کہ ان سب چیزوں

دور ۔ رہں "حیکی بات پرارحم کا دل ڈیو تو لیکیشہ سے طے تھا اپلنجنز

بو قا ا ۔ اثیہ مسر یاہلا۔

ان کی حفاظت کے لیے ارحٰ نے سوالیہ لہجے میں پوچھا

"اللہ کے گھر سے زیادہ محفوظ جگہ کونسی ہوگی---وہ وہاں ہوگے تو میں ہر فکر سے آزاد ہو کر

اچھے سے کونسٹریٹ کر پاؤں گی"

"باقی ہے اللہ کی امان چہ ا دشمنے جھنڈ منہ بھی آپ آنچ آنے

دے---اس ذات ا ا یقینہے لیکن سب نا: نانی خامۂ ٹینشن

لیں گے "

حیام کے کہنے پر ارحم اپنی کرسی سے اٹھا

چلو میں چلتا ہوں---اگر کوئی انفو ملی تو تمہیں میسج کر دوں گا

مجھے بھی آج آفس جانا ہے ایکچوئلی آج کل گیسٹ بہت زیادہ ہیں جس سے ہے وہ میرے

پرانے کلائنٹ ہیں اسلیے سر ماہ نے بلایا ہے یا حیام ارحم نے اپنا موقف واضح کیا تھا

چلو ساتھ ہی چلتے ہیں ارحم نے باہر کی جانب جاتے کہا تو حیام نے بھی اپنے قدم باہر کی

جانب بڑھائے

وائٹ شرٹ پر بلیک اینڈ وائٹ کامبینیشن کی جیکٹ اور بلیک پینٹ پہنے حیام بالوں کی

ٹیل پونی کیے کھلی گرے آنکھیں آئینے کی سنجیدگی لیے سر وقت پر لگ رہی تھی

حیام نے میٹنگ روم میں نگاہ دوڑائی

جبکہ آف وائٹ شرٹ کے ساتھ براؤن پینٹ اور براؤن ہی جکیٹ پہنے مائسہ حیام کے

دائیں جانب بیٹھی تھی جبکہ حیام سر براہی چئیر پر بیٹھی میٹنگ سٹارٹ کرنے والی تھی

کہ تبھی دروازا کھلنے پر حیام نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا

جہاں ہم سے حسام اور بسام داخل ہوئے سب کو سلام کر کے حسام حمکے بلا لکل

چھ ا مائسہ کے ساتھ والی چئیر سے سیکرٹری کو اٹھا کر بیٹھ گیا جس پر مائسہ نے

دانت پیسے

گرے پینٹ کوٹ میں حسام - جبکہ بلیو پینٹ کوٹ میں بسام اپنی مردانہ وجاہت سے سب کو

اپنی جانب متوجہ کر رہے تھے

حیام نے سر جھٹک کر میٹینگ سٹارٹ کی

جبکہ مائسہ پراجیکٹر پر شو ہونے والے تصاویر کے پوائینٹس سب کو کلئیر کر رہی تھی

ایکی امینٹ حیام بیک کرنا سنجہ آوپر یام نے اس کی طرف دیکھا جاب اٹھ

رس کی سب جا آتھا

عین حیام کے پیچھے کھڑے ہو کر اپلتھام حکے مدکھے سے گرہورئتے نیچے کو

ھکلکہ یام حکے وودوجسے اٹھتی ر کن خوشبو حسام کو اپنے حواسوں پر ہوئی

یہ کہ کی ئنٹ دوبارا سے سمجھانا مائسہ کنفیوژن نہ رہنے ہنور پلیب ٹاب انگلہ

مے نے کہا

تو مائسہ سر ہلا کر پھر سے سمجھانے لگی جبکہ بسام نے اپنے بھائی کی حرکت پر چہرہ جھکا کر

مسکراہٹ چھپائی

پیچھے ہٹیل مسکراتا حسام نے کہا جذبات سے عاری نظروں سے حسام کی طرف دیکھتے ہوئے

آہستہ آواز میں کہا

تو حسام نے مخمور نظروں سے حیام کے لبوں کو خود کے اتنے قریب دیکھا

پھر ارد گرد نگاہ دوڑائی تو سب سکرین کی جانب متوجہ تھے جبکہ حیام نے رخ موڑ لیا تھا

پھر آہستہ سے جھک کر حیام کی گردن پر اپنے لب رکھ کر شدت بھرا لمس چھوڑا

حیام تسلی کیلئے گہرا

ابھی حیام پیچھے دیکھتی کہ حسام نے اپنے دانت حیام کی گردن پر گاڑھ دیے۔تکلیف پر حیام نے سختی سے اپنے لب بھینچے جبکہ حسام اب اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ چکا تھا

اپنے نچلے ہونٹ پر انگھوٹھا پھیرتے ہوئے حیام کو دیکھ کر آنکھ دبائی جس پر حیام نے سٹپٹا کر اپنا سر لیپ ٹاپ پر جھکا لیا

لوفر انسان دائیں پڑی غصہ نے چوکلیٹ کی سب جانیکھا دو ج

سرخ چہرہ کھائے بڑبڑانے میں مصروف

پھر اپنے بھائی کی جانب دیکھا جو مسکراہٹ لیے حیام کو ہی دیکھنے

اور پھر ہاتھ پینے والی کو جو آج جوالہ مکھی بنی ہوئی تھی نے سر جھٹک کر موبائل نو

ور میسج ٹائپ سینڈ کیا

اور کرسی سے پشت ٹکا دی

دانیال پیچھے ہٹیں دیکھیں کنڈیشنر گہرے بال : نے دانیال خسے پیچھے کرتے ہوئے جھنجھلا کر کہا

کیلک ہے یار سونے دو اتو ا راب سوہیں نے : یا دبال :کوود خ یں چھے جھل ا لہجے مکہاتو ا : ٹاسپٹہ گئی

پہلے تو خود ساری رات اپنی منمانیاں کرتا رہا صبح چھ بجے کے بعد نبال کی نیند سے بند ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر اسے سونے دیا

نبال کو سوتے ہوئے بھی دانیال کے لبوں کا لمس کبھی اپنے ہونٹوں پر کبھی گردن پر جا بجا محسوس ہوتا رہا جاتھی کہ ٹھ گئی ا رولے پروب میں ا گائے سی

ڈھیب بہ سوری

اور اب جب اس کی آنکھ کھلی تو گھڑی دوپہر کے دو بجا رہی تھی

وہ جانتی تھی اگر اس کا موبائل خاموش پڑا ہے تو ضرور حیام نے نانی کو سنبھال لیا ہوگا ورنہ اب تک نا جانے وہ کتنی بار کال کر چکی ہوتی

دانی پلیز--- نبال نے اپنے ہاتھ دانیال کے کندھوں پر رکھ کر بے بسی سے کہا تو

دانیال نے چہرہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا

نبال کی آنکھوں میں رتجگے کی سرخی دیکھ کر دانیال کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تو نبال نے نا محسوس انداز میں کمفرٹر اپنی گردن تک کھینچ لیا

جس پر دانیال کا مدھم قہقہہ گونجا

نبال کے چہرے پر اپنی انگلیاں پھیرتے نظر سے نبال کو دیکھتے

ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں ۔ نبال نے اپنے لب چباتے ہوئے کہا تو دانیال نے انگھوٹھے کی مدد سے نبال کے لب آزاد کروائے اور نرمی سے انہیں چھوا

یہی کہ کل تم اس رنگ میں لال پڑی لگ رہی تھی---یا میری قربت کا رنگ اس رنگ سے زیادہ گہرا ہے"

نبال کے گال پر اپنی بیرڈ رب کرتے ہوئے کہا تو نبال نے اپنی آنکھیں موند لیں

پھر کہا زیادہ گہرا لگا دانے کے بالوں میں پھیرتے ہوئے پوچھا نبال نے اپنا

چہرہ دانیال کی گردن میں چھپا لیا

"آفکورس دانیال راجپوت کی محبت اور رشتوں کا رنگ" بوجھل لہجے میں سرگوشی کی تو نبال کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

اب مجھے گھر چھوڑ دیں---اج کو ڑل جانے مجھے بال : نے مہ سوار ا دانہ نے
اس کی جانبجھا د،
اب تو ٹائم بھی گزر گیا ا چھوڑ آ ج ساتھ ادوسرے مگر رہتے
ہیں شوخ لہجے مکہاتو ا : نے گھورکھا د،
کام ختم نہیں ہوا میرا ایج : جاسنے کام ھا بڑ ہے ملیرب پیچھے ہٹیں اور شرافت
سے چھوڑ کر آئیں مجھے دانیال کو پیچھے کرتے ہوئے کہا
تو دانیال بیڈ پر چت لیٹ گیا اور اپنے بازو ارد گرد پھیلا لیے
ظالم بیوی---کل اپنی اداؤں سے گھائل کیا---اور آج جانے کی بات سے دانیال نے
افسوس بھرے لہجے میں کہا تو نبال کا خوبصورت قہقہہ روم کی فضا میں گونجا تو دانیال نے
آنکھیں بند کر کہ اس خوبصورت کھنک کو محسوس کیا

مائسہ کے روم سے نکلتے ہی بسام تیز قدموں سے اس کے پیچھے روم سے باہر نکلا
مائسہ کو اسٹیئرز کی جانب بڑھتے دیکھ پہلے کی طرح بسام اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر بازو
سے پکڑ کر لفٹ میں داخل ہوا
اور اپنے موبائل سے کسی کو میسج سینڈ کیا

جبکہ مائسہ آج بھی اس دن کی طرح حق دق سی اس افتاد کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

بسام کو اپنے سامنے دیکھ صبح کا غصہ پھر عود آیا

"یہ کیا بتمیزی ہے بسام اکثر پہ لیف میں میری طبیعت خراب ہو جاتی ہے"

یہ فضول حرکت کیوں کی ماں نے کہا جاتا انہوں نظر سے بسام ا دیکھ لئے

چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"تمہاری طبیعت خراب ہوجاتی ہے اسی لیے تو یہ فضول حرکت کی ہے" بسام نے کندھے آچکا کر کہا تو

مائسہ نے حیران نظروں سے اس کی جانب دیکھا

ابھی وہ کچھ کہتی اس سے پہلے لفٹ ایک جھٹکے سے رکی تو مائسہ نے ڈر کر ارد گرد اور پھر بسام کی جانب دیکھا جو ہنوز ویسے ہی کھڑا تھا

یہ کک کیا ہوا ہے بند کیوں ہو گئی بسام نے لہجے میں سنا

دیکھ لئے نے مائسہ دیکھنے کے آ کا دیے

پل میں مائسہ کا جسم پسینے میں بھیگ گیا نظر اپنے سامنے کھڑے سنگ

ں کو یکھا دس جسے اطمینان میں رہی برق فرہین آیا

آپ نے جج جانبوجھ کیا: اپنی اکھڑی سانسیں بحال کرتے ہوئے

تو بسام کا مدھم قہقہہ لفٹ میں گونجا

جی سبا مکمل جانِ بسام ، طرح کہنے سمجھنے کھیر پکی ، ملی لیکن پانہ گئی

ہمت کر کہ لفٹ کی جانب بڑھی

کھلونا ، ہیلپ لفٹ کا دروازہ زور سے ہاتھ مارتے ہوئے

، ، ہوئے طنزیہ مسکراہٹ

"جانِ بسام کیوں انرجی ویسٹ کر رہی ہو ان اکھڑی سانسیں ملا ہوئے لفظ سی لگنا رچ دیا میں اپنا توڑ حل تمہارے نار ہاتھ اس لفٹ باہر والا کوئی اثر نہیں پڑنے "

پشت سے مائسہ کو اپنے حصار میں لے کر کہا تو مائسہ نے جھٹکے سے بسام کا حصار توڑا جس پر بسام کے چہرے پر ناگوار تاثرات ابھرے

لفٹ کی دیوار سے لگ کر اپنی بے بسی پر روتے ہوئے مائسہ نیچے بیٹھتی چلی گئی

بیگ میں ہاتھ ڈال کر انہیلر نکالنا چاہا تو بیگ بالکل خالی تھا

نم نگاہوں سے بسام کی جانب دیکھا جو مائسہ کے بالکل سامنے بیٹھ چکا تھا

انہیلر تو وہ میٹنگ کے دوران ہی نکال چکا تھا

تھوڑی دیر گزرنے پر جب مائسہ کو احساس ہوا کہ اب سانس نا آئی تو وہ مر جائے گی

تو بسام کی جانب بے بسی سے دیکھا

بس نت اکھڑی دموں کے درمیکلاتے ' '

مکی سجا کھسکھا

تو کیا کرتمہلکاہوں میں مستم ' جائسپڑا جھوئے لہجے مکہاتو '

مائسہ نے نم نگاہوں سے بسام کو دیکھا

اپنی بے بسی پر پھوٹ پھوٹ کر رونے کا دل چاہا

آنکھیں بند کر کہ خود پر جھکے بسام کے بالوں میں ہاتھ ڈال کر خود پر جھکانا چاہا تو بسام نے اپنا چہرہ پیچھے کر لہ

جس پر مائسہ نے حیرانگی، دکھ تکلیف سے اس کی جانب دیکھا

F

ith

y,

پہلے یہ کہو مائسہ راجپوت کہ تم کبھی مجھ سے ناراض نہیں ہوگی
اگر ناراض ہوئی بھی تو تم مجھ سے دور نہیں جاؤ گی. تم مجھے اپنی قربت سے دور نہیں کرو گی۔
کہو کہ تمہاری ہر آتی جاتی سانس پر بسام راجپوت کا حق ہے۔۔
کہو کہ تمہارے وجود پر، تمہارے دل پر اور تمہاری سانسوں پر حکمرانی کرنے کا حق صرف اور صرف بسام راجپوت کا ہے۔
کیونکہ اب تمہاری سانسوں میں میری سانسیں بھی شامل ہو چکی ہیں"
ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہتا وہ مائسہ کو دنگ کر گیا
لیکن مائسہ نے کہنے کی بجائے بسام کو خود پر جھکا کر اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں الجھا دی
جبکہ بسام نے مائسہ کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود پر گرا لیا اور خود لفٹ کی دیوار سے اپنی پشت ٹکا دی

بسام کی سانسوں کو قطرہ قطرہ خود میں انڈیل کر مائسہ نے اپنی اکھڑتی سانسوں کو ہموار کیا اور آخر میں بسام کے ہونٹ پر زور سے اپنے دانت گاڑھ دیے ابھی بسام اپنا بدلہ لیتا کہ مائسہ جھٹکے سے پیچھے ہٹی

"میرا دل تو کر رہا ہے آپ کو جان سے مار دوں بسام" مائسہ نے چلا کر کہا

تو بسام نے اپنی گرفت مائسہ کہ کمر پر سخت کر دی ا انگلہ ماکو ی اپنذ جہ یں دسخطوئی

"میرا بھی یہی دل چاہ رہا تھا کہ تمہیں جان سے مار دوں جب تم بلاوجہ مجھ سے ناراض ہوئی دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا تو مایکھا نے تاسف سے اس شخص کو د،

"مائسہ کو اس وقت بسام ایک جنونی لگا ج نے پلکں کی سیاہی بنہ کرنے مکوئی ں ، چھوڑ خکی جاب متوجہ کہ ---اور جب اس کی سیاہی بڑتو ا اپنہ سیاہی دپینی المنی فرمائشی سکہ پورا یہ کریلے کوہ اسے عام انسان کی طرح منا نہیں تا تھا "مائسہ نے سر جھٹک کر خونخوار نظروں سے بسام کو دیکھا بلا ہو جی گی ناراضہ ا ٹھ ہے ہلے ر جا مجھے

"میری بات ذہن نشین کر لو مائسہ راجپوت اگر کسی تیسرے یا کسی بھی وجہ سے تم مجھ سے ناراض ہوئی یا دور گئی تو میں بسام راجپوت سچ میں تمہاری سانسیں چھین لوں گا" مائسہ کے بال کان پیچھے اڑستے ہوئے کہا

تو مائسہ نے ایک خفا نظر بسام پر ڈال کر رخ پھیرنا چاہا

کلاہیں ٹ مینب ہیں تمہارسیں سا لگ سے ہی میرا سے .

ماکوود خ میں پیچھے کہا ئے

اور پھر اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس ٹوک پر جھک گیا

مائسہ کے ہونٹوں کو سخت گرفت میں لیتے اپنی شدتیں اس پر نچھاور کرنے لگا

اپنا ایک ہاتھ مائسہ کے بالوں میں اور دوسرے ہاتھ سے اس کے ہاتھوں کو پیچھے پشت پر باندھ دیا

lad ghuetarth.

"مجھے تمہاری سانسوں کا نشہ ہو گیا ہے" مائسہ کے سر سے اپنا سر ٹکا کر شدت سے کہتے مائسہ کو اپنی بے ترتیب ہوئی سانسوں کو سنبھالنے کا موقع دیے بغیر دوبارا سے مائسہ پر جھک گیا

اور مائسہ راجپوت کو یہ بیس منٹ اپنی زندگی کے طویل ترین منٹ لگے

حیام نے رضوان صاحب کو عمرے پر جانے کے لیے منا لیا اور انہیں کسی سے بھی اس بارے میں بات کرنے سے منع کیا

اور پھر رات کی فلائٹ سے ان سب کو ائیر پورٹ چھوڑ آئی لیکن یہ بات راجپوت مینشن میں ہی رہی

آج صفیہ بیگم نے ان لوگوں کو کھانے پر بلایا تھا تو اب وہ سب ریڈی ہو کر وائٹ پیلس جانے والی تھیں

بھائی یار کیا کر رہے ہیں آپ دانیال نے جھنجھلا کر حسام سے پوچھا

جو کب سے اپنے موبائل میں گم تھا

اہ-ہاں کچھ نہیں بس دیکھ رہا تھا جب رخصتی کی ڈیٹ لینے جاتے ہیں تو کیا کیا لے کر جانا پڑتا ہے"

حسام نے مسکراتے ہوئے کہا تو بسام اور فاطین کا قہقہہ گونجا

جبکہ دانیال نے با مشکل اپنی مسکراہٹ روکی

ہلس لویتم لوگ مص ف ی پہ مصنی باگلا چچ

حسام نے انہیں گھورتے ہوئے کہا تو دونوں سیکنڈ میں سنجیدہ ہوئے

یار بھائی مزاق تھا بسام نے منہ بسور کر کہا تو حسام نے اسے گھوری سے نوازا

آ[illegible] لوگ ڈنر کے لیے آ رہے ہیں

چاچو مانگنے جاگاں

اب میں اس معاملے میں دیر نہیں کرنا چاہتا" حسام نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو فاطین اور دانیال نے گڑبڑا کر نظروں کا زاویہ بدلہ

اگر ان کے بھائی کو پتہ چلے کے اس کے بھائی خود سے رخصتی وغیرہ کر چکے ہیں تو کتنی درگت بننی ہے ان کی بسام تو انہیں زندہ نہیں چھوڑے گا" فاطین نے اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر مسکرا کر حسام کو دیکھا

جو بالکل سنجیدہ تھا

حیام کی غیر موجودگی میں کیوں کوہ رضتے ع مرکوگے یا آپ حیام تے ڈ

ہیسام نے لیکھا تو اپل گڑبڑ گہ

پھر سخت نظروں سے بسام کو دیکھا

حیام کیا ہوتا ہے رشتے میں بڑی ہے تم سے بھابھی کہا کرو بدکرسلام ڈانہ

نے منہ سوار جبکھائی

رضوان نہیں آیا صفیہ بیگم نے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے کہا جس کی پہر براہی کرسی
حسام اس کے دائیں جانب حیام جبکہ بائیں جانب فاطین فاطمی ساتھ عیشل
اور یال ہاشم حمے ساتھ ماور بسام فرو ر آخر میں عشنہ
سامنے کرسی پر صفیہ بیگم بیٹھی تھیں

جبکہ فہد وہاں موجود نہیں تھا

اپنے گھر کو یوں مکمل دیکھ کر حسام کو اپنے رگ وپے میں سکون سرائیت کرتا محسوس ہوا
اگر سامنے بیٹھی اور عورت بے شک ان سے محبت نا کرتی لیکن بھلی کرو جوہ کر
کی چہ کہ عزیز ہوتی ان سب سام نے سوچتے ہوئے سر جھٹکا
بابا کھانا جلدی کھا لیتے ہیں اب تو وہ سو بھی چکے ہوگے وہ بھی آ کل سردی یادہ ز
مینشن ہیں

حیام نے اپنی پلیٹ میں کھانا نکالتے ہوئے کہا تو صفیہ بیگم نے ہنکارہ بھرا
کچھ دیر سب ہی خاموشی سے کھانا کھاتے رہے جب حیام کو اپنے پاؤں پر حسام کے پاو
لمس محسوس ہوا

حیامگر نے حیران نظروں سے اس کی جانب دیکھا جو کتنا سنجیدہ مزاج لگتا تھا حرکتیں کابوالجھائے جدتھی

ابھی وہ اس جھٹکے سے ہی نہیں سنبھل پائی تھی جب حسام نے حیام کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا

جس پر حیام نے سخت نظروں سے حسام کو گھورا جو بائیں ہاتھ سے کھا:

مجھے کچھ پوچھنا تھا تم سے حیام فرکج یدنجہ آوپر یاحم نے اس کی جانبجھا د، پوچھو-

کچھ دن پہلے میں نے تمہیں ہاسپٹل دیکھا تھا گانکاکالوجہ سے نکلتے نمجھے شا. چھت ہمس گڈنیوز دینے والے ہو جبکہ وہاں جا کر جو مجھے معلوم ہوا تو بہت سوفس ہوا افھرے لہجے میں کوئی وہاں میں سب لوگ کوں لگی

جبکہ فرح کی بات پر حیام کے چہرے کا رنگ ایک دم سے فق ہوا جبکہ ہاتھ پر حسام کی گرفت مضبوط ہوتی محسوس ہوئی

ابھی عنان یا نبال غصے سے کچھ کہتی کہ حیام کی نرم آواز گونجی

کیایاہم چلا تمہیں فرح حہ نے عام سے لہجے مکن کرا ول چہ منہ میں ڈلے

تو فرح کے سینے پر سانپ لوٹ گئے وہ تو اس کا تماشہ بنانا چاہتی تھی لیکن وہ خاموش تھی

سوری مجھے کہتے ہوئے اچھا تو نہیں لگ رہا لیکن بہت افسوس ہوا سن کر کہ تم ماں نہیں بن سکتی فرکی بات ان سب نے ضبط اپنی مٹھیاں بھینچ سے ما نے اپنی پلیٹ ا قوسے چھے پیچ کو کسکا فی وہ سامنے پڑ گلاسی لگی س جکہ باعث پانی گہ

ہاہا گہری فی صفحہ یار رہنوئی ہیاہی ۔ پہلے میرے ہاتھ لگ گہ

ہوتا تو تمہیں ضرور گڈ نیوز سنا کر اس بات کو جھوٹ ثابت کرتی حیام نے مدھم قہقہہ لگا کر ہستے ہوئے کہا

تو عنان لوگوں نے حیران نظروں سے اس کی طرف دیکھا

جبکہ حیام کا حسام کو فرح کا بھائی کہنا اسے آگ لگا گیا

"ویسے تم کیا لینے گئی تھی گائنا کالوجسٹ کے پاس کہی تم تو نہیں ہمیں گڈ نیوز دینے والی حہ نے لہجے مں حیرسوف کہاو ا فرح تن فن کرتی وہاں سے ملی چ گئی

جس کے تھوڑی دیر بعد صفیہ بیگم بھی اٹھ گئی

جبکہ وہ آرام سے اپنا کھانا کھانے میں مصروف رہے جیسے ان کے جانے سے کوئی فرق نا پڑا ہو اور سچ بھی یہی تھا کہ انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا تھا

فاطین بیڈ پر بیٹھا مسلسل اپنے پاؤں کو ہلاتے بے چینی سے عنان کے واشروم سے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا

پہلے تو اسے عنان کا موڈ ٹھیک لگا تھا مگر فرح کہ بات کرنے کے بعد سے - فاطین کو عنان کا موڈ آف لگ رہا تھا

جب وہ واشروم جانے کے لیے اٹھی تو فاطین نے اسے اشارے سے اپنے روم میں جانے کا کہا جسے وہ مکمل طور پر نظر انداز کر گئی

دروازا کھلنے کی آواز پر فاطین جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھ کر عنان کی جانب بڑھا

اپنے سامنے فاطین کو دیکھ کر عنان نے اگنور کر کہ باہر جانا چاہا جب فاطین

میں عنان تک پہنچا

اور اس کا بازو پکڑ کر رخ اپنی جانب کیا

کیا ہوا ہے تمہیں موڈ کیوں آف ہے اپنے دانت عنان کر مدھتے ہوئے نر

سے استفسار کیا

ملیرا موڈ کیوں آف ہوگا ہے فاطین ٹ ویر ہے گے ہو :

عنان نے فاطین کا حصار توڑتے ہوئے کہا

جبکہ فاطین سنجیدہ نظروں سے عنان کو دیکھ رہا تھا

اس دن مجھے بنا بتائیں کیوں وہاں سے آگئی تھی عکی کمپنی اپنے گورنمنٹ مکمل کرتے

لہجے میں استفسار کیا تو عنان نے نظریں فاطین کے چہرے کی طرف کیا د،

آف وائٹ شلوار قمیض پہنے عنان کو وہ اس وقت جان لیوا حد تک ہینڈسم لگ رہا تھا

عنان کے ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے پر فاطین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی

فاطین چاہے جتنا مرضی اس سے ناراض ہو جائے--وہ جانے انجانے میں ہمیشہ کچھ ایسا کر دیتی تھی کہ فاطین کو اپنا غصہ ہوا ہوتا محسوس ہوتا تھا

شاید وہ کبھی اس لڑکی پر غصہ نہیں کر سکتا تھا جس میں اس کی جان بسی تھی

"ایسے ہی" عنان کی مدھم سرگوشی پر فاطین نے اسے گھورا

"تمہیں کچھ اندازہ بھی ہے وہ صبح میرے لیے کتنی اہم تھی اپنے نئے زندگی آغاز میں

تمہارا ساتھ چاہتا تھا کہ میں تمہیں کچھ کر کے دکھاتا چاہتا تھا---اور تم مجھے چھوڑ آن شکایت لہجے میں کہتا تو عنان نے چہرہ اٹھایا لہ

فرح کی بات پر غصہ ہو---عنان کو بانہوں میں بھرے پیچھے بیڈ پر گرتے ہوئے کہا تو

عنان نے جھٹ ہاں میں سر ہلایا تو فاطین کو اس کی معصوم حرکت پر ٹوٹ کر پیار آیا تو

آہستہ سے جھک کر اپنے لب عنان کے ماتھے پر رکھ دیے

جواب فاطین کے کرتے کے بٹن کو کبھی کھولتی اور کبھی بند کر رہی تھی

"حسام بھائی سے بولو کہ اپنی محبوبہ کو اور اس کی زبان کو قابو میں رکھے ورنہ میری بہن یا میں نے کچھ کیا نا تو تم سب کو برا لگنا ہے- عنان نے منہ بسور کر کہا تو فاطین نے با مشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا"

"اس قدر سی کے لیے وہ میاں بیوی ہی کافی ہے ' اٹھیے ' رکیں ؟ تم سے تو ہی رحسے بوقا ' میں کیتے بیٹھی فاطین نے کہ کر اٹ عنان کے اوپر جھکی ' لہجے میں سرگوشی کی تو عنان کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی

عنان نے نظریں اٹھائی تو فاطین کی جزبات سے سرخ ہوتی آنکھوں سے ٹکرائیں فاطین کی نظریں اٹھی کر عنان کے چہرے سے ہوتی ہوئی اپنے چہرے پر ٹھہر گئی

اپنے دونوں بازو فاطین کی گردن پر باندھ کر اسے اپنے چہرے کی طرف جھکایا تو فاطین نے جھک کر اپنا گال عنان کے گال سے رب کیا

ابھی کہ فاطین اپنے لب عنان کے لبوں پر رکھتا کہ فون کی آواز پر بدک کر پیچھے ہوا کیوں
کے ئل کیا یہ گ رہیں نظی گئیں شا۔ مں آگیا لیکصبغ ا آیاب
عنان نے اپنی جیکٹ سے موبائل نکال کر کال کٹ کی
اور جلدی سے اٹھی
"کہا اتج کہی ہیں نارہی پیارے ۔ عنان کر ب جانھتےبڑ یکھد'
فاطین نے سخت لہجے مکہاتو ا عنان نے گھور کر یکھا د'
"بہت امپورٹنٹ شو ہے میرا جا: ضری ہے" عنان نے اپنا ہاتھ فاطین ہاتھ
چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا جو سختی سے عنان کا ہاتھ تھا تھے کھڑ
"چلو میں چھوڑ آتا ہوں" ہنوز عنان کا ہاتھ تھامیں قدم باہر کی جانب بڑھائے
میں چلی جاؤں گی عنان نے جھنجھلا کر کہا تو فاطین نے پلٹ کر غصے سے اسے گھورا جس پر
عنان نے خاموش ہو کر سر جھکا دیا

حسام نیچے بچھے قالین پر حیام کو اپنے حصار میں لیے بیٹھا ٹیر س کے دروازے سے ٹیک
لگائے سامنے آسمان پر چودھویں کے چاند کو دیکھ رہا تھا اور کبھی حیام کو جو ٹکٹکی باندھے
چاند کو دیکھنے میں محو تھی

"اب مجھے اس چاند سے جیلسی ہو رہی ہے" حیام کے کان میں گھمبیر لہجے میں سرگوشی کر کہ کان کی لو کو دانتوں میں دبا کر چھوڑا تو حیام نے گردن موڑ کر حسام کو دیکھا

جو چہرہ حیام کی طرف جھکائے اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا

حیام کے اس طرح چہرہ موڑنے پر دونوں کے چہروں کے درمیان ایک انچ سے بھی کم فاصلہ رہ گیا تھا

اپنے چہرے پر حسام کی پڑتی تیز گرم سانسیں حیام کو جیسے جھلسا رہی تھی پلکیں لرز کر سرخ گالوں پر جھک گئیں

"میں خوبصورت ہوں یا چاند" حسام کی نظروں سے بچنے کے لیے حیام نے اس کی گردن میں چہرہ چھپا کر سرگوشی میں پوچھا تو حسام نے اپنا حصار حیام کے گرد تنگ کر دیا

جبکہ بولتے ہوئے حیام کے ہونٹ جب حسام کو اپنی گردن پر محسوس ہوئے تو اسے اپنا آپ اس لمحے بہکتا ہوا محسوس ہوا

"تمہارا تم اور چاند کا کیا مقابلہ وہ تو ساری دنیا کا ہے [illegible] لیا

[illegible] صرف اور صرف حسام [illegible] ہے [illegible]

کرنے چھونے کا حق صرف میرا ہے [illegible] جبکہ

میرا ہاتھ تھوڑا شفاف پانی جیسے "یام کی ہر چیز ا اپنی تھوڑ لہجے میں
سرگوشیاں کریا مجھ کو دو خیر میں سمیٹے مجبور کر رہا تھا

"داغ تو مجھ میں بھی ہے نا" کچھ سوچتے ہوئے حیام نے چہرہ حسام کی طرف کر کہ کہا تو حسام کے چہرے پر سایہ لہرا گیا

"حسام کے لیے تو صرف ایک وہی کافی تھی لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا اس محرومی پر وہ کتنی تکلیف میں ہے اور شاید وہ ساری عمر بھی اسے اس بات کا یقین دلاتا رہے کہ حسام راجپوت کو حیام سے صرف اس کی محبت اور اس کے ساتھ کے علاوہ کچھ نہیں چاہیئے تو تب بھی شاید وہ یقین نا کرے" اسی لیے بنا کچھ کہے نرمی سے حیام کے ہونٹوں کو چھو کر اپنا سر اس کے سر سے ٹکا دیا

"تو پھر یہی کہوں گا حسام راجپوت خود غرض ہے اسے چاند پر چاہے داغ پسند نہ ہو اپنا یام کے ہر داغ سے عشق ہے"

حیام کے ہونٹوں پر خوبصورت مسکراہٹ رقص کرنے لگی مگر ابھی وہ کچھ سمجھتی کہ حسام نے اس کا سر زمین پر رکھا اور اٹھ کر حیام کے پیٹ کے پاس آیا ابھی وہ شرٹ اوپر کرتا کہ حیام نے ہڑبڑا کر حسام کے ہاتھ تھام لیا

چہرہ پل میں سرخ انار ہوا

"ابھی میں نے کیا کہا تھا تمہیں دیکھنے کرنے اور چھونے کا صرف میرا حق ہے تو یہ گریز بے جا ہے نرمی سے حیام کے ہاتھ ہٹا کر شرٹ اوپر کھسکائی تو حیام نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لی

جبکہ پیٹ کے بالکل درمیان میں تین انچ لمبا جبکہ اوپر سے زخم کا نشان دائیں جانب دو انچ لمبا تھا

جس کے ارد گرد اسٹیچز کے نشان تھے زخم دیکھ کر حسام نے غصے سے اپنے جبڑے بھینچ لیے ہاتھ کی پشت اس زخم پر پھیر کر حیام کو کپکپانے پر مجبور کر گیا

جھک کر نرمی سے اپنے لب اس نشان پر رکھ اور کچھ دیر ویسے ہی جھکا رہا

اپنے پیٹ پر حسام کے ہونٹوں کا لمس محسوس کر کہ حیام کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

ا اپنہ کپکپاہٹ کم مدھے کپڑ ا رکھنا چ سسکیوں قصہ تھم گہ

حسام کی آنکھوں سے بہنے والا گرم سیال حیام کو اپنے پیٹ پر محسوس ہوا تو حیام نے تڑپ کر اٹھنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی حسام نے اٹھ کر حیام کو خود میں بھینچ لیا

"میں نے سب ٹھیک کرنے کی کوشش کی مس سب کچ بھال لگا تم

لگاو ر اپنے بکھائیوں تحفظ لگا لیکن میں بالکام: گہ یا م مس

ا : حفاظت پا. : اپنے بکھائیوں ے غ ف وجہ سے تم سب

تکلیف نا گزرا. پڑ لیکن تم سے وعدہ ہے تمہ مارے ایک ایک آ سوں

تہکر یز چکا حسام " راجپوت سمیٹ لے گا پہلے ہاورر آخ ملاگ سی " تپس

لہجے مس لغر کر کہا تو ا حہ نے ڈرتے جا نیکھا دو جاتے سنے سے

اپنے سینے مس بھینچے تھائے

"اس ہیں صرف آپ کا قصور نہیں ہے تے رام ہے مگر اس نوں سے لڑ

بات ہمسے تھنجان رہے کہ ہمارا بہ سے اپنے ہی ہماری پیٹھ پر وار کر رہے ہیں

جا بھی لب ہم سا کھ مقا کریں گے حسا کم سینے سر

رکھتے ا نے اثبات مس ہلاد.

اب ٹکلیاں ابھی تو ر جانے دے مجھے توڑ ہوئے کہا تو اس نے حیران

نظروں سے حیام کہ جا نب دیکھا

کہا جانا ہے نے حیرت سا ارستا کہ

کیا مطلب گھر جاؤں گی---اور آپ کیوں چاہتے ہیں آپ کی محبوبہ کو وقت سے ہی ہارٹ

اٹیک فیل ہو جائے--حیام نے اٹھتے ہوئے کہا تو اسے دیکھ حسام بھی اپنی جگہ سے اٹھا

"اس کے دل کی فکر ہے لیکن یہی نو جہر بادور ہو جاتی ہوں---اگر س سیب مس

سیر کو ھے کچھ ہو یا گا جھی مے ھ کچ گلہ یا مم نے اپنے ہو نٹ کے

جبکہ [illegible] یقینی کیفیت میں کچھ سمجھتا تام حہ بھاگنے

اندار میں وہاں سے ملی جبکہ حسام ابھی بھی وہی بے یقینی کی کیفیت میں کھڑا تھا جب تک کچھ سمجھ آیا تب تک حیام وہاں سے غائب ہو چکی تھی

اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر مسکراتے ہوئے قدم روم میں رکھے جہاں حیام کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی اپنی شال اور وجود سے اٹھتی حیام کی خوشبو حسام کو سرشار کر رہی تھی

بسام نے جیسے ہی اندر قدم رکھا تو نیچے پڑے باکس سے ٹکرا کر گرتے گرتے بچا

جبکہ سامنے حسام-دانیال اور فاطین لڑکیوں کے کپڑوں میں سے اپنی اپنی پسند کے ڈریسز ایک سائڈ پر کر رہے تھے

لاونج میں جا بجا باکسز پڑے ہوئے تھے ٹیبل سے لے کر صوفے اور نیچے بچھے قالین مختلف چاکلیٹس اور جیولری باکس پڑے ہوئے تھے

یہ سب کیا ہے اپنے چکرانو قا ا نے سامصنوف تین ہکتیوں کھ دکر

ھا پوح

جو ایسے ایک ایک ڈریس دیکھ رہے تھے جیسے خود پہننا ہو

اووہ تم آ بھی گئے چ اچھے تم بھی ی اپنے بدلنے کے ڈرامے کھو لو نے چوکنک
گرچھی پیچ کر بسام ، د ،

اور واپس ڈریس دیکھتے مصروف انداز میں کہا تو بسام نے کانوں کو ہاتھ لگائے
استغفر اللہ مانا کہ لندن رہ کر آیا ہوں مگر اب ایسا بھی نہیں کہ لڑکیوں کے کپڑے پہن
لو بسام ، نے نفی میں سر ہلا کر کہا تو دانیال نے پلٹ کر اسے گھوری سے نوازا
تو تمہیں لگتا ہے کہ ہمارا کریکٹر خراب ہو گیا جو لڑکیوں کے کپڑے پہنے گے فاطین نے
سخت لہجے میں کہا تو بسام نے کندھے اچکائے
آپ لوگ کیا سارا مال فارم ہاؤس میں ہی اٹھا لائے ہیں ، نے نیچے پڑے کاسمز
سلپرز کو دیکھتے صوفے پر بیٹھتے ہوئے
دانیال اس کی جانب آیا
ہم مال گئے تھے لیکن ہمیں لڑکیوں کی شاپنگ کرتا دیکھ لوگ پتا نہیں کیوں عجیب نظروں
سے دیکھ رہے
پھر بھائی نے یہاں کے مشہور ڈیزائنر سے کنٹیکٹ کر کہ سب کچھ گھر ہی منگوایا اب تم بھی
انسان بن کہ اس میں سے مائسہ کے لیے

دیکھ لو اپنی پسند کا

ورنہ یہ نا ہو وہ تمہیں رخصتی دینے سے ہی انکار کر دے دانیال نے قہقہہ لگا کر کہا تو بسام ٹیک ہٹا کر سیدھا ہو بیٹھا

مطلب یہ سب رخصتی کے لیے ا حیرتم: خ ہکالام : نلے رہتھی

جی ہم بالکل نے نیٹ سرچ کیتھا ڈیپ فائنہ کوجنے کے لوا لالے تے جہے

کچھ ٹھا سے کپڑسی الہی چیریلی کراتے جے ہس ویڈا مھ کچالگلگ بتلیا

تو ہم نے سب آڈر کر لیا

"جوتے-میک اپ کپڑولری جیٹھے ۔ مٹھائی ا کھائیں نتو ا ان

سکب مدکنہ چاٹکلیہ جہولئے ۔ جائنگی

اور بھی بہت کچھ تھا جس میں سے یہ تو ہو گیا

فاطین ھی نے کچھ فراکس ساڑ گے لہنگا۔ سلپر کیدکھلاتے ا ا

آپل ۔ مس مکج

اور پھر کپلالاکی وہی کپڑے پہنتی ہے جو لے کر جاتے ہیں ا نے شوخ لہجے مں چھوا

ا فاطین نے بنا دیھالے باتشے مس یاہلا۔

"ظاہر ہے اس کے سسرال سے آیا ہوگا اور جب خاص طور پر شوہر لائے تو وہی پہنے گی" دانیال نے جیولری دیکھتے ہوئے کہا تو بسام نے اپنے چہرے پر رقص کرتی مسکراہٹ کو دانتوں تلے لب دبا کر روکا

آنکھوں کے سامنے مائسہ کا دلکش سراپہ لہرا گیا

"اوکے تو پھر اپنی بیوی کی شاپنگ میں خود کرلوں گا"

"اس میں سے کچھ بھی میرے اور میری بیوی کے کام کا نہیں" بسام نے مسکراتے ہوئے کہا سامنے پڑے جوتوں کے باکس کو پاؤں سے ٹھوکر مارتے

تو دانیال کا پارہ پل ۔ میں ہائی ہوا کیونکہ اس میں تو دانیال کی پری کے لیے لال رنگ کے جوتے تھے کہ حرکت اگئی اب خ ا ہ تو دانیال دانہ نے جلدی س پکڑ دکر پھا پوح

جبکہ حسام اور فاطین بھی فکر مندی سے اس کے سر پر آکر کھڑے ہو گئے اور اب تشویش سے باکس میں جوتا دیکھ رہے تھے

"جبکہ بسام منہ کھولیں اپنے بھائیوں کو--لوگ ان کی یہ حرکتیں دیکھ لیں تو بسام بچارے کی کیا عزت رہے

"اگر یہاں تمہارے شیانِ شان کچھ نہیں تو بے شرم انسان دفع ہو جاؤ یہاں سے فاطین نے بھڑک کر کہا تو ا ا نے پہلے حیرت اور پھر کمینگی مسکراہٹ سے فاطین کو دیکھا

"وہ میں نے آپ سے پوچھنا تھا کہ کل رات عنان بھابھی کو گھر کیوں جانے دیا" بسام نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے پوچھا تو حسام نے چونک کر اس کی طرف دیکھا

جبکہ فاطین ایک پل کے لیے سٹپٹا گیا

"کیا مطلب گھر ہی جانا تھا اس نے اور میرے پاس کیوں رکتی" اپنے لہجے کو حتی الامکان سخت رکھتے کہا تو بسام نے قہقہہ لگایا

"نہیں مجھے لگا شاید اپنی زندگی کی وہ حسین صبح جسے آپ عنان کے چہرے پر کھلتے رنگوں کو دیکھ کر شروع کرنا چاہتے تھے ابھی بسام کچھ اور کہتا کہ فاطین نے جلدی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا

جبکہ دانیال کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی

کیا مطلب اس بات کا"—حسام نے سخت لہجے میں استفسار کیا فاطین پیچھے ہٹ گئی

پوچھا ا ا جسے حسام مدھے کنکے پاس کھڑا

"بھائی یہ دونوں ہمارے ساتھ دھوکا کر چکے ہیں ہم یہاں رخصتی کے انتظار میں بیٹھے ہیں اور یہ دونوں آپ کو تایا اور مجھے چچا بنانے کا کام کر آئیں ہیں فاکاطین

ماہا چ گردن توڑ دانیل کچکچ اسے ٹے چ د

جبکہ بسام کی بات پر ایک پل کو حسام بھی سٹپٹا گیا

جبکہ دانیال اپنی خونخوار نظروں سے بسام کو گھور رہا تھا جواب معصوم شکل لیے حسام کے ساتھ کھڑا تھا

"تم دونوں تو ایک منٹ میں یہاں سے غائب ہو جاؤ اس سے پہلے میرا دماغ خراب ہو جائے چچ خا جہ کر ی مصنی ما نگنہ للیکن کی بھی کہ ضرورت آج کر ی اپنے بیوی گیوں لے آغلسام نے غصے میں چلا کر کہا تو سب سے پہلے دانیال وہاں سے رفو چکر ہوا جبکہ فاطین بسام کو گھورتے ہوئے باہر جانے کی بجائے اندر روم میں چلا گیا"

کل رات جب وہ اپنے کمرے میں جانے لگا تو گیسٹ روم سے آتی آوازوں کو سن کر اس جانب آیا تو فاطین کہ یہ بات سن چکا تھا وہ پھر کھلے ہوئے دروازے کو آہستہ سے بند چلا گیا جبکہ وہ دونوں اس قدر گم تھے ایک دوسرے میں کہ دروازا بند ہونے کی آواز پر بھی ہوش میں نہیں آئیں

"بھائی دیکھے بس میں ہی معصوم ہوں" بسام نے معصوم شکل بنا کر کہا تو حسام نے اس کی گردن میں اپنا بازو لپیٹا

"ان کا تو پتا نہیں تم پر پوری نظر ہے میری" یہ جو تم لفٹ بند کرواتے پھرتے ہو تمہیں کیا لگتا ہے مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں" حسام نے سخت لہجے میں کہا تو بسام نے اپنی گردن چھڑواتے معصومیت سے اس کی طرف آنکھیں پٹپٹا کر دیکھا

"بھائی ویسے وہ آپ کے معصوم بھائی کے ہاتھ ہی نہیں آتی حسام ،

ہوئے نہ مطمئن رینہ گئی جیسے چھپانے نے ریحان لہ

"جاؤ کر آؤ تم بھی شاپنگ پھر ساتھ میں پیکنگ کر لیں گے حسام کی بات پر بسام نے اثبات میں سر ہلایا اور ارد گرد نگاہ دوڑائی تو اسے اپنا فارم ہاؤس کم شاپنگ مال ۔ زیادہ لگ رہا تھا

کچھ دن بعد

آپ کو پورا یقین ہے وہ اس راستے سے ہی جائے گا

دانیال نے ڈرائیو کرتے ہوئے حسام سے پوچھا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا

انہیں انفارمیشن ملی تھی کہ قیصر حیات کچھ دنوں کے لیے اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ دبئی جانے والا ہے

توانہوں نے شاہ میر کے ساتھ مل کر اسے کیڈ نیپ کرنے کا فیصلہ کیا تھا

اصغر جلیلات نے کہا ہے میں ہیں کوئی انہیں مشن بلی

وہ لوگ پہلے صلان کے گینگ پر نہیں قہ خیلات اصغر میکات اپنے قا' میں کر:

ا پہنتے ، پہ ان کی پکا محبوب کون شخص تھا

جس کے ساتھ مل کر انہوں نے رصلات تسلیم

ائیر پورٹ کی طرف چلو حسام نے میسج پڑھ کر کہا تو دانیال نے اثبات میں سر ہلایا

السلام و علیکم قیصر حیات سہ نے اپنا گے ھا بڑتے ہوئے قہ خیات سے کہا

ج اپنے نام پر با ھ کچ ٹائپ

و علیکم السلام

جی بلیں میجر شاہ میر آپ سے کچھ بات کرنی تھی کہ دو مٹکے لیے اس طرف آسکتے

ہشاہ سہ قہ خیلات ، گرفیڈ گہ مگر پہ ملاکر شاہ ہت سہ

پہ ل پڑ

شاہ میر اسے لیے پارکنگ میں آیا اور اس کی جانب پلٹا

کہیے میجر ایسا ں کیوں لائیں ہے مجھے قیصر حیات نے مضبوط لہجے میں کہا تو شاہ میر نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا

کیونکہ تم جیسے شخص پر اپنی محنت ضائع کرنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں تھا ابھی قیصر حیات کچھ سمجھتا کہ ایک گاڑی اس کے پاس آکر رکی قیصر حیات نے گاڑی کی طرف دیکھنا چاہا تبھی شاہ میر نے اس کے کان کے نیچے مخصوص نس کو دبایا تو وہ اپنے ہوش کھو کر نیچے گرتا اس سے پہلے حسام نے اسے کالر سے کھینچ کر گاڑی میں پٹکا

جبکہ اب ڈرائیونگ سیٹ پر شاہ میر اس کے ساتھ حسام اور پیچھے

ایک طرف دانیال جبکہ دوسری طرف بسام بیٹھا ہوا تھا اور درمیان میں فاطین اور ان کے پاؤں میں نیچے قیصر حیات جس پر وہ تینوں اپنے پاؤں رکھے پیچھے ٹیک لگا کر اطمینان سے بیٹھے تھے

کہ تبھی حسام کہ موبائل پر رنگ ہونے پر اس نے اپنا موبائل آن کیا تو وہاں جنگل والی سائیڈ کی لوکیشن شو ہو رہی تھی جس پر حسام نے اپنے لب بھینچے

ارحم کسی کیا کہ وجہ سے شہر سے باہر گیا ہوا تھا

آج حیام کو کچھ لوگوں کے بارے میں خبر ملی تھی کہ وہ قیصر حیات کی اس گینگ کے لوگ ہیں اب وہ ان کا پیچھا کرتے کرتے جنگل کی طرف نکل آئی تھی

جبکہ وہ دونوں اپنی اپنی بائیکس پر آگے جا رہے تھے

آگے جا کر جب حیام کو لگا کہ وہ کار نہیں لے جا سکتی تو جلدی سے کار سے باہر آئی اپنا پسٹل لوڈ کر کہ پیچھے کمر پر اڑسا

اور موبائل آن کر کہ سگنل دیکھے جو نا آنے کے برابر تھے

پھر اسے جیب میں ڈال کر دبے قدموں سے اس جانب بڑھی جہاں وہ دونوں داخل ہوئے تھے

جھاڑیوں سے ہوتے حیام جیسے ہی آگے آئی

تو وہ لوگ سامنے بہتے جھرنے سے گزرتے ہوئے دوسری جانب جا رہے تھے جبکہ اب بائیکس سے اتر کر انہیں ہاتھوں سے گھسیٹ رہے تھے

حیام کچھ پل کے لیے وہی رکی

اور ان کے گزرنے کے بعد حیام جلدی سے جھرنے کی طرف بڑھی

پتھروں پر پاؤں رکھتی خود پر گرتے ٹھنڈے یخ پانی سے ہوتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھی

ایک دم سے ٹھنڈا پانی خود پر گرنے سے حیام کو اپنی روح تک کپکپاہٹ محسوس ہوئی

لیکن مضبوطی سے قدم پتھروں پر جماتی وہ آگے بڑھی جہاں جھرنے کے ختم ہونے کے بعد دور دور تک جنگل پھیلا ہوا تھا

جبکہ وہاں ایک جھونپڑی اور ایک ٹینٹ لگا ہوا تھا

اور وہ دونوں آدمی ٹینٹ سے لکڑیاں لا کر باہر جلا رہے تھے

حیام وہی بیٹھی ان کی حرکات دیکھ رہی تھی

وہ ان لوگوں کو مار نہیں سکتی تھی ورنہ ان کے ساتھیوں کو پتہ لگ جاتا کہ ان پر نظر رکھی جا رہی ہے

وہ تو بس جنگل میں ان کے ٹھکانے کا پتہ لگوانا چاہتی تھی

ایک آدمی نے جھرنے کی طرف دیکھا تو حیام جلدی سے پیچھے ہٹی جبکہ وہ آدمی اسی طرف آ رہا تھا

حیام جھرنے کے بہتے تیز بہاؤ کے پانی کے نیچے ایک طرف کو کھڑی ہو گئی

جب وہ شخص ہاتھ میں خالی بوتل لیے اس طرف آیا اور آگے جانے کی بجائے وہی سے پانی بھرا اور واپس چلا گیا

جبکہ اتنی ٹھنڈ میں خود پر گرتے خون جما دینے والے ٹھنڈے پانی نے پل میں حیام نیلا کیا مگر ہمت کر کہ آگے بڑھی کپکپاتے جسم کے ساتھ پتھر سے ٹیک لگا کر انہیں دیکھنے لگی

جو کافی دیر آگ کے سامنے بیٹھے رہے اور پھر کچھ دیر ارد گرد گھومیں اور واپس اپنی با ئیکس پر بیٹھ کر جھرنے کی جانب آئیں جنہیں دیکھ حیام پھر سے جھرنے سے گزر کر جھاڑیوں میں چھپ گئی

تھوڑی دیر بعد ان کے جانے کا یقین کر کہ واپس اسی طرف گئی

یا اللہ آج ا مہینے کے سارے سا اسا ہے لے لیے آگ کے آگے بیٹھ

ا پنے ہاتھوں گر پاس تے ہو لئے تے کپکپ لہجے مکمل

ارد گرد نگاہ دوڑاتے حیام نے اس جگہ کا جائزہ لینے کی کوشش کی

پھر اٹھ کر ٹینٹ کی جانب قدم بڑھائے تو وہاں کھانے پینے اور لکڑیوں کا کچھ سامان پڑا تھا

وہاں سے نکل کر جھونپڑی میں آئی تو وہاں دو چارپا ئیوں کے علاوہ کچھ نہیں تھا اور سائیڈ پر دو ہی چادریں پڑی ہوئی تھیں

ابھی حیام پلٹتی کہ نیچے گری کانچ کی چوڑیوں پر نظر پڑی تو ٹھٹھک کر رکی

اور جھک کر ان چوڑیوں کو ہاتھ میں لیا

آج منگل ہے مطلب ہفتے یا اتوار کی رات یہاں کسی لڑکی کو لایا گیا تھا

لیکن پولیس اسٹیشن میں تو کوئی گمشدگی کی رپورٹ درج نہیں ہوئی شاید کسی اور تھانے میں ہو حیام نے اپنے لب بری طرح سے کچلتے ہوئے سوچا ابھی وہ اٹھتی کے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی اور سامنے زمین پر کسی سایہ دیکھ کر اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا یقین ہو گیا اپنی کمر میں ہاتھ ڈال کر پسٹل نکالی اور کھڑی ہو کر اس کا رخ سامنے والے پر کیا مگر اپنے پیچھے حسام کو سرخ انگارا آنکھیں لیے بھیگے کپڑوں سمیت دیکھ کر ایک پل کو ٹھٹھکی

جبکہ حسام اب چھوٹے چھوٹے قدم لیتا حیام کی جانب بڑھ رہا تھا

حسام کے چہرے کے سرد تاثرات دیکھ کر حیام نے اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیری اور ارد گرد نظریں دوڑا کر فرار کا راستہ تلاش کرنا چاہا کیونکہ دروازے کے سامنے تو وہ ایستادہ تھا

"یہاں [illegible] کیلی کیا لینے آئی تھی تم لہجے میں اغر گرہاتو ا حکو ی اپ جان کلیتی سوئی

وہ-حسیلیاب اشپنخسہ تےپڑ ٹوہوکیلاتہ کرتی امنکیر ما کہنا پاچہ ا نے ایکی " جیسے میں یا مکتک . پہکلخ بس کے و باری اپ ی آ ہ گریف میں دبوچے

"جاب مائے فیام حہ تمہیں ہمدردی ہے تمہاری ؛ میری جان ٹکی لہ
رہتے سارا دن"

"ہر پل یہی ڈر اس ڈر میں مبتلا رہتا ہے کہ تمہیں کچھ ہو نا جائیں یہاں وہ رکتا پہ
ا دماغ مآئے تی جابھی کس طرح یہاں پہنچ ہوں میں اسپنے ج
سے جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی مجھے لہجے مآگ سی تپس دھاتو ا حہ نے نم
آنکھوں اس کی طرف یکھا د

جولال بھبھو کا چہرا لیے اور آگ برساتی آنکھوں سے اسے ہی گھور رہا تھا تیز تیز سانس لیتے
خود کے غصے پر قابو پانے کی کوشش کرتا وہ حیام کو لرزنے پر مجبور کر گیا
اپنی بازو میں دھنستی حسام کی انگلیاں حیام کو کراہنے پر مجبور کر رہی تھی
حسام کی دیو قامت جسامت کے سامنے حیام کو اپنا آپ دبتا محسوس ہوا
حیام میں جلال تھی ا ہمت کر کلام مہ غ کر کے لیکیا تو ا
نے ایک ٹکا حد کے یلام حکو اپنے سینے میں بھینچ کر اپنا حصار اس کے گرد باندھ لیا

"تم ایسی ہی کیوں ا سی کو ا قیامت آ گئی ج اکیلے ملا کھا یہاں چ کچھ ہو
تا جا پھر --- اوری اتنا ٹھنڈ میں با کہ ضرو تھی پانی میں سے گذ پہلے کراونف
آخ میں کر ف استیفا کتو ا حہ کے ٹوپی نہ مسکرا ہٹ رینہ گئی

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/

حیام کو کندھوں سے تھام کر اپنے سامنے کیا تو بھیگے وجود کی تمام رعنائیاں عیاں ہو رہی تھی جس پر حسام نے اپنا ہونٹ دانتوں تلے دبایا اور شوخ نظروں سے حیام کو سر سے پاؤں تک دیکھتے وہ حیام کو کنفیوز کر گیا

حسام کی نظروں کے تعاقب میں حیام نے جب اپنے وجود پر نگاہ دوڑائی تو شرم اور خجالت سے ڈوب مرنے کا دل کیا

حیام نے رخ بدلنا چاہا تو حسام نے کندھوں سے تھامیں خود کے قریب کر لیا کہ اب حیام کو اپنے چہرے پر حسام کی دہکتی سانسوں کی تپش محسوس ہو رہی تھی

گال دہک کر گلابی ہوئے --جبکہ گلابی ہونٹ جو اس وقت سردی کے باعث نیلے پر رہے تھے بری طرح سے کپکپا رہے تھے

سردیوں کی خاموش شام ہر سو اپنے پر پھیلا چکی تھی

خاموشی میں دونوں کی تیز دھڑکنوں کا شور رقص کر رہا تھا

دھونکنی کی مانند چلتی سانسیں ایک دوسرے سے الجھ رہی تھی

حسام اپنی مخمور ہوتی نظروں سے حیام کو اپنے اتنے قریب محسوس کر رہا تھا

حیام کے بالوں میں ہاتھ ڈال کر اس کا سر پیچھا کو جھکایا اور اس کی گردن میں چہرہ چھپا کر گہرا سانس بھر کر اس کی خوشبو کو محسوس کیا

حیام کی شہ رگ پر شدت سے اپنا دہکتا لمس چھوڑا تو حیام نے اپنے دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے حسام کی جیکٹ جکڑی

اب بس بھی کرو جان سے مارنے کا ارادہ ہے کیا فاطین نے جھنجھلا کر دانیال کے بال کھینچے

جو قیصر حیات کو مارنے کے درپہ تھا

تو تمہارے خیال سے پھولوں کے ہار پہناؤاسے میں-دانیال نے دانت پیس کر کہا

تو فاطین اور بسام نے نفی میں سر ہلایا

حسام بھائی کا مجرم ہے یہ خ ٹیب لگے اسے تو ا چھوڑ ا

نے بالوں سے پکڑ کر کھینچے ج فاطیی بو قا ا مہین آ رہا تھا

یہ صرف حسام کا ہی نہیں میری بہن کا بھی مجرم ہے تو کیسے چھوڑ دوں اسے دانہ نے قیصر حیات کے سر پر ٹھوکر مارتے ہوئے کہا

جو ہوش و حواس سے بیگانہ زخمی زمین پر پڑا ہوا تھا

جبکہ بسام اور فاطین نے تاسف سے اس بھپرے شیر کو دیکھا

جس نے لاکھ روکنے کے باوجود بھی قیصر حیات کی درگت بنا دی تھی

اب تو وہ ہوش میں آکر شاید ہی خود کو پہچان سکے

بسام نے آنکھوں سے فاطین کو اشارہ کیا جسے سمجھ کر فاطین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی

اور وہ دانیال کے عین پیچھے کھڑا ہوا

جبکہ بسام نے بنا دانیال کو سمجھنے کا موقع دیے نیچے جھک کر اس کی دونوں ٹانگیں پکڑیں

جس پر دانیال لڑکھڑایا اور پیچھے کھڑے فاطین نے اسے بازوؤں سے پکڑا

اور دونوں اسے گھسیٹتے ہوئے باہر لائے

جب فاطین نے ایک دم سے بازو چھوڑیں جس کے باعث دانیال دھڑام سے نیچے گرا

یار دانی کیا کھاتے ہو افففف میری کمر---فاطین نے اپنی کمر دباتے ہوئے کراہ کر کہا تو

دانیال نے دونوں کو گھور کر دیکھا

جبکہ بسام نے بیسمنٹ کے دروازے کو لاک کر کہ چابی اپنی پاکٹ میں ڈال لی ورنہ دانیال کا

کیا بھروسہ تھا پھر اس کا حشر بگاڑنے چلا جاتا

اوبسکےم تورات میں ملتے ہیں ا نے ہاتھکیا ہلرتے جہکہاتے ا دانہ نے

حیرسےاس کی طرف یکھا د،

کہا جا رہے ہو تم

اپکلی بیگم کے لیے شاپنگ کرنے ڈیٹ فائنہ کرلانے جانہے ما : ا نے
پلیٹے بکھاتو ا دلنکے ٹوں ہوپرنبال :کو سوکرچ مسکئی اہت
جبکہ فاطین نے اپنے ہونٹ بھینچے
وہ اس دن سے کگابد سے عنان سے ناراض تھا چھوڑنے جگاتو ا
شا۔ اپنبالوے اوراس کے ساتھ ہے لیکن ملی چ گئی
اور صبح جب فاطین نے اسے کال کی تب بھی اس نے بات نہیں کی جس کی وجہ سے فاطین اس سے ناراض ہوگیا
مگر لاشعوری طور پر عنان کے ملنے یا کال کرنے کا ویٹ کرتا رہا لیکن عنان کی طرف سے کوئی میسج تک موصول نا ہوا تو فاطین نے بھی غصے سے اس سے بات نہیں کی

ہوٹل کے روم میں داخل ہو کر حسام نے حیام کا ہاتھ چھوڑا
اور وہاں بنی کبرڈ کی طرف بڑھا
ٹاول نکال کر حیام کے پاس آیا جو حسام کی شال لپیٹے کھڑی تھی
اپنے جال کو ڈرائی کر لو اس سے حیام ڈرا ۔ تھوڑ تک ۔ ڈر ا
آجگا

حیام کے کندھوں سے شال ہٹاتے ہوئے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا
جبکہ حسام نے روم میں بنی کھڑکی کے پاس جا کر اس کے پردے گرائے
اور روم میں موجود ہیٹر کے پاس آ کر اسے اون کیا
جنگل سے نکلتے حسام نے گاڑی جیسے ہی روڈ پر ڈالی تو نظریں حیام کے کپکپاتے وجود پر گئی
گھر دور ہونے کے باعث حسام نے کلوہاں راستے میں موجود چھوٹے سے ہوٹل میں رکنے
فیصلہ کیا
ہیٹر آن کر کہ حیام کی جانب دیکھا جو شیشے کے سامنے کھڑی تھی
نظریں حیام پر ٹکائے حسام نے کھڑے ہو کر اپنی شرٹ اتار کر بیڈ پر اچھالی اور اپنے قدم
حیام کی جانب بڑھائے جو مصروف سی ٹاول سے بال خشک کر رہی تھی
چونکی تو تب جب حسام نے پیچھے سے اپنے حصار میں لے کر تھوڑی حیام کے کندھے پر ٹکا
کر اپنے دونوں ہاتھ حیام کے پیٹ پر باندھے
حسام تک خستے پڑ ٹوہ کو تو کر کہ حیام کو را
ج آنکھیں یں مونیام حکو محسوس
کرنے میں مصروف
حیام کے پکارنے پر اپنی آنکھیں وا کی اور نرمی سے حیام کو کندھوں سے تھام کر رخ اپنی
جانب کیا اور حیام کے ہاتھ سے ٹاول پکڑ کر روم میں موجود چئیر پر پھینکا

اور استحقاق بھری نظروں سے حیام کے کپکپاتے وجود کو دیکھا جو نظریں جھکائے کھڑی تھی

Embrace
Arrogant
Wish
Love
Night
Eyes
Weary

خمار آلود لہجے میں سرگوشی کرتے حیام کو خود میں سمٹنے پر مجبور کر گیا

اپنے دونوں ہاتھ حسام کے سینے پر رکھے وجسے اٹھتی کن

جبکہ حیام کے ہاتھوں میں لرزش پیدا ہوئی

نظریں بے قابو ہوتی حسام کے سیکس پیک سے ٹکراتی اور کبھی اس کے مضبوط بازوؤں سے حیام کے گلے میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی

جبکہ چہرے پر حسام کی گرم سانسوں کی تپش جلد میں دھنستی محسوس ہو رہی تھی

Arrogant
Touch

اپنی خمار آلود نظروں سے حسام کے مضبوط سینے اور پھر چہرے جانب دیکھ کر پوچھا تو

قہقہے تھا

"اولاد جو تم کرتی ہو ہر پل مجھے کتنا مشکل تا ہوہے اا اپنے بے بو قا'
سمجھا ا حکی گردن میں پڑ پاجھتے ' حہ نے اہاتھ اکم
رکھ دیے

جب حسام نے ایک ہی جھٹکے سے حیام کا رخ موڑ کر اس کی پشت اپنے سینے سے ٹکرائی اپنے ہاتھ حیام کی شرٹ کے بٹنوں پر رکھے بنا اسے سمجھنے کا موقع دیے پہلے دو بٹنوں کو شرٹ سے جدا کر دیا

کندھے سے شرٹ کھسکا کر اپنا شدت بھرا لمس چھوڑنے لگا

یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ حیام کو سمجھنے کا موقع تک نا ملا

اپنی فیورٹ شرٹ کی حالت پر حیام کی آنکھیں پل میں نم ہوئی کندھے اور گردن پر جا بجا حسام کے دہکتے لمس کو اگنور کر کہ حسام کا حصار توڑ کر گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ کر وہ بٹن اٹھائیں

جبکہ حسام حیران نظروں سے حیام کو دیکھ رہا تھا جواب خونخوار نظروں سے حسام کو گھور رہی تھی

یہ میری ٹ فیورت شرٹ تھی میرے ھے ڈ عنان نے دی تھی " دانت
ی پ ' نے تعجب اپیکو یکھا د'

جو کہ اس کی قربت کو میں اپنی معذوری خیال خوشی ان کی بے ترتیبی

ں دھڑکنے شور ۔ فراموش کر کہ ایک شرٹ کا رو:

"میں ملگرا اس سے اچھی دلا دوں گا آیار نے جھنجھلا اپنا تھام حہ

طرف ھا بڑبڑاتا اس جبر یا مہ نے چیتہ در سکی اور بکی جلبم ق بڑ

حسام نے منہ کھولیں حیام کی پشت کو دیکھا جو ہاتھ میں تھامیں بٹنوں کا معائنہ کرنے میں مصروف تھی

اور پھر لمبے لمبے ڈنگ بھرتا اس کے سر پر جا کھڑا ہوا حیام کے ہاتھ سے جھپٹنے کے انداز میں وہ بٹن لیے اور دور اچھال دیے

"اب تک جو تم وقت گزر گیا اس پر صبر کر چکا ہوں مجھ سے یک سیکنڈ کے لیے

گیتو ، مجھ سے بر کوئی یہ ہیں تہ سخت لہجے میں چہ گا ٹلوئے یام حکو بیڈ

پر دھکا کے کر اپنے دانتوں کے ارد گرد کا لیے

"صرف مجھے ہا سوچو بکرہ جا یا حیام حکی

گیرون جا جا سا اپنہ دیلیکی تجھوڑ لہجے میں سر گوشیا تکی وں دھڑکو

بری طرح متشر مکز گیا

ایک دم سے کروٹ بدل کر حیام کو اپنے سینے پر کیا جکے بایمنٹ حکے م نبال
اکم ہرے چپر بکھر گئے

حیام نے اپنے بال چہرے سے ہٹائیں تو نظریں سیدھا حسام کی لو دیتی نظروں سے ٹکرائی
"ایک دم سے جھک کر حسام کے گال پر اپنے دانت گاڑھ دیے جس پر حسام نے مدھم
قہقہہ لگایا حکا سر تکیے ' ج آیا
Selfy ge

حیام کے گال پر انگلی ٹریس کرتے آنکھ دبا کر کہا تو حیام کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ
محسوس ہوئی

ہتھیلیاں پسینے سے تر ہو گئی---

اپنے لب حیام کی بیوٹی بون پر رکھے تو حیام نے اپنے ناخن حسام کی گردن پر چبھو دیے
اس تشدد پر حسام کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی

اور سر اٹھا کر حیام کو دیکھا جو اپنی آنکھیں بند کیے ہوئے تھی

گلابی لب بری طرح سے کپکپا رہے تھے

حیام کے ماتھے اور آنکھوں پر شدت بھرا لمس چھوڑ کر اپنا سر حیام کے سر سے ٹکا دیا
اپنے ہونٹوں پر حیام کی تیز ہوتی سانسوں کی تپش محسوس کر کہ دل میں گدگدی سی ہوئی

ایک ہاتھ حیام کہ کمر کے گرد لپیٹ کر جبکہ دوسرا اس کے بالوں میں الجھا کر پوری شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھک آیا

حیام کے پاؤں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھا کر اپنے وجود کا سارا بوجھ حیام کے نازک وجود پر ڈال دیا

جبکہ حیام کا نازک وجود حسام کی شدتوں پر پل میں پسینے میں بھیگ گیا

قطرہ قطرہ حیام کی سانسوں کو خود میں انڈیلتے حکو بھی ہوش خسے بیگانہ گہ

حیام کی اکھڑتی سانسوں کو محسوس کر کہ اپنے ہونٹ نرمی سے پیچھے کیے

کمرے کی معنی خیز خاموشی میں دونوں کی دھونکنی کی مانند چلتی سانسوں کا شور برپا تھا

حسام کی بند آنکھوں کو دیکھ حیام نے اپنے بازو اس کی گردن میں ڈال کر اپنے ہونٹ حسام کے ہونٹوں سے الجھا دیے

حیام کے بازو گردن سے نکال کر حسام نے اس کی انگلیوں میں زبردستی اپنی انگلیاں الجھا کر سر کہ اوپر بیڈ پر دونوں ہاتھوں کو لاک کر دیا

وہ دونوں مدہوش سے ایک دوسرے پر شدتیں لٹاتے ادوسر کی قربت میں

یاد کو بھلا بیٹھے

جیسے جیسے رات سرک رہی تھی ویسے ہی حسام راجپوت کی شدتوں میں اضافہ ہو رہا تھا

حسام راجپوت کے لیے یہ دوری کتنی جان لیوا تھی اپنی شدتوں سے وہ اچھی طرح حیام کو باور کرواچکا تھا

ہوگیامصب ا نے چھکے چھٹے پوح ا دااور فاطین نے گھورکرکھا د،

جس نے کسی بھی کام میں ان کی ہیلپ نہیں کی

بس یہ پرفیومزرہ گئی ہیں---دانیال نے پرفیومز کو پیک کرتے ہوئے کہا

توبسام نے اثبات میں سر ہلایا

کہ تبھی چہرے پر شوخ مسکراہٹ سجائے نکھرا نکھرا سا حسام لاونج میں داخل ہوا

آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھی جنہیں دیکھ بسام ایک پل کے لیے ٹھٹھکا

"ریڈی ہو تم لوگ تو چلو پھر دیر نا ہوجائے حسام نے گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے کہا

توفاطین اور دانیال نے اثبات میں سر ہلایا جبکہ بسام ابھی بھی مشکوک نظروں سے حسام کو دیکھ رہا تھا

پھر چھوٹے چھوٹے قدم لیتا حسام کے سامنے آکر کھڑا ہوا جس پر حسام نے آبرو آچکا کر اسے دیکھا

جس پر بسام نے نفی میں سر ہلایا

نظریں ایک دم سے حسام کے نچلے ہونٹ پر لگے کٹ پر گئی تو حیرت اور غم سے منہ
گیا

جبکہ حسام تعجب سے بسام کی عجیب حرکتیں دیکھ رہا تھا

جبکہ بسام کبھی کٹ کو دیکھتا اور کبھی حسام کو

"کیا مسئلہ ہے بسام یار جا کیوں نہیں رہے لیٹ ہو جائیں گے" جھجکتے ہوئے کہا تو
نے جھلا
بڑھ گیا

"کیا انہوں نے بھی مجھے دھوکہ دیا ہے" قدم پیچھے پلٹ دکر
سوچا

اپنے پیچھے بسام کو رکتے محسوس کر کہ حسام نے خونخوار نظروں سے گھورا تو بسام گڑبڑا کر
آگے بڑھا

"نہیں یہ بتانا شریف ہے میرا" سر کر ہیں تا بنا ی اپنا سوچ لغت بھیجتے
قدم باہر کی جانب بڑھائے

وہ لوگ جیسے ہی راجپوت مینشن میں داخل ہوئے تو وہاں حیام لوگوں کی کارز دیکھ کر انہیں
اندازہ ہو گیا کہ وہ سب بھی آج گھر ہی ہیں

لاؤنج میں سارا سامان چار حصوں میں رکھوا کر وہ چاروں اپنے اپنے گفٹس کے سامنے بیٹھ گئے

تبھی ملازمہ نے بتایا کہ رضوان صاحب تو عمرہ پر گئے ہیں تو وہ چاروں کافی حیران ہوئے

آپ حیام اور عنان لوگوں کو بلا لائے نے ملازمہ کہہ کر صوفے یک ٹہ

کیا رضوان چاچو اگر دو تین ماہ تک نہیں آئے تو رخصتی ہوگی فاطین نے

دکھ بھرے لہجے میں پوچھا تو اس کے سوال پر بسام نے

"فاطین کا تو دل چاہ رہا تھا کہ ابھی رخصتی مل جائے تاکہ وہ اپنی جنونی اور جنگلی بیوی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے ساتھ لے جا کر خود میں قید کر لے "اور گن گن کر اس سے اگنور کرنے کے بدلے لے "مگر اس وقت تو دل کے ارمان آنسوؤں میں بہتے محسوس ہو

ابھی حسام کچھ کہتا کہ سامنے سیڑھیوں سے وہ چاروں آتی ہوئی دکھائی دی

جس پر ان چاروں کے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی حیام کو قریب آتا دیکھ حسام اپنی جگہ سے کھڑا ہوا جسے دیکھ دانیال اور بسام بھی کھڑے ہوئے جبکہ فاطین نے نظریں موبائل کی سکرین پر جما دی البتہ اتنے دنوں بعد اس دشمن جان کو سامنے دیکھ دل پل کے لیے ساکت ہوا

ایک ہی نظر میں وہ اس کا جائزہ لے چکا تھا

لائٹ گرین کلر کی شارٹ فراک کے ساتھ وائٹ کیپری پہنے بالوں کی ٹیل پونی بنائے وہ سیدھا اسے اپنے دل میں اترتی محسوس ہوئی

السلام و علیکم ان چاروں نے مشترکہ سلام کیا

یہ سب ہمارے لیے ہے کیا---عنان نے خوشی سے چہکتے ہوئے پوچھا تو حسام اور دانیال نے اثبات میں سر ہلایا

اور یہ چچا، نانو لوگوں کے لیے دانیال نے ٹیبل پر پڑے گفٹس کی طرف اشارہ کر کہ کہا تو عنان نے خوشی سے سر ہلایا اور قدم گفٹس کی جانب بڑھائے

جبکہ بسام تو سب کچھ فراموش کیے مائسہ کو نہارنے میں مصروف تھا

ہم لوگ رخصتی کی ڈیٹ فائنل کرنے آئے تھے مگر تم لوگوں نے بتایا ہی نہیں کہ چاچو عمرہ پر گئے ہیں نے عنان سے کہا

جس پر حیام کے دل نے ایک بیٹ مس کی راحیل ، شکیل جاوید اقربت اپنے کلاس جاپان یا چھٹی چ رنگی باتوں ، نے بھی کرتی تھی وغیرہ یہ توصفہ بیگم کی وجہ سے لیکن تو ، اپنے جان بلکہ محسوس تھی

اپنے چہرے پر پڑتی حسام کی گہری نظریں اسے بوکھلا رہی تھی

حیام نے نظریں اٹھا کر حسام کی جانب دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا نظروں کا تصادم حیام
کے جبکہ مہمان لیوا ثابت ہوا حکہ کھوں میں رتجگے کی یکھ خمار کے
ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی
ان میں سے میرا کون سا ہے عنان نے گفتگو دیکھتے یاد شتے پھا پوچھ ' دانہ نے
لڑکے فاطمین سامنے پڑی کی طرف ثارہ اسیا کتو ' عنان ' فاطمین
تھ صوبہ بیٹھے کیا کو کھول
دلکی کھنے

جبکہ عنان کے اس طرح پاس آکر بیٹھنے پر فاطین کا دل پل کے لیے ڈگمگایا دل نے ایک نظر
دیکھنے پر احتجاج کیا تو بری طرح سے اسے جھڑک کر نظریں سکرین پر ٹکائی
نبال دھیمے قدم لیتی دانیال کے ساتھ آکر بیٹھی تو دانیال نے ایک باکس اس کی جانب
بڑھایا
جیسے نبال تھامانے مسکراتے
لیکن جیسے ہی کھولا اس میں پیور ریڈ کلر کی ساڑھی دیکھ کر گال بھی دہک کر سرخ اناری ہوئے
جس پر دانیال نے دانتوں تلے لب دبا کر اسے دیکھا
جبکہ نبال نے ہڑبڑا کر دوسرا باکس پکڑا تد ناجانے کیتے یلکسنز مصرف
ریڈ کلر کا ہی سبب کچھ تھا

"فا یہ سب آپ نے پسند کیا ہے عکی ان ھم گوشی میں پوچھنے فاطین
کا دھڑجلکیں کے پ آب کہے گدگدی محسوس
مگرلا تعلق بنا اس کی بات کو اگنور کیا جپر عنان نے گھور کر یکھا د،
بھائی --- عنان نے مخاطب کیا تو دانیال اور حسام نے اس کی جانب دیکھا
سوری آپ مائینڈ تو نہیں کرے گے --- عنان نے معصومیت سے کہا تو حسام نے سنجیدہ
نظروں سے اس کی جانب دیکھا
نہیں بالیٹا تم بتاو دانہ نے نرم لہجے مکہاتو ا عنان نے معصومیت ریکا رٹتے ڑ
آ ٹا پٹپٹہ ان کی جانیکھا د،
جبکہ فاطین کا رواروں کان بنا اپنی بیوی کی گل افشانی سننے کو بے قرار تھا
ایکچولی میں ایسے کپڑے نہیں پہنتی ان میں سے ھ کچھ بھی میرے ٹیسٹ : عنان
کے کہنے یالن نے چھوکا کر مسوکی ہنس جکیام نے فاطیص غ
دھوئیں ہوہر پہ یکھا،
"کوئی بات نہیں تم میرے ساتھ چل کر اپنی پسند کا لے لینا مگر یہ بھی رکھ لو حسام نے
نرمی سے کہا تو عنان نے ایسے چہرہ جھکا کر اثبات میں سر ہلایا جیسے بہت ظلم اس پر ہو گیا ہو
جبکہ فاطین کا غصے سے برا حال تھا چصےغ بھویا گتھا

لیکن جیسے ہی مائسہ نے اپنا باکس کھولا جو بسام نے اس کی جانب بڑھایا تھا
اس میں بلیک نیٹ کی نائیٹی دیکھ کر اس کا چہرہ پل میں فق ہوا حیران نظروں سے اپنے
ساتھ بیٹھے اپنے نمونے نما شوہر کو دیکھا جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا
مائسہ کے دیکھنے پر آنکھ ونک کی جس پر مائسہ نے گڑبڑا کر دوسرے باکس کھولے مگر سب
میں ایک سے بڑھ کر ایک واحیات ڈریسز دیکھ کر مائسہ کا دل کیا ا منہ نوچ لیں
میں آتی ہوں حیام نے باہر کی جانب جاتے ہوئے کہا تو حسام نے اثبات میں سر ہلایا

السلام و علیکم انکل حہ نے انکو دیکھ کر کہا تو ا انصاحب نے اس کے
سر پر ہاتھ رکھ یار پہ
سب خیریت ہے نا بیٹا---
جی ہا انکل ایکچولی وہ آپ کو بتایا تھا نا رخصتی کے بارے میں حہ نے ارگا گو د:
دو ٹکا تے ا انصاحب ٹوں ہو نہ مسلمانی اہب
جی بالکل

توقانکل وہ حسام لوگ ڈیٹ فائنل کرنے آئیں ہیں بابا تو ہے نہیں ا ملی ہتی ہوں
آج بابا کی جگہ آپ ہمارے بڑے بن کران سے بات کریں---حیام کے کہنے پر انصاری
صاحب نے نم آنکھوں سے حیام کو دیکھا
"کاش یہ لڑکی ان کے بیٹے کا نصیب ہوتی"—انہوں نے دل میں سوچا حیام حکو چلنے
ایسا کلور لاپنہ مؤلیا' پکڑ پیچ لیہ پڑ
"آپ اپنے چیک اپ کے لیے ہاسپٹل نہیں گئے انکل حہ نے سانچلتے حہ پوچھ
ا ا نے مدھم قہقہا لگا۔
"باتم کل ولٹھیک ہوں میں دونزبجھے سملی یت ش کپڑتلے ۔ ۔ مں
وکرہی چھوڑ جاوصاری ضاحب نے ناراضگی لہجے مکہاتو ا حہ نے
سر جھکا کر مسکراہٹ چھپائی
وہ جیسے ہی لاونج میں داخل ہوئے تو حسام لوگ انہیں دیکھ ان کے احترام میں کھڑے
ہو گئے
یہ کسلگ کاہ ویڈیو میں دیکھ کر آئیں تھے لڑتا تھے جہ تو ا لکی یملی ف
سے کوئی ملنے آتوں ا مں کھڑ ہلموہے اس سے ایمپلایشن اچ تاپڑ ہے
بس وہی رولز فولو کر رہے تھے

اور پھر انصاری صاحب نے ایک ہفتے بعد کی ڈیٹ فائنل کر دی

اور پھر حیام اور نبال نے کھانا لگوایا تو سب نے اچھے ماحول میں مل کر کھانا کھایا

تم ناراض ہو مجھ سے عنان نے فاطین کی طرف سر جھکا کر سرگوشی کی جبکہ اس نے

سرد نظروں سے عنان کو دیکھا،

"بھاڑ میں جاؤ نخرے جنکے تم خود ہی ہیں" عنان نے منہ موڑ فاطین

کے کہا اس نے چمچ پانی گرفت سخت کی

اور ایک دم سے وہاں سے اٹھتا لمبے لمبے ڈنگ بھرتا باہر چلا گیا

جبکہ سب حیرانگی سے اس کی پشت دیکھ رہے تھے

جبکہ عنان سکون سے کھانا کھانے میں مصروف تھی

عنان نے کمرے میں داخل ہو کر دروازا لاک کیا اور ساری لائٹس اون کی

اور جیسے ہی پلٹی تو نظر بیڈ پر لیٹے فاطین پر گئی جو اپنے دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے

اور سرخ آنکھیں لیے عنان کو گھور رہا تھا

کیا مسئلہ ہے کہ لینے آئیں ہلاب---ء عنان نے بیڈ کے پاس آکر غصے میں کہا

فاطین نے اپنی سرد نظروں سے اسے دیکھا

اور اٹھ کر بیٹھا

"جتنی کتنی بھی ڈریسز ہیں پہن دکھاو" سرد سپاٹ لہجے میں کہا تو عنان نے اکسنے بھاطر خ ملں: نظر سے فاکو طین یکھا د،

"اور تمہیں لگتا ہے کہ میں عنان راجپوت آپ کا یہ حکم بجا لاؤں گی" سوالیہ لہجے میں کہا تو فاطین نے اپنے جبڑے بھینچے

اور یکقدم باکسز کی جانب بڑھائے اباکس سے اورونج ٹائٹ پیرٹ لہنگا ن عکی ان سجانیا کہ

"میرا دماغ پہلے ہی بہت خراب ہے چپ چاپ ڈرا پہن آو" اپنے اشتعال پر با مشکل قابو پا کر عنان سے کہا جس نے منہ بسور کر اسے دیکھا

اور اپنے قدم بیڈ کی جانب بڑھائے

جب فاطین نے غصے سے باکس نیچے زمین پر پٹکا اور ایک ہی جست میں عنان تک پہنچ کر اس کا بازو دبوچ کر رخ اپنی جانب کیا

اہ گلی جٹ انسان وچھوڑ بار عنان نے اپنی وبار فاکطین۔ سخت گرفتی اد آر ہر کو کہا تتی جپر فاطین نے سخت گرگرفت سے اپنے قبر کریا لہ

"تمہیں ایک بار کہی میری بات سمجھ کیوں نہیں آتی

میں سنبھلنے بکر دوگا ا تمہیں کلگا باجئے مکس یا دتھا" عنان کے چہرے پر

دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا تو عنان کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی

عنان کو ایک دم سے بیڈ پر دھکا دیا اور اپنی شرٹ کو اتار کر بیڈ پر پھینکا

فاطین کے اس طرح دھکا دینے پر عنان اوندھے منہ بیڈ پر گری

ابھی وہ سنبھلتی کہ فاطین نے اپنے دونوں بازو اس کے اردگرد جما دیے

"جتنی دور تم جاؤ گی میں اتنی تمہارے قر آگا---اور ہر بار میری شدتیں

جاریا لہا ہوگی د لہجے میں سرگوشی کرو عنان کھیرنی

میں نکریا گہ

نن نہیں ہٹو پیچھے فا---عنان نے فاطین کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کرنا چاہا جس پر

فاطین نے اس کی کلائیاں اپنی سخت گرفت میں لے کر بیڈ سے ٹکا دی

"بالکل نہیں جانِ فا---ابھی تمہیں بتایا ہے کہ تمہاری

تڑ. ہوں ملو جتک . تڑتلاں نک نار وچ تارا ما : دوں۔ تمہیں

ں ۔ تڑکا سے کہ انڈ ہوگا "بوجھل لہجے میں سرگوشی کر کہ عنان کے کان کی لو کو اپنے

دانتوں تلے دبا کر چھوڑا

اور پھر عنان کی مزاحمتوں اور آنسوؤں کو نظر انداز کیے اس پر اپنی شدتیں لٹاتا رہا

عنان کے مزاحمت کرتے ہاتھوں کو اس کے سکارف سے باندھ کر اس پر پوری طرح سے جھک گیا

اپنے بازو پر جلن اور تکلیف کے احساس سے فاطین نے اپنی خمار آلود نظروں سے اپنے سینے پر لیٹی عنان کو دیکھا جو نم نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

فاطین کے دیکھنے پر اس کی گردن پر اپنے دانت شدت سے گاڑھ دیے جس پر فاطین نے جبڑے بھینچ کر تکلیف برداشت کی

اس کے بعد عنان نے اس کے بازو گردن پر جا بجا اپنے دانت گاڑیں ابھی وہ گردن پر جھکتی کہ فاطین کہ سرسراتی آواز سن کر وہی رک گئی

"اب اگر ایک بار پھر تم نے یہی حرکت کی تو رہنے"

عنان نے نم آنکھوں سے اس ستمگر کو دیکھا جو اپنی منمانیاں کر کہ زبردستی اسے اپنے حصار میں لے کر اب سو رہا تھا

کتنا روکا تھا اس نے کتنی مزاحمت کی تھی مگر اس کی ہر مزاحمت پر اس نے اپنی شدتوں میں اضافہ ہی کیا جس پر عنان نے خاموشی اختیار کر لی آج فاطین کے لمس میں اسے صرف شدت اور جنون ہی محسوس ہوا

اپنے دونوں بازو فاطین کی گردن پر باندھ کر چہرہ اس کی گردن میں چھپا لیا

تم بہت شیر بھی میرا لم ظ اہنان ف تہمل ذ مجپر ترسیں ؛ آیا ھیگے

لہجے مس گوشی ، فاطین نے ایکتھ عکی کہ جبکہ سر ااس کے بایوں مں صالجر

ں کاہرہ چ اپنے چہے کے بالکل سایامنے کہ

"اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے اتنے سالوں ، کچپل ؛

تھے ، نے مجھے وہ بھی ؛ کو دینے چھوڑ چ گئیں

دن کتنی محبت اور مال سے رکابکلنے ، چ گئی کتنہ نکالہ لیگب ابا بھی

ئے ریہیں ؛ یا کہ ---اور آج- اتج ، ح نانے کی بجائے تم نے

گفیلٹ کو ریجیکٹ کر دیا ایکسا۔ لفظ چ کر کہاتو ، عنان نے اپنی بکھیں بکلی

چہرے پر فاطین کی دھونکنی کی مانند چلتی گرم سانسوں سے عنان کو اپنی جلد جھلستی محسوس ہوئی

"میں تھی لیکن مس نے یلوجر کالہ تھی

عنان منمنہ کر اپنی بات پوری کرتی کہ فاطین کروٹ بدل کر اس پر جھک آیا

"میں آج آخری بار کہہ رہا ہوں آن لیجیے ور اگ نہ مسا کر کبھی بھی میں بسرد

لہجے مت کہہ عکی م آنکھوں من کھلاور می نرسے ان پر اپلمیں ا چھوڑ عنان نے

سسکاس کے سینے اپنیر ٹکایا د.

"تم نے بہت تنگ کیا مجھے" نم لہجے میں فاطین کے سینے پر مکے برساتے ہوئے کہا تو اس

نے مسکرا کر عنان کا ہاتھ تھام کر اپنے ہونٹوں سے لگایا

"مگر تم سے کم"—سارا الرہم پر ال ڈ عنان کے گال پر الپ کھے

"میں نے کب کیا منہ بسور کر روتے ہوئے کہا تو فاطین نے نرمی سے اس کے لبوں کو چھوا

"جیسے اب کر رہی ہو اپلتنے. سہ کرہونیدھا سدل پروار کر رہی

اپنی بات مکمل کر کہ بنا عنان کو سمجھنے کا موقع دیے اس کے وجود کی گہرائیوں میں اترتا چلا

گیا

جبکہ عنان کی پھر سے ساری مزاحمتیں دھڑی کی دھری رہ گئی

ایک گاڑی کا نمبر بھیج رہی ہوں

کل تک مجھے اس لڑکی کے اوپر پہنچنے کی خبر مل جانی چاہیے

جہاہیے بھی جہی ع موقلے ی گاڑ یسمیل اڑ دایئہ

صفیہ بیگم نے سفاک لہجے میں کہہ کر فون بند کیا

دیکھا آپ نے وہ حسام ڈیٹ فائنل کر آیا ہمیں بتانا بھی گوارا نہیں کہ

ثناء نے چلاتے ہوئے کہا تو روتی ہوئی فرح ایک دم سے صفیہ کے بیگم کے سامنے آئی

کیا فائدہ آپ کی اتنی محنت کا وہ سب تو پھر بھی ساتھ ہیں --- مامجھ کچھ کر ثنا دی کہ روکس

دیں سے جب بھی

فرحا نے چلا کر کہا تو صفیہ بیگم نے پریشانی سے اپنا ماتھا

کیا کروں نا قیصر حیات سے رابطہ ہو رہا نا اصغر سے

اور وہ حسام کوئی ٹافی ہے جو لا کر تھما دوں

نا تم لوگ یہ محبتوں کے کھڑاک ڈالتی تو اب تک ان کا کھیل ختم کر دینا تھا میں نے

آپ وہ نیا کس لڑکی کی گاڑی کا نمبر بھیجا ہے حا : کیوں مجھے ہائے چ

سام سے ڈا ۔

فہد کے چلانے پر صفیہ بیگم نے گھور کر اپنی اولاد کو دیکھا

جن لوگوں کو وہ جان سے مارنا چاہتی تھی ان کی اولاد ان کی محبت بیل گل

جا رہی تھی

انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ ان سب کو ماریں یا اپنی پاگل اولاد کو

دماغ خراب مت کرو جاتم ولید یہاں سے

صفیہ بیگم نے تینوں کو گھورتے ہوئے غصے میں چلا کر کہا تو فرح اور ثناء تن فن کرتی وہاں سے غائب ہوئی

جب کہ فہد ابھی بھی اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا

"حیام کو کچھ نا ہو ورنہ میں سب کچھ برباد کر دوں گا" ایک لفظ چبا کر کہا تو صفیہ نے اس کی بات پر طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا

"اور تمہیں لگتا ہے تم اپنی ماں کا مقابلہ کر سکتے ہو" طنزیہ لہجے میں کہا تو فہد نے اپنے جبڑے بھینچے اور لمبے لمبے ڈنگ بھرتا ان کے کمرے سے نکلتا چلا گیا

میں اور مائسہ آفس سے فری ہو کر مال جائیں گی شاپنگ کرنے فر

ہو کر وہاں آجانا مجھے نے چائے پینی ہے نبال نے اثبات میں سر ہلایا

تم اپنی ڈیوٹی پر نہیں جاؤ گی--- نبال نے اپنی فائلز دیکھتے ہوئے پوچھا

نہیں---اج وہاں سے چھٹی لی ہے آج مائسہ کے ساتھ آفس جاؤ گی---اور یہ عنان اٹھی نہیں تو نبال کو جواب دے کر عنان کی باری سے مڑ چکا

نبال ڈ : کتوا میڈ نے احسان کرکنے انیدار میں جوابلب دکہ
اسے ٹسٹرب : کیا جہ ---نبال نے کگکہاھے آچکا
حیام تم دونوں تو ساتھ ہی جاؤ گی تو اپنی کار مجھے دے دو اج : نے چئیر

توحیام نے اپنی کیز اس کی جانب بڑھائی
ولیے تو میں اور مائسہ میری ہی کار میں جانے والی تھی چ مکی کار ۔ میں پلے ح جائیں

میری کچھ فائلز کار میں پڑی ہیں وہ تم مائسہ کی کار میں رکھوا دینا---حیام کے کہنے پر نبال نے باہر کی جانب قدم بڑھائے
جبکہ اس کے پیچھے ہی حیام نے ملازمہ کو آواز دے کر ٹیبل صاف کرنے کا کہا---اور مائسہ کے ساتھ باہر کی جانب بڑھی
مائسہ اور حیام اپنی کار میں بیٹھیں اور الوداعی نظر نبال کی طرف ڈالی
جو مسکراتی ہوئی ان سے آگے بڑھ گئی تھی

کہاں ہو تم نبال نے جیسے فون یا مائسہ کی جھنجھلاتی ہوئی آواز سن کر ہو ۔
مسکراہٹ رینگ گئی

بس پہنچ رہی ہوں بس تھوڑی دیر--- نبال نے موڑ کاٹتے ہوئے کہا
نظریں مرر پر گئی تو پھر ٹرک نظر آیا جو صبح اس کی کار کے پیچھے تھا جسے اس نے وہم سمجھ کر اگنور کیا تھا

مگر اب پھر وہ اس ٹرک کو مسلسل اپنے پیچھے آتا دیکھ رہی تھی

چلو پھر میں پہنچ کر بات کرتی ہوں--- نبال نے فون بند کر کہ ڈیش بورڈ پر رکھنا چاہا کہ موبائل پھر سے رنگ ہونے لگا

ایک نظر مرر میں دیکھ کر موبائل کی سکرین کو دیکھا

جس پر دانیال کا نام جگمگا رہا تھا ہونٹوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا

اسلام و علیکم کیسے ہیں آپ

"جس کے دل کی دھڑکن اس سے اتنی دور ہو وہ کیسا ہو سکتا ہے" دانیال کے پر شکوہ لہجے میں پوچھے گئے سوال پر نبال نے دانتوں تلے لب دبا کر مسکراہٹ روکی

"دل کی دھڑکن اتنی بھی دور نہیں اسی دنیا میں ہے آتف ا اکیلا ہے سیے ج
وسر ے جہان رخصت ہوگئی ---نبال نے شوخ لہجے میں کہا تو دانیال کی مسکراہٹ پل میں سمٹی

"جسٹ شیٹ اپ نبال یہ کیا بکواس تھی" لہجے کا سارا خمار بھک سے اڑا نبال کی بات پر دانیال کو لگ رہا تھا اگر وہ سامنے ہوتی تو شاید اس بات پر وہ اسے دو لگا بھی دیتا

ہیلو ذانی آوار نہیں آرہی آپ کی نبال نے موبائل سامنے کیا جس پر نیٹ ورک نہیں آرہا تھا کار روک کر وہ باہر نکلی

ہیلو دانیال نے دوبارہ پچھا

اب آرہی ہے آواز---اور ہوکہا تم استغفار شکل با مبو قا ، فکر منہ

استغفر کلا بھلل : ھ کچھ کہتی

پیچھے سے آرہے ٹرک نے پوری طاقت سے نبال کی گاڑی کو ٹکر ماری

ایک دھماکے سی آواز سے نبال کو اپنے کان کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے دھماکہ اتنی شدت کا تھا کہ نبال منہ کے بل نیچے گری سر پر شدید چوٹ نے اسے ہوش خرد سے بیگانہ کیا

نبال---دانیال کی دھاڑتی آواز نیچے گرے موبائل میں گونج کر دم توڑ گئی

وہ سب ہاسپٹل کے کوریڈور میں بیٹھے فاطین کے باہر آنے کا ویٹ کر رہے تھے

جبکہ دانیال اپنے دونوں ہاتھ آپس میں جوڑے سر جھکائے ہوئے بیٹھا تھا

دروازے کھلنے کی آواز پر عنان جلدی سے فاطین کی جانب بڑھی

فایسی کہے بالِ --- عنان نے نم لہجے مکل ہا تو فاطین نے زبا سے دیکھا

مسلسل رونے کے باعث آنکھیں سوجھ چکی تھیں چہرے مٹے ں آنسوکے

نشاتھی عکان سرخ ؛ آنکھوں من کھکر فاطین نے اپنے جبڑے بھنچے

پھر کسی کی بھی پرواہ کیے بغیر عکی کمرے ہلتھل ڈ قریا کلور اپنے

گھوانگوٹھے اس کی نم آنکھوں پر پھیرا جس پر عنان نے روتے ہوئے سسکی بھری

"کچھ نہیں ہوا وہ بالکل ٹھیک ہے آن تھوڑی دیر تک ہوش میں آجائے گی نر لہجے

۔ مکس کر عنانکے ماپتھا اپس ا چھوڑ جا بھی ور ہی

اور پھر عنان کا ہاتھ تھام کر حسام لوگوں کی جانب متوجہ ہوا جو اس کی بات سن کر اب

پر سکوں کھڑے تھے

زیادہ پریشانی والی بات نہیں سر پر چوٹ آئی تھی ا کچ ٹیسٹ کر گیے یہ دیکھنے

یہی مل انٹر نگ بلیڈ ز ا ہو رہی کیوں سے ئلہ ہو تا سلکر وائز وہ بالکل ٹھ

ہے روم میں شفٹ کر لگنے ہیں فاطین نے سکب سب کچھ دیکھ کر کہا جبکہ دانیال ہنوز اسی پوزیشن میں بیٹھا تھا

جس پر حسام نے آنکھوں سے ہی اس سے بات کرنے سے منع کر دیا

کیونکہ وہ جانتا تھا اپنے بھائی کو کہ اس وقت جتنا خاموش دکھ رہا ہے لیکن تھوڑی میں مدہ تاپکہ پھٹنے والا ہے

جبکہ فاطین روتی ہوئی عنان کا ہاتھ پکڑے اپنے آفس کی جانب بڑھا

آفس میں آکر دروازا بند کر کہ عنان کو دروازے سے پن کر کہ اپنے ہاتھ اس کے اطراف میں رکھے

اور لب بھینچ کر اسے روتے ہوئے دیکھا

"رونا بند کرو آن" سرد لہجے میں کہا تو عنان نے اپنے ہاتھوں میں چہرہ چھپا لیا

اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

"اس سے زیادہ مشکل وقت سے وہ گزری تھیں مگر کبھی روئی نہیں تھیں لیکن شاید جانتی وہ تھی روگی تو ازاں سمیٹنے کے لیے وہ خود موجود گے

جدائی نے مضبوط بنایا تھا تو اب شدید محبت نے انہیں پھر سے عام نازک سی لڑکیاں بنا دیا تھا"

"آئی سیڈ سٹاپ کرائینگ آن" اپنا ہاتھ زور سے دروازے پر مارتے ہوئے چلا کر کہا تو عنان اپنی جگہ سے اچھل پڑی اور نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا

"فامیری بہن ہے تمہیں کہہ رہے ہو" ابھی عنان اپنا مکمل کرتی

فاطین نے اس کے لبوں پر اپنی ہتھیلی رکھ دی

"اور جو تم اس طرح سے رو کر مجھے تکلیف پہنچا رہی ہو اس کا کیا آن لہجے میں تنبیہ

لفظ مکمل کرتے تو عنان نے نظریں جھکا لی پلکوں کی توڑ کئی

آنسو فاطین کی ہتھیلی پر پشت

جس پر فاطین نے جھک کر اپنے لب رکھ دیے جب کہ فاطین کی اس حرکت پر عنان نے اپنی سانس تک روک لی

عنان کے ہونٹوں سے ہاتھ ہٹا کر نرمی سے اس کے ہونٹوں کو چھوا اور پھر اسے اپنے حصار میں لے کر اس کے بال سہلانے لگا

جبکہ عنان نے اپنا نازک سا حصار فاطین کے گرد باندھ کر پیچھے سے اس کی شرٹ مٹھیوں میں دبوچ لی

"وہ میری بھی بہن ہے آن منہ بھی کر مت ہوں ملگب وہ بالکل ٹھیک ہے

"اور دانیال ہے نا وہ دیکھ لے گا سب"

نرم لہجے میں کہتے ہوئے اپنے لب عنان کے بالوں سے مس کیے

عنان کو نرمی سے کندھوں سے تھام کر اپنے سامنے کیا اور ہاتھوں کے پیالے میں اس کا چہرہ بھرا

"پہلے صرف سنا تھا آج یقین بھی ہو گیا" اپنے ہاتھ کی پشت عنان کے چہرے پر پھیرتے ہوئے کہا تو عنان نے نظریں اٹھا کر فاطین کی طرف دیکھا

جس پر فاطین نے جھک کر عنان کی آنکھوں پر اپنا لمس چھوڑا

"کیا سنا تھا" عنان نے سوالیہ لہجے میں پوچھا تو فاطین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی

"یہی کہ جب محبوب کو پتہ لگ جائے کہ اس کا چاہنے والا اس پر مرتا ہے

مارنے کو کیئں ؛ چھلوڑ ۔ "—فاطین جھل عنان نے خفگی ری

نظر سے دیکھا

"یہ تم مجھے ٹونٹ کر رہے ہو نا" عنان نے منہ پھلا کر کہا تو فاطین نے سر پیچھے کو گرا کر مدھم قہقہہ لگایا

جس سے اس کے گلے کی ہڈی واضح ہوئی دکر عنان کا دل نے ایک سٹ

اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر نظریں جھکا دی

عنان کی تھوڑی تلے اپنی شہادت کی انگلی رکھ کر اس کا چہرہ اوپر اٹھایا

"مار کھی تو رہی ہو جانِ من اپنی ادا سے کبھی اپنے ی راخوری

ے اوراب اس طرح سے رو کر"—جب تی جاہکہ فاطین رتاچیوب ا ہجر

یں میں خ پر سہ لہجے میں ھم سر گوشیلتی اپنچہ عکنان

گریدن میں پلچھ لہ

جب کہ عنان نے بے بسی سے اپنے لب کچلے---اور فاطین کے بالوں میں ہاتھ الجھا کر اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا

فاطین کی جزبات سے سرخ ہوئی آنکھوں میں عنان نے اپنی رو رو کر سرخ ہوئی آنکھوں کو گاڑھا

اور پھر جھک کر نرمی سے فاطین کے لبوں پر اپنا لمس چھوڑ کر اس کی گردن میں چہرہ چھپا لیا

"ایم سوری فا" نم لہجے میں کہا تو فاطین نے سکون سے اپنی آنکھیں موند لیں

جبکہ باہر غصے سے کھڑام نے گھور کر بند دروازے کو دیکھا

وہ اتنی بار نوک کر چکا تھا لیکن ان پر تو جیسے کسی بات کا اثر ہی نہیں ہو رہا تھا

"آگ لگی ہے بستی میں اور یہ دونوں میاں بیوی مصروف اپنی مستی میں" دانت پیس کر کہا-
-دوبارا دروازے پر ٹھوکر ماری لیکن ان دونوں کے کانوں پر تو جوں تک نہ رینگی تو بسام منہ بناتے ہوئے واپس حسام لوگوں کی طرف چل پڑا

پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے آپ لوگ مل سکتے ہیں نرس آکر بتا کر گئی حمدان جانی حسام سے پہلے حسام نے ہاتھ پکڑ لیا

جبکہ دانیال لمبے لمبے ڈنگ بھرتا اندر چلا گیا

ان دونوں کو کچھ دیر کے لیے اکیلا چھوڑ دو حیام اپنا دانیال حکم دیتے ہوئے باہر چلا گیا

جس پر حیام نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا

تو حسام کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آئی

اپنے ہاتھ میں تھاما حیام کا ہاتھ ہونٹوں کے قریب لا کر اس پر اپنا دہکتا لمس چھوڑا تو حیام کے چہرے میں پل میں گلال بکھر گیا

جب کہ حسام نے مسکراتے ہوئے اس ہاتھ کو اپنے سینے پر رکھ لیا

"کاش اس وقت ہم روم میں ہوتے "جزبوں سے چور لہجے میں سرگوشی کی تو حیام نے اپنا سر جھکا لیا

"لیکن فل حال ہم ہاسپٹل کے کوریڈور میں بیٹھے ہیں تھوڑا صبر کرے

حہ نے مدھم لہجے میں سرگوشی ا نے آہ بھر کر سر پیچھے دیوار سے ٹکا لہ

"یہ ظالم سماج اور اس کی پابندیاں نے برہم کہتے

تو حیام نے اپنا سر اس کے کندھے پر ٹکا کر آنکھیں موند لی ابھی ظالم نہیں

ہے یام کے کہنے حساکم ٹوں ہوئے ش دلکش مسکراہٹ نے احاطہ کہ -- اپنا ھ

ں کے مدھم کے گرد کھیام حکو احیپلنے میں لہ

دانیال نے جیسے ہی روم میں قدم رکھا نبال نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لیں

جبکہ دانیال گہری نظروں سے نبال کو دیکھتے مضبوط قدموں سے بیڈ کی جانب بڑ

بیڈ کے قریب پہنچ کر نبال کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں ماتھے پر پٹی بندھی ہوئی تھی --

نیچے والے ہونٹ پر چوٹ کا نشان تھا

سفید رنگت میں اس وقت زردیاں گھلی ہوئی تھیں

نبال تھوکی یہ حالت دیکھ دانیال نے غصے سے اپنے جبڑے بھینچے ں اور گردن
رگیں تن کر واضح ہونے لگی

"میرے اندر اس وقت جو آگ لگی ہوئی ہے تم کیوں چاہتی ہو کہ اس میں سب کو جلا کر بھسم
کر دوں بولو ض مت آنبالی ی اپنے مجھے تم ڈ اب اپنے دو ہاتھ
ز کے اطراف مدگھ اس پر جھکتے لہجے میں اغر گرہا تو نبال نے بوطی
سے شیٹ اپنے ہاتھوں میں دبوچی
مگر آنکھیں کھولنے کی ہمت نہیں کی اپنے یال دا کی تیز تپس
چ سا کو محسوس کر سن بال کو ی اپنی جان کلتی محسوس ہوئی

"سب کا تو پتہ نہیں مگر اپنی ان گرم سانسوں کی تپش سے مجھے جلا کر ضرور بھسم کریں
گے "اپنے خشک پڑتے گلے کو محسوس کر کہ نبال نے دل میں کہا کیوں کہ منہ پر تو کہنے کہ
ہمت ہی نہیں تھی

"او کے ایزیو وش "دانیال کہ سرسراتی آواز نبال کو سنائی دی اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتی
دانیال نے اسے بیڈ پر تھوڑا سا ئیڈ پر کھسکا کر خود وہاں بیٹھا اور نبال کی کمر میں ہاتھ ڈال کر
ایک جھٹکے سے اسے کھینچ کر اپنے سینے میں بھینچ لیا

جبکہ نبال اس افتاد پر حق دق سی ہونکو کی طرح منہ کھولے اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے دانیال کو دیکھ رہی تھی

جو چہرے پر سرد تاثرات سجائے نبال کو گھورنے میں مصروف تھا

دانی خبیث ہو کہ کرتے ہوئے کہا

دانیال نے نرمی سے اس کے بالوں کو اپنی مٹھی میں بھرا اور نبال کا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کیا

"اس دن جب تم میری شدتوں سے نڈھال ہو کر بکھری حالت میں میری بانہوں میں سو رہی تھی یا دکاسب ش دلکل ہ نے دل سے

نے خواہش کی تھی کہ تم ساری عمر ہر رات یونہی میری بانہوں میں سوتی رہو اور میں تمہیں ایسے ہی دیکھتا رہو آج اس اپسٹر یچھیں آ ند بنے کیٹی لہ ہوتی تھی

وہ ہوتی تھی نبال ؛ میں نہیں یکھو پا رہا۔ تمہاری بنہ انکھیں ہی جان

کانپ رہی تھی نبال ؛ کے سر سے اپنا سر ٹکا کر آنکھیں کو گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی تو نبال کی آنکھیں پل میں نم ہوئی

"میں بالکل ٹھیک ہوں دانی آنکھ چھوڑ ؛ مار ہی میں پہلے دہ سنبھلو ر آخ

میں شوخ لہجے میں کہا تو ا دل کے ٹوں ہو نہ مسکراہٹ رینہ گئی

آنکھیں کھول کر نبال کو بلا دیکھا ؛ نے ہاتھ بڑھا کر یال کے گال پر رکھا ' دکی

بکھیڑ چھبن اپنی ہاتھ محسوس مگر گدی نمحسوس

نظر کھا یال دکی طرف یکھا د'

جو آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا

نبال کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر اسے اپنے سینے پر رکھا اور پھر اسے سمجھنے کا موقع دیے بغ

نبال کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے بستر پر لٹا کر--- نبال کے چہرے پر جا بجا اپنا لمس چھوڑنے

لگا

نبال کے زخمی ہونٹ پر نرمی سے اپنے ہونٹ رکھ کر پیچھا ہٹا تو نبال کو گہرے گہرے

سانس لیتے دیکھ دانیال نے اپنا ہونٹ دانتوں تلے دبایا

"ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں اور میری پری کی سانسیں بکھر گئی ؛ دن تم ریڈ

ڈس پہ جور ' ' سبگی تپ ی شدتوں کا سکو بال کو

ھتے ہوئے اک لہجے مکہا تو '

نبال کان کی لو سے لے کر گیدن تک سرخ پر گئی سفا دپ کھینچ ا پنے پ کی

"آپ ہوت بھی بے شرم ہے دانی جائیں یہاں سپے آب--نبال نے دانت

ی پ ' دا کلا ش دلکس قدر کم ا فضہ میں گونج

آگے بڑھ کر نبال کو ویسے ہی چادر میں چھپے ہوئے اپنے حصار میں لے کر اس کے سر پر اپنے ہونٹ رکھے اور قدم باہر کی جانب بڑھائے

چہرے پر چھائے محبت کے تاثرات یکسر بدل کر سرد پتھریلے ہو چکے تھے

دانیال غصے سے بھپرا وائٹ پیلس پہنچا تھا

جیسے ہی وہ لاؤنج میں داخل ہوا فہد، ثنا اور فرح اسے سامنے بیٹھے دکھے

جنہیں اگنور کرتا ہوا وہ صفیہ بیگم کے روم کی جانب بڑھا لیکن ہیں لڑوم مل : .

آیا جھلاں ؛ کھرب اہی ہتے کھ درُ تھے

کہاں ہے تمہاری ماں --- فہد کو کالر سے پکڑ کر چلایا تو فرح اور ثناء جلدی سے آگے بڑھی

چھلورُو جنگلی انسان . کمہد ؛ دلنسے واچھڑ تے ہوئے فرح نے چلا کر کہا

تو دانیال نے خونخوار نظروں سے دونوں گھورا

اور پھر بے دریغ نا جانے کتنے ہی مکے فہد کے چہرے پر جڑ دیے جبکہ ثناء اور فرح خوفزدہ نظروں سے دانیال کو دیکھ رہی تھی

ا لبتی لاتی کو بتا دینا گ ا گنہ شر کو ع ے کہ کیو: م یلام . بسام :

صحیح وقت کے آنے کا انتظار کروں گا

"میں دانیال راجپوت ہوں مں وقلد پابیں: ہوں--- دشمی بدلہ لیے کے لیے

صحیح وقف مالانفیں : تاکو لکپی" وکو ی اپ: م ضے دشمکی ملاف: اسہ

کر . ہوں

لہجے میں آگ ٹکاسی تپش لیے دھاڑا اور فہد کو فرش پر ۔

اور تیز تیز قدم بڑھتا لاؤنج سے نکلتا چلا گیا

گاڑی میں بیٹھتے کسی کا نمبر ڈائل کیا

ٹھیک ہے وہی رکھو پہنچ رہا ہوں میں ا ب ا نکنکون ر گاڑ ٹوا یلس پہ

نکالہ چ گہ

ابھی ہاسپٹل ہی رکنا چاہیئے تھا ما ا نے نبکول پ سپلاتے

جو ضد کر کہ گھر آ گئی تھی

"مجھ سے نہیں رہا جاتا وہاں میڈیسنز کی سمیل کے ساتھ" نبال نے منہ بسور کر کہا تو

حیام اور عنان نے تاسف سے سر ہلایا

"اوراب جو اتنے دن میڈیسنز کھانی پڑیں گی وہ---عنان نے آبرو آچکا کر کہا

تو نبال نے برا سا منہ بنا کر اپنا سر تکیے سے ٹکا دیا

میسج ٹون پر حیام اور عنان نے اپنا موبائل آن کیا

"میں راجپوت مینشن پہنچنے والا ہوں دو نلدی جھ سے باہر آپکی جا:

ہے" اسکے میسج عنان کی ٹون نندگی ز. بھرا مسکراہٹ

"تم نبال کا خیال رکھنا ہم تھوڑی دیر تک آتے ہیں"—حیام نے نبال سے کہا اور عنان کو دیکھ کر باہر کی جانب قدم بڑھائے جواب ڈریسنگ کے سامنے کھڑی اپنے بال سنوار رہی تھی

حیام نے جیسے ہی قدم گیٹ سے باہر رکھے تو نظریں سامنے گاڑی کے دروازے سے پشت ٹکائے زمین کو گھورتے ارحم سے ٹکرائی

اپنے سامنے کسی کی موجودگی محسوس کر کہ ارحم نے سر اٹھایا تو---اتنے دنوں بعد حیام کو اپنے روبرو دیکھ کر رگ و پے میں سکون سرائیت کرتا محسوس ہوا

پھر بے اختیار ہی قدم اس کی جانب بڑھائے جو ارحم کی جانب ہی آرہی تھی

حیام کو سمجھنے کا موقع دیا بنا ارحم نے اپنا حصار اس کے گرد باندھ دیا

جبکہ حیام ارحم کہ حرکت پر ساکت ہو گئی ق جذبین نے جکڑلیے

"میں بہت ڈر گیا تھا حیام -اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں کیسے سہہ پاتا" بے اختیاری میں ادا ہوئے جملوں کا احساس ہوا

تو اپنا حصار حیام کے گرد سے ختم کیا اور چار قدم دور ہو کر کھڑا ہو گیا

اپنی بے اختیاری پر ہزار بار خود پر لعنت بھیجی

نظریں اٹھا کر حیام کی جانب دیکھا جو ابھی بھی بے یقینی کی کیفیت میں اپنی جگہ پر ساکت کھڑی تھی

ارحم نے شرمندگی سے اپنا سر جھکا لیا

کہ تبھی عنان مسکراتی ہوئی باہر آئی

السلام و علیکم بھائی عنان نے چہکتے ہوئے کہا تو ارحم نے بامشکل کہا نے کوشش کرتے ہوئے جواب دیا

بھائی میرا کام ہو گیا کیا لہجے میں التوتس تجسس پوچھا تو ارحم نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

اوو آئی یو یو بھائی خوشی سے چہکتے ہوئے گلے لگی جس پر ارحم نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر چپکی تھپکی

بس گڑیا اب اتنا خوش ہونے کی ضرورت نہیں شرط یاد ہے نا اپنی ارحہ نے عکی ان

ل : اعنان نے مسکراتے اثبات میں سر ہلایا۔

تو چلیں نا بھائی دیر مت کریں اکا ہاتھ پکڑ ڈرائیو: سیٹ بٹھایا

اور خود آکر اس کے ساتھ والی سیٹ پہ بیٹھی

حیام آ بھی جاؤ بل بھکاڑ لیہیں ہوا ہپتی کھرسے ہ منکال کر ملاتے

ارحہ نے جبر مسکراتے گاڑی سیاذم قبڑ

جبکہ سامنے ٹیرس پر کھڑے دو وجود اس وقت خود کو ایک ان دیکھی آگ میں جلتا ہوا محسوس کر رہے تھے

فاطین اور حسام جو گھر چینج کرنے آئے تھے اب حسام کے ٹیرس پر کھڑے کافی پی رہے تھے

کہ تبھی نظریں راجپوت مینشن کے باہر کھڑی کار پر پڑی جہاں کوئی لڑکا کار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا

تبھی حیام باہر آئی جسے دیکھ حسام کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ آئی

لیکن یہ اگلے ہی پل مسکراہٹ سمٹ گئی جب اس لڑکے نے حیام کو گلے لگایا

وجود میں جیسے شعلے بھڑک اٹھے ہو

فاطین کبھی سامنے کے منظر کو دیکھتا اور کبھی حسام کے چہرے کو جو اس وقت لال بھبھوکا ہو رہا تھا

مگر اگلا لمحہ فاطین کو انگاروں پر لٹا گیا جب عنان مسکراتی ہوئی باہر آئی اور پھر اگلے ہی لمحے اس لڑکے کے گلے لگی

غصے سے کافی کا کپ نیچے فرش پر مارا جس کے ٹکڑے جا بجا فرش پر بکھر گئے

غصے سے اپنی مٹھیاں زور سے بھینچ لی جس سے تنی رگیں واضح ہونے لگی

جھٹکے سے پلٹ کر تیز تیز قدم لیتے فاطین اور حسام باہر آئے مگر تب تک وہ جا چکے تھے

"شٹ چھوڑوں گا نہیں میں اس کمینے نے چھوا بھی کیسے میری حیام کو اپنے ہاتھ سے

راجپوت مینشن کے گیٹ پر پہنچ کر فاطین نے غصے سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا

"چھوڑوں گا تو میں بھی نہیں تمہیں آن ہمنی سے کہ کوئی غیر قدر جانے

"دائیں پر میں عنان طب کہلائے

دانیال نے جیسے ہی بیسمنٹ میں قدم رکھے سامنے ہی دو آدمیوں کے ہاتھ باندھ کر گھٹنوں کے بل بٹھایا ہوا تھا

جبکہ سائیڈ پر بسام چئیر پر بیٹھا موبائل پر گیم کھیلنے میں مصروف تھا

دانیال نے ان دونوں کے قریب جا کر آنکھوں سے اور منہ سے پٹی ہٹائی

"جو پوچھا جائے اس کا سچ سچ جواب دینا جھکوں تصویر میں سم سے پچھڑ

ذ ؛ پاکپیگے "سرد لہجے میں انغر گرہا

توان دونوں آدمیوں نے ڈرتے ہوئے اپنے سامنے کھڑے اس مضبوط جسامت کے مرد کو دیکھا جس کی گردن اور بازو کی تنی ہوئی رگیں اس کے غصے کی نشاندھی کر رہی تھی

"ہم کسی بارے میں کچھ نہیں جانتے ہمیں جانے دو"ایک شخص نے ہمت کر کہ کہا تو

دانیال کا پراسرار قہقہہ بیسمنٹ میں گونجا

اندر لے کر آؤ سامان ---دانیال نے پلٹ کر باہر کھڑے اپنے آدمیوں کو آواز لگائی تو

اگلے ہی پل وہ ہاتھ میں سامان تھامیں نمودار ہوئے

جبکہ بسام چئیر سے ٹیک لگائے دلچسپی سے سب دیکھ رہا تھا

ایک آدمی کے ہاتھ میں چار فٹ لمبا اور ایک فٹ چوڑا لوہے کا دروازا ٹائپ کوئی چیز تھی جس کے اوپر دو سوراخ تھے اور دو آخر میں بالکل اسی طرح کے سوراخ تھے

اور ایک آدمی کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی

کھولو اس کے ہاتھ---دانیال نے سپاٹ آواز میں کہا تو اس آدمی نے ان دونوں بورڈ نما چیزوں کو درمیان میں رکھا

اور ایک آدمی کی جانب قدم بڑھائے

یہ کیا کر رہے ہو میں نے کچھ بھی نہیں کیا یا کہ جاؤ مجھے آدمی نے خوکو چھڑوانے

تو دانیال نے سپاٹ نظروں سے اس کی جانب دیکھا

وہ جانتا تو تھا کہ یہ کس کے کہنے پر ان لوگوں نے کیا ہے لیکن ان لوگوں کو بھی سزا دیے بنا کیسے جانے دیتا

کہ اتنے میں دانیال کے آدمی نے شخص کو کرسی پر بٹھا اس کے وں دو ہاتھ سو راخ

دوسری سب جانتا لے جب سر آدمی نے ان ہا کتنوں گھ بانیا د.

اسی طرح سے اس کے پاؤں کے ساتھ کیا

وہ آدمی اس صورتحال کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ اسے دوسری جانب کیا ہو رہا ہے وہ نظر نہیں آ رہا تھا

یہی عمل انہوں نے دوسرے آدمی کے ساتھ کیا

اپنے ہاتھوں پر پانی کا گیلا پن محسوس کر کہ وہ چونکے لیکن کمرے میں پھیلتی مٹی کے تیل کی خوشبو ان کے چودہ طبق روشن کر گئی

نہیں ہم بتاتے ہیں --- ہمیں چھوڑ اپنا منہ سوکھ پلاتے ہ دانہ نے

ناپسندیدہ نظر سے ان کی جانچا د

"جو تم لوگوں کو یہاں لا سکتا ہے تمہاں کہ تلاش ہے وہ اس تک ؛ ؟ پہنچ سکہ لیکن

م : ں نے اپنی سزا میں اضافہ ہی کہ "کندھے آچکا کر دانیال نے اپنا لائٹر آن کیا

کمرے میں ان کی دردناک چیخیں گونجیں تو بسام نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے

تھوڑی دیر بعد ان جلتے ہاتھوں پر پانی ڈالا

اور ان کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگا تب تک فاطین اور حسام بھی وہی آ گئے

جن کے چہرے کے تاثرات سپاٹ تھے

قیصر حیات کہاں ہے نے سپاٹ لہجے مکہا تو ا دانہ نے بیسمنٹ میں عورج

ہے ب جا شارہ اسیا کہ

جبکہ فاطین نے نیچے گرے ان آدمیوں کی طرف دیکھا

جن کے ہاتھ بری طرح سے جھلس چکے تھے

یہ رہیں تمہارے مجرم رحیم نے کرسی سے بندھے آدمیوں کی طرف اشارہ کرکے کہا
نکے قریب تھے

اور یہ دو باڈی گارڈ والے نکے ہیں یال دکی کار پر ہوں ا نے اٹیک کیا تھا
ارحم نے دائیں سیاہ رنگ آخری دو لوگوں کی طرف اشارہ کرکے کہا

تو عنان نے اثبات میں سر ہلایا

اب آپ دونوں باہر جا سکتے ہیں ہاتھوں میں گلوز پہن لیجئے ا حم نے تاسف
ہلاکہ م ارحم نے جیامے ی اپنی مسکراہٹ چھپ قو جانتا ہے
بہت شوق ہیں نا تم لوگوں کو دوپہر غدار تسلی کرانے ان کے جگر دل کا غنے
تو آج عنان بارا چوت تم لوگوں کو بتائیں گی کہ آخر تشدد ہوتا کہ سا بیٹھنے شخص
منہ بے دریغ مکوں کی وار کرلاتے چ

اور پھر سبھی کہ چہروں کا نقشہ بگاڑنے کے بعد چھوٹے سے میز پر پڑے باکس کی جانب بڑھی

جب کہ منہ پر لگی پٹیوں کی وجہ سے وہ لوگ چلا بھی نہیں پا رہے تھے

"تم لوگوں کو میری بہن کی امانت اپنے بچنے خواس : مجھ سے بھی
وہ ز. ظ ہیں ٹ سپاٹ لہجے میں ان دو آدمیوں کو دیکھ دکر کہا جن کی آنکھوں میں خوف بچ
جانے کی خ ماہرظ

اور پھر بیگ میں سے باریک سا چاقو نکال کر ان کی جانب بڑھی
جو درد سے کراہ رہے تھے

"اگر اس شخص پر ہاتھ اٹھانے سے پہلے تم لوگ یہ پتا کر لیتے کہ وہ کس کہ ملکیت ہے تو شاید
اس حال میں نا ہوتے" بے دردی سے ان کے منہ سے ٹیپ کھینچتے ہوئے سرد لہجے میں
کہا

اور پھر ان کے سینوں اور پشت پر جگہ جگہ کٹ لگائیں جس سے ان کی وحشت ناک چیخیں گونج
اٹھیں

"چلانا بند کرو کیونکہ تم لوگوں کے چلانے سے مجھے اپنے فا کی تکلیف یاد آ رہی ہے
تیکلاد . آ رہی ہے تو ا کر رہے تم لوگ کی ٹ ٹکر ٹکر
کتوں کے آگے ڈ دوں" ان کے آواز میں لغر کر کہا تو ا ا نے اپنے ہونٹ بھینچ
چیخوں کا گلا گھونٹنے چ

مگر دبی دبی سسکیاں ابھی بھی گونج رہی تھیں

سب کہ جسم پر کٹ لگانے کے بعد عنان ہاتھ جھاڑتی ہوئی ان کے سامنے آکر کھڑی ہوئی

"اوپس ابھی بھی کچھ کمی رہتی ہے سوا چھلنے انیدار میں ہیں یکھتے ہوکھائے

"یاد آیا کہ بھول گئی ہیں چھلنے کرائے ب جا بھی بڑاورس ۔ ہیں سے سگ ٹریٹ

کے پیکٹ نکالیں

"تم بزدلوگوں کا موسٹ فیورٹ آپکا طنزیہ لہجے مکھا

"پلیز یہم نے یہ سب ذاتی دشمنی کے باعث نہیں کیا ہمیں سے پہ

آدمی نے روہوگرگرگرا

تو عنان کو اپنے جسم میں انگارے پھوٹتے محسوس ہوئے ایک ہی جست میں اس تک پہنچ کر پاؤں سے ٹھوکر اس کے سینے پر ماری جس سے وہ کرسی سمیت نیچے گرا

"اب تم لوگوں کو اس قابل چھوڑو گی ہی نہیں کہ پیسے لے کر بھی یا اپنی ذاتی دشمنی میں کسی کی زندگی تباہ کر سکو" سگریٹ سلگا کر ان کے زخموں پر رکھیں تو بیسمنٹ کربناک چیخوں سے گونج اٹھا

وہ تم تھے ناجو یکیے فاکومارتے تھے آکی طرف ھتے بڑھکھائے جنم بیہوشتل

اس کے ہاتھ کھول کر کرسی سے نیچے گرایا

اور پھر گریبان سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا

"وہ شخص جو ملتا ہے جسم میں خون کی مانند سرائیت کرتا ہے چ سامنیری

ز۔ امانہیے"---اور تم لوگوں نے اسے تکلیف پہنچائی تو پہنچائی کہ ہذیانی انداز

میں ہیے ہوئے شخص سر سایہ دیا ملا تو ا تڑیاں گہ

نا جانے کتنی بار اس کا سر دیوار پر مارا کہ اب وہ بیہوش ہو کر نیچے گر چکا تھا

مگر عنان کا جنونی روپ ویسے ہی قائم تھا

بیلٹ اٹھا کر ان سب کے جسم دھنک کہ رکھ دیے

"میرے فا کو تکلیف دی تھی نا لوگوں وجہ سے اسلئے مدھیروان میں

رہا ھ مجھ سے دور رہا کس کس سے دوتم لوگوں"یہ سے مسلسل

ان کی چیخوں کو لکل فرار کی س چ

جب مار مار کی تھک گئی تو ہانپتے ہوئے پیچھے ہٹی

"یہ تو اس ایک دن کی اذیت تھی باقی تو گار تہ رہنیارے ذکوہلی اتنوں کی

یف تکلیفوں سہیلے لگی اسی دنیا میں م کی سیلر

فاطین رہا چیوں "سامنے پڑ شخص کے مپڑ ٹھوکر تے ہوئے

اور قدم باہر کی جانب بڑھائے

یہ تم نے کیا-کیا اور ش پاگل . لکھات مالن یام حہ نے کہر دولاتکھ

اسے کہا و جاب سر جھکائیں کھڑا تھا

"ملیگری بہن کے مجرم تھے وہ عنان : کرتوتی ا من ہیلنغزا تا دیو میری بہن

ہیں امسے کہا تھا مجھے -- تو کیسے بات ٹالتا -اگر میں نا جاتا تو وہ دونوں بلی جاتیں اور میں

انہیں کیسے انہیں کسی مصیبت میں پڑتے دیکھتا

ارحم نے کندھے آچکا کر کہا تو حیام نے گہری سانس بھری

لندن سے کیسے لائیں یہاں تک "—حیام نے آبرو آچکاتو ا ارح نے آکی گے سیا:

م ق بڑ

"جس پر حیام وکے یغہ نٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی ہمدسیے ہی تا کرتھا ام حکے

سوالوں بچنے چلنہ شرکمعنا دیتا . لکھ یامحہ سے کسی

چکے لیے مذ گی تن بھی ی ابانکہ دم ق بڑ تلیہ "

"کچھ نہیں بس ان لوگوں تک پہنچا انہیں پیسے دیے اور کہا پاکستان میں کسی کا کام تمام کرنا

ہے بہت بڑ ہے وہ یہ لوگ کریگے تو ا سہ ؛ یجگائیں ان پر

تھی سٹال . مکے بعد ا اچا صفہ لالچ ملنے مان گئے "

ارحم جیسے جیسے بتا رہا تھا حیام کو اپنی ہنسی روکنا محال لگ رہا تھا

"تو پھر آج ثابت ہوا کہ لالچ "حیام نے کہا تو ارحم کا بے ساختہ قہقہہ گونجا

"ہاں لالچ اور یہ بھی دوسروں کے لیے گڑھا کھودو گے تو گر خود بھی جاؤ گے اہی ھ کچھ تھا

: تمہتلں پہ ا ہں کہا یا دتیں ۔ زرہتھے" ٹ پلب حسے کہا تو ا نے مسکرا

ت اشیٔ مسر یاہلا۔

"کہاوتیں یاد رہنا ضروری بھی نہیں ا ان کے اینلام ۔ جانئیچا ، ۔

نصیحت پکڑیں "حیام نے کہا تو ارح نے اس کے لیکلا کا دروازا کھولا ا ح مسکراتے

گئی

انیکام بتا رہے تھے تمہارے لیے رشتہ آیا ہے ح نے سر سلاری پھا پوح ا اکے

رچے کے تاثرات پل میں سپاٹ ہوئے

کوئی جواب دیے بنا کار آگے بڑھائی

"یہ بھی سنا ہے کہ لڑکی تمہیں پسند بھی کرتی ہے "چھیڑنے کے انداز میں کہا تو ارحم نے

اسٹیرنگ پر اپنی گرفت مضبوط کر دی

"شادی کر لو ارحم انوتہاکتی ف ح نے سڑک نیظ،

ئے کہا تو ا ارحم نے ایک دم سے بریک لگائی تو حیام نے گڑبڑا کر اس کی طرف د،

جو وحشت ٹپکاتی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا

"یہ بات آج کہہ دی ہے حیام آئندہ نا کہنا اپنی گی۔ فو تمہیں سے تا سکہ ہوں لیکن معاملے میں تمہیں ا۔ لفظ بکواس ہیں ہسر دسہ پاٹ کہلاتے ہیں

تو حیام کا رنگ پل میں فق ہوا

حیرت اور بے یقینی سے منہ کھولیں وہ ارحم کو دیکھ رہی تھی

"تم م اریحم حکو ھ سمجھ ہیں رکھی اسے اب کہنے ا کہ اتنے شد۔

امہ ہیں تھی

"کیا میں حیام بتاؤ کیوں کروں میں کسی مکھصوم گی ز۔ دلیوں اپنی گی۔

مثال مل ا۔ دن اہکاوق تو ا ز۔ میں ہے دلی دماغ

اور روتی ا چ ، حقیقت کے بعد ا

ز۔ لہجے میں لغر گرکہا تو ا حہ نے الپنے بھنچے

"وہ تم سے محبت کرتی ہے ارحم ایک نا ایک دن تمہیں بھی اس سے محبت ہو جائیں گی ماضی صرف ماضی بن کر رہ جائیں گا" حیام نے اسے سمجھانا چاہا تو ارحم کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ آئی

"بعد میں محبت ہو جائیں گی بچوں ا جگی تق ا دمجھے ام ح راچپوں
د وا محمی کو یدا پہ کرکا محبت ہے ا پہ : میں بادیا ہوگہ اپنے
مجھ کے لیے پتے
نڑ یکھاد ہے ۔ میں نے

کہ شاید کبھی میری ماں کے دل میں ان کے لیے یا میرے لیے تھوڑی سی محبت پیدا
ہو جائیں ہوئی جن سے محبت : ہوئی : حوہ ما پے
بن کر بیٹھ جائیں ہم انہیں ایک نظر دیکھنا گوارا ہیں کرتے

اور جن کے نصیب میں محبت نا ہو نہ اگر وہ ساری دنیا بھی مٹھی میں لیے پھر رہے ہو انہیں
محبت کی طلب نہیں ہوتی مثیہ میں ہلور کیوں ملتے ہے ان میں شامل
کروں

"اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہو حیام اگر حسام کے دل میں کوئی اور ہوتی اور زندگی میں تم کیا تم
اس بات کو برداشت کر پاتی ہمرد ہیا ۔ علوے ما اپنہ ہمسفر
چ ہوہے محبت : ا انصلیں ا ھ سمجھا ۔ خکاس قلاما : سمجھ کر صبر
لیہے مگر ہمسفر کے دل شراکت بہت جان لیوا ہوتی ہے جو:

انسان کو مارتی ہے نا ہی زندہ چھوڑتی ہے سسکنے کے لیے چھوڑ دیتی ہے"—جس دن
مجھے لگا یل وے دما عمر ہی محبت یادوں خ ہوگیے تپوری ا

ایسے ارحم ارحصار کی اپنی گی مثال ہے میں

ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا اور کار سٹارٹ کی

جبکہ کبھی بھی ابھی بھی حق دق سی ارحم کہ باتوں کو سوچ رہی تھی حسے ی اپنے

حکا ہار اظہیں تاکرتھا ایلی الکھے غ میں ہوکنے ہوئی محبت بام

م: یا لیام حہ نے بے بسی اپنے لب کچلے اپنا آپ اس کا مجرم لگا

مائسہ روم میں داخل ہوئی تو نظریں سامنے بیڈ پر اوندھے منہ لیٹے بسام پر گئی جو شرٹ لیس شاید سو چکا تھا

مائسہ کا ارادہ نبال کے پاس رکنے کا تھا مگر اس نے زبردستی مائسہ کو بھیج دیا کہ وہ ٹھیک ہے

بسام پر مسکراتی نگاہ ڈال کر ڈریسنگ روم میں گئی اپنے کپڑے لے کر شاور لینے چلی گئی

تھوڑی دیر بعد شاور لے کر باہر آئی اور اپنے بال خشک کر کہ بیڈ کی جانب قدم بڑھائے

جہاں بسام ہنوز ویسے ہی لیٹا ہوا تھا

بسام کی پشت پر اپنا سر ٹکا کر اس کے گرد اپنا نازک سا حصار باندھ دیا

بسام کی پشت پر بنے برتھ مارک پر اپنے لب رکھے اور ہاتھ بڑھا کر کمفرٹر کھول کر دونوں پر لیا

بسام کی پشت پر اپنی انگلیاں چلاتے ہونٹوں پر مدھم مسکراہٹ رقص کرنے لگی

بسام کے کان کی لو پر اپنی ناک ٹریس کرتے ہوئے پیچھے گردن تک لا کر اپنے لب وہاں رکھ دیے

بسام اٹھیں بھی مائسہ نے بسام کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا تو بسام نے اپنی نیند کا خ لیے آنکھیں واہ کی

"تم ستھوڑی دیر اور تیمارداری کر لیتی ا نے مہ سوار نرسے کہ ماکو احسپلنے مل لے کر سینے مس بھانچ لہ

جس پر مائسہ نے اپنا چہرہ اس کی گردن میں چھپا لیا

"اب آ تو گئی ہوں اٹھ جائیں نا مجھسے باتیں کریں ما ا نے مہ سوار تے ا ا ہو نہ مسکراہٹ رینہ گئی

تھوڑا سا جھک کر مائسہ کے بالوں پر لب رکھے

"میں پھر صرف باتیں تو نہیں کروں گا اپنہ ذینہ خ ا کہ سود تے سمیت لوگا

شوخ لہجے مکہا تو مائسہ نے اپنی آنکھیں گھما۔

"نہیں ہو جائیں آپ میں اکیلے ہی آپ سے باتیں کو لوں گی ا بیپر ہاتھ ا تے ا نے مدھم قہقہا لگا۔

"تمہاری سانسوں کے ساتھ ساتھ اب تو بسام راجپوت کو تمہاری قربت اور مدھم سرگوشیوں کا بھی نشہ ہوگیا ہے" بوجھل اور گھمبیر لہجے میں کی گئی بسام کی سرگوشی پر مائسہ کے ہونٹوں پر شرمیلی مسکراہٹ نے احاطہ کیا

"وہ اس کے ساتھ ہوتے تھے بسام کے لیے یہی بہت تھا رستے کو ٹھیک سمجھنے کے لیے وقت دینا چاہتا تھا۔حیا کے ساتھ جو حادثہ ہوا سنہ گئی تھی مگر سہ ماتو ا اچانک یتھ ڈ وجہ سے خاموش ہو گئی وہ حادثہ ا ز تلچاہہ غ احتیاط سے بید تھا شا. ز تی تھی مگر بسام ا نے اسے راکوہ نینہ میں ڈوبتے ہوئے کیا سمجھا جیسے اس نے ہی مشکل خپر بط کہ مائکہ ی اپنہ جان میں کوہ ساری تو راسے پر سکون کر تلاہہ لیکن ھ کچ وں سے یہ بھی محسوس را ں کو نہیں ڈرتی شاید وجہ بسام کا اس کے ساتھ ہونا تھا مائکہ مکمل خہ کر کے بعد ا ما کے ساتھ نئی ز. آغاز کر تاہہ "

"اور مجھے بسام راجپوت کا نشہ ہوگیا ہے" مائسہ کی مدھم سرگوشی پر بسام نے چونک کر اسے دیکھا اور کروٹ بدل کر اس پر جھک آیا

"اور مجھے اس وقت ان سوالوں کی طلب ہے "مائسہ کے ہونٹوں پر اپنا انگھوٹھا رب کرتے ہوئے خمار آلود لہجے میں کہا تو مائسہ نے اپنی نظریں جھکا دی

جس پر بسام نے اس کی انگلیوں میں مضبوطی سے اپنی انگلیاں الجھا کر بیڈ پر پن کر دی اور پوری شدت سے مائسہ کے ہونٹوں پر جھک کر اس کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھا دی

قطرہ قطرہ مائسہ کی سانسوں کو خود میں انڈیلتے اسے بے بس کر گیا

مائسہ کے بے ترتیب ہوئے تنفس کو محسوس کر کہ اپنے لب آہستہ سے مائسہ کے ہونٹوں سے جدا کر کہ اپنا سر اس کے سر سے ٹکا دیا

کمرے کی معنی خیز خاموشی میں دونوں کی دھونکنی کی مانند چلتی سانسوں کا شور برپا تھا

مائسہ کے بھیگے لبوں پر اپنا انگھوٹھا پھیر کر جزبات سے سرخ ہوئی نظروں سے اس کے لال پڑتے چہرے کو دیکھا

اور ایک دم سے کروٹ بدل کر مائسہ کو اپنے سینے میں بھینچ کر آنکھیں موندلی

"سو جاؤ یار ورنہ مشکل ہو جائے گی" بسام نے بے چارگی سے کہا تو مائسہ نے مدھم قہقہہ لگایا

صفیہ بیگم کو تو حیام اور ارحم نے پہلے ہی غائب کر دیا

تھا اس حادثے کے بعد وہ انہیں کوئی اور موقع نہیں دینا چاہتے تھے

حیام نے تھکے تھکے قدم روم میں رکھے تو ایک دم سے ٹھٹھکی

کیونکہ حیام کے واشروم سے شاور کی آواز آ رہی تھی

دماغ پہلے ہی بری طرح سے الجھا ہوا تھا

حیام نے گہری سانس بھر کر اپنی پسٹل ہاتھ میں تھامی اور واش روم کی جانب قدم بڑھائے

آہستہ سے دروازا کھولا

تو نظریں سامنے پیٹھ کیے شخص سے ٹکرائی

جو اپنے دونوں ہاتھ دیوار سے ٹکائے اتنی سردی میں ٹھنڈے پانی کے نیچے بے حس بنا کھڑا تھا

حیام کو بے ساختہ ہی اتنی ٹھنڈ میں جھرجھری آئی

لب سختی سے آپس میں پیوست کیے

یہ جو میں ہوں ذرا سا باقی ہوں

وہ جو تم تھے وہ مر گئے مجھ میں

میرے اندر تھی ایسی تاریکی

آ کے آسیب ڈر گئے مجھ میں

میں نے چاہا تھا کہ زخم بھر جائیں

زخم ہی زخم بھر گئے مجھ میں

پہلے اترا میں دل کے دریا میں

پھر سمندر اتر گئے مجھ میں

کیسا خاکہ بنا دیا مجھ کو

کون سا رنگ بھر گئے مجھ میں

میں وہ پل تھا جو کھا گیا صدیاں

سب زمانے گزر گئے مجھ میں

بن کے دن وہ یوں سامنے آئے

اور پھر رات کر گئے مجھ میں

اگر تم زندگی میں نا آتی تو شاید زندگی میں کبھی بھی ارحم انصاری محبت جیسے جزبے سے

روشناس نا ہوتا مصروف محبت کے بے جا کاہی تو ا نہے ئلہ متقو ا

لاحاصل تھا اکایک نہ ہی تم مل سکا : سلگ رہی ہوں---

اوباز: اک میت ہے ہر را ت تمہیں کا عہد بھول کر کہ جاتا نہ ہوں

صبح تمہارے جگانے امید طلوع ہوتی ہے

اندھیرے میں ڈوبے کمرے میں بس سگریٹ کے شعلے کی سرخ روشنی تھی جس پر ارحم انصاری اپنی نظریں ٹکائیں بیٹھا تھا

"میں نہ بھولوں تمہیں حیام ز. یادوں میں صرف تم تو ہی ہو را بے بسی ا ا

"نا اسے کھونے کا حوصلہ تھا---اوباز: چاہنے ان دیکھی گ ۔ میں ل رہا تھا

اپنی ہی سانسوں سے دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا

اپنی پسٹل کو بیڈ پر اچھالا اور اپنے قدم حسام کی جانب بڑھائے

حسام اپنے دونوں ہاتھ اکم سیدھے رکھ سر اکی ت پشت

آواز میں کارا

ہاتھ بڑھا کر شاور بند کیا---نا جانے وہ کب سے ٹھنڈے پانی کے نیچے کھڑا تھا

حیام کو تو سوچ کر ہی جھرجھری آئی

کچھ حسام کو اب جانے کیا : دپسینے م حہ نے دوبارا پوچھا مگر وہ دیوار پر ہاتھ

ٹکائے سر جھکائے کھڑا رہا

حیام کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا مگر لاکھ سوچنے پر بھی اسے کچھ ایسا یاد نہیں آیا جس پر وہ اس سے ناراض ہوتا

ابھی وہ انہی خیالوں میں گم تھی جب اپنے ہاتھوں پر سخت گرفت محسوس ہوئی حیام نے چونک کر حسام کی پشت کو دیکھا جواب سیدھا کھڑا ہو چکا تھا

حیام کے ہاتھ چھوڑ کر اپنا رخ اس کی جانب کیا تو حسام کی شعلہ برساتی آنکھوں کو دیکھ کر حیام کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی

حسام کے چہرے کے سرد تاثرات دیکھ حیام کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا

اسی لیے نا محسوس انداز میں قدم پیچھے لینا چاہے مگر حسام نے اپنا بازو حیام کی کمر پر لپیٹ کر اس کی کوشش کو ناکام بنا دیا

جبکہ دوسرے ہاتھ میں حیام کے بال سختی سے اپنی مٹھی میں دبوچے جس پر حیام کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی

حسام مجھے یف تکلیف ہے حکام یاں انگلی اپنی جذبہ میں پیوست ہوتی محسوس
ہوئی یف تکلیف سے کراہا تو نے جھٹکے یام کو اپنے سینے سے لگا۔
سیاہ سلکی بال اس وقت گیلے ہونے کے باعث ماتھے پر چپکے ہوئے تھے سہ
لہریں آنکھیں آنس وقت وحشت ہوئی تھی تب شنگرفی سے بھنچے
ہوئے تھے
جذبہ یکھو یامہ کو اپنی جانب ہوتی محسوس ہوئی

گرے شرٹ جس کے اوپری بٹن کھلے ہونے کے باعث حسام کا مضبوط چوڑا سینہ واضح ہو رہا تھا جسے دیکھ حیام کے چہرے پر پل میں گلال بکھرا اپنی نظریں جھکا کر حسام کے پاؤں پر ٹکا دی جو اس وقت شوز میں قید تھے

"میں نے کہا تھا نا حیام تمہیں دیکھنے، محسوس کرنے اور چھونے کا حق صرف میرا ہے حکام تسرسراہٹ آواپر یام نے نظریں کی سب جانچا د'

وہ اس بات کا مطلب سمجھ نہیں پا رہی تھی

"اور یہ حق میں نے صرف آپ کو ہی دیا ہے حسام"—حکام بکت وجہ تو سمجھ نہ آئی لیکن سے جواب کر یہ ضرور باور کروانا چاہا کہ اس کے علاوہ بھی یہ حق کسی کو نا دے

حیام کو اپنا دل ان سیاہ گہری آنکھوں میں ڈبوتا محسوس ہوا کچھ دیر تو وہ حسام کی آنکھوں میں دیکھتی رہی مگر اس کی آگ سی تپش لیے آنکھوں میں جب دیکھنا محال ہوا تو حیام نے نظریں جھکا دی جبکہ حسام کے تاثرات ابھی بھی سپاٹ تھے

"اگر یہ حق صرف مجھے دیا ہے تو اس شخص نے کس حق سے تمہیں چھوا ۔ دھاڑ لیے

ا غر کہا تو ا حہ نے بے سا خکام کھوں آ ۔ من کھا

جس کی گردن کی رگیں تنی ہوئی تھی

دماغ میں جھماکہ سا ہوا نظروں کے سامنے شام کا منظر لہرایا

تو حیام کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی آنکھیں پل میں نم ہوئی بری طرح سے اپنے لب کچل ڈالے

"حسام مجھے ہیں ۔ تا پہ نے کیوں کو وہ ید شا ۔ پریشان حہ ی ابانت

کر دیکھے حسام نے اپنی گو فت سخت کر یام حکا ہرہ چ ا پنے جھکے یب قر یا کہ

حسام کی تیز گرم سانسیں چہرے پر محسوس کر کہ حیام نے سختی سے اپنی آنکھیں بند کر لی

"یہ حق بھی صرف اور صرف حسام راجپوت کا ہے کہ وہ اپنی پریشانی اپنی تھکن تمہارے وجود پر اتارے ا چ کمینے اکھان موکے ٹ گھٹا تک اکر اسے

ایک بار پریشانی اد آکر دوں"—دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا تو حیام نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھا

"مجھ پر شک کر رہے ہیں"—نم لہجے مکہاتو ا نے جھک اپنے موانیام حکے پلے نخ ہوپنھ گاڑیے اپنے ٹوہ کی نہ سخ گرفت میں یام حکے ہونلے کراس کپکپا مجبور کرنے گہ

اگر حسام نے اسے تھاما نا ہوتا تو حیام کو یقین تھا کہ اس کی اتنی شدت پر اس نے زمین بوس ہو جانا تھا اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے حسام کی شرٹ دبوچی جو کہ پوری شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھکا ہوا تھا

"اگر تم پر ذرا سا بھی شک ہوتا نا حیام تو سچ جھوٹ کا فیصلہ کرنے سے پہلے میں تمہیں زندہ زمین ہالیک گاڑھ دیتا سف لہجے من اکوہ یامحکو تساکریک گہ

"اگر شک جھوٹ ثابت ہوتا—"

"تو اگلی سانس بھی نا لے پاتا تمہارا مجرم بن کے تمہارے پیچھے آجاتا مگر صرف تمہارا رہتا اور تمہیں صرف خود کا بن کہ رہنے پر مجبور کر دیتا"—سپاٹ لہجے میں جواب دیتا حہ نے گھور کر اسے دیکھا جو اپنا سر اس کے سر کے ساتھ ٹکائے کھڑا تھا

ابھی حیام کچھ کہتی کہ اس کا فون رنگ ہوا

عنان کی کال دیکھ کر پک کرنا چاہا تو حسام نے فون تھام کر بند کر دیا

حیام وہ گھر نہیں ہے بس پوچھنے دے وہ ٹھیک تو ہے نا حہ نے مکبا ظل ف

ھاتے بڑھوئے حسام سے کہا جو اس کی گردن میں چہرہ چھپائے اپنا دہکتا ماتھا چھوڑ

کہ تبھی موبائل دوبارا رنگ ہوا تو حسام نے کال اٹینڈ کر کہ فون سپیکر پر کر دیا

اگر حیام کو پتا ہوتا کہ اس کی بہن اس کی بینڈ بجوانے والی ہے تو شاید وہ فون اٹھانے کی بجائے توڑنا پسند کرتی

تم نے ارحم سے کچھ کہا ہے عکان گی خھرنی آوپر یاچیل ۔ گڑبڑ گئی

جبکہ حسام کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوا

حیام نے اپنے خشک پڑتے ہونٹوں کو تر کر کہ حسام کے ہاتھ میں موجود اپنے موبائل کو دیکھا

نن نتو ا ایکسپز خکھام گتی ر یٹ یول نگلے لمس کو محسولس کر کہا کہ تو منمنہ

عنان نے ہنکارہ بھرا

ارحم بھائی نہیں بتاتے تو کیا ہوا ہمیں تو پتا ہے نا کہ وہ بچپن سے تم سے محبت کرتے ہیں-- -اور مجھے پورا یقین ہے تم نے ان سے شادی کی بات کی ہوگی اسی لیے وہ میری کال بھی اٹینڈ نہیں کر رہے انکل بتا رہے شام سے آکر روم میں بند ہے اپنے عنان بولنہ

شروع ' : سبلاتی ' چ گئی

جبکہ حیام رونی صورت لیے کبھی موبائل کو دیکھتی اور کبھی حسام کے چہرے کو جس کے تاثرات تنے ہوئے تھے موبائل اور حیام کی کمر پر گرفت سخت سے سخت ہوتی جا رہی تھی آج نبال کی رائے عنان کے بارے میں حیام کو بالکل ٹھیک لگ رہی تھی اپنے نان سٹاپ رکھکتوں وجہ سے وہ صرف خود ہی مصیبت میں ہیں سمجھتے دو کھروں گھستیں لہے یام حہ نے ایک بے بس نچیا ہلی ڈ جاگ برساتی ون نظر سے اگھے ہاتھا

اگر تمہارا نکاح نا ہوا ہوتا نا میں نے گن پوائنٹ پر تمہاری شادی ان سے کروا دینی تھی بچارا ملیز بھی معصوم سا بھائی علذن گل افشاتی گرفی حسام نے پوری طاقت سے

ئل موبا سا ینے دپر دمارے

حیام نے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اپنی چیخ کا گلا گھونٹا

حسام نے خونخوار نظروں سے حیام کو دیکھا جیسے آج کا دن اپنا آخری دن ہی لگ رہا تھا

"حیام مم میں پ آپلیں ۔ حکو ھ سمجھ ہیں آ رہا تھا وہ یا کہ

کلیس کی بہن نے تو کچ کہنے کے مالیتی چھوڑ نتھا

کہ تبھی حسام باتھ ٹب کی جانب بڑھا وہاں سے شیمپو اٹھا کر لایا اور حیام کو بازو سے کھینچ کر شاور کے نیچے کھڑا کیا

اور شیمپو حیام کے سر پر الٹ دی

حسام یہ کیا کر رہے ہیں اپنے بار مسلسل واتے چھڑ ج یکہاتھ سے

پر پو شیمہ اٹھاتھا

اور دوسرے ہاتھ سے حیام کا بازو تھاما ہوا تھا

اس دخبیث شخص کا لمس مٹانے کی کوشش لہجے میں لغر گرکہاتو ، حیام کو اپنی سا ن

رکتی محسوس ہوئی

شیمپو کی بوتل آدھی سے زیادہ حیام پر انڈیلنے کے بعد شاور آن کیا

تو حیام نے کپکپاتے ہوئے حسام کے سینے میں چھپنا چاہا

جبکہ حسام نے مٹھی میں بال دبوچ کر حیام کا چہرہ شاور کے نیچے کیا

آنکھوں میں جاتی شیمپو اور پانی کی وجہ سے حیام نے اپنی آنکھیں زور سے میچ لیں

"میرا دل تو کر رہا ہے تمہارے وجود کو جلا کر اس شخص کے لمس کو ختم کروں مگر--دانت پیس کر کہتے ہوئے آخر میں جملہ ادھورا چھوڑا

جبکہ حیام کو ٹھنڈ سے اپنا خون رگوں میں جمتا محسوس ہو

نا جانے کتنی ہی دیر حسام نے اسے بازوؤں سے تھامیں شاور کے نیچے کھڑے رکھا جب جھاگ بہہ کر ختم ہو گئی تو اپنے ہاتھ پیچھے کر لیے

توحیام نے کپکپاتے ہوئے حسام کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا لیا

سردی سے جسم بری طرح سے کپکپا رہا تھا گلابی ہونٹ نیلے پڑ چکے تھے مگر یہاں پرواہ ہی کسے تھی

"ایک وجود حسد اور جلن کی آگ میں جل رہا تھا---اور دوسرا وجود اس کی ناراضگی میں تڑپ رہا تھا"

"اس نے تمہیں بچایا تمہاری حفاظت کی مشکل وقت میں ساتھ تھا اس بات کے لیے شکر

گرجلوا ہموں میں راجپوت احسان ثرا ہوں ہتو یلم حمیگر بانھ جان

لہ تم سے دور ور ضر تھا مگر دعا ۔ متہا ری جان اور عزت کی سلامتی کی دعائیں نگیں

ہے کیکی تے عزک کھ آنکھیں ؛ یکھلو تو ، کہ میرا تھے

ظ سکھا سے تہلیے یلے وسا بنیاد یگتو ا کہویا گوہ ما ؛ ہوتو ا ہو ۔

کہائی ؛ ہوتو ا ، یقیں ب میری عزت پر آنچ بھی نا آنے دیتا لیکن

لطی اس کا یہ احسان اتلاکے نکیلے اس نے تمہارتے حکی مجھے ی اپنی جان

ھی دینے پڑے تو ، مے یہ ہین ہگاں مگرس نے تمہاوی یکھا دبھتی ، ملس

ں آھیں نوچ لگاں

نرم لہجے میں کہتے کہتے آخر میں لہجہ خود بخود سخت ہو گیا جبکہ حیام سختی سے حسام کی شرٹ سینے سے دبوچے رونے میں مصروف تھی

کندھوں سے تھام کر حیام کو اپنے سامنے کیا تو اس کی حالت دیکھ خود پر غصہ بھی آیا مگر وہ بے بس تھا یہ تصور ہی سوہان روح تھا کہ کوئی اس کے علاوہ حیام کو محبت سے دیکھے بھی جھک کر نرمی سے اپنے لب حیام کی آنکھوں پر رکھیں جہاں کئی آنسو پلکوں باڑ توڑ کے سارا رخ بہہ گئے

نیلے کپکپاتے ہونٹوں کو نرمی سے چھو کر پیچھا ہٹا اور واشروم سے باہر آ کر کبرڈ سے حیام کا ڈریس اور ٹاول لیا

اور دوبارا واشروم میں آیا جہاں وہ ابھی بھی رونے میں مصروف تھی

حیام ڈریس چینج کر لو کہہ کر بیڈ کے قریب ابھرور ابھوی نظر اس کے بھیگے اپنے پر ال ڈ وہاں سے باہر آ گیا

حیام باہر آئی تو حسام تب تک رضوان صاحب کا سلیپنگ گاؤن لا کر کپڑے چینج کر چکا تھا

ایک نظر حسام پر ڈال کر حیام نے بیڈ پر لیٹ کر کمفرٹر منہ تک تان لیا

حسام نے تاسف سے سر ہلا کر روم کی لائیٹس آف کی اور قدم بیڈ کی جانب بڑھائے

حیام کے ساتھ لیٹ کر کمفرٹر اس کے منہ سے ہٹایا تو نظریں اس کے سرخ چہرے پر گئی

"رو کیوں رہی ہو حیام سخت لہجے مکہ کریام حکو احپلنے مں لیناہاچ تو وہ کسمکسا کر

اس سے دور ہوئی جس پر حسام نے آبرو آچکا کر اس کی جانب دیکھا

حیام کی کمر میں بازو حائل کر کہ ایک ہی جھٹکے میں اسے خود پر گرایا

"تمہیں کچھ کہا ہے کیا میں نے جو ایسے رو رہی ہو" حسام کے سخت لہجے میں کہنے پر حیام نے

ہونکو کی طرح منہ کھولے اس کی جانب دیکھا

آدھے گھنٹے سے زیادہ اسے ٹھنڈے پانی کے نیچے کھڑا کیے رکھا ابھی کہہ رہا تھا میں نے کچھ

کہا ہے

حیایام کے دیکھنے پر حسام نے آبرو آچکا کر اسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو ہاں تو حہ نے اپنا

ہرچ ھکا کر سر حسام سیچنے رکھ ما رو: شرکرع د.

رونا سسکیوں میں بدلہ تو حسام نے اپنے جبڑے بھنچ لیے

"آپ مجھ سے ناراض ہے نا" حیام کے نم لہجے میں پوچھے گئے سوال پر حسام نے تاسف

سے سر ہلایا

اپنا حصار حیام کے گرد مضبوطی سے باندھ کر اپنی ٹانگیں اس کی ٹانگوں پر رکھی

اپنے پاؤں سے حیام کے پاؤں سہلاتے اس کی سردی کم کرنی چاہی جس پر حیام نے سمٹ کر حسام کے سینے میں چہرہ چھپا لیا

"تو نہیں ہونا چاہیے کیا" شکوے سے بھرپور لہجے میں سرگوشی کر کہ کروٹ بدل کر حیام پر جھک آیا

حیام کی مدھم چلتی سانسوں میں گہری سانس بھر کر اس کی سانسوں کی خوشبو کو خود میں انہیل کیا جس پر حیام کے چہرے میں سرخیاں گھل گئی

"میں منا لوں گی" نظریں اٹھا کر حسام کی جزبے لٹاتی نظروں میں دیکھ کر کہا

تو حسام کے ہونٹوں پر خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا

"میں انتظار کروں گا" دل میں جواب دیا مگر منہ سے ایک لفظ نا کہا اور سپاٹ تاثرات سے حیام کو دیکھا

اور جھک کر اس کے ہونٹوں سے اپنے ہونٹ الجھا دیے

اپنا وجود کا سارا بوجھ اس پر منتقل کر کہ اسے خود میں بھینچ لیا

وہ ناراض تھا مگر اپنی منمانیوں سے باز بھی نہیں آ رہا تھا اپنے جسم پر حسام کے حرکت کرتے ہاتھوں کے لمس پر حیام خود میں سمٹنے لگی

حسام کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے روکنا چاہا جس پر اس نے اپنی انگلیاں حیام کی انگلیوں سے الجھا کر اس کے ہاتھ سر کہ اوپر بیڈ پر پن کر دیے

اور پھر ساری رات حسام راجپوت اپنے لمس سے حیام کے پور پور کو سیراب کر کہ اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کرتا رہا

جبکہ کھڑکی سے جھانکتا چاند شرما کر بادلوں کی اوٹ میں ہو گیا

دانیال کے فارم ہاؤس کے باہر کار روک کر عنان نے ارد گرد نگاہ دوڑائی

وہ وائٹ پیلس گئی تھی مگر وہاں فاطین نہیں تھا ہاسپٹل بھی نہیں تھا

اور جب عنان نے اسے کال کی تو اس کا موبائل بند جا رہا تھا

اب آخری امید پر وہ فارم ہاؤس آئی تو پورچ میں فاطین کی کار دیکھ کر ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

چھوٹے چھوٹے قدم لیتی وہ اندر داخل ہوئی

مگر فاطین اسے کہی بھی نا دکھا

نیچے اوپر آکر پوزیشن دیکھنے کے بعد دوسرے پورشن کا رخ کیا نظر سامنے موجود کے دروازے پے

گئی تو جانتھا بے

روم میں داخل ہوئی تو وہ وہاں بھی نہیں تھا عنان کے چہرے پر مایوس چھانے لگی کہ تبھی نظریں ٹیرس کی طرف گئی جہاں وہ ریلنگ پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا

تیز تیز قدم لیتی وہ اس کے پاس جا کر کھڑی ہوئی

مگر منہ تو تب حیرت سے کھلا جب فاطین کو سموکنگ کرتے ہوئے دیکھا

جھپٹنے کے انداز میں فاطین کے ہاتھ سے سگریٹ چھین کے نیچے پھینکی

جس پر فاطین نے کینہ توز نظروں سے عنان کو گھورا

بنا عنان کو سمجھنے کا موقع دیے اس کی کمر میں بازو حائل کر کہ اس اپنے سامنے کھینچ کر ریلنگ سے ٹکا دیا

اور اپنا ایک ہاتھ اس کے بائیں جانب ریلنگ پر ٹکا دیا

جبکہ عنان مسکراتی ہوئی نظروں سے فاطین کو دیکھ رہی تھی جس کہ چہرے کے تاثرات سپاٹ تھے

اپنے دونوں بازو فاطین کی گردن میں باندھ کر اسے خود پر جھکا لیا

"کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہو" فاطین کے سرد تاثرات دیکھ عنان نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/

تو فاطین کی غیر ارادی نظر سامنے اٹھی تو سامنے والے فارم ہاؤس کے ٹیرس پر کچھ لڑکے کھڑے اسی طرف دیکھ رہے تھے

جس پر فاطین نے اپنے جبڑے بھینچے اور اپنے حصار میں کھڑی عنان کو دیکھا

عنان کو اپنی بانہوں میں بھر کر کمرے کا رخ کیا

"کچھ ہوا ہے کیا فا"—فاکی طین مسلسل موشی خ عنان نے جھنجھلاتے ہوئے پوچھا

مگر وہ پھر بھی کچھ نا بولا کبرڈ کے پاس آکر عنان کو نیچے اتارا اور اس میں سے اپنی شرٹ اور ٹراؤزر نکال کر عنان کو تھمائی

"چینج کر کہ آؤ عنان فاطکیی ٹسپاب لہجے عنان نے بنا بحث کپڑے میں تبدیل چینج کرلی نے چ گئی

جب وہ تھوڑی دیر بعد باہر آئی

تو فاطین ڈریسنگ روم میں گیا عنان کے چینج کیے کپڑے اٹھا کر باہر لایا

اور انہیں لیے نیچے لاونج میں آیا

جبکہ عنان نا سمجھی سے اس کی حرکات دیکھ رہی تھی

"فاتیما ربتاؤ تو صحیح ہوا کیا ہے پریکشان مجھے" عنان ی ہ لدی ہ سیڑھیاں اتری نیچے ئی

مگر آگے کا منظر دیکھ وہی رک گئی

کیونکہ لاونج کے درمیان میں فاطین نے عنان کے کپڑوں کو آگ لگائی ہوئی تھی اور خود نیچے گھٹنے کے بل بیٹھا ہوا تھا

چھوٹے چھوٹے قدم لیتی عنان فاطین کے سر پر جا کھڑی ہوئی

"سمجھ تو آ گئی ہوگی مسسز فاطین راجپوت اس کی وجہ" دبے لہجے میں غرا کر کہا

عنان کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی

آنکھیں پل میں نم ہوئی

وہ اس پر شک کر رہا تھا

کندھے سے پکڑ کر فاطین کو اپنے سامنے کھڑا کیا

"شک کر رہے ہو مجھ پہ فا--- نم آواز میں استفسار کیا تو فاطین نے اپنے لب بھینچے

"نہیں "یک لفظی جواب پر عنان نے سر ہلایا

"تو پھر اس سب کا مقصد" فاطین کا کالر اپنے ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے چلا کر کہا تو فاطین نے ناگوار نظروں سے عنان کی جانب دیکھا

"تمہیں بتانا چاہتا ہوں یہ آگ اس کے سامنے کچھ بھی نہیں جو اس وقت سے میرے سینے میں لگی ہوئی ہے عنان کے ہر جملے پہ توڑتے کہا

تو عنان کی آنکھیں پل میں لبالب پانیوں سے بھر گئی

تم بہت غلط سمجھ رہے ہو فا ایسا کچھ بھی نہیں فاطمین کا لرسے ہاتھ تے ہہ کہا ئے

تو فاطین نے طنزیہ نظروں سے عنان کی جانب دیکھا

"کوئی بھی مرد تا اپنی بیوی کو کسی غیر کی بانہوں کا ہار بنے دیکھ کیا بھی سمجھ سکہ فاطین ج

پورا گرکہ. عنان نے پوری شدت چپر تلملا اٹھا

"بھائی ہے وہ میرا سمجھے تم ا. لفظین ول گی ما : خ :

اپنے پتے ہاہونلائے چ ا

فاطین نے اپنی آگ برساتی آنکھوں سے عنان کی جانب دیکھا

"مجھے پہلی سانس سے آخری سانس تک صرف تم سے محبت ہے اور رہے گی فاطین

راستہ چھوڑ دے قرآئی تمہیں خکے قرب آپ انیں دیتے دور

نہ رہ سکتی تھی

اپنے ماہ پنہ

بہ کیا کہوت جا مجھے نم مجر ٹھہر ہوئے : لہجے میں روتے ہوئے کہا

تو فاطین نے اپنے قدم اس کی جانب بڑھائے

"میں مجھے نے ایسا کچھ نہیں کہا آن صرف تمہاری خاگر گزرے . لہجے

مکہا تو ا عنان نے خفگی گا ہی ناس پر الی ڈ

اور رخ بدل کر اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے

کچھ دیر تو فاطین جبڑے بھینچے اسے دیکھتا رہا

پھر تیز تیز قدم لیتا عنان کے پاس پہنچا جو دروازا کھول رہی

تھی بازو سے پکڑ عنان کا رخ اپنی جانب کیا

چھوڑو مجھے فا ں مار مجھے یہ تمہاری تھے بھیاڑ مں جاو مسلسل فاطین

اپنا وار چوکتے

تو فاطین نے عنان کے دونوں بازو اپنی سخت گرفت میں لیے

"جلسٹ یکنیٹ اپ ا لفظی تمہارے منسے کلاتو ا ر کھینچ لوں

---اور باہر جکر دکھاو ذ ٹا توڑ قا ز دتو ا ز فاطین

راجیوب --- عکان اپنے سینے مں چبھتے ہوئے غر گرکہا

جس پر عنان پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

آئی ہیٹ یو فا ر ئ ی ر ٹ ہیپ ا "فاطین سیرے مکے ہکاتے ا

فاطین نے زبردستی بازو مھ کردم تو سکیڑھیوب جانھا بٹے

جبکہ عنان بن پانی کے مچھلی کی طرح اس کے حصار میں مچلتی رہی

کمرے میں لا کر بیڈ پر پٹکنے کے انداز میں لٹایا

جس پر عنان تکیے میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

"بٹ آئی ریلی ریلی لو یو آن [illegible] عنان کے

[illegible] وبکو یکھلاور [illegible] د.

جسے عنان نے ہاتھ مار کر خود سے دور پھینک دیا

"تم کیوں چاہتی ہو کہ آج پھر میں زبردستی کروں---اور تمہارا دماغ ٹھکانے لگاؤ---اپنے دونوں ہاتھ عنان کے اطراف میں رکھتے ہوئے کہا

جس پر عنان نے اپنا رخ بدل کر اپنے اوپر جھکے فاطین کو دیکھا

گرے بھیگی آنکھیں دیکھ فاطین کا دل زور سے دھڑکا

نظریں سرکتی ہوئی گلابی کپکپاتے ہونٹوں پر آئی تو فاطین نے آنکھیں بند کر کہ خود پر ضبط کیا

کیونکہ اس بار جلد ماننے کا اس کا ارادہ نہیں تھا

"تمہارے بھائی کا فارم ہاؤس ہے اسی لیے شیر بن رہے ہو ابا مجھے یہاں [illegible] نکلنے دماغ، تمہارا ٹھکانے لگاؤ فاطین بال مٹھیوں میں بھر کر اس کا سر [illegible]

عنان کے بچکانہ دھمکی اور حرکت پر فاطین نے بامشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا

"وہ سچ میں ہمیشہ ایسا کچھ کر جاتی تھی جس کے باعث وہ اس سے ناراض رہ ہی نہیں پاتا تھا

عنان کے ہاتھ تھام کر اسے جھٹکا دے کر بیڈ پر لٹایا اور خود اس پر جھک آیا

"مطلب اگر میں شیر بن رہا ہوں تو موقع کا فائدہ اٹھانا چاہیئے ویسے بھی میرے بھائی کا فارم ہاؤس ہے یہاں تو میں کچھ بھی کر سکتا ہوں اپنی مسکراہٹ کو مزید گہرا کرتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا

تو عنان نے طنزیہ نظروں سے فاطین کو دیکھا

"کوشش تو کر کے دیکھو--میں جان سے مار دوں گی تمہیں اور خود کو بھی ختم کر لوں گی

شیرنی کی طرح خود کو چھڑ

تو فاطین نے متاثر کن نظروں سے عنان کو دیکھا اور پھر اس کے ہونٹوں پر جھک آیا

گلابی نازک سی پنکھڑیوں کی نرماہٹ کو ابھی وہ محسوس بھی نہیں کر پایا تھا جب عنان نے پوری شدت سے اپنے دانت فاطین کے ہونٹوں پر گاڑھ دیے

گردن پر اپنے ناخن اتنی زور سے چبھوئے کہ فاطین ایک جھٹکے میں پیچھے ہٹا

جلدی سے مر کی جانب بڑھا تو اپنی زخمی گردن اور خون لگے ہونٹ کو دیکھ

سخت نظروں سے اپنی جنونی بیوی کو دیکھا

جواب کمفرٹر ٹھیک کر کہ لیٹنے کی تیاری کر رہی تھی

اس کا بدلہ سود سمیت نا لیا تو میر انگلام بھی فاطین راجپوت نہیں اانکھا عکلان وارن
کوانلے لہجے مکہل

تو اس نے اپنی آنکھیں گھما کر فاطین کو دیکھا

جاؤ جاؤ پہلے اس پر مرہم پٹی کرو ورنہ لگ کہے گے ہاتھلاتے جہکہاتوئے ا

فاطین نے سر جھکلکم قو جانھا بٹے

باہر آکر صوفے پر لیٹ کر اپنے ہونٹوں کو چھوا

فاطین کا تو بس اسے تھوڑا تنگ کرنے کا ارادہ تھا لیکن تو ا جہی بن گئی تھی

اپنی گردن پر ہوتی جلن کو محسوس کر کہ فاطین نے نظریں پھیر کر بند دروازے کو دیکھا

"کیا ضرورت تھی اتنی اکڑ دکھانے کی جب بعد میں اس کی ناراضگی کی فکر میں ہی گھلنا تھا

بذروا کو یکھے دکر ابڑھ لیکھائے

اور سیدھا ہو کر لیٹ گیا

لیکن نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی

کبھی کبھی بے چینی سے اٹھ کر صوفے پر بیٹھ جاتا ٹہلنے لگہ نیظر ہنود بذروا نڑے

نیچے بچھے قالین صوسفے یک ٹہ لگالیہ

جیسے ہی گھڑی رات چار بجے کے ہند سے سے گزری سارا ضبط جواب دے گیا

خود کو دو سو سلواتوں سے نوازتے کمرے کا رخ کیا

"میری بیوی تو میری مرضی میں ناراض ہو کر اس کے پاس جاؤ یا نا میری مرضی ہر طرح کا حق رکھتا ہوں میں--کندھے آچکا کر خود سے کہتے کمرے میں داخل ہوا تو نظریں سامنے تکیے کو خود میں بھینچ کر سوتی عنان پر پڑی تو ماتھے کے بلوں میں پل میں اضافہ ہوا

"شوہر ناراض ہی ہوا تھا مر تو نہیں گیا تھا جو اس کی جگہ اب تکیے کو دے دی عکلان ہوں ہاں مس سے تکیے، جھپٹے کے انیدار مس کا لالہ اور نیچے فرش پس ٹک پہ عنان کے ساتھ نیم درانیا ہو گہ

کچھ دیر نرم محبت پاش نظروں سے عنان کو دیکھتا رہا ہونٹوں پر خوبصورت مسکراہٹ رقص کرنے لگی

آہستہ سے جھک کر عنان کے چہرے پر اپنا لمس چھوڑنے لگا جس پر وہ کسمسائی پیچھے ہو کر عنان کو اپنے حصار میں لے کر خود میں بھینچ لیا

"اگر اس نے صبح مجھے طعنے دیے دماغ میں آوانی سوچ عنان کے معصوم سے چ

بغ د

"جنگلی مہ ئے تے ہے لیکن اب اپنے فا کو طعنے تھوڑی دے گی سو ہا تھا

کچ گھپلے کے مناظر کھوں کے سا گھو گئے

"ہاں تو اگر دے گی تو میں بھی کہہ دوں گا میرے بھائی کا فارم ہاؤس میرا روم میری بیوی تو مرضی بھی میری کہ جہاں مرضی جیسے مرضی سو سکتا ہوں عنان دیکھتے ہوئے خ کو وصیتے دہوئے

کہا اور عنان کو اپنے بازو پر منتقل کیا

"اب دو تین دن تو ناراضگی دکھانی ہے اسی لیے سوتے ہوئے ہی پیار کر لیتا ہوں---ورنہ میرا کیا رعب رہے گا---ورنہ تو یہ طعنے دے دے کر جینا محال کر دے گی---عنان کے چہرے گردن پر جا بجا اپنا لمس چھوڑتے اس کے کانوں میں مدھم سرگوشیاں کرنے لگا

دل تھا کہ سیراب ہی نہیں ہو رہا تھا

گھڑی پر نگاہ دوڑائی تو صبح کے چھ بج چکے تھے

اپنی جنونی بیوی کی ایسی نیند پر پہلی بار خوشی

اور اسے حصار میں لے کر سونے کی کوشش کی

"لگتا ہے اب تو عادت ڈال لینی چاہیئے تھپڑ کھا کر یونہی بانہوں میں لے کر سونے کی تھپڑ کی یاد ز پہ ؛ آتا

مجھ اس پہ دماغ ملس کا ٹھکانے لگاتا سوچ ہوں تھپڑ کی یار پہ ج یقیں ہے

ی اپنی وچ پر با مشکل قہقہہ طکیا

اور عنان کی طرف دیکھا جو کروٹ بدل رہی تھی

تھوڑی دیر اس کی پشت کو دیکھتا رہا پھر اوپر سے ہو کر دوسری سائڈ پر آگیا

یار بہت بڑا زن مرید ہوں میں ---اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر جھنجھلاتے ہوئے کہا اور عنان کی گردن میں چہرہ چھپا کر آنکھیں موند لی

یہ تو وہی جنگل ہے جہاں کچھ دن پہلے حیام گئی تھی

اپنے سامنے پڑے میپ کو دیکھتے ہوئے حسام نے کہا تو دانیال لوگوں نے اس کی جانب دیکھا

مجھے بھی حیام پر شک ہے بھائی-کیونکہ آج کل وہ جس کیس پر کام کر رہی ہے

اس میں قیصر حیات اور اس کے بھائی کا نام بھی ہے

اور اصغر حیات بھی غائب ہے ج معلومات ان کے مطابق سے باہر گہ

مگر کہا گیا یہ کسی کو بھی نہیں پتا

اور دوسرا پھپھو بھی غائب ہے

مجھے یقین ہے وہ دونوں حیام کی قید میں ہے فاطین نے پر سوچ لہجے میں کہا تو ا نے

اثبات میں سر ہلا.

ہیں

اس گینگ کا اسی جنگل سے لنک ہے یہاں پہنچ کر ہی ہم انکو ڈھونڈ سکتے ہیں

بسام نے میپ پر انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا تو فاطین لوگوں نے اثبات میں سر ہلایا

حیام جو چاہے مرضی کرے لیکن بھائی اسے کہیے گا کہ اصغر حیات میرا مجرم ہے اسے

میرے حوالے کر دے ، نے سپاٹ لہجے میں کہا تو

حسام نے ہونٹ بھینچ کر اسے دیکھا

وہ کیسے اسے کہتا کہ تو ، ناراض چتھا

کل شاہ میر کی ٹیم کے ساتھ ہم یہاں اٹیک کرنے والے ہیں

تو یہ تم سب بھی تیار رہنا مغرب تک آجائیں ، صفدر بیگ اصغر حیات بھی

سامنے آجائیں گے بھی ہم حسے اس بارے میں بات کل نے کی ضرورت ہیں

وہ اپنا کیس جیسے ڈیل کر رہی اسے کرنے دو لیکن سے پہلے ہم ان کا کام

تمام کر دے گے

حسام کے کہنے پر بسام نے ٹیبل پر پڑی چیزیں اٹھا کر رکھی

تو حسام نے بیسمنٹ میں موجود کمرے کی طرف قدم بڑھائے

جہاں کل وہ قیصر حیات پر اپنا سارا غصہ اتار کر گیا

تھا

اوراب وہ نیم جان فرش پر بیہوش پڑا ہوا تھا
جسم کو جگہ جگہ سے کٹ لگا کر جلایا گیا
تھا
"تو کیسا لگ رہا ہے اپنا انجام قیصر حیات افف حیات ا ن ما کہنا چاہیئے تمہیں
کیونکہ حیات ا ج تم ہوا لے ہے ما جتنا بلیڈ ہے آج جلو کہ کیونکہ
کل تمہیں حسام راجپوت ان درد بھری سانسوں سے آزاد کر دے گا"
دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا اور قدم باہر کی جانب بڑھائے
کار میں بیٹھ کر اپنا سر سیٹ سے ٹکا دیا
صبح کے مناظر آنکھوں کے پردے پر لہرائے تو حسام نے اسٹیرنگ پر زور سے اپنا ہاتھ مارا
صبح جب آنکھ کھلی تو نظریں خود میں سمٹ کر سو رہی حیام پر گئی
سر کے نیچے ہاتھ رکھ کہنی کہ بل اٹھ کر بیٹھا تو حیام کے بازوں پر اپنی انگلیوں کے نشان دیکھ
کر اپنے لب بری طرح سے کچل ڈالے
"وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ کیوں اتنا جنونی بنا کہ اس کے رونے کی بھی پرواہ نہیں کی
ا یہی چاہتا تھا کہ حیام کی روح تک اتر جہ حسام تو کیا کچھ محبت کے
کچھ دکھائی جا یا ہے ہی ہے لیے اس کی

بیوکوئی محبت تا کرہے یام حکے مدھکپں ی اپنہ جنوکیے نشاکھ دکر
ں پر می نرسے اپنے ہونکھے
حیام اٹھجھے س آفہ ما جانہے یام حکو مدھکھے سے ہلاکہلاتے ا نے اپنی
مدینہ خ آکنوایا کہ

اور حسام کو اپنے سامنے دیکھ منہ بسور کر کروٹ بدلنی چاہی جسے حسام نے کمر میں ہاتھ ڈال کر نا ممکن بنایا

"میں کیا کہہ رہا ہوں اور تم اٹھنے کی بجائے پھر سے سو رہی ہو" سنجیدہ لہجے میں کہا تو حیام نے آنکھیں کھول کر حسام کو گھورا

اور اس کا ہاتھ ہٹا کر کمفرٹر گردن تک تان لیا

"لیکن مجھے کچھ بھی نہیں سننا" منہ بنا کر کہا اور آنکھیں بند کر لی

لگتا ہے رات والا ڈوز نا کافی تھا"—حکام سر تسرا ی آوار سکریام کہ نے پٹ
آنکھیں کھولیں جو اس وقت ؛

"بہت لکا ہے بھی نہیں بھولی احسے یاد ۔ مہین اپنے غ
نفیرت میں پآمیرے قرآیائم حکی باپرحسام نے سختی سے اپنے
بھنچے

میرا فضول بحث میں پڑنے کا ارادہ نہیں شاور لینے جا رہا ہوں ریڈ ہونے میں ہیلپ کرواؤ میری" سرد لہجے میں کہتا بستر سے اٹھا

"ساری عمر خود ہوتے رہے ہیں آج بھی خود ہو مجھے زحمت دینے کی ضرورت نہیں-

آنے والی ساری زندگی میں یہ زحمت نہیں فرض تمہیں ہی نبھانا ہے اسی لیے شرافت سے اٹھ جاؤ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں وارن کروانے لہجے مکمل ہہ کرواشرویم میں گھس گیا

حیام جھنجھلاتی ہوئی اٹھی تو نظر حسام کی شرٹ پر پڑی شاید وہ اپنا سامان منگوا چکا تھا کیونکہ اس کی ایک شرٹ حیام کے پاس تکیے پر پڑی تھی

جسے دیکھ حیام کے چہرے میں پل میں گلال بکھرا حسام کی شرٹ پہن کر بیگ کہ پاس آئی جس میں حسام کا سامان تھا

حسام کا سامان ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کر خود بیڈ پر بیٹھ گئی

جب وہ ٹاول لپیٹے باہر آیا تو حسام کے سیکس پیک کو دیکھ کر حیام نے بے ساختہ نظریں چرائی

کپڑے دو میرے"—حکام مکرخ آوپر یاحملدی سے اٹھیں سے کلپڑں کی

ب جانھا بئے ہیں جھلام ڈریسنگ روام میں گم ہو گہ

پانچ منٹ بعد باہر آیا

اور مرر کے سامنے کھڑا ہو گیا نظریں ہنوز حیام کے وجود پر ٹکی ہوئی تھیں جو بیڈ کی پائنتی پر چہرہ جھکائے بیٹھی تھی

"ادھر آؤ حیام" سرد لہجہ نے گہری سانس بھری وہ قدم جا؛

ما بڑھائے

جس نے رخ بدل کر حیام کو کمر سے تھام کر ڈریسنگ ٹیبل پر بٹھایا اور اس کے ہاتھ اپنے بٹنوں پر رکھ دیے

حیام اس اچانک افتاد پر بھونچکا رہ گئی اور حسام کے اگلے آڈر پر کینہ توز نظروں سے اسے دیکھا جو اپنے بال بنانے میں مصروف تھا

بٹن لگائے تو حسام نے ٹائی آگے کی حیام نے چپ چاپ ٹائی لگائی

اور اتر کر جانا چاہا جب حسام نے کلائی پکڑ کر روکا

"پرفیوم کون لگائے گا" سرد لہجے میں کہا تو حیام نے پرفیوم اٹھا کر حسام کے کالر کے پاس سپرے کیا

جبکہ نظریں ہنوز جھکی ہوئی تھیں اپنے چہرے پر حسام کی نظروں کی تپش محسوس کر کہ ہاتھ بری طرح سے کپکپائے

نرمی سے حیام کے ہاتھ سے پرفیوم پکڑ کر ٹیبل پر رکھی اور اسے طلاقیں لے لیا

"ناراض ہو" حسام کے پوچھنے پر حیام نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا جس سے حسام کے بھی ہاتھ پاؤں پھول گئے

ہے ذہبا گیا رسوری ا ہیں ہوا گئی پرا یام حکہ پشت چینہ

کہا تو حیام اس کا حصار توڑ کر پیچ

میں کیا بلکہ جاؤ اگر کہا تو ا نے جبڑے بھینچ کر بات اشیا مس یا ہلا تو ا حہ

نے قدم بکھیڑ جانبھا بڑے

شٹ شٹ شٹ افیا کہ ہیگا مجھے ما اپنصغ اپرسٹیکا نلتے نہ ملا چ

حیام کی نم آنکھیں بار بار نظروں کے سامنے آ رہی تھی

وہ جانتا تھا وہ اس کی قربت پر نہیں اس کے ناراض ہونے پر ناراض ہوئی ہے"

کل کا دن گزر جائے منا لوں گا میں تم سے کبھی ناراض ہو تا سکیا مجھ س ا

انمحسوسیوں کر یا تھا ر ی ۔ "بے بسی کہ گا ڈرم ذ س یا وسے کال نکر روڈ

پر ڈل دی

جنگل میں موجود جگہ کا پتا لگ چکا ہے

کل ہفتہ ہے اور ہم کل ہی وہاں اٹیک کریں گے

کیونکہ کل وہاں سبھی جمع ہوگے ان کے جو لوگ بچا ہیں ان کے بارے میں بھی پتہ چل جائیگی۔

تو کل کا موقع ہمیں ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے

ارحم کے میپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے پر حیام لوگوں نے غور سے سب پوائینٹس کو دیکھا

اور قیصر حیات وہ بھی ہوگا کیا وہاں --- عنان کے پوچھنے پر ارحم نے کندھے آچکا ہے سب لیڈرز تو وہاں اکھٹے ہونے والے ہیں تو اس کا آنا بھی بنتا ہی ہے اگر نا آیا تو اسے بعد میں دیکھ لیں گے

پہلے ہمارا مقصد اس گینگ کے لوگوں تک رسائی حاصل کرنا ہے

تم لوگ اپنی تیاری مکمل رکھنا اس باکس میں سبھی ہتھیار موجود ہے

کچھ گیسسز بھی ہے اور ماسک بھی

ارحم کے کہنے پر نبال نے وہ باکس کھولا

ان کو کیسے استعمال کرنا ہے اپنے ہاتھ میں بال نما چیز کو پکڑ کر کہا تو ارحم نے اپنے قدم نبال کی جانب بڑھائے

یہ جو اس پر پن لگی ہوئی ہے اسے کھینچنا ہے جس سے ایک گیس نکلے گی جو سیکنڈز میں اسے سونگھنے والے کو بیہوش کر دے گی

ارحم کے کہنے پر نبال نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا

تمہارے لیے ایک سرپرائز بھی ہے عنان کے کہنے نبال نے سمجھی سے اس کی جانب دیکھا

تو عنان نے روم کی جانب اشارہ کیا

"تمہارے مجرم" دو لفظی جواب دیا تو

نبال کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

اس سے پہلے نبال خوشی سے ارحم کے گلے لگتی عنان نے نامحسوس انداز میں آگے ہو کر اس کا رخ کمرے کی جانب کیا

اپنے والے کا جلاد روپ وہ اکلوتے دیکھ چکا تھی جو کہ بہت نرم مزاج دکھتا تھا

جنونی عنان نے جھرجھری سوچ

اگر اسے کو اس بات کو پتا لگ جاتا تو صرف نبال کی ہی نہیں ارحم کی بھی خیر نہیں تھی---

عنان نے بامشکل مسکراتے ہوئے اپنی سوچ کو چھپایا

عنان نے جوان لوگوں کا حال کیا تھا نبال نے جھرجھری لے کر انہیں دیکھا

اور پھر ٹیبل پر پڑے چاقو کو اٹھایا

تم لوگوں کو یاد ہے اس حادثے میں موجود شخص کے جسم پر کتنا بڑا اور گہرا زخم آیا تھا

نبال کی سرسراتی آواز سن کر انہوں نے روتے ہوئے نہیں میں سر ہلایا

منہ پر بندھی ہوئی پٹی کی وجہ سے دبی دبی آوازیں نکل رہی تھیں

میں آج یاد کرواتی ہوں

ایک آدمی کے کندھے پر چاقو رکھ کر سینے سے گزارتے ہوئے پیٹ تک لائی

اور پھر اسے سر کے بالوں سے کھینچ کر کھڑا کیا

جس کے جسم سے پانی کی طرح خون بہہ رہا تھا

اس کے سر پر تھپڑ کتنی گہری چوٹ آئی ؛ نے اس شخص کو وار دکی سیلنے چتے کھنہ لیلائے

جو درد سے چلا رہا تھا

مگر چیخیں منہ پر لگی پٹی میں ہی دب گئیں

سینہ جیسے دو حصوں میں کر دیا ہو

اور پھر اس شخص کا سر زور سے دیوار میں مارا نا جانے کتنے وار کیے کہ وہ اس درد کو
برداشت نا کرتے ہوئے اپنی جان گنوا چکا
تھا
پھر یہی حال دوسرے کا کیا مگر اس کی سانسیں چل رہی تھیں
اور پھر اسے یونہی تڑپتے ہوئے چھوڑ کر باہر آئی

مانا کہ تم چاروں کو جنگل آنے کا بولا تھا--لیکن شرط ا ر تھی مں نے کہ چڑیلیں
بن کبھی آنا م ار ح نے ان چاروں بہنوں کے کپڑوں پر چوٹ کرتے ہوئے کہا
کیونکہ چاروں نے بلیک پینٹ کے ساتھ بلیک کوٹ اور وائٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی
اور خود کے بارے میں کیا خیال ہے ما ا نے آبرو آچکا م ارحسے
کہا جو خود ریڈ ٹی شرٹ کے ساتھ بلیک کوٹ اور بلیک ہی پینٹ پہنے ہوئے تھا
"میری تو جنگل کی چڑیلوں کے ساتھ رشتے داری ہے نے کہا نے ا نوائیب
کوس ا ار ح نے کندھے آچکا تو ا علان سہ ما کا م ا کی ح پاپت
قہقہ ما گونج

عنابل میرے بیگ میں گیس والی بالز نہیں رکھی تھی : نے اپنگا لیکھ

پوچھ

تو سب نے حیرانگی سے عنان کی طرف دیکھا

حیام سب کے لیے بیگز لے کر آئی تھی جس میں ضرورت کا سامان رکھا تھا

تاکہ اگر وہ آگے پیچھے ہو تو

ان کے پاس اپنی حفاظت کا سارا سامان ہو

نبال کی بات پر حیام نے پیٹھ سے اپنا بیگ اتارا اور مائسہ اور ارحم نے بھی جلدی سے اپنا

بیگ اتار کر دیکھنا شروع کیا

جن میں صرف پسٹلز اور بیلٹس کے علاوہ کچھ اور چیزیں تھیں

صرف حیام کے بیگ میں چند گیس والی بالز تھیں

جبکہ عنان معصومیت سے ان کی طرف دیکھ رہی تھی

عنابل میرا دل تو کر رہا ہے تمہارا گلا دبا دوں جنگلی عورت : نے دانیت پہ

تو عنان کھسیانی ہنسی ہنس دی

عنان جب بم بیگ پیک کر رہی تھی تو رکھی کیوں نہیں بیٹا ارحم نے تاسف

وہ اور بچوں کے ساتھ بھائی میں بور ہو رہی تھی تو میں ان کے ساتھ کھیلنے لگ گئی

ہاکہ ہیں ا: ما رکھتی ہے عنان نے معصومیت سے کہیں آ: ٹا تپٹپہ

تو نبال نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا

وہ کھیلنے والی چیز تھی کیا جو تم کھیلنے لگ گئی عکان گ ٹا:

تو عنان نے دانت پیس کر نبال کو دیکھا

اب بس بھی کرو اور یہ لو ایک ایک رکھ لو اور جہاں زیادہ ضرورت محسوس ہو وہاں ان کا استعمال کرنا حہ نے اپنے گ میں سے نکال کر ان کی جانب بڑھائی

تو نبال اور مائسہ نے اس کے ہاتھ سے تھام لی جبکہ عنان وہی روٹی کل بکہ کھیلنے لگی

پکڑا لوم عنان اب جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا حہ نے زبردستی عکان اپکڑ

میں نے کونسا جان بوجھ کر کیا ہے معصومیت سے کہیں آ: ٹا تپٹپہ ہوئے کہا

تو مائسہ نے اپنی ڈرامے باز بہن کی اداکاری دیکھ کر گہری سانس بھری

پسٹل لوڈ ہے نا تم لوگوں کی ار ح نے قدم بڑھا کہا ئے

جس پر ان چاروں نے اثبات میں سر ہلایا

جھاڑیوں سے ہوتے ہوئے وہ اپنی منزل کی طرف رواں تھے

میپ نکالو حیام ارحم نے پلٹ حمدم سے بولا تو اس نے میپ نکال
کر نیچے زمین پر رکھا
جھڑنے سے پچاس فٹ اور روڈ سے ایک سو اسی فٹ اور ہم لوگ روڈ سائیڈ سے آئیں ہے
اور اب تک ایک سو فٹ تو ہو گیا ہو گا
اب میاید م آگے اسی فٹ تک چلنا ہے حمدم نے میپ پائی ٹلائٹ کیے گئے ٹس پوائنٹ
دکر کہا
تو ان سب نے سمجھنے کے انداز میں ہاں میں سر ہلایا
ایک منٹ بیکیر روازا عکلاک ما کرتھا : ما نے کچھ آپ لک کر
عکی ان سجا : رکرخ
کہا جس پر عنان نے سٹپٹا کر ان چاروں کی جانب دیکھا
عنان کہہ دو کہ تم دروازا لاک کر کہ آئی ہو کیو:
قیصر حیات اور پھپھو کو یا ہیں نے باندھا : حمدم نے جھجھلائے جھجھلائے
نن : مطلب مکر آئی ہلو ب ۔ مری بھکی مور چہین
عنان کے کہنے پر ان چاروں نے سکون کا سانس لیا اور اپنے قدم آگے بڑھائے

افف میں کیسے بھول گئی لیکن سیکیورٹی : وہ بھی تو ا بیہوش تھے کچھ :

ہوتا خود سے بڑبڑاتے عنان نے اپنے قدم ان کے پیچھے لیے

مطلوبہ جگہ پر پہنچ کر انہوں نے ارد گرد دیکھا

یہ وہی جگہ تھی جہاں اس دن حیام آئی تھی

وہی جھونپڑی اور ٹینٹ وہاں موجود تھے

سیونٹی فائیو یہاں ہو رہے ہے کینٹ کہ باہر تو مطلب راستہ اس کے اندر ہے ارحم نے پرسوچ لہجے میں کہا تو ا حم نے اپنے پیر کو قدم ا رکھے

ایٹی ٹم حم نے ایک جوتے پر پاؤں ا ارحم نے نیچے بیٹھ کر جگہ کا جائزہ لینا شروع کیا

اور پھر اپنے بیگ سے باریک چاقو نکال کر اس جگہ کے ارد گرد پھیرنا شروع کیا

تو مٹی سائیڈ پر ہونے لگی جس پر ارحم نے چاقو تھوڑا اندر کو گھسایا تو وہ چھوٹا سا لوہے کا گیٹ اوپر کو ہو گیا

جبکہ عنان لوگ تجسس سے اس جگہ کو دیکھ رہی تھی

دروازا جیسے ہی اوپر کو ہوا نیچے سیڑھیاں دکھائی دی جس پر ارحم نے حیام کی طرف دیکھ کر سر ہلایا اور ان سیڑھیوں سے نیچے جانا شروع کیا

ایسے ہی پھر وہ چاروں اس کے پیچھے نیچے اتری

وہ جیسے ہی نیچے اترے تو وہ جگہ انہیں کسی غفا کی طرح لگی جس میں کئی راستے بنے ہوئے تھے

ہر راستے میں آگ جلا کر روشنی کی گئی تھی

بہت ہی کوئی رومینٹک لوگ ہے یہ تو عنان نے جگگا ئجہ دیتے لہ ہوئے کہا تو مائسہ نے گھور کر اسے دیکھا

یہاں پر چھ راستے ہیں میں پہلے میں تلجا ۔ ہوں ام حیتم دوسرے عثمان

رہے میں جگگہ اوبال ؛اور ئسہ ماتم ان دونوں میں م ارح نے سب رکی ستوں

ف شارہ اگر کہا

تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا

میپ کے حساب سے یہ راستے اختتام پر ایک دروازے پر ختم ہوتے ہیں

جہاں ام ان کا میٹنگ روم ہے ان سب سے گزرتے ہوئے ہمیں وہی جانا ہے حہ نے کہا تو ان سب نے

اپنے قدم آگے بڑھائے

افففف اتنی ٹھنڈ اوپر سے یہ پانی ا نے کپکپاتے ا پنے ق

بڑ

جیسے ہی وہ لوگ ٹینٹ میں داخل ہوئے تو انہیں وہ دروازا کھلا ہوا دکھا

یا تو وہ لوگ اسے بند کرنا بھول گئے یا تو یہاں کوئی اور بھی آیا ہے س نے پلٹ

دکر کہا

جو خود پر سوچ نظروں سے اس جگہ کو دیکھ رہا تھا

کہی حیام تو نہیں---دانیال نے سوچتے ہوئے کہا تو شاہ میر نے اثبات میں سر ہلایا

ہو بھی سکتا ہے کیونکہ یہ پولیس وا آگیا ہے اس کے پس وا آنے کی وجہ

سے ہی وہ ڈیلے

شاہ میر نے اٹھتے ہوئے کہا

تو پولیس والے کے ذکر پر فاطین اور حسام نے جبڑے بھینچے

تو چلو اللہ کا نام لے کر داخل ہو مسی مل ز پھنس جائیں ال دانہ نے

قدم سکیڑ ھیوں جانتا ہے کہا لئے

ان لوگوں نے بھی اثبات میں سر ہلا کر اس کے پیچھے قدم لیے

وہ لوگ بھی ایک ساتھ نہیں گئے ہوگے تو ہم بھی الگ الگ راستوں پر ہی جاتے ہیں

فاطین نے کہہ کر قدم بڑا اور ان سب راکوستوں دیکھنے

میں اس پہلے تم سلام راستے سے فاطمین سر سے جاز

اور داثیالی اور بسام تم اس راستے سے ایک ساتھ جانا سر نے ہاتھ سے ثالثہ

ہلاتے ان سب نے اثبات میں سر یاہلا.

اور اپنے قدم شاہ میر کے بتائیں گئے راستوں کی جانب بڑھائے

سواگت نہیں کروگے ہمارا حر نے مسکرائے تے سایٹھنے پہ کھڑ ز گا کوڈ

جونسوانی آواز سن کر ایک جھٹکے میں اس کی جانب مڑے

ان میں سے ایک حیام کی جانب بڑھا تو حیام نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر کلابازی لگائی تو اس کے دونوں پاؤں سامنے والے کی تھوڑی پر لگے جس سے وہ منہ کے بل نیچے گرا

اپنے دونوں ہاتھوں سے دوسرے شخص کی ٹانگوں کو پکڑ کر نیچا گرایا

اور اپنے جیکٹ میں لگے چاقو کو نکال کر دونوں کی گردنوں پر وار کیا

شور کی آواز سن کر چھوٹے چھوٹے دروازوں سے کچھ لوگ نکل کر باہر آئیں
اس سے پہلے حیام بیگ میں ہاتھ ڈال کر وہ گیس نکالتی انہوں نے حیام پر حملہ شروع کر دیا
ایک شخص نے اپنے ہاتھ میں پکڑی راڈ سے حیام پر وار کرنا چاہا جسے پیچھے کو جھک کر حیام
نے ناکام بنا دیا
اور سیدھے ہو کر اس پر گولی چلائی تو وہ منہ کے بل گر گیا
جب کہ دوسرے شخص نے بھی راڈ اٹھا کر حیام پر وار کرنا چاہا تو حیام نے اپنے
راڈ پکڑ لی اور اپنے دائیں جانب سے آتے شخص کے پیٹ میں ٹانگ مار کر اسے پیچھے کو
دھکا دیا
اور اپنے سامنے کھڑے شخص کی طرف متوجہ ہوئی راڈ پر زور ڈال کر اپنی طرف کیا جس سے
وہ شخص حیام کی طرف کو لڑکھڑایا تو حیام نے اپنے سر سے اس کے سر پر ٹکر ماری ' لڑکھڑا کر پیچھے
گرا
اپنے پیچھے کسی شخص کی موجودگی محسوس کر کہ جیسے ہی پلٹی ایک شخص حیام پر بندوق تانے
کھڑا تھا

ابھی وہ وار کرتا کہ پیچھے سے کسی نے اس کی گردن میں بازو ڈال کر ایک جھٹکا دیا جس کے باعث وہ زمین بوس ہو گیا

اپنے سامنے حسام کو دیکھ حیام کے ہونٹوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا جبکہ حسام خونخوار تیور لیے حیام کی جانب بڑھا

حیام کا بازو شدت سے اپنی گرفت میں لے کر اس کی پیٹھ سے لگا کر اسے خود میں بھینچ لیا

"یہ جو تمہیں مرنے کا شوق ہے نا ایک بار یہاں سے سہی سلامت نکل جائیں پھر اپنے ہاتھوں سے پورا کروں گا لہجے میں غراہٹ لیے کہا

تو حیام نے منہ بسور کر حسام کو دیکھا

"آپ مجھے ماریں گے "معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا تو حسام نے اپنے جبڑے بھینچ کر خود پر ضبط کیا

"ایک بار اور مرنے کی بات کی تو یہاں سے نکلنے کا بھی انتظار نہیں لہجے میں یک بیک۔ لفظ وکھلے تو ا حسام نے اپنا نیچے والا ہونٹ قدرے انتقلے ۔ طرح سے ملا کچ

حیام کی اس حرکت پر حسام نے ناگوار نظروں سے اس کی جانب دیکھا

اور اپنے انگھوٹھے سے اس کا لب آزاد کروایا

پہلے اندر والوں سے نمٹ لوں پھر تمہارا علاج بھی کرتا ہوں حیام کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے تھامیں قدم اندر کی جانب بڑھائے

عنان جس جانب آئی تھی وہ جگہ اسے کوئی جیل ہی لگی

بڑی بڑی سلاخوں کے پیچھے لڑکیوں کے چہروں کو کپڑے سے ڈھانپ کر انہیں قید کیا گیا تھا

ان کی یہ حالت دیکھ عنان نے سختی سے اپنے لب بھینچے

اپنے دونوں ہاتھوں میں پسٹل تھامی اور قدم آگے بڑھائے

عنان کی پریکٹس اتنی اچھی ہوئی تھی کہ وہ دونوں ہاتھوں میں بھی پسٹل تھام کر چلا سکتی تھی جبکہ عنان کی نسبت نبال کراٹو میں بیسٹ تھی

اوئے تیمک کون ہو اسنے نے میں دھمکی اتے لڑکیاں عنان جانبھا توڑ

عنان کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ آئی

"تم لوگوں کے برے کاموں کا انجام ہوں میں "طنزیہ لہجے میں کہہ کر اس شخص کے سر کا نشانہ لگایا

کسی کے گرنے کی آواز سے اگلی سلاخوں سے کچھ لوگ نکل کر باہر آئے

عنان کو وہ بھی اس وقت نشے کی حالت میں دیکھے

وہ تو عنان میں ہمت نہیں تھی کہ وہ ان لڑکیوں کی اجڑی حالت دیکھ پاتی اس لیے اس نے ان کی جانب دیکھے بغیر قدم آگے بڑھائے

کہ وہ پہلے ان شیطانوں کو انجام پر پہنچانا چاہتی تھی

لیکن اب اسے اندازہ ہوا تھا کہ پیچھے رہ جانی سلاخوں میں بھی کچھ لوگ ہوگے شاید وہ بھی ان کی طرح نشے میں دھت تھے کہ عنان کی موجودگی کو محسوس نہیں کر سکے

وہ لڑکھڑاتے ہوئے عنان کی جانب بڑھ رہے تھے جب عنان نے مسکراتے ہوئے اپنے پسٹلز بیلٹ میں لگائی اور قدم ان کی جانب بڑھائے

اس سے پہلے وہ اس پر وار کرتے عنان نے انہیں دھنک کر رکھ دیا

پھر اپنے جیکٹ سے چاقو نکال

کر ان سب کی آنکھوں میں گھسا دیا

"اب دیکھ کہ دکھاؤ اپنی ان غلیظ نظروں سے کسی کو" دانت پیستے ہوئے چلا کر کہا

کہ تبھی اپنی پیچھے گولی چلنے کی آواز پر عنان نے سرعت سے پلٹ کر پیچھے دیکھا

جہاں فاطین نے عنان کے پیچھے کھڑے شخص پر گولی چلائی تھی

فا---سر گوشی سے بھی کم آواز میں فاطین کا نام لیا جس کی آواز شاید عنان کے کانوں میں بھی نہیں پہنچی تھی

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/

جبکہ فاطین کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا

اگر اسے آنے میں دیر ہو جاتی اس سے آگے تو وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا

عنان کو دیکھ کر اپنے بازو وا کیے تو فاطین کا اشارہ سمجھ کر عنان زمین سے اٹھتے ہوئے بھاگنے کے انداز میں فاطین کے گلے آ لگی اپنے دونوں بازو مضبوطی سے فاطین کی گردن میں باندھ لیے

جس پر فاطین نے عنان کو خود میں بھینچ لیا

فاطین الگ ہو کر کا دھڑ

فا کی جان عنان خ میں چیخ شدت سے کہا

تو عنان نے اپنا چہرہ فاطین کی گردن میں چھپا لیا

اپنی گردن پر نمی محسوس کر کہ فاطین نے تڑپ کر عنان کا چہرہ اپنے سامنے کیا

جو سر جھکائے رونے میں مصروف تھی

"آن عنان چ اپنے ہاتھ کی پالیہ

منہ سے استفار کیا تو عنان نے نم پلکیں اٹھا کر فاطین کی طرف دیکھا

اور اس کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹائے

"مایا نے دیتے مجھے بچہ کیوں موقع موسے آستھان جو کلم نے
مجھے اپنے لفظوں سے دی تھی "

عنان کے نم لہجے میں کہنے پر فاطین نے اپنی مٹھیاں بھینچی

"اگر اب تم نے مزید ایسی بکواس کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں آن فاطین نے سرد لہجے
میں کہا تو عنان نے سر جھٹک اپنے قدم بڑھ
کہ تبھی اس کے آگے بڑھتے قدم ساکت ہو گئے جب فاطین نے پیچھے سے اسے اپنے حصار
میں لے کر اپنا چہرہ اس کے بالوں میں چھپایا

"فاطین راجپوت تم پر مرتا ہے آن تمہارے کہے ہوئے موکو گلنے لگا تا سکہ
ہے مخرہ یرے بغ جہیں تا سکہ شدت لہجے میں سرگوشی کرو عنان
کپکپاتے مجبور نے گہ

گردن موڑ کر عنان نے فاطین کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر
لیے اسے ہی دیکھنے میں محو تھا

عنان کے دیکھنے پر ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ آئی جھک کر عنان کے ماتھے پر اپنا لمس
چھوڑا

اور آگے ہو کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما اور قدم آگے کی جانب بڑھائے

کہ تبھی اپنے ہاتھ پر دباؤ محسوس کر کہ پیچھے دیکھا جہاں عنان نم آنکھوں سے اس کی طرف ہی دیکھ رہی

"اور تمہیں کیوں لگتا ہے فاطین راجپوت کہ میں تمہارے بغیر جی لوں گی فاطین ہاتھ جھٹکتے اپنا جبڑا کھینچ

یہ تو ناممکن سی بات تھی کہ وہ اسے اپنی جگہ سے ہلا بھی سکتی مگر اپنی جنگلی بیوی کے لیے فاطین اتنا تو کر ہی سکتا تھا

"میں صرف اپنی صبح کا آغاز اور رات کا اختتام تمہارا چہرہ دیکھ کر نہیں کرنا چاہتی میں وقت تمہیں اپنی آنکھوں کے سامنے تڑپتے ہوئے اسے میرا گل پن کچھ بھی میں تمہارا وقت چاہتی ہوں میں مرنا چاہتی ہوں سمجھے فاطین ٹھیک اپنے ہاتھوں میں بوچتے ہوئے نم لہجے میں کہتی وہ فاطین کو سیدھا اپنے دل میں اترتی محسوس ہوئی

عنان کے بالوں میں اپنا ہاتھ الجھا کر نرمی سے اس کے ہونٹوں کو چھو کر پیچھے ہٹا

"اپنے حصے کا اظہار میں بیڈروم میں کروں گا کیوں کے بعد رہنا مشکل ہو جائے گا مسکراتے لہجے میں تاکہ وہ عنان بھی مسکرا دی نے گہ

تو ابھی چلے فاطین نے اجازت لیتے ہوئے انیدار مکہا تو ا عنان نے مسکراتے
فاطمہ کا ہاتھ بوسہ مضبوطی سے تھاما

نبال اپنے سامنے آنے والوں کو جہنم رسید کرتی آگے بڑھ رہی تھی جب اپنے نام کی پکار پر
پلٹی

اپنے سامنے دانیال اور بسام کو دیکھ کر شدید حیرت ہوئی

نبال کو مکدھر ہے بسام ا نے بے چینی پوچھ ا ; نے ہاتھ کے اشارے
سے ا ا جسے تا پلٹنہ جانا بڑ

جبکہ دانیال سنجیدہ نظروں سے نبال کی طرف دیکھ رہا تھا

اور پھر وہ بھاگنے کے انداز میں نبال کی طرف بڑھا

نبال ابھی کچھ سمجھتی کہ دانیال نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ دائیں جانب کو اپنا جسم ہوا
میں اٹھا کر پیچھے سے آتے شخص کی گردن اپنی ٹانگوں میں دبا کر اسے زمین بوس کیا

جبکہ نبال کو اپنے کندھے ٹوٹتے ہوئے محسوس ہوئے

نبال کو اپنے ہاتھ سے اپنے پیچھے کرتے قدم آگے بڑھائے

اپنے سامنے آنے والوں کے سینوں پر وار کرتا انہیں جہنم رسید کرتا آگے بڑھ رہا تھا

جیسے ہی نبال آگے بڑھنے کی کوشش کرتی تو دانیال اسے گھور کر دیکھتا اور بازو سے کھینچ کر اپنے پیچھے کر دیتا

جس پر نبال گہری سانس بھر کر رہ جاتی

اپنے سامنے ایک معصوم لڑکی کو درندگی کا نشانہ بنتے دیکھ مائسہ کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

بے جان ہوتے جسم کے ساتھ وہ دیوار سے اپنی پشت ٹکا گئی

وہ جیسے ہی یہاں آئی تھی وہاں ایک جھنڈ میں کافی مرد کھڑے تھے

مائسہ کو لگا وہ ان کا مقابلہ نہیں کر پائے گی تو اس نے وہ گیس نما بال وہاں پھینکی

جس کے بعد وہ لوگ سیکنڈز میں ہی ہوش خرد سے بیگانہ ہو گئے

ان کے بیہوش ہونے پر مائسہ آگے بڑھی مگر ان کی گردنوں پر وار کرنا نا بھولی

مگر جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی تو اسے باہر کھڑے ان درندوں کی موجودگی کا اصل مقصد سمجھ آیا

یہ واحد چیز تھی جہاں مائسہ راجپوت خود کو کمزور سمجھتی تھی

قدم جیسے زمین نے جکڑ لیے ہو

مگر وہ درندے بنا مائسہ کی موجودگی پر دیہان دیے اس معصوم کو نوچنے لگے ہوئے تھے کہ تبھی مائسہ کو اپنے چہرے پر کسی کی گرفت محسوس ہوئی مگر وہ اس وقت خود کو اتنا بے جان محسوس کر رہی تھی کہ خود کو چھڑوانے کی ہمت نہیں ہوئی

جب پیچھے موجود وجود نے ایک ہاتھ منہ کر جبکہ دوسرا ہاتھ اس کے پیٹ پر رکھ کر پیچھے کو کھینچ کر دروازے سے باہر نکال کر دیوار سے لگایا

اور خود مائسہ کے سامنے آیا

نیلی آنکھیں اس وقت خوف اور وحشت لیے ہوئے تھیں جبری طرح سے پکڑا ہوا تھا

جسے دیکھ بسام نے سختی سے اپنے لب بھینچے

اندر سے آتی چیخوں پکار کو سن کر بسام نے مائسہ کے کانوں پر ہاتھ رکھنے چاہے جس نے بسام کے ہاتھ جھٹک کر روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

"بسام اسے بچا لو ورنہ میں جگہ ہی۔ بسام اپنے

روتے ہوئے کہا تو بسام نے اثبات میں سر ہلایا

"تو چلو میرے ساتھ" بسام نے اپنا ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا تو مائسہ نے نفی میں سر ہلایا تو بسام نے گھور کر اسے دیکھا

"وہ کمزور لوگ ہیں مائسہ جو اپنی درندگی دکھا کر خود کو طاقتور سمجھ رہے ہیں بہادر ان کا مکروہ ان کے انجام پہنچاو "کا ہاتھ بوطی مضبے اہاتھنے متقام مے و اکی بجانھا بٹے

اپنے سامنے کا منظر دیکھ بسام کو اپنے جسم میں شرارے پھوٹتے محسوس ہوئے

مائسہ کا ہاتھ چھوڑ کر بسام ان کی جانب بڑھا

اور اندھا دھند انہیں مارنے لگا

جبکہ مائسک پہلے تو کچھ دیر بت بنی کھڑی رہی---اپنے حواس مختل ہوتے محسوس ہوئے مگر لڑکی کے کراہنے کی آواز پر چونکی جو زاروقطار چیخ چیخ کر رو رہی تھی اپنا کوٹ اتارے جلدی سے لڑکی کے جسم کو ڈھانپہ

اور بسام کی طرف دیکھا

جس پر ایک شخص پیچھے سے وار کرنے والا تھا

ایک ہی جست میں اس شخص کے پیچھے پہنچ کر چاقو اس کی گردن پر رکھ کر بری طرح وار کیا کہ وہ تڑپتا ہوا نیچے گرا

جبکہ مائسہ اس لڑکی کی جانب متوجہ ہوئی

گلاس میں پانی ڈال کر اس لڑکی کے منہ سے لگایا جسے روتے ہوئے اس نے بامشکل پیا

جبکہ بسام نے اپنا رخ سامنے دیوار کی طرف کر لیا

بھوری آنکھیں اس وقت لہو چھلکانے کو تیار تھیں

مٹھیاں بھینچ کر خود پر ضبط کیا

لڑکی کے روتے روتے جب غنودگی میں جانے لگی تو مائسہ نے اسے ٹھیک کر کہ صوفے پر لٹا

یا

بری طرح سے اپنے لب کچلتے نم آنکھوں سے اس کے معصوم چہرے کو دیکھا اور اپنے

قدم بسام کی جانب بڑھائے جو پیٹھ کیے کھڑا تھا

بسام بوسے کی ہچکی صورتام ا : ا ا نے تڑپ سہ مکی سجا:

رخ کہ

جبسام مائسہ روتے ہوئے اس کے سینے سے آ لگی ا سینے مں چہ پاچھتے جہ

ودخ کاس مالمط دنسے محفوظ کرلیاچہ

جبکہ بسام نے خاموشی سے اپنا حصار مائسہ کے گرد باندھا وہ اس کی کنڈیشن کو سمجھ رہا تھا

اسی لیے بنا کچھ کہے مائسہ کا چہرہ اپنے سامنے کیا اور اس کے آنسوں اپنے لبوں سے چنتے

اسے آنکھوں سے رونے سے منع کیا

"مائے بریو بیوٹی" بسام کی سرگوشی پر مائسہ نے نم پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا

جب بسام نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما اور قدم آگے بڑھائے

وہ سب ایک ساتھ ہی وہ دروازا کھول کر ایک ہال نما جگہ میں داخل ہوئے

جہاں کچھ لڑکیاں ڈانس کرنے میں مصروف تھی اور کچھ لوگ ایک ٹیبل کے ارد گرد موجود کرسیوں پر بیٹھے باتوں میں مصروف تھے

جب ایک دروازے سے ارحم اور شاہ میر دوسرے سے حیام اور حسام اور تیسرے سے فاطین اور عنان داخل ہوئے

کچھ ہی دیر بعد نبال اور دانیال اور پھر مائسہ اور بسام داخل ہوئے

جس پر ڈانس کرتی لڑکیاں رک گئی

عنان نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں باہر نکلنے کا کہا تو وہ لڑکیاں بھاگنے کے انداز میں وہاں سے نکلی

جبکہ وہ لوگ ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مصروف تھے

کچھ غیر معمولی پن محسوس کر کہ جیسے ہی ان لوگوں نے اپنے اطراف میں دیکھا تو چونک کر اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے

ابھی وہ اپنے ہتھیار تھامتے کہ حسام لوگ ان پر ٹوٹ پڑے

حیام جس آدمی کی جانب بڑھتی ابھی وہ اسے ہاتھ بھی نا لگا پاتی کہ حسام صاحب اس کے آگے آجاتے

جسے دیکھ حیام گہری سانس بھر کر رہ جاتی

سالی ہیکٹ راستے سے آدمی نے نبکوں ھوکن سے پکڑ پیچھے کر کھلاتے

ج اپنے سامنے کھڑ شخص درگت بنانے مصروف

کندھوں سے کھینچنے پر نبال لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے ہوئی کہ اسی شخص نے پوری طاقت سے نبال کے چہرے پر تھپڑ جڑا جس کے باعث نبال زمین بوس ہوئی

جبکہ یہ منظر دیکھ دانیال کو اپنے دماغ کی رگیں پھٹتی محسوس ہوئی تن فن کرتا ایک ہی جست میں اس آدمی کی طرف بڑھا جو باہر نکلنے کو پر تول رہا تھا

اس شخص کا بازو اپنے شکنجے میں لے کر پوری طاقت سے گھمایا کے بازو ٹوٹنے پر اس شخص کی دردناک چیخیں گونجیں

"ہاتھ کیسے لگایا" اس شخص کا سر سامنے دیوار میں پوری قوت سے مارتے دانیال نے غراتے ہوئے کہا

اس یا شخص کو جہنم رسید کرنے کے بعد دانہ نے اپنا رخ ان کی طرف کیا جن کے ہونٹ سے خون رس رہا تھا جسے دیکھ دانیال نے با مشکل اپنے اشتعال پر قابو پایا

اور پیچھے مڑ کر اس مرے ہوئے شخص پر پھر سے ٹھوکروں کی بارش کر دی

"اب اگر تم نا ہٹی تو یہ نا ہو حیام کہ انہیں چھوڑ مجھے دو تھپڑ تمہیں لگانے پڑیں

حسام نے دبے دبے لہجے میں غراتے ہوئے حیام سے کہا جو آگے بڑھ کر ان لوگوں پر وار کر چکے تھے کی کوشش کر رہی تھی پیچھے کر رہا تھا

تبھی ارحم کی نظر حیام کا نشانہ لیتے شخص پر پڑی تو ایک ہی جست میں وہ حیام کی طرف بڑھا اپنے پیچھے گولی کی آواز سن اور ارحم کی چیخ سن کر حیام جھٹکے سے مڑی جہاں ارحم نے درد برداشت کرتے اپنے ہونٹ سختی سے بھینچے ہوئے تھے

وہ شخص دوبارا سے گولی چلاتا کہ حیام نے آگے بڑھ کر ارحم کو سائیڈ پر دھکا دیا

اور اس کے سامنے خود کھڑی ہو گئی

لیکن تب تک وہ شخص گولی چلا چکا تھا

جو حیام کے سینے کو چیرتے ہوئے گزری تھی

نیچے گرنے سے پہلے وہ اس شخص پر گولی چلانا نہیں بھولی تھی

حیام کے نیچے گرنے پر ہال میں موت سا سناٹا چھا گیا تھا

حسام راجپوت بے جان ہوتا گھٹنوں کے بل نیچے گرا اپنے سامنے اپنی زندگی کو خون میں لے پت دیکھ جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی

وہ تو اسے کسی شخص کی طرف بڑھنے نہیں دے رہا تھا کہ کہی اسے چھوٹی سی بھی چوٹ نا لگ جائے لیکن وہ خون میں تلت پت سا میرے پر پڑی تھی

سب سے پہلے شاہ میر کو ہوش آیا وہ جلدی سے ارحم کی جانب بڑھا دانہ نے کی طرف آیا اور اسے اپنی بازوؤں میں بھر کر سب جادو لگائی ڑ

میں ڈاکٹر نہیں جائے گا میں لمحہ خوا کتے د گریبان پکڑ نے اپنی سرخ گانزا ہوئی آنکھوں سے فاکی طرف دیکھ دسرد لہجے میں کہا

تو دانیال نے اپنی مٹھیاں بھینچی

"مر جائیں گی وہ" دانیال نے دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا تو حسام نے خونخوار نظروں سے دانیال کو دیکھا

"تو مر جائیں لیکن میل ڈاکٹر نہیں جائیں گا" حسام نے سرد لہجے میں کہا تو فاطین نے گہری سانس لے کر حسام کا ہاتھ ڈاکٹر کے گریبان سے ہٹایا

نہیں جائے گا میل ڈاکٹر --- آٹپ کے ڈ کرکون جیئے بھ فاطین نے ڈاکٹر وہ اش میں سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا کچھ دیر بعد وہاں فی میل ڈکٹر نے سر ہلا کر فاکو طلب کلور آئی سی یو میں لمحہ ہو گئی

جبکہ عنان اپنے گلے لگی روتی ہوئی مائسہ کو چپ کروا رہی تھی

دانیال نے مڑ کر ان تینوں کی طرف دیکھا

"آزمائشیں تھی کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں اذکوہ سے ما بچا:

چ بڑ کر گہرام ز خ دانہ نے نکال طرف

بکھاد س جکے ماپر اتھی ٹی ، بہ ہوتھی

اور وہ ساکت سی زمین پر نظریں ٹکائے بیٹھی ہوئی تھی

دانیال نے اپنے قدم نبال کی جانب بڑھائے اور اس بازو سے پکڑ کر اٹھایا

جبکہ نبال بے جان سے اس کے ساتھ کھینچتی چلی گئی

فاطین کے آفس میں داخل ہو کر نبال کو صوفے پر بٹھا کر دانیال گھٹنوں کے بل اس کے سامنے زمین پر بیٹھ گیا

پر می سے ور چ لہجے میں کارا ا : نے انجان نظر سے دانیال کی طرح د ،

اور پھر اپنے خون سے رنگے ہاتھوں کو

جس پر دانیال نے لب بھینچ کر نبال کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کر لیا

"انشا اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا" نبال کے ہاتھوں کو سہلاتے ہوئے کہا

تو نیال کی آنکھیں پل میں لبالب پانیوں سے بھر گئی گلابی طرح سے کپکپانے لگے

"ہم نے کسی کے ساتھ برا نہیں کیا نا کسی کا برا چاہا تو پھر ہر بار ہم ہی کیوں ہذیانی انداز میں چیخے کہتے

دانہ نے اپنے بھنچے

"اس معاشرے میں کسی عورت کو پسند کی شادی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ تو اپنی زندگی جیتے ہیں لیکن ساری سزائیں تو اولاد کے لیے رہ جاتی ہیں

ہمارے بابا ماما سے شادی کرتے نا ہم اس حال میں ہوتی پہ کہتی

نیال دکانکار ہاتھوں میں دبوچے مدھی ہوئی آواز میں کہتو دانہ نے اپنی سرخ

نیال کے ہر چہرے ٹکائے

وہ کہتی تھی ہم کر بھی لیتے تو ہماری ماں کی طرح ان کی یہ باتیں بچپن بچکانہ

گئیں کی عمر سے پہلے سدھار سمجھا بنہ گئی ہمارے بلکہ تہ رشتہ

سالیسیزلا بلوہ برس کے بعد لوگوں ا جڑ رہیم لوگوں کے لیے اب عذ

بن گیا

نا ہی ہمیں اپنے ماں باپ کا رشتہ یاد آیا کہ تم لوگوں سے جڑا اپنا رشتہ دانہ

دھکا دے کر ہذیانی انداز میں چیختی اپنے بالوں کو نوچنے لگی

جبکہ نبال کی باتوں پر کی دانیال آنسو چھلکانے جدھو گئی

گردن کی رگیں تن کر واضح ہونے لگی

کہ تبھی نبال نے روتے ہوئے اپنے ماتھے پر لگی پٹی کو کھینچ کر اتارا تو پل میں چہرہ خون سے تر ہو گیا

"واٹ دا ہیل"—دانیال ابھی تو جیسے نبال کے پاس. پہلے اس کے م ز خ ہتھ کھ خون ڈاوکنا چا

جبکہ نبال---دانیال کے حصار میں بری طرح سے پھڑپھڑانے لگی

نبال کے دونوں ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لے کر اس کی پشت پر باندھ دیا

اور اس کے زخم پر اپنی ہتھیلی رکھ دی

کہ تبھی چیخوں کی آواز سن کر فاطین اپنے آفس میں داخل ہوا

مگر آگے کا منظر دیکھ اسے اپنے پاؤں تلے سے زمین نکلتی محسوس ہوئی

نبال کا رونا جب ہچکیوں میں بدلا تو دانیال نے نرمی سے اسے اپنے حصار میں لے لیا

"پلیز چلے جاؤ یہاں سے ہم لوگوں کو ہمارے حال پر چھوڑ دو اپنو یہ کھلونے

ل نہ ہے ہم مدا خ ح جاو ہچکیوں سے روی دیال

رہا چول لکھلہان گئی

تبھی فاطین نے آگے بڑھ کر فرسٹ ایڈ باکس نکالا

جبکہ غنودگی میں جاتی نبال کو دانیال نے سختی سے خود میں بھینچ لیا

نبال کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپایا تو نا جانے کتنے آنسو دانیال راجپوت کی آنکھوں سے بہہ کر نبال کے بالوں میں جذب ہو گئے

نرمی سے اسے خود سے پیچھے کر کہ صوفے پر لٹایا اور فاطین کو اس کی بینڈیج کرنے کا اشارہ کیا

ہر گزرتا پل حسام راجپوت کو بے جان کر رہا تھا

آئی سی یو کے دروازے سے سر ٹکائے نا جانے وہ کتنی ہی آنسوں بہا چکا تھا

کہ تبھی کچھ یاد آنے پر اپنے قدم پر ئیر روم کہ طرف بڑھائے

"اے میرے پاک پروردگار

تُو تو بڑا رحم کرنے والا ہے

اپنا زخموں سے چور اور لہولہان ہوا وجود لیے تیرے در پر آیا ہوں مجھ پر رحم کر دے

ے مال ح رکھ دے

تُو تو کن فیکون کا مالک ہے تُو چاہے تو کیا نہیں ممکن متق ا ، رضہ میں رضا ہو مولا

دل روتے ہو ئے

اپنی مدد سے مجھے یا د.

یہ دل اس کے لیے ہجر میں بہت تڑپا ہے مولا بغ ز ا گزاری تھی مں
نے اب اگر سے کچ ہوگلہ ا متیری نکلمت شکرا ناسہ بن جاگا مجھے
مانگنے سلیہیں ہے لیکن ماتیرنگنے تج آتا ہوں
مجھ سے حیام کو مت چھیننا اللہ مں ہیں ی ج سگلوں ہچیوں سے تا روہ کہی سے بھی
مشرسام ت راجیوں لگ رہا تھا

وہ جیسے ہی دعا مانگ کر آئی سی یو کی جانب آیا تو ڈاکٹر کو باہر آتا دیکھ ایک ہی جست میں اس کی جانب بڑھا

ڈا وہسی کہے ی اپ آوپر بقا ا د نے مسکرکیام
کھا
د

آپ اسے معجزہ کہہ لے یا کچھ بھی

آپ جلدکہی سے بتائیں کے ہوا کیا ہے د کاحسام نے دھاٹوتے
ا عنان نے اکھ حسام مدھے کپہ ہاتھ سے حوصلہ دکی کیکی شش
اطمدکلٹر سے ماں اور بچہ دونوں ٹھیک ہے د کہے حکوہ سلا الگا کسی نے
اس کے بے جان وجو میں روح پھونک دی ہو

جبکہ آخری بات پر اس نے ٹھٹھک کر ڈاکٹر کی جانب دیکھا

بچ چہ ٹوٹے لفظ منہ سے ادا ہوتے ا د نے مسکرہات اثبت میں سر یا ہلا.

جی وہ یہ لگ مسٹر حسام یور وائف ازون ویک پریگننٹ ا. ہ معجزہ ہے کہ ما اتنہ خون

ہ جا کنے باوجود ان کے بچے پر کوئی اثر نہیں پڑا ہل : پنجابی میں ں جہ

نکھے او نکچھے "ٹاکٹو نے مسکرا

جبکہ حسام ساکت سا بند دروازے کو دیکھ رہا تھا جبکہ عنان اور مائسہ کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا

انہیں روم میں شفٹ کرنے لگے ہیں ان کے ہوش میں آپنے پ آپ ملاقات مل سکتے

ہڑ اکٹر د نے عنان کی طرف یکھ دکر کہا اور آگے ھ بڑ گہ جکنہ بھی اپنگہ جو پر

ساکت کھڑا تھا

بھائی اپ پا. بلے لے ہلور مل لنہ عنان نے رو ہوتے ئے

ا جہ کلام تہ سکہ ٹا ٹو.

عنان کو پیچھے کر حسام راجپوت ہاسپٹل کے کوریڈور میں سجدہ ریز ہو گیا

"ما نا کر س کا م ر ا جپوت کو اپنے رب سے مانگنے کا ڈھنگ نہیں تھا ا

نوا لا تھا : "

حسام راجپوت نے جب جب اپنی ٹوٹی پھوٹی دعاؤں سے اپنے رب سے کچھ مانگا تھا تو اسے اس سے بڑھ کر نوازا گیا تھا

مائسہ اور عنان نے نم نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھا

حیام اور ارحم کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا

عنان لوگ حیام سے مل کر اب ارحم کے روم میں تھیں

وہ چاہتی تھیں کہ اب حسام اس سے مل لے جو کب سے باہر بیٹھا تھا

۔ جو کر پلٹ جا ۔

اور اب ہمت کر کہ حسام نے اپنے قدم اندر رکھے اپنے پیچھے دروازے کو لاک کرتا وہ کھڑکیوں کی جانب آیا کھڑکیوں شیشوں کو کرتے اپنے حکی سیاہ بالوں

آنکھیں نم تھی مگر ایک خوبصورت سی چمک لیے ہوئے تھی

حیام کے پاس آکر اپنے دونوں ہاتھ اس کے اطراف میں رکھ کر اس کے چہرے پر جھک آیا

ہونٹوں پر نا ختم ہونے والی مسکراہٹ تھی

جھک کر حیام کے ماتھے پر اپنا شدت بھرا لمس چھوڑا دونوں گالوں کو چھو کر نظر نیلے پڑتے ہونٹوں پر گئی

تو جھک کر انہیں نرمی سے چھوا

شکریہ زندگی ؛ لہجے میں کہتے یہ نظر حیام حیام ٹپ

اور ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہوا اور حیام یا کے پاس ٹک گہ

اور پھر اس دن کی طرح بنا کسی چیز کی پرواہ کیے حیام کی شرٹ پیٹ سے سرکائی

نرمی سے اپنے ہاتھ کی پشت پیٹ پر پھیرتے اس احساس کو محسوس کرنا چاہا

جھک کر نرمی سے اپنے ہونٹ حیام کے پیٹ پر ثبت کر دیے

اپنے پیٹ پر کھینچتا ہوا لمس محسوس کر کہ حیام نے اپنی آ

کچھ دیر تو غائب دماغی سے وہ چھت کو گھورتی رہی پھر نظریں خود پر جھکے وجود پر گئی

تو ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر حسام کے بالوں میں الجھا دیا

جس پر حسام نے چہرہ اٹھا کر حیام کی طرف دیکھا

عنان لوگوں نے ابھی حیام کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا

وہ چاہتی تھی کہ یہ بات اسے حسام بتائیں

نرمی سے حیام کا ہاتھ تھام کر اس پر اپنے ہونٹ رکھے

اور مسکراتی نظروں سے حیام کو دیکھا

"مجھے تو لگا تھا مجھ سے ناراض ہو گے مگر یہاں تو موصوف مسکرا رہے ہیں" حیام کے کہنے پر

حسام کا دلکش قہقہہ گونجا

"موصوف اپنی پیاری سی بیٹی کے آنے کی خوشی میں اس کی پیاری سے ماما کو معاف کر

رہے ہیں" حیام کی ناک دباتے ہوئے کہا تو حیام نے حیران نظروں سے حسام کی جانب

دیکھا

آنکھیں پل میں لبالب پانیوں سے بھر گئیں

حسام پ آکب ی ی ا لفظ منہ سے ادا ہوئے تو حسام لگے حیرانگی

سے حیام کی جانب دیکھا وہ صرف حسام کی بیٹی تو نہیں ہو گی

کک سے ثا س آ نے ی ابا نکہ ہ چ ہاتھوں میں پھ پھوں

ٹ پھوں رو لگی نے

جس کے باعث سینے پر لگے سٹیچز پر کھینچاؤ پڑنے لگا مگر یہاں پرواہ کسے تھی

حیام کی بات پر حسام کا دل چاہا قہقہے لگائیں مگر اس کی کنڈیشن کے پیش نظر جلدی سے اس

کے چہرے سے ہاتھ ہٹائیں

"ہمارا وہی ہوتا ہے جو حیام چاہتا ہے" حیام نے اپنی پلکیں
جانبے ی یقیسے یکھا دتو ا نے مسکرائتے اثیہ مس یاہلا.

"تمہیں اپنا آپ ادھورا لگتا تھا نا دیکھو آج تم مکمل ہوگئی اور میں بھی" حیام کے رخسار پر
اپنا انگھوٹھا پھیرتے ہوئے کہا
اور جھک کر حیام کو اپنے حصار میں لے لیا

"اب میں تمہارے منہ سے کوئی فضول بات نا سنو ان آنکھوں میں آنسو نہ
د ورنہ پیس آگا یمس ساتھے حسام نے سخت لہجے میں کہا تو حیام
نے مسکراتے ہوئے اس کے چہرے کی جانب دیکھا
جواب اٹھ کر حیام کو نرمی سے ایک سائیڈ پر کر کہ اس کے ساتھ نیم دراز ہوگیا تھا
اپنا ایک ہاتھ حیام کے پیٹ پر رکھے جبکہ دوسرا اس کے سر کے نیچے رکھے حیام کے
سر چکے دیکھنے میں محو تھا جو پھر سے غنودگی میں جا رہی تھی
جھک کر اپنے لب شدت سے حیام کے گال پر ثبت کیے
اور اسے دیکھتے دیکھتے خود بھی نیند کی وادیوں میں گم ہوگیا

میں ٹھیک ہوں نبال تم جا کر ریسٹ کرو ارحم نے نبال کو دیکھا جس کی رنگت میں زردی گھلی ہوئی تھی

ارحم کے کہنے پر مائسہ اور عنان نے بھی اس کی جانب دیکھا

جاؤ نبال فاطین کے آفس میں جا کر ریسٹ کر لو تھوڑی دیر تک ۔ مایا ملور مسکرائی سے کپڑے لیے جاتے ہوئے کہے عنان کے کہنے پر نبال نے اثبات میں سر ہلایا۔

اور کمرے سے نکلتی چلی گئی

ابھی اسے آفس میں آئے کچھ دیر ہی ہوئی تھی کہ کھٹ پٹ کی آواز پر نبال نے آنکھیں کھولیں

تو نظریں اپنے سامنے سرخ انگارا آنکھیں لیے دانیال سے ٹکرائی جو ٹیبل پر کھانے کا سامان رکھ رہا تھا

"یہ کھانا کھا لو میں جلدی سے آفس سے نکلا تھا ۔ پھر لے آیا ہوں اسے کھا لو

۔ مکمل کر لو نبال کی جان کی ذمہ داری ہے

"مجھے بھوک نہیں" تین لفظی جواب دے کر نبال نے رخ موڑ لیا

جبکہ نبال کے لہجے پر دانیال نے سختی سے اپنے لب بھینچے اور ٹرے تھامیں نبال کے سر پر کھڑا ہوا

بازو سے تھام کر نبال کو ایک ہی جھٹکے میں بٹھایا اور خود اس کی پشت پر بیٹھ کر ٹرے نبال کی گود میں رکھی

"میرا دماغ پہلے ہی تمہاری بکواس سن کر بہت گرم ہے فضول نخرہ چھوڑ پانچ منٹ ملے تمہیں خاموش کرو ورنہ میں تمہیں خاموش کرنے میں پانچ منٹ بھی نہیں لگاؤں گا--

اور پھر تمہارا دور جانے کا خواب اچھی سے پورا ہو جائے گا اہانت بھرے لہجے میں کہا۔ لفظ چبا چبا کر ادا کیا کہ

تو نبال کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی

دانیال کے ڈر سے نبال نے بنا چوں چرا کیے کھانا شروع کر دیا کیونکہ اس بات کا اسے بعد میں احساس ہوا کہ وہ اسے کیا کچھ کہہ چکی تھی

مانا کہ اس وقت وہ ہوش میں نہیں تھیں لیکن پھر بھی طرح اس سے دور جانے کی

نبال کو کھانا کھاتے دیکھ دانیال نے اس کے بال گردن سے ہٹا کر وہاں اپنا دہکتا لمس چھوڑا

جس پر نبال کے ہاتھ بری طرح سے کپکپائے

نبال کے پیٹ پر گرفت بڑھاتے اسے سختی سے خود میں بھینچ لیا

دا نی اشپکنخہ تےپڑ ٹوہیو تبان ر

"ڈوگینٹ یوڈئیر مسسز دانیال راجپوت ابھی لکھتو ، ملس بالکنی لحاظ

ہین کرگاوہم اس وقھیب ہبال : کے کان کی لو کو دانتوں میں دبا کر چھوڑے

کہا تو نبال کو اپنے پورے وجود میں سرد لہر سرائیت کرتی محسوس ہوئی

نبال کی گود سے ٹرے پکڑ کر نیچے رکھی---اور ایک ہی جھٹکے میں نبال کو صوفے پر گرا کر اس پر جھک آیا

اپنے لب نبال کے لبوں پر رکھ کر پوری شدت سے اس کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھا دیں

دانیال کی شدت پر نبال نے اس کا کالر تھامنا چاہا تو دانیال نے ایسا نا کرنے دیا

نبال کے دونوں ہاتھ اپنی سخت گرفت میں لے کر سر کے اوپر لاک کر دیے

جبکہ ایک ہاتھ نبال کی کمر میں حائل کر کہ اسے خود میں بھینچ لیا

دانیال کی شدت پر نبال کو اپنے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس ہوا

جبکہ دانیال بنا نبال کے بگڑتے تنفس کی پرواہ کیے اس کے ہونٹوں پر شدت سے جھکا

رہا طرقہ طرہ قبال کی سولی کو ود خ میں ا ملی آگ کو پر سکون کر لیا چ

حیام اور ارحم کے بارے میں جیسے ہی رضوان صاحب کو پتہ چلا تو وہ فردوس بیگم اور اختر صاحب کے ساتھ پاکستان لوٹ آئیں

آکر انہوں نے رخصتی تب تک ڈیلے کر دی جب تک حیام کی طبیعت ٹھیک نہیں ہو جاتی

جبکہ فردوس بیگم نے -چار و لڑکوں کے رخصتی تک گھر آنے پر پابندی لگا دی تھی

جس پر بسام اور فاطین نے رونی شکلیں بنا کر مائسہ اور عنان کو دیکھا

جبکہ دانیال سنجیدہ تاثرات چہرے پر سجائیں ان کی باتیں سنتا رہا

مگر حسام راجپوت کو کون روک سکتا تھا

بات صرف اس کی بیوی کی نہیں اس کے ہونے والے بچے کی بھی تھی

فردوس بیگم کی لاکھ گھوریوں کے باوجود وہ رضوان صاحب کو کہہ چکا تھا کہ وہ روز حیام سے ملنے آیا کرے گا

اگر ان کو یا نانی کو کوئی مسئلہ ہے تو اس کی بیوی کو ابھی اس کے ساتھ رخصت کر دے وہ بہت اچھے سے اس کا خیال رکھ لے گا

جس پر رضوان صاحب شش و پنج میں مبتلا ہو گئے

اور پھر اسے گھر آنے کی اجازت دے دی جبکہ فردوس بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ حسام کی فراٹے بھرتی زبان کو کاٹ دیتی

"عجیب بے شرم لڑکیں ہیں متق ا رضوان نے چن چکر سے ا منہ پھٹ بے شرم ما دیجھے ہں ور ضر تیرے گکی سزا ہے" دوفرس بیگم نے ہاتھ ا ہکتے

تو رضوان صاحب نے تاسف سے سر ہلایا

آج سے پانچ سال پہلے اپنے پیٹ میں ہوتے شدید درد کی وجہ سے حیام ہاسپٹل چیک اپ کے لیے گئی

اس حادثے کے بعد اکثر اس کے پیٹ میں درد رہتا تھا جو کبھی کبھی شدت اختیار کر جاتا تھا تو وہاں اس کی ملاقات ایک نئی ڈاکٹر سے ہوئی

ان کی عمر پچاس کے لگ بھگ تھی مگر وہ لگتی نہیں تھی

حیام سے ان کی کافی اچھی دوستی ہو گئی وہ پاکستان میں کافی سالوں بعد آئی تھی

جب حیام نے انہیں اپنا مسئلہ بتایا تو انہوں نے اس کے کچھ ٹیسٹس کروائے

حیام کروانا تو نہیں چاہتی تھی لوگوں سے منہ کون چھپائے بار بار میں
نہیں سن سکتی تھی

لیکن ان کے بار بار اصرار پر کروا لیے

جس کے بعد انہوں نے حیام کو سرجری کا بولا ان کا کہنا تھا سرجری ہونے کے بعد وہ ماں بن سکتی ہیں

مگر حیام کا سرجری کو دل نہیں مان رہا تھا تو پھر انہوں نے اس کا میڈیسن کا پروسیجر سٹارٹ کیا

اور پچھلے پانچ سال سے حیام بنا کسی کو بتائیں وہ میڈیسنز لے رہی تھی

ان میڈیسنز کو لینے کے دوران بھی انہوں نے حیام کے کچھ ٹیسٹس کروائے تھے جن میں امپرومنٹ شو ہوئی تھی اور چانسز ایٹی سے بڑھ چکے تھے

مگر حیام کو ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ ماں بننے والی ہے ابھی وہ انہیں خیالوں میں گم تھی کہ دروازا کھلنے کی آواز پر چونکی

جہاں سے حسام مسکراتے ہوئے داخل ہو رہا تھا

ہاتھ میں تھامیں بیگ کو ٹیبل پر رکھا

اور قدم حیام کی جانب بڑھائے جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تھی

"سکون نہیں ہے نا تمہیں "—حیام نے پیچھے سے احتیاط میں پیتے لہجے میں گوشی کی

تو حیام نے اپنی آنکھیں موند کر سر حسام کے سینے سے ٹکا دیا

"میرا سکون تو آپ ہیں "حیام کے اتنے خوبصورت اظہار پر حسام کو اپنے رگ و پے میں سکون سرائیت کرتا محسوس ہوا

حیام کی گردن سے بال ہٹا کر نرمی سے اپنا لمس وہاں چھوڑا

اور اسے بانہوں میں بھر کھاقدمے بیڈ کی جانب بڑ

حیام کو نرمی سے بیڈ پر لٹا کر فرسٹ ایڈ باکس لے کر آیا جسے دیکھ حیام نے منہ بسورا

میں مار چکی ہوں پٹی چینج حسام حہ نے جھجھلاتے ا نے گھور کر سے

د'

"تو پھر کیا ہوا میں دوبارا کر دیتا ہوں "کندھے آچکا کر حیام کی شرٹ کے بٹن کھول کر اسے کندھے سے ایک سائیڈ کو کھسکایا

اور جھک کر زخم پر اپنا دہکتا لمس رکھا

جب کی حیام نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لیں

ڈریسنگ کرنے کے بعد اپنے ہاتھ کی پشت زخم کے ارد گرد پھیری تو حیام نے کپکپاتے ہاتھوں سے حسام کا ہاتھ تھام لیا جس پر حسام نے جھک کر اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا

فرسٹ ایڈ باکس رکھ کہ ہینڈواش کرکہ حسام واپس آیا تو حیام اٹھ کر بیٹھ چکی تھی
جبکہ حسام ٹیبل پر پڑے بیگ کو اٹھا کر بیڈ پر حیام کے پاس آیا
اسیامیں کیا ہے حہ نے تجسس پوچھ ا شنگرفی لبوں ڈلکس مسکراہٹ

حیام کھسک کر تھوڑی آگے ہوئی تو حسام اس کے ساتھ بیٹھ گیا اور بیگ
جیسے ہی بیگ کھلا تو حیام کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھی
کیونکہ بیگ طرح طرح کی چاکلیٹس سے بھرا ہوا تھا پیزا اور چاکلیٹ آئیس کریم بھی تھی
حیام کے چہرے پر کھلی مسکراہٹ دیکھ حسام نے اسے اپنے حصار میں لے
کندھے پر اپنا
"تمہاری اس کھڑوس نانی کے ہوتے یہ سب اس کمرے تک لانا کسی محاظ کو سر کرنے
سے کم نہیں تھا" حسام نے منہ بسور کر کہا
تو حیام نے گردن موڑ کر حسام کو دیکھا جس کی گرم سانسوں کی تپش حیام کو اپنی گردن پر
محسوس ہو رہی تھی
اپنا بایاں ہاتھ حسام کے چہرے پر رکھا تو ہلکی بیرڈ کی چبھن محسوس کرکہ ہونٹوں پر دلکش
مسکراہٹ رقص کرنے لگی

جبکہ حسام مخمور نگاہوں سے حیام کو دیکھنے میں محو تھا کہ تبھی حیام نے اپنے لب حسام کے لبوں پر رکھ دیے

ابھی وہ کچھ سمجھتا کہ میڈم کھانے کی طرف متوجہ ہو چکی تھی

حسام نے سر جھٹک کر سر تکیے پر ٹکایا اور حیام کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا جو پیزا کھاتے ہوئے اس کی ذات کو مکمل طور پر فراموش کر چکی تھی

آج کل حیام کا آئس کریم پیزا اور چاکلیٹس کھانے کو دل کرتا تھا جس پر فردوس بیگم نے بری طرح سے اسے ڈانٹا تھا

مگر رات کو نیند سے اٹھ کر جب وہ ہچکیوں سے رونے لگی تو حسام کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

سب پرہیزوں کو آگ میں جھونک کر وہ آج سب لے آیا

گولی لگنے کی وجہ سے ڈاکٹر نے کچھ پرہیز بتائیں تھے

جسے حسام خود سختی سے حیام کو فولو کروا رہا تھا

مگر وہ اسے دیکھی پیچیتا تھکلے لیے ترستا ہوا بھی ؛

اور اب تو ویسے بھی بیس دن ہو گئے تھے

اسٹیچز بھی کھل چکے تھے

تو پھر کیوں وہ اپنی بیوی اور ہونے والی بیٹی کو ان چیزوں کے لیے ترستا ہوا دیکھتا

حیام کو پیزا چٹ کرنے کے بعد آئس کریم کھاتے دیکھ حسام نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا بیگ کو پکڑ کر بیڈ سے نیچے رکھا

اور آئس کریم کھاتی ہوئی حیام کا بازو پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا تو وہ کٹی ہوئی ڈال کہ طرح حسام کی بانہوں میں آسمائی

چمچ میں بھری آئس کریم حسام کی شرٹ کو خراب کر گئی

تو حیام نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے حسام کو دیکھا

حیام کو پیچھے کر کہ شرٹ اتار کر صوفے پر اچھالی اور آئس کریم حیام سے زبردستی پکڑ کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی

"جب کھانے ہی نہیں دینی تھی تو لانے والا احسان بھی کیوں کیا" گلابی پھولے ہوئے گالوں کو غصے سے لال کرتی حسام کو گھورتے ہوئے بولی تو حسام کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

ماشاءاللہ سے بہت کھا چکی ہو تم حیام---حسام نے گھورتے ہوئے کہا تو حیام نے منہ بسور کر اسے دیکھا

تو حسام نے تاسف سے اپنا سر ہلایا

حیام کی کمر میں بازو حائل کر کہ اسے نرمی سے بیڈ پر لٹایا

"کھاتے ہوئے معصوم شوہر کا تو بھولے سے بھی خیال نہیں آیا" حیام کے چہرے پر اپنے ہاتھ کی پشت پھیرتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہا

تو حیام کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی

گلابی گالوں میں پل میں گلال بکھرا تو حسام نے جھک کر شدت سے اپنے لب حیام کے گالوں پر ثبت کیے

ہاتھ بڑھا کر آئس کریم کو اپنے انگلی پر لگایا تو حیام نے نے حیرانگی سے حسام کی جانب دیکھا جو شوخ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"ناؤ اٹس مائے ٹرن وائفی" آنکھ دبا کر کہتا وہ حیام کو کپکپانے پر مجبور کر گیا

ابھی حیام خود کو بچانے کے لیے کچھ کرتی کہ حسام نے اس کے ہونٹوں پر آئس کریم رکھ کر ان پر جھک آیا

شدت سے حیام کے ہونٹوں کی خنکی کو محسوس کرتے راجپوت مدہوس ہو لگا نے

حیام کے بگڑتے تنفس کو محسوس کر کہ اپنے منہ زور جزبات پر بندھ باندھ کر پیچھے ہٹا اور سر حیام کے سر سے ٹکا دیا

دھونکنی کی مانند چلتی دونوں کی سانسیں ایک دوسرے سے الجھ رہی تھی

مسکراتی نظروں سے حیام کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا

اپنا ہونٹ دانتوں تلے دبا کر انگھوٹھے کو حیام کے نم ہونٹوں پر پھیرا تو حیام نے سخت نظروں سے حسام کو گھورا

"کیا" حیام کے گھورنے پر ابرو آچکا کر حسام نے اسے دیکھا

"اتنے دوانوں سے تمہاری طبیعت کا خیال کر کہ دور ہی تھا نا اتنوق ' بنہے

میرہاھے کنہ آپکھاورپھوام حکو سمکھجھنے ع موقیے یربغ اپہنم نر گریف من یامکی

کلاتھلیام بیڈسر کے اوپر پن

اور اس کی گردن پر جھک آیا

حیام کی گردن پر گہری سانس بھر کر اس کی خوشبو کو اپنی روح میں بسانے کی کوشش کی تو حیام کو اپنے وجود کا سارا خون اپنے چہرے پر سمٹتا محسوس ہوا

اپنی گردن پر حسام کا شدت بھرا دہکتا لمس محسوس کر کہ حیام نے کپکپاتے ہوئے اپنے ہاتھ آزاد کروا کر حسام کے کندھوں پر ٹکا دیے

جبکہ حسام نے اپنا ایک ہاتھ حیام کی کمر پر ٹکا کر دوسرا اس کے بالوں میں الجھا کر نرمی سے انہیں سہلانے لگا

ایک دم سے کروٹ بدل کر حیام کو اپنے سینے پر کیا اور اپنا سر حیام کے سر سے ٹکا دیا

"اب اور جاؤ حیام آ کر کی طرف نا دیکھ ہیں پھر میں ح طرح سے
کھلاتوں ا تمہیں اعوگا اضی ذو معنی لہجے مکہاتو ا حہ نے منہ موڑ

گردن میں چہرہ چھپا کر اپنا حصار اس کے گرد بنا:

حسام نے ہاتھ بڑھا کر ٹیبل سے ریموٹ اٹھا کر لائٹس آف کی
پاؤں کی مدد سے کمفرٹر کھینچ کر اپنے اور حیام کے اوپر دے کر آنکھیں موندلی
حیام نے اندھیرے میں حسام کے چہرے کی طرف دیکھا--جو آنکھیں موندیں سو رہا تھا
اپنے دونوں ہاتھ حسام کے سینے پر رکھ کر اس کے چہرے پر جھکی
حسام کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے تو حسام نے اپنی گرفت حیام کی کمر پر مضبوط کر دی
حسام کے چہرے پر جا بجا اپنا لمس چھوڑتے اپنے ہونٹ حسام کے ہونٹوں پر رکھے
مگر حسام کو ہنوز آنکھیں بند کیے دیکھ حیام منہ بسور کر پیچھے ہٹی تو حسام نے دانتوں تلے
اپنا لب دبایا
کہ تبھی تھوڑی دیر بعد حسام کو اپنی گردن پر حیام کے ہونٹوں کا لمس محسوس ہوا تو تاسف
سے سر جھٹکا
"تم کیوں الٹی سیدھی حرکتیں کر کہ اپنی نازک جان کو مشکل میں ڈالنا چاہتی ہو" حسام کہ
سرسراتی آواز کانوں میں گونجی تو حیام نے بری طرح سے اپنے لب کچل ڈالے

جبکہ کمر پر حسام کی رینگتی انگلیوں کے لمس کو محسوس کر کہ جان پر بن آئی
ہاتھ پیچھے کر کہ حسام کے ہاتھ تھامنے چاہے جس پر حسام نے اپنی گرفت سخت کر دی
"اب کیا مسئلہ ہے میں نے اعتراض کیا تھا تمہارے چھونے سخت لہجے میں کہا
حیام کی آنکھیں پل میں نم ہوئی
"میں نے ایسے تو نہیں کیا تھا"—نم لہجے میں کہا تو شنگرفی لبوں پر مسکراہٹ
رینہ گئی
"تو پھر کیسے کیا تھا"شوخ لہجے میں کہہ کر ہونٹ دانتوں تلے دبا لیا
حسام پلیز سوئے نا مجھ سے باتیں کریں مجھے نیند نہیں آرہی"حسام کے شرٹ لیس سینے پر
اپنی مخروطی انگلیوں کو پھیرتے نم لہجے میں فرمائش کی
"لیکن جو میری نیند کا فائدہ اٹھا کر تم کر رہی تھی وہ باتیں تو نہیں تھی آپکا اور
بڑھا بڑکر سائیڈ پیمپ اون کیا
نظریں حیام کی گرے نم آنکھوں سے ٹکرائی تو حسام نے جھک کر ان پر اپنا لمس چھوڑا
"بتاؤ کیا باتیں کرنی ہیں"—تنگ کرکا ارنے تو ی مگر مسکراتے
حکی
کھیں شی خسے مکچ
جنہیں دیکھ حسام راجپوت کو اپنے رگ و پے میں سکون سرائیت کرتا محسوس ہوا

اور پھر ساری رات حیام کو اپنے حصار میں لیے حسام راجپوت اس کی بے سر و پیر باتیں دلجمعی سے سنتا رہا

اس دوران حسام راجپوت کی منمانیاں بھی جاری تھی جس پر حیام خاموش ہو جاتی اور گھور کر حسام کو دیکھتی

حسام کچھ دیر تو اس کی گھوریوں کو نظر انداز کرتا

لیکن جیسے ہی اس کی آنکھیں نم ہوتی اپنے بو قا' جیڑ مد بنہ ھ باندھتا

اس کی جانب متوجہ ہو جاتا

پھر صبح پانچ بجے کے قریب حیام تو سو گئی اسے نرمی سے تکیے پر لٹا کر حسام وضو کرنے چلا گیا

نماز ادا کرنے کے بعد واپس بیڈ پر آ گیا

موبائل پر الارم سیٹ کیا کیونکہ صبح آفس بھی جانا تھا اور پھر

حیام کو اپنے حصار میں لے کر آنکھیں موند

حیام اور ارحم کو ہاسپٹل بھیجنے کے بعد بسام اور شاہ میر نے وہاں موجود لڑکیوں کو شاہ میر کے سیکرٹ ہاسپٹل پہنچایا

جہاں وہ اپنے کسی کیس میں زخمی ہوئی لڑکیوں یا بچوں کو لاتا تھا

انہیں ہاسپٹل میں چھوڑنے کے

بعد وہ گینگ کے زخمی لوگوں کو لیے شاہ میر کے بیسمنٹ میں آئیں

جہاں ان سے یہ معلومات ملی کہ میٹینگ ہونے سے پہلے ان کی موبائل پر ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں ہوتی تھی

میٹینگ کا ایک ٹائم مقرر ہے

اور ہر کوئی اس وقت اس دن وہاں موجود ہوتا تھا

اور ان کا صفیہ بیگم اور قیصر حیات سے بھی کوئی رابطہ نہیں تھا

وہ بس لوگوں کے کہنے پر لوگوں--دوسروں کا قتل یا اغوا کرتے تھے

لیکن وہ کس کا قتل کر رہے ہیں کیوں کروا رہے اس بات سے انہیں کوئی سروکار نہیں تھا

انہیں بس پیسوں سے مطلب ہوتا تھا

اتنے سالوں سے ساتھ کام کرنے کے باوجود وہ ایک دوسرے کی ذاتی زندگی کے بارے میں نہیں جانتے تھے

قیصر حیات ایک بزنس مین ہے یہ بات تو عام لوگوں کو بھی پتا تھی تو ہمیں بھی معلوم ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں

اتنے دن مصروفیت میں بسام کو مائسہ سے بات کرنے کا موقع ہی نہیں ملا

اور جس دن وہ آیا اس دن فردوس بیگم نے نکال دیا

اب پائپ سے چڑھتے وہ مائسہ کے ٹیرس میں داخل ہوا

اور جیسے ہی کمرے میں آیا

اسے مائسہ کہی نا دکھی

لیکن واشروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی جس سے بسام نے اندازہ لگایا کہ شاید وہ شاور لے رہی ہو

دبیس منٹ ملنے تو ا آدھا گھنٹہ گیا مشلول سہ آوا آرہی تھی

"مائسہ یار کتنا ٹائم اور لگاؤ گی" بسام نے جھنجھلاتے ہوئے دروازے پر دستک دے کر کہا

وہ اسے دیکھنے کے لیے تڑپ رہا تھا اور وہ میڈم باہر نکلنے کا نام تک نہیں لے رہی تھی

"پانچ منٹ میں تم باہر نا نکلی تو میں اندر آرہا ہوں" بسام نے لہجے کو حتی الامکان سنجیدہ رکھتے ہوئے کہا کیونکہ مائسہ کو تنگ کرنے کا سوچ آنکھیں شوخی سے چمک رہی تھی

مگر پانچ منٹ گزرنے کے بعد بھی مائسہ کی کوئی آواز نہیں آئی تو بسام کو فکر لاحق ہوئی

پھر ایک بھی سیکنڈ ضائع کیے بغیر دروازے کے ہینڈل کو گھمایا تو اندازہ ہوا کہ دروازا لاک نہیں تھا

بسام جیسے ہی اندر داخل ہوا واشروم میں اندھیرا تھا جسے دیکھ بسام کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

اس دن والا واقعہ یاد آیا تو اپنی غفلت پر خود کو شوٹ کرنے کا دل کیا

بھوری آنکھیں پل میں لال انگارا ہوئی ہاتھوں سے ٹٹول کر لائٹ آن کی نظر جیسے ہی شاور سے نیچے بیٹھی ساکت سی مائسہ پر گئی تو بسام کو لگا کسی نے اس کا دل اپنے پاؤں تلے کچل دیا ہو

ایک ہی جست میں مائسہ کے قریب پہنچ کر ہاتھ مار کر شاور بند کیا اور مائسہ کو خود میں بھینچ لیا جو ٹھنڈ سے بری طرح سے کپکپا رہی تھی گلابی بھرے بھرے ہونٹ اس وقت نیلے پر گئے تھے

مائسہ کو بانہوں میں بھرے جلدی سے بیڈ پر لا کر لٹایا اور کبرڈ سے اس کے کپڑے اور ٹاول لے کر آیا

لائٹ آف کر کہ بنا کسی ہچکچاہٹ کے گیلے لباس کو مائسہ کے وجود سے جدا کر کہ اسے کپڑے پہنا کر لایٹ اون کی اور اس کے گیلے بالوں پر ٹاول لپیٹا

اس سب کے دوران بھی ہونٹ سختی سے آپس میں پیوست

کمرے سے باہر جا کر ارد گرد نگاہ دوڑائی جب کوئی نظر نہیں آیا تو جلدی سے نیچے اتر کر کچن میں داخل ہوا

نیم گرم دودھ کر کہ اس میں مائسہ کا فیورٹ چاکلیٹ سیرپ ڈالا

اور فریج میں رکھا رشین سیلڈ بھی ٹرے میں رکھا

اور قدم کمرے کی جانب بڑھائے

جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا تو نظر مائسہ کے کپکپاتے وجود پر گئی

دروازا لاک کر کہ

مائسہ رہ کے پاکس سہیا ماکو ٹھڈیا ود خاس کی پشت ملکی

پشت اپنے سینے مں بھینچ لہ

دودھ کا گلاس زبردستی مائسہ کے لبوں پر لگایا جب تک اس نے ختم نہیں کر دیا بسام نے سختی سے اسے ویسے ہی تھامیں رکھا

دودھ ختم ہونے پر بسام نے سیلڈ آگے کیا جس پر مائسہ نے کپکپاتے ہاتھوں سے اسے پیچھے کر کہا اپنہ رہخام چبسام سینے مں پلھہ لہ

بسام نے لب بھینچ کر سیلڈ ٹیبل پر رکھا اور مائسہ کو سختی سے خود میں بھینچ لیا

"واٹ از دس نون سنس مائسہ" دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا تو مائسہ کی ہچکی بندھ گئی

"میرا خیال تو چاہ رہا ہے تمہارا حشر بگاڑ دوں نہ دیکھا جائے ۔ ۔ ۔ نے آج سخت لہجہ اپنانے سوچ

جب تک وہ نرمی سے کام لیتا رہے گا شاید تب تک وہ اس حادثے سے کبھی نکل ہی نا پائیں

"تمہارے ساتھ کچھ نہیں ہوا تھا نے بسام راکو چوٹ مارکے اس م غصے بلچہ لہ تھجے تمہارے سامنے بشرمندہ ہوسنے ما بچہ لنکا بسام ۔ راکھچوں س ندہ شرمندہ نہ ہوکوہ ڈاہیرکی تحقیظ نکرسکا

تو پھر تم خود کو تکلیف دے کر اس رب کی کیوں ناشکری آزمائش میں ڈالو ۔

عزہ کے ساتھ ال نبھی ۔ دیکھا : مارکے بال اپنی مٹھی میں کر چہرہ چ اپنے رہے کے روبرو ا غر کر کہا تو ، کی کھیر پل ۔ میں ہوئی

جبکہ مائسہ نے تڑپتے پلوٹے بسام کے ہاتھ اپنے بالوں سے ہٹا کر چہرہ اس کی گردن میں چھپا لیا

"میں ناشکری نہیں ہوں بسام" روتے ہوئے کہا تو بسام نے اپنی گرفت مائسہ کے گرد سخت کر دی

"میں ہوبابا سے ناراض تھی بسام انہوں نے اپنی کوئی بات کہی تھی اور نے بھی اپنی ماں
و یا کہی تھی متی چھوٹی : کہ ہم ان سے کم تھا
ہم ہماری پے باپ کی زمہ داری تھی حفاظت کرنا ان کا فرض تھا مگر ہوں انہوں نے
گھر کے باہر کھڑے چوکیدار کی حفاظت چھوڑ کر کمرے میں بند کر لیا
انہیں پتا تھا میں گھر میں اکیلی ہوتی ہوں اجنبی لوگ ٹیچر آنٹی تب روم سے
نہ آتے لیکن انہیں تو اپنے غم سے فرصت نہیں تھی

"اولاد کی عزت اور جان کی حفاظت ماں باپ کی زمہ داری ہوتی ہے نا کہ گھر کہ باہر کھڑے
چوکیدار کی"

میں بہت کوشش کرتی ہوں بھولنے کی مگر نہیں بھلا پاتی بسام گھٹنے لگے
ہے ہچکیوں سے رونے بسام راجپوت دل کو پا تڑپ گئی

اپنے ہاتھوں میں مائسہ کا چہرہ بھر کر سامنے کیا
اور نرمی سے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے

"لیکن آج کے بعد تمہیں وہ سب کبھی یاد نہیں آئے گا یہ وعدہ ہے بسام راجپوت کا
راجپوت شدتیں خوشیاں تمہاری

سوکچھ صرف ھ مجتک قہ می نرسے سلکو بیڈ ٹالکر ی پہ نظر تلدا کر

ئیے ، اپور اہلتچھنہ ماکے ارد گھکلیے

بسام کے چوڑے مضبوط سینے تلے مائسہ کو اپنا آپ دبتا ہوا محسوس ہوا

کہ تبھی بسام نے نرمی سے مائسہ کی انگیوں میں اپنی انگلیاں الجھا کر سر کہ اوپر بیڈ پہ پن کر دی

اپنی مخمد جرسے سرخ پڑی نظیئسہ ماکے ہر چہے ٹکای

اپنے چہرے پر بسام کی دہکتی سانسوں اور تپش دیتی نظروں کو محسوس کر کہ مائسہ نے اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر انہیں تر کیا

پلکیں اٹھائیں ، نظر بسام ، نظر سے ٹکرائی ،

جو آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا مائسہ کے دیکھنے پر عنابی ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ آئی

اور پھر شدت سے مائسہ کے ہونٹوں پر جھک آیا

گلاب کی پنکھڑیوں کی مانند ہونٹوں کی نرماہٹ کو پوری شدت سے محسوس کرتے بسام راجپوت پل میں بہکنے لگا

اپنے وجود پر جا بجا بسام کے پر تپش ہاتھوں کا لمس محسوس کر کہ مائسہ کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

اپنے ہاتھ بسام کی پشت پر مضبوطی سے باندھ دیے

مائسہ کے نرم گرم لمس میں بسام راجپوت مکمل طور پر گم ہو چکا تھا

جب مائسہ کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی تو بسام کی کمر پر مکے برسائے جسے محسوس کر کہ بسام مسکراتے ہوئے پیچھے ہٹا

اور اپنا سر مائسہ کے سر سے ٹکا دیا

جو گہرے گہرے سانس لیتی اپنی بے ترتیب ہوئی سانسوں کو ہموار کرنے کی کوشش کر رہی تھی

ابھی بسام پھر سے جھکتا مائسہ نے اپنی ہتھیلی اس کے ہونٹوں پر رکھ دی جس پر بسام نے شدت سے اپنا لمس چھوڑ کر سوالیہ نظروں سے مائسہ کی جانب دیکھا

"مجھے ڈر لگ رہا ہے بسام ا ٹھہ خسہ تے پڑ ٹوہ کوتہ گرکہا تو ، ، نے جھک

نرسے اس کے ملتجے ا لمس ا چھوڑ

"مجھ پر یقین ہے نا زندگی مکا تھوڑ تلے ، اپنہ شکی دگلی ارگھ ہڑھ کا چ

اوپر کرتے ہوئے کہا تو مائسہ نے سر اثبات میں ہلایا

تو بسام نے اس کی تھوڑی پر شدت سے اپنا لمس چھوڑا

"تو پھر اس بات پر بھی یقین رکھو کہ بسام راجپوت کبھی بھی تمہیں تکلیف نہیں پہنچائے گا" سسکی تیز، چ سانا میں سرگوشی کہا تو ا ما کان لو سے گردن تک سرخ گئی

خود کو بسام کی جان لیوا قربت سے آزاد محسوس کر کہ مائسہ ایک جھٹکے میں اٹھی تو نظریں بسام کی پشت سے ٹکرائی

جو کبرڈ سے مائسہ کا مفلر نکال رہا تھا

بسام کے ارادے جان کر مائسہ کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی ابھی وہ فرار کا کوئی راستہ ڈھونڈتی کہ بسام مسکراتے ہوئے اس کے قریب آیا

"بسام پل ۔ ا ما ؛ کریں" مائسہ نے منمناتے ا ا نے اسے احتیاط ملی لہ

تو مائسہ نے اپنے ہاتھ بسام کے سینے پر رکھ دیے

"ٹھیک ہے ایسے نہیں کرتے ا خسے بتاؤ کہ یسے کہ کرے شوخ نظر سہ ما کے ڈلکش نقیوس ملر بجھا کر کہا تو مائسہ نے روہانسی شکل بنا کر بسام کو کھا

"آج تو فرار نا ممکن ہے جانِ من آج حرام راجپوت دے وکی گھریئیوں

رویچ اترکالنده تا رکھے اور تمہارے وجہ کے ڈر ہمکے لیے

خہ کرکائیہ مکی کھوڑپٹی ' بالکر سے بیڈ دھکا دیا اور خود اس پر جھک یا گہ

مائسہ کے کندھے سے شرٹ ہٹا کر اپنا دہکتا لمس وہاں چھوڑا

مائسہ نے بسام کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کرنا چاہا تو بسام نے انہیں اپنی سخت گرفت میں لے کر سینے سے ہٹا کر اپنی پشت پر باندھ دیا

مائسہ کی گردن پر جا بجا اپنا لمس چھوڑتے ماکے ودوکی گہرائیوں مں وڈبتے ،

راجپوت کے ود وکو یر تسخ کرملا چ گہ

کمرے کی معنی خیز خاموشی میں دونوں کی سانسوں کا رقص جاری تھا

بسام راجپوت کی شدتوں پر کبھی مائسہ کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوتی اور کبھی دھونکنی کی مانند چلتی ہوئی جس پر بسام راجپوت اپنی سانسیں ہنستے ہوئے اسے

بے بس کر دیتا

ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھا کر ٹائم دیکھا تو صبح کے پانچ بج رہے تھے

موبائل واپس رکھ کر نظریں اپنے سینے پر گئی

جہاں اس کی کل کائنات اس کی شدتیں برداشت کر کہ اب نڈھال سی بکھری حالت میں
بسام کے سینے میں سمٹ کر سو رہی تھی چپر بسام ا ان گنگ ز:
تھے

مائسہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے بسام نے نرمی سے اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا اور
مائسہ کو شدت سے خود میں بھینچ لیا

"آج مائسہ راجپوت مکمل طور پر بسام راجپوت کی ہو کر اس کی خوشبو اور رنگ میں رنگ چکی
تھی اس بات کا ہ انہ سلام ا رکا چھوٹھ کھیوں آنسے ٹتی پھوشی خاوملک چ
با آسیانی لگا. ج سنگھا آتج ا شا. ا راکوچھوب نینہ آنا نا ممکن نظر
سل احیپلنے مس ہی کلا اپنوں کے معصوم چپر مر ک تھی وولنھای اتنہ
نر بہکے بعد ا ہوتا تھے " تشتھے

گہری سانس بھر کر بسام نے مائسہ کو تکیے پر لٹایا اور خود اس کے سینے پر سر رکھ کر اسے خود
میں بھینچتے آنکھیں موند کر سونے کی کوشش کی

ڈاکٹر فاطین کہا ہے عنان آج اتنے دنوں بعد فاطین سے ملنے آئی تھی
گھر تو نانی ہٹلر بنی ہوئی تھی اور فارم ہاؤس جانے کا اسے وقت نہیں ملا

مگر آج اس کا شو جلدی ختم ہو گیا تھا
اپنا ڈریس اس نے پہلے ہی گاڑی میں رکھا تھا

ہاسپٹل فاطین سے ملنے آئی مگر وہ اپنے آفس میں نہیں تھا
پاس سے گزرتی نرس کو روک کر فاطین کے بارے میں استفسار کیا
میم ڈاکٹر فاطین کے ساتھ
بڑ گئی
مگر ڈاکٹر کرن کا سن کر عنان کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی
اس دن تو ٹینشن میں اسے
تن فن کرتی وہ وارڈ کی طرف بڑھی مگر اسے فاطین وہاں بھی کہی دکھائی نا دیا
آنکھوں میں جیسے مرچیں سی بھرنے لگی
"شوہر کہا ہے میرا" سامنے سے گزرتے ڈاکٹر کے آگے دیوار بن کر کھڑی ہوتی دبے دبے لہجے میں غرائی تو بچارا ڈاکٹر گڑبڑا گیا

جج ی جھجھتے کہتا پہ آکلشوہر کو ہے اکھلا ہے ڈاکٹر د نے گربڑا اپنے
سامنے کپڑگل. عوکوت حیرسی یکھتے دجوایب دتو عنان نے اپنے مولنیس پہ
"ڈاکٹر فاطین کہا ہے "ایک ایک لفظ چبا کر ادا کیا تو ڈاکٹر نے سکون کا سانس لیا
"اچھا تو ڈاکٹر فاطین ا د کر کے ساتھ کینٹین ہاں بھی-ڈاکٹر نے مسکرا کر
ا عنان نے اسے سلپر یدھیکا د.
اور ڈاکٹر کو جب تک شوہر والی بات سمجھ آئی وہ جاتی ہوئی عنان کی پشت کو حیرت سے دیکھنے لگا

عنان جیسے ہی کینٹین میں داخل ہوئی تو اسے فاطین اپنی طرف پیٹھ کیے بیٹھا نظر آیا اور سامنے ہی مسکراتی ہوئی وہ ڈاکٹر
عنان کا دل کیا یا تو اس ڈاکٹر کی آنکھیں پھوڑ دے ۔ اور اپنا سر پھاڑ لے
"اب تم مجھے بتاؤ میں کسے جلاؤ تمہیں یا اس چڑیل کو اپنے دو ہاتھ کے درمیان
ھ فاکی طرف ہرہ چکیے دبے لہجے مکہا تو ا فاطین نے حیرسے عکون
ھا د.
جبکہ ڈاکٹر کرن اس افتاد پر حق دق سی عنان کی پیٹھ کو دیکھ رہی تھی

کیونکہ عنان کے اس طرح سے جھکنے پر وہ فاطین کو نہیں دیکھ سکتی تھی

"آن ی اپنہ حیرت پر قابو پا کر فاطین محبت سے چور لہجے میں پکارا اور اس کے گال پر ہاتھ رکھنا چاہا

جسے لطنان گلی نے بری طرح سے جھٹک دیا جن پن اپل ، مں ہوئی

یک اہی ٹکے جھیہ مں وہاں سے پھے یچ تی یا ہر گلتی نہ لی چ گئی

جبکہ فاطین کچھ دیر تو ساکت سا بیٹھا رہا اور پھر اٹھ کر عنان کے پیچھے بھاگا

عنان جو دروازا کھول کر گاڑی میں بیٹھنے لگی تھی فاطین نے بازو سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا اور دروازا بند کر کہ عنان کی پشت اس سے ٹکا دی

"کیا ہوا ہے کیوں رہی" ا اپنہ بلایتں ی گاپڑ ٹکا جبکہ دلایتں عنان کے چہرے اور گردن کے درمیان رکھتے ہوئے فکرمندی سے استفسار کیا

"اب تک زندہ کیوں ہوں کیوں نہ گلی سے لیے ور رہی ہوں" پھاڑ کھانے انداز میں ملا چ ا فاطین نے سخت فظ سے عنان کو گھورا

جب کہ آنکھوں سے بھل بھل آنسو بہہ رہے تھے

فاطین نے اپنے جبڑے بھینچ کر خود پر ضبط کیا ورنہ اس عورت کا چلہ ا دن میں ہی فاطین گل د

نرمی سے عنان کے آنسو چہرے سے صاف کر کہ اسے اپنے حصار میں لیا

"کیا ہوا ہے آن کیوں کر رہی سی ا حرکتیں۔ جن کی مجھے سمجھ ہیں آتی فاطین ت ا عنان کے صبر غ گئی

ایک ہی جھٹکے میں اسے خود سے دور کیا جس پر فاطین نے مٹھیاں بھینچ کر اپنا غصہ ضبط کیا

"بالکل میری حرکتوں فضول میں بھی فضول بالکل تمہیں کبھی سمجھ آئی ہی ہیں۔ نا آنی ہے یا کہ تاپہ

د کی نن باتیں سمجھ آجائیں جو آنکھیں پٹپٹا کر تم سے باتیں کر رہی تھی چ آخر میں فاطین کل نہ تا کڑا کڑ کر کا م کھینچ کا دا یا کتو ا

فاطین نے با مشکل اپنی مسکراہٹ روکی

فاطین کو مسکراہٹ چھپاتے دیکھ عنان جھٹکے سے پلٹ کر گاڑی میں بیٹھی ابھی وہ دروازا بند کرتی کہ فاطین نے عنان کو دوسری سیٹ پر کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر سیٹ بیلٹ باندھی

اور گاڑی پارکنگ سے نکال کر روڈ پر ڈالی

نظریں گھما کر عنان کی طرف دیکھا جو سو سو کرنے میں مصروف تھی

ہاتھ بڑھا کر عنان کا ہاتھ تھامنا چاہا جسے اس نے جھٹک دیا جس پر فاطین نے زور سے اسٹیرنگ پر اپنا ہاتھ مارا

"ایک ہی بار تمہیں میری بات کیوں سمجھ نہیں آتی آن کتابامع منیاکہے لیکن تکار

دھستی دہوشیر ۔ دھاڑلیے ا غرگرکہاتو ا عنان نے نم نظرے اکی

یکھا د،

جو لہو رنگ آنکھیں سڑک پر جمائے ہوئے تھا تیز تیز چلتی سانسیں اس کے شدید غصے کو واضح کر رہی تھی

کہ کچھ ہی پل بعد عنان نے فاطین کا ہاتھ ہٹا کر اس کی گود میں بیٹھ کر چہرہ اس کی گردن میں چھپا لیا

جبکہ یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ فاطین ساکت ہو گیا

اپنی گردن پر عنان کے نرم ہونٹوں کا لمس محسوس کر کہ فاطین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

"فا--- محبت سے چور لہجے میں سرگوشی کی تو فاطین نے سر جھکا کر خود میں چھپتی اپنی بیوی کو دیکھا

نرمی سے عنان کے ماتھے پر لمس

جی جانِ فا لہجے میں سرگوشی ا عنان نے اپنی گرفت سخت کر دی

"اس ڈاکٹر کو ہاسپٹل سے نکال دو عکس سرگوشی فاطین کا مار خ

تاسف سے اپنی بیوی کو دیکھا

جواب اس کی شرٹ کے بٹنوں سے کھیلنے میں مصروف تھی

"جو حکم فا کی جان مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عنان کے ہونٹوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ آئی

"اگر فاطین راجپوت کی بیوی اس ڈاکٹر کو پسند نہیں کرتی اور نہیں چاہتی تھی کہ وہ اس کے شوہر کبھی بھی اردگرد دکھے تو فاطین راجپوت کیسے اس کے خلاف جا سکتا تھا

تھرڈ پرکن وجہ سے اپنی کی وجہ ٹینشن مس ہاں : کر تا حلکہ ا پنے تو

بد گمانی نظر میں کر تا سکتا---اسلیے بتا کچھ ابی کر دی د ا

ہاسپٹ مس بھیج سکتا اس کے لیے شکل مسہیں بہتر کام "

فاطین کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ اوپر کو ہو کر فاطین کے ہونٹوں کو نرمی سے چھوا

"افف جان لینے کا ارادہ ہے کیا" گاڑی کو ایٹومیٹک موڈ پر کر کہ اپنا حصار عنان کے گرد تنگ کرتے ہوئے کہا تو عنان نے اپنی سرخ آنکھوں سے فاطین کی جانب دیکھا

"ایک منٹ رکو تم اتنی جلدی مان کیسے گئے

دوا پینے --- عنان کی بات فاطین دماغ سے اٹھتی بھی آنسو

عنان بھی

وہ بھیجنے تو والا تھا مگر عنان کی سوچ فاطین نے اپنی سوچ بھیجی

"سوچ سمجھ کر بولا کرو آن ورنہ ابھی اٹھے فر بھرا مار میں سے بھتا

بوسلے توبہ تنہ لہجے مکس کریک ا سلپرائیڈ گاڑو کی

"میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ میری باتیں تو فضول لگنی عنان مزگل فشانی کرنی

فاطین شدت چپر ھک ج آیا

جس سے عنان کی فراٹے بھرتی زبان تالوں سے چپک گئی

"اب بولو گی کچھ فضول "نرمی سے پیچھے ہو کر اپنا سر عنان کے سر سے ٹکا کر کہا

"مجھے بھوک لگی ہے فا ج کل بہت بھوک لگ رہی ہوں ہے ف پیب

لرتا ف میں موٹی ہو جاؤ تمہاری لگوں مجھے بائ میں

اٹھ گھ میرا روکا تا کرے ہچکیوں سے روکا ہی سسا میں

فاطین ساکرک گئی

"وہ موٹی ہو جائے گی اس بات کو لے کر اتنا انسیکور فیل کر رہی تھی فاطین کا دل کیا اپنا سر کسی دیوار میں مار کے

کیا ہوا آن طبیعیت زیادہ خراب ہے کیا فاطین نے گاڑی ڈرا عنان

ھ دکر کر ف منسے سلا یتفہ کہ

جو اس کے کندھے پر سر ٹکائے رونے میں مصروف تھی

"نہیں میں بور ہو رہی تھی اسی لیے رونا شروع کر دیا"---دانت پیس کر جواب دیا تو فاطین نے اپنی مسکراہٹ چھپائی

"کھانا تو تم نے کھا لیا ہے تو اب ہاسپٹل چلتے ہیں اپنی چ پ ابھی کر وا لیا ور

متنک ۔ پیشنہ د، لگا عنان کی مدکھے کے گردا اپنہ وار

یلا ھے کو تے ئے ہا تو عنان نے خا تو تی میں سے سر ہلا دیا

کیو نکہ ب ق طبیعت تو اسے بھی ٹھیک نہیں لگ رہی تھی ا بکی ہنی ہمت

یں ہو رہی تھی

تھوڑی دیر میں ہاسپٹل پہنچ کر فاطین نے گاڑی پارک کی اور عنان کا ہاتھ تھامے اندر داخل ہوا

"تم سب کو بتاؤ گے کہ میں تمہاری بیوی ہوں" فاطین کے کان میں سرگوشی کی تو اس بچارے نے گہری سانس بھر کر اثبات میں سر ہلایا

"یہ جو تم بنا چوں چرا کیے میری بات مان لیتے ہو ثریا کہ کہا کرتے ہیں نا محبت ہو جاتی ہے

ہاں تم تو مومن ظہیر عنان نے آنکھ ماری فاکو فاطین اسی ہو گیا کہ

تم آج کل سچ میں بہت فضول بول رہی ہو آن فاطین نے رخ عنان کی طرف کر کہ گھور

عنان نے کندھے اچکا

"ڈاکٹر کر میں کسی فی میل ڈاکٹر آپ مجھے بھیج دیجیے اپنا کلینک چیک اپ کروانے روانی میں منہ سے نکلتے ڈاکٹر کر کے نام دانتوں تلے

اور ایک چور نظر عنان پر ڈالی جو کسی سارا دھیان فاطین کے ہاتھ میں موجود اپنے پیپر پر تھا

شکر کا سانس لے کر پھر کسی ڈاکٹر کا نام نہیں لیا بلکہ فی میل کہہ دیا اگر وہ نام لے لیتا تو عنان اس کے پیچھے پڑ جاتا پھر ایک دن فاطین کا ہاسپٹل سپیشل میل ہاسپٹل کے نام جا۔ "جہاں عنان میڈم نے کسی فی میل کو ٹکنے نہیں دینا تھا

جبکہ ریسپشن پر کھڑی نرس منہ کھولے اپنے سینیر ڈاکٹر اور اس کی بیوی کو دیکھ رہی تھی اور اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا تو فاطین اس کی ہونکوں جیسی شکل دیکھ کر عنان کا ہاتھ تھامے میں اپنے آفس داخل

"تم یہاں بیٹھو آن میں آتا ہوں کہہ کر اپنے چیمبر کی طرف بڑھ گیا عنان کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے نرم لہجے میں کہا تو عنان نے سر اثبات میں ہلا دیا

عنان کے اتنی شرافت سے بات مان جانے پر فاطین نے اپنی مسکراہٹ روکی نہ محاذ نہیں کھڑا کرنا چاہتا تھا کہ وہ فاطین کی ہاں میں ہاں ملاتی ایک فرمانبردار معصوم بیوی لگ رہی ہے اور پھر اتنا تعاون عنان کی بصورت چپراسی گیا

اپنے آفس سے ڈاکٹر کرن کو نکلتے دیکھ فاطین کا دل کیا اپنا سر سچ میں کسی دیوار میں مار کے کاش وہ نام لے کر ہی کسی اور ڈاکٹر کا کہہ دیتا

گہری سانس بھر کر ڈاکٹر کرن کو اگنور کرتا آفس میں داخل ہو گیا

یہ کافی روڈ تو لگا مگر رکتا تو عنان نے اس کا سر پھاڑ دینا تھا

فاطین جیسے ہی اندر داخل ہوا تو عنان کو خونخوار نظروں سے خود کو گھورتے ہوئے پایا

"میں نے جان بوجھ کر نہیں بلایا تھا اس ڈاکٹر کو فاطین نے اپنی صفائی پیش کی

جب عنان نے ٹیبل پر پڑی ہر چیز اپنے ہاتھ میں پکڑتے اس پر اچھالنی شروع کر دی

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے فا چھوڑ ۔ میں تمہیں فاطکیی یبقر آپ انس کے سینے مکے برساتے ہوئے کہا تو فاطین نے زبردستی نانین کے ہاتھوں کو قابو کر کہ پشت پر لگایا

"اب کیا مجھے کر دیا میں نے قبتایا دکبوھر میں دوزخ ہی سزا کے لیے

جھکا یا دکگاو فاظین نے جھکلاتے

عنان نے اپنا سر اس کے سینے سے ٹکا دیا

جس پر فاطین نے گہری سانس بھری

"چیخنے چلانے لڑنے کا اختتام ہمیشہ یہی ہوتا تھا اخگلے لیگنے تلوتھا دبانے

میں ۔ "—اچطار عنانکے گردھ باکز ی تھوڑی کے سر پر ٹکای

"اب اوگلے نو ماہ تک بنا چوں چرا کیے میرے موڈ سونگز برداشت کرو گے میری بھوک نخرے سب کچ اپنا تھوڑ فاطکیی سینے مٹکا مسکراوں نظر سے اتیکھتے د

تھے فاطین نے خوشگوار حیرت عنکی طرف یکھاد

"یہ مطلب آن کک کہ ی سچ ۔ میں -- خوشی سے فاطین کو اپنا آپ ہواؤں میں محسوس ہو رہا تھا

بنا عنان کو سمجھنے کا موقع دیے اسے اپنے بانہوں میں بھر کر گھومنے لگا

جب کہ عنان کی خوبصورت ہنسی کی کھلکلاہٹ فاطین کو اپنے دل میں اترتی محسوس ہوئی
عنان کو نیچے اتار کر اپنا ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کر جبکہ دوسرا اس کے چہرے اور
گردن کے درمیان رکھا

"میرے پاس لفظ نہیں ہے آن جس میں اپنی خوشی کو بیان کر سکوں وقت
بھی کر رہا ہے کہ لوگوں کی خوشی سے چیخ چیخ کر بتاؤں مبلپ بولنے والا ہوں رونے
بھی کر رہا ہے ایسا الگ ہی ہے جیسے جیسے بچپن کو واپس آ رہا ہے

ہمیشہ ان کے ساتھ رہیں گے آن ہم اللہ سے دعا کرو گا ں مجھی ہنسنے والا کو
کی طرح جی چھوڑ کر جاؤں نہ تمہیں جانے دوں گا اپنی عنان کے
سر سے ٹکرا دھے رو ہوئے لہجے میں کہتے عنان کھیں ہنسی نکریا گہ

"میں اب تھک گئی ہوں ابو گھما سے اتنی ہی چا رہے ہیں
مجھے فاطین کا دیہان بٹانے کو کہا تو اس کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی
نرمی سے جھک کر عنان کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا

اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما
محبت سے لبریز نظریں عنان کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں
جس پر عنان نے سرخ پڑتے اپنے چہرے کا رخ بدل لیا

"چلو اب تو نانی مجھے بھی نہیں روک سکے گی کچھ آپنے فاطین نے قہقہہ لگایا تو
عنان نے گھور کر دیکھا

با مشکل خود کی ہنسی پر قابو پایا آنکھیں ابھی بھی مسکرا رہی تھی جس پر عنان نے تاسف سے سر ہلایا

"چلو تمہیں گھر ڈراپ کر دوں کچھ کھا کر آرام کرنا۔ عنان ہر جگہ ہوتی آوارہ
لٹ کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا تو

عنان نے فاطین کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے جھکایا

جس پر فاطین نے مسکراتے ہوئے اپنا چہرہ عنان کی طرف جھکا دیا

فاطین کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑ کر مسکراتے ہوئے پیچھے ہٹی

"کچھ کھائے بغیر نہیں گئی ہے مجھے اسٹے میں ہی کچھ کھا کر جائیں گے " فاطین

کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے کہا تو فاطین نے اثبات میں سر ہلایا

راستے میں عنان کو کھانا کھلا کر اور کچھ اس کے لیے پیک کروایا

اور پھر اسے راجپوت مینشن چھوڑ کر دانیال کے فارم ہاؤس کا رخ کیا

یہ کیا ہے "---دانیال نے حیرت سے اتنی مٹھائی دیکھ کر فاطین سے استفسار کیا

کچھ دن پہلے یہی ڈھیر مٹھائی اور کھانے کا حسام نے لگایا تھا

جسے بسام اور دانیال غریبوں میں بانٹ کر آئے ساتھ لیکن فاطین کیوں لا اکی ھ سمجھ ہیں آئی تھی

"کوئی مشکل سرجری کامیاب ہوگئی ہوگی ڈاکٹر صاحب کی ا نے مسکرائے تے ابطرف کھسکائے تے

تو فاطین نے کینہ توز نظروں سے اسے گھورا

"پروموشن ہوگیا ہے میرا" فاطین نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر آگے کو جھکتے ہوئے کہا تو دانیال نے آبرو آچکا کر اسے دیکھا

ہاتھ سے مٹھائی پیچھے کھسکائی اپنے کہنیاں ٹیبل پر رکھ کر صوفے سے لگائی

"پہلی دفعہ سن رہا ہوں ہاسپٹل اوکے بھی پروموشن بھی اس کے اپنے ٹرانسپلانٹ میں یال دانہ نے طنزیہ لہجے میں کہا تو فاطین نے دانت پیس کر

"جاب کی بات میں نے کی ہی نہیں ریسرچ میں پروموشن بات کر رہا ہوں" فاطین نے دانت پیس کر کہا اور دانیال کی ٹانگیں ٹیبل سے ہٹنے کے انداز میں نیچے کی اور خود اس کے سامنے بیٹھ گیا

"یہ رشتوں میں پرموشن والا لاء کب ایجاد ہوا آگتا پہ کچا اس لاء کے بارے
میں" بسام نے پہلے سوالہ لہجے میں فاطمین پھا پوچھ دا:
اکرتفسار کیا تو دانیال نے نفی میں سر ہلایا سکریٹ کس لے کر ما اپنر صوفے
تپشت د.

"نہ لاء کو پتہ ہوگا ا نے ڈرامائی انداز میں کہا ل بکامبر ؛ ملالا ہاچ ا دانہ نے
جھٹلاتے اکھ س کا ئل موبا، چھین سامنے صوفے لا اچ

"عمر میں چھوٹی ہے مگر رشتے میں تم سے بڑی ہے آئیے بال بکام ؛ ؛
لہ بکھی بلاوگے ورینہ قہ مابنہ دوگی متہاسراد لہجے مکہاتو ا فاطین نے
زور سے ٹیبل ہاتھ ا

وہ جو اپنی خوشی بتانے کو بے چین تھا ان کے ڈرامے ہی ختم نہیں ہو رہے

"فکر مت کرو یہ لاء تم پر بھی اپلائے ہو جائے گا جگا تہ پہ رشتوں میں پرموشن
کیسے ہوتے ہیں لیکن سے پہلے وں کیسے لگا گہ ائب بنے والا
ہے" — فاطمین وشی خسے چلانے ا دوا یہ سی یکھتے در ہے اوپھر
سمجھ آپنے اس کے اوپر کود پڑے
جبکہ فاطین ٹیبل سے نیچے گرا تو وہ دونوں بھی اس کے ساتھ

یاہووو. مین سرور بے کی چاچ بچے لا ہوسام ا چ کہنے یال نے

اسے پڑ دھیکا د.

"حسامیال کے آگے میری چلتی نہیں مگر تمہارے بے بی کا نام میں رکھوگا دانہ نے

فاکاطین چ ہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے کہا

تو فاطین نے خوشی سے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا

کہ تبھی دانیال تالی بجاتے یہ بھول گیا کہ اس کے ہاتھوں کے درمیان فاطین کا چہرہ ہے

اپنے چہرے کے دونوں طرف ایک ساتھ پڑنے والے تھپڑ پر فاطین کو اپنے کان سن

ہوتے محسوس ہوئے

"ابے اپنی لے مں نے اپنے بچے قلقاریاں ز ی سقُو ا

کوالاتھا" یال اکو نیچے ٹپک سیپنے بیٹھ کیلک ز

تو بسام کا فلک شگاف قہقہہ گونجا

"بچے کی قلقاریاں نہیں --- عکی ان گا یمیال ہے جا ذ بچوں کے فیڈر کون بدلے

گا میرے پھلوہڑ ذ بچوں ند کون چیچ گا سلام ا نے صوپڑتے لیہقہ

اہلاتے ا دلکا بھی بے تہ ساخہ ہہ قہقہ ماگونجا

جس پر فاطین نے اسے پھر سے ایک مکہ جڑ دیا

"بکواس بند کرو دونوں"۔ فاطین نے دانت پیستے چلاتے ہوئے کہا تو وہ دونوں اور اونچی آواز میں قہقہے لگانے لگے

"فاہ میری کمر میں درد ہے بچوں کو آپ سلا دیں ذمیر ٹا کھہ کھا دلنے ما چ

دانہ نے منہ کے ڈیرلی بہ کہا تے ا فاطین

گکہ اپا اپنے۔ نو لے

"تم کیوں چاہ رہے ہو دانیال کہ میں تمہیں بی کا لال پرا ما بنہ دوں فاطین

نے آبرو آچکا طنزیہ لہجے مکہا تو ا دکی سی ہکو یگ

جبکہ دانیال کی فق شکل دیکھ بسام کے قہقہے پھر سے ابل پڑیں

"اور تم کیوں چاہتے ہو بسام کہ میں جا کر نانی سے کہوں کہ وہ رات مائسہ کے کمرے میں سویا کرے یا اس کے ٹیرس کے دروازے کو لاک کر دیں اپنہ عزت کی کھوں

دائیں پ ا جدا نے وں نظر سے یکھتے دہ کہا ئے

تو پل میں بسام کے چہرے کا رنگ اڑا جس پر فاطین اور دانیال کے قہقہے لاونج کی فضا میں گونجیلی جس پر بسام اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گہ

کیا بات تھی عنان جو تم نے میری نیند خراب کی : نے جماتے لہوئے عنان
ا و ؟

خود حیام کے گرد اپنا حصار باندھ کر اس کے کندھے پر سر ٹکا کر بیٹھی ہوئی تھی

"عنایام پہلے بلینکٹ اوپر کرو ٹھنڈ لگ رہی ہے مجھے ح نے ٹھنڈے پکپھوتے ئے

کہا تو عنان نے منہ بسور کر ان کو دیکھا

تو مائسہ کو بولیں کے ہیڑ اون کرے موبائل میں گھسی ہوئی ہے بلیام ح کے اور
اگ پٹتے لپیکھائے

تو نبال نے دانت پیس کر خونخوار نظروں سے اسے دیکھا

"تم بتا رہی ہو یا میں جاؤ" نبال نے جھنجھلاتے ہوئے کہا ایک اس کا کورٹ میں اتنا مشکل
دن اگر بھی ہتھا ی تھوڑی ہی ہوتی عنان مہیڈ نے آ گ ب یا د.

"پہلے تم ادھر آؤ" انگلی کے اشارے سے مائسہ کو اپنے قریب آنے کا کہا تو وہ چپ چاپ
موبائل رکھ کر اس کے پاس آ گئی

"پاؤں کے پاس بیٹھو" عنان کی عجیب غریب باتوں پر ان تینوں کا دل چاہ رہا تھا کہ اسے دو
لگا دے مگر صبر کے گھونٹ بھر کر مائسہ اس کے پاؤں کے پاس بیٹھ گئی

تبھی عنان نے اپنا نازک سفید پاؤں اس کی گود میں رکھ دیا

"ڈونٹ ٹیل می عنان کے اب تم کہنے والی ہو کہ میں تمہیں دباؤ"—مائسہ نے نیلی آنکھیں چھوٹی کرتے عنان نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں یار چپکے سے بکلاوہ پاؤں فٹ کر "عنان سر کو ہال میں یا کلاس کا گلابا دیں

"وہ کوئی ویٹ چیک کرنے والی مشین ہے جو بتا دے گی" نبال نے آگے بڑھتے ہوئے کہا

"یار بتاؤ تو پھر ایک بہت اچھی بات بتاؤں گی خوش ہو جاؤ گی تم لوگ عنان نے مسکراتے ہوئے کہا تو مائسہ نے تاسف سے سر ہلایا۔

"نہیں ہے بھاری ہلکا سا ہی ہے" مائسہ نے عنان کا پاؤں تھامتے ہوئے کہا تو پل میں عنان کا رنگ فق ہوا

"میرا بچہ کہا گیا پھر" حیرت سے منہ کھولے اپنے پیٹ پر دونوں ہاتھ رکھ کر کہا تو ان تینوں نے تعجب سے اسے دیکھا

"عنایہ میکی کی طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں تو ٹنشن صبح شروع کرتے ہیں مام حمہ نے پچکارتے ہوئے عنان کھیر پل ۔ ملہا لیعلی پا نہ گئی

جس پر ان تینوں کی جان پر بن آئیں

آن کیا ہوا سہی سے بتاؤ تو سہی ان تینوں نے بیک وقت ' عنان روتی ہوئی مائسہ کے گلے لگ گئی

"میں نے یک - سیریل میں دیکھا تھا ماں --- کہتی ہے اس کی پاؤں میں نے سرچ کیا تو ' پہ پر بھنف آہٹ ' د نے بتایا۔ میں پریگننٹ ہو ' پاؤں کیچل محسوس ہوا بچہ کہا یا گیا ہم سے روتے ان کو سا گرتت گئی"

جبکہ آخری بات پر حیام کا دل کیا اسے سچ میں دو لگا دے

"بچہ کہی نہیں گیا بس تمہاری عقل گھٹنوں میں چلی گئی ہے" عنان کے سر پر ہلکی سے چپت مارتے ہوئے کہا تو عنان نے روتے ہوئے ان کی جانب دیکھا

"پاگل ہو عنان پاؤں ہکا یے مطلب نکہ بیس جاو کوئی خکی با سے ابنا ہے" عنان نے کہا تو حلور سمہ بھی

"میں بھی کہوں آن میڈم آج مٹکی کیوں کھا رہی تھی پہلے سوچا فاطین بھائی کی پسند سے لیکن ھ سمجھ آیا ہمارے بے کی ابکی پہنے طرح مٹن پہنے" سما نے مسکراتے تے ا طور بال نکلد ھمہ قہقہ ماگونجا

جبکہ عنان اب حیام کے گرد اپنے دونوں بازو باندھے اس کے سینے میں چہرہ چھپا چکی تھی

"حیام ماما ہوتی تو وہ ہم سے بھی زیادہ خوش ہوتی نا عنان یک ادم سے کہنے ان تینوں مسکرا ہٹ "

"ہم کتنی محبت کرتے تھے پھپھو سے ان کی اتنی تلخ باتوں کے باوجود محبت مٹ کیلی : انہمارے رشتوں نلہ متقا : ا چ شادیاں توڑ د ا لیکن ہم سے ہماری ماں تو نا چھینے اٹھ پنڑلے رشتوں ا آجاتا ہے یک اما : ا. دن اکوناں گیا بڑھنا تا پڑھے ہم بھی ھ بڑ جاتی لیکن ماں کے مرپتے ا : آتا : ماں جہاں اپنے کے ساتھ . چھوڑ جاتی ہے ما : انہیں ا جہ تا ہے وہاں سے آگے تو کچھ بھی نہیں ہوھا بے لوت محبت ؛ تا ملہ

جب چھوٹے ہوتے ہے تو لگتا ہے بڑے ہو جائیں گے تو ماں باپ کی ضرورت نہیں رہے گی مگر سچ تو بڑ ہونے ساتھ تھ زندگی : موڑ ماں

کی سب سے یادفہ ضروری ہوتی ہے م ؛ لہجے میں کوئی پیام حکے سینے میں چھ
پاچھ پھوٹ پھوٹ رو لگی نے

جبکہ دروازے کہ باہر کھڑے رضوان صاحب شکستہ قدموں سے واپس لوٹ گئے

نبال جیسے ہی اپنے کمرے میں آئی تو کسی کی موجودگی محسوس کرکہ لائٹ آن کی تو نظریں سامنے صوفے پر بیٹھے دانیال پر گئی

جو سگریٹ سلگا رہا تھا

نبال نے گہری سانس لے کر لائٹ آف کر دی اور بیڈ کے پاس آکر سائیڈ لیمپ اون کر دیا

"ادھر آؤ" کمرے کی خاموش فضا میں دانیال کی بھاری گھمبیر آواز گونجی تو نبال کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی

بری طرح سے اپنے لب کچل کر گردن موڑ کر پیچھے دیکھا متوجہ نبال اس کی جا ؛

نبال نے سرعت سے نظریں پھیریں

"خود آرہی ہو یا میں اپنے طریقے سے لاؤں" — دبھرکے لہجے مکہا تو ا ؛ یہ کر
ی

اور قدم دانیال کی جانب بڑھائے مگر اسے دیکھنے سے گریز ہی کیا

دانیال کے قریب جا کر نظریں اس کے ہاتھ میں تھامی سگریٹ پر ٹکا دی

جس پر دانیال نے غصے سے لب بھینچے اور اس سگریٹ کو اپنے سامنے پھینک کر اپنے پاؤں تلے کچل ڈالا

دانیال کی اس حرکت پر نبال کا ارتکاز ٹوٹا

نظریں دانیال کے ہاتھ سے سرکتی ہوئی اس کے پاؤں تک گئی

جہاں اب سگریٹ کی راکھ پڑی تھی

ابھی وہ کچھ سمجھتی کہ دانیال نے کلائی سے کھینچ کر نبال کو اپنی گود میں بٹھا لیا

"اس دن میری تکلیف کا جان کر میرے زخموں پر مرہم رکھنے آئی تھی تو میں نے اپنا دل تمہارے قدموں میں رکھ دیا نبال لیکن ی گی ناراضہ نے پلٹ

ز یکھ د ھا یک ابا ہی مجھے مکی کو یہ عش نکی سرد لہجے من تا کو ہ بالنکا

ق ح خکریا گہ

اپنی کمر پر دانیال کی رینگتی انگلیوں کا لمس محسوس کر کہ نبال کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

"تمہیں پتہ ہے حسام کیا کہتا ہے میرے بارے میں"— نکالہ چ اہلتچنے مں دبوچ

اپنے چہرے سکہ قریا

جس پر نبال نے سانس روک کر دانیال کی سرد آنکھوں میں دیکھا

"حسام کہتا ہے دانیال کی محبت، دشمنی اور نفرت تینوں ہی جان لیوا ہے"—جب کسی محبت تا کرہے تلب شخص کو ساتویں آسمان پہنچا دیتا ہے جب ی دشمنا کر ہے تو ا جلاد جب ناراض وتا ہے تو اس شخص "دانیال نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا تو نبال نے حیران نظروں سے دانیال کی جانب دیکھا

"پہلے جب کسی سے ناراض ہوتا تھا تو اسے بھلانے کی کوشش نہیں کرتا تھا وہ کبھی یاد ہی نہیں کرتا تھا مگر آج تمہیں بھلانے کے لیے مجھے یاد کرنا پڑ رہا ہے یار سرد لہجے میں کہتے آخر میں لہجہ دھیما ہو گیا"

"میں مجھے بہت ڈر گئی تھی دانی آکے صے غ ڈ مجھ میں ہمت ہیں ہو رہی تھی- یال دکی ھی بڑھوئی ھی دپڑھا بھیر کہلا تھے ا دانہ نے نرمی سے بال کا ہاتھ اپنے ہے سے ٹا ہیلا.

نبال کو خود سے اٹھا کر بھی اٹھ بیٹھا

اور قدمے کبر ڈ کی جانب بڑھائے جہی کبر کھولا ا دکی لائی ہوتی ام ریڈ ڈیسز وہاں گہیوئی پڑ یتھس

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/

جنہیں دیکھ دانیال کہ ہونٹوں پر مبہم سی مسکراہٹ آئی جسے چھپا کر ریڈ کلر کی ساڑھی پکڑ کر پلٹا

"یو ہیو جسٹ ٹین منٹس" گھمبیر بوجھل لہجے میں نبال کو اپنے حصار میں لے کر اس کے کان میں سرگوشی کی تو نبال کو اپنا پورا وجود کپکپاتا ہوا محسوس ہوا

نبال کی گردن میں گہرا سانس بھر کر اس کی خوشبو کو میں اتارا اور خود میں بھینچ کر اسے ڈریسنگ روم کے دروازے پر چھوڑ دیا

بیس منٹ بعد نبال جب کمرے میں آئی تو نظریں بیڈ پر چت شرٹ لیس لیٹے دانیال پر گئی جو سگریٹ کا دھواں ہوا کے سپرد کر رہا تھا

نبال کی موجودگی کو محسوس کر کہ بھی اس کی طرف نہیں دیکھا : نے اپنی پسیے ہوئی ہتھیلیوں آ ا مل لام قو بکی جانبھا بٹے

بیڈ کے قریب آ کر رکی تو نظریں دانیال کے وجیہہ چہرے کے خدوخال میں الجھ گئی

گھ موھونچلے . شنگرفی سنے سے

بھچے ہوئے--- بال ; نے جھگ می نرسے ی پسنگلی یالی انکے ٹہوپر بھیری

جپر یالی نے اپنی سرخ ہوئی آئی کی جو نبال کہ شہد رنگ رکھوشن آنسے ٹکرائی

دانیال کے چہرے کے سنجیدہ تاثرات دیکھ نبال نے مسکرانے کی ناممکن سی کوشش کی تبھی دانیال نے بنا نبال کو سمجھنے کا موقع دیے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے بستر پر گرا لیا اور خود اس پر جھک آیا

اپنے دونوں ہاتھ نبال کے اردگرد دیکھ کر چہرہ اس کے چہرے کے بے حد قریب کر لیا اپنی بے باک نظروں سے نبال کو سر سے پاؤں تک دیکھتے اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر گیا نبال کے ماتھے سے انگلی ٹریس کرتے ہوئے اس کے ہونٹوں کے پاس آ کر رکا تو نبال نے سختی سے شیٹ کو اپنے ہاتھوں میں دبوچ لیا

ہونٹوں سے سرکتی ہوئی انگلی گردن سے جیسے ہی آگے جانے لگی نبال نے تڑپ کر دانیال کی انگلی تھامی جس پر دانیال نے جزبات سے سرخ پڑتی اپنی آنکھیں نبال کی طرف اٹھائی

چند پل نبال کو اپنی سرخ آنکھوں سے دیکھنے کے بعد انگلی ہٹا کر وہاں اپنے لب رکھ دیے اور چہرہ نبال کی گردن میں چھپا لیا

"تمہیں پتا ہے یہ ڈریس پہننے کو کیوں کہا تمہیں" دانیال کی سرسراتی ہوئی آواز سن کر نبال کا سارا خمار بھک ہوا

چہرہ موڑ کر دانیال کو دیکھنا چاہا تو اس نے نبال کا جبڑہ اپنے ہاتھ میں دبوچ کر اسے ایسے کرنے سے روک دیا

"اس دن جب تم یہ رنگ پہن کر میرے قریب آئی تو مجھے اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہوا اس رنگ میں تمہیں خود کے لیے سجا دیکھ اپنے مذموم جذبات مدھم بنا بالمدھنے ناممکن تھا

لیکن اب تمہاری بے رخی اتنے دن کی دوری جو کہ سرد ما بنا گئی ہے تو ا

میں چاہتا ہوں آج تم اپنی قربت کی آنچ سے ان سرد جذبات کو سلگاؤ" مدھم لہجے میں سرگوشیاں کرتا وہ نبال کی جان لبوں پر لے آیا

نبال کے کپکپاتے وجود کو محسوس کر کہ دانیال سیدھا ہو کر بیٹھا نظریں گہرے سانس لیتی نبال کے ہونٹوں سے سرکتی اس کے پلو سے الجھی جس سے اس کی دودھیا کمر واضح ہو رہی تھی

ابھی دانیال جھکتا کہ نبال نے ایک دم سے کروٹ بدل دی جس پر دانیال نے لب بھینچ کر نبال کی پشت کو دیکھا

اور پھر ایک ہی جھٹکے میں کمر پر لگی سب ڈوریوں کو کھینچ کر توڑ دیا اہی ٹکے جھیہ میں بالکی کمر ملا تھل ڈ کھینچ رود خ بیڈ پیچھے کو نیم دراز ہوا گہ

اس اچانک افتاد پر نبال ایک ہاتھ اپنی کمر اور دوسرا دانیال کے سینے پر رکھے منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی جس پر دانیال نے کروٹ بدل کر نبال کو بیڈ پر لٹایا اور خود اس پر جھک کر کندھے سے شرٹ کھسکائی اور بنا نبال کے احتجاج کو کسی خاطر میں لائے اس کا پلو دور اچھال دیا

اور آبرو آچکا کر نبال کو دیکھا

جو تمام حشر سامانیوں سمیت اس کے سامنے موجود تھی پلو ہٹانے سے وجود کی رعنائیاں واضح ہونے لگی تو نبال نے جلدی سے تکیہ پکڑ کر خود پر رکھنا چاہا جسے دانیال نے پکڑ کر دور اچھال دیا

نبال کی کلائیاں اپنی سخت گرفت میں لے کر اس کی گردن پر پوری شدت سے جھک گیا دانیال کے شدت بھرے لمس پر نبال کو ایسے محسوس ہوا جیسے کسی نے دہکتا ہوا کوئلہ اس کی گردن پر جا بجا رکھ دیا ہو

گہرے گہرے سانس لیتی نبال نے دانیال کے بالوں میں ہاتھ الجھا کر اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا

جس پر دانیال نے اپنی سرخ انگارا ہوتی آنکھوں سے نبال کو دیکھا

اپنا بازو نبال کی نازک کمر کے گرد لپیٹ کر اسے خود میں اتنی زور سے بھینچا کہ نبال سسک پڑی

"آئیبلڈ مزاحمت مت کرنا نبال ورنہ بہت برا ہوگا نکی تیز ، سا میں پہ دھو نکہ مائیتی چ سا کو شامل سہ کرتے ہوئے کہا تو نبال کو اپنا آپ دانیال کی قربت میں بہکتا ہوا محسوس

ہوا

دانیال کچھ پل تو نبال کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھتا رہا پھر جھک کر اس کے نچلے ہونٹ پر اپنے دانت گاڑھ دیے جس پر نبال نے تڑپ کر اسے دیکھا جبکہ دانیال کی نظریں ابھی بھی نبال کی آنکھوں پر ٹکی ہوئی تھی

پیچھے ہٹ کر کمفرٹر کھول کر خود پر لیا اور کروٹ بدل کر لیٹ گیا

جبکہ نبال حق دق سی اس کی پشت کو دیکھ رہی تھی

آنکھوں میں جیسے مرچیں سی بڑھنے لگی

کمرے کی خاموشی میں نبال کی سسکی گونجی تو دانیال نے ضبط سے آنکھیں میچی

"بات کوئی اور ہوتی تو وہ بھول بھی جاتا مگر بار بار کچھ ہو بال نے اسے چھوڑنے دانہ تراجیوں مزہیں سن تلخ اسے

ووبکھ ابل ہنے جبر بو قا ، رکھتا پا ۔ کو اپنے بجکی

توہین کرنی ہے ۔ ما دینہ چاہہ "

ابھی نبال روتے ہوئے اٹھ کر جاتی کہ دانیال نے ایک جھٹکے میں اسے کھینچ کر کمفرٹر میں کیا تو نبال سسک پڑی -جس پر دانیال نے اس کی پشت سہلائی

"رولو نے مجھے بجائے مجھے کیسے منانا ہے یہ سوچو صبح دس بجے دینہ - نبال کے

بایوں ہلتھا اکوس کا ہرہ چ اپنے ساکر ہوئے نر لیے کہ کر

ہوئے ہے زخ نرسے اپنے ہو کھال کی کھوں سے بہتے سو آ اپنے

ٹوہ نے چنے "

"میں نہیں مناؤں گی" نبال نے روتے ہوئے کہا تو روم کی فضا میں دانیال کا دلکش قہقہہ گونجا

"تو پھر روز میری جان لیوا قربت سہنے کے لیے خود کو تیار بھی رکھنا- نبال کی کمر پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا

تو شرم سے نبال کا چہرہ بالکل اپنی ساڑھی جیسا ہو گیا

دانیال کے حصار میں اپنا نازک وجود دبتا ہوا محسوس ہوا

"تو اب بتاؤ کب منا رہی ہو مجھے یا میں اپنی مرضی کروں "مسلسل خاموشی محسوس کر کہ دانیال نے کہا تو نبال نے اپنی گرفت دانیال کی شرٹ پر مضبوط کر دی

"میں منا لوں گی جلد ہی" نبال نے منمنا کر کہا تو دانیال نے با مشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا

"ٹھیک ہے میں انتظار کرو گا اگر تم نا منا سکی تو اپنی مرضی کروں گا" دانیال نے کندھے آچکا کر کہا تو نبال نے اثبات میں سر ہلا دیا

دانیال نے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ لیمپ بند کیا اور نبال کے گرد حصار تنگ کر کہ آنکھیں موند لیں

دیکھو فرح پھوپھو سے ہمارا جو بھی مسئلہ ہے وہ الگ بات ہے مگر تم دونوں ہماری بہنوں جیسی ہو

ہمارا اے خاندان کی عزت ہو بچپن مگر ہے تو ا : ضنگی چھوڑو اور باہر آکر کھانا کھاؤ دانہ نے نرمی سے وون ہوں کہ ھاتے تو کھائے

کیونکہ وہ ان لوگوں میں شامل نہیں تھے جو کسی کے گناہ کی سزا کسی اور کو دیتے تھے

"اگر ہم بہنوں جیسی ہی ہے تو ہمیں شادی کے بارے میں کیوں نہیں بتایا" ثناء کے کہنے پر فاطین نے گہری سانس بھری

دیکھو ثناء تم لوگ ہمیں عزیز ہو لیکن بیوی ہماری نظر مں ماں

اپ میاں کے شتے رسے ھ بڑکر کچھ بھی نہیں:

بتایا اس وجہ سے نہیں تاکہ تم لوگ بلاوجہ کا ڈرامہ کریٹ نا کرو

اور دوسری بات تم اور ثناء یہاں سے شفٹ ہو رہی ہو
چاہے تو یہاں وائٹ پیلس رہ لو یا پھر راجپوت مینشن کیونکہ اب تم دونوں کا بھائی بھی یہاں نہیں تو تم دونوں کا ہمارے ساتھ رکنا مناسب نہیں
اگر وائٹ پیلس رہنا ہے تو ہم مینشن میں شفٹ ہو جائیں گے یا فارم ہاؤس
اور بسام نے ویسے بھی ایک فلیٹ لیا ہے جب تک تم لوگ لندن نہیں چلی جاتی وہاں بھی شفٹ ہو سکتی ہو
فاطین نے دو ٹوک لہجے میں کہا تو ان دونوں نے سر جھکا لیا
جبکہ دانیال نے فاطین کو اب بس کرنے کا اشارہ کیا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا
جو بھی تم دونوں کا فیصلہ ہو گا وہ بتا دینا
"ہمیں شادی میں تو بلائیں گے نا" ثناء کے کہنے پر دانیال نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا اور فاطین کو لیے باہر نکل گیا
مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے جنہیں چھوٹی بہنیں سمجھ کر سمجھا کر آئیں ہیں وہی ان کی پیٹھ پر وار کریں گی

دن کیسے گزرے کسی کو پتا ہی نا چلا رضوان صاحب نے ان کی رخصتی کی ڈیٹ فائنل کر دی تھی

حسام نے زیادہ لوگوں کو بلانے سے منع کیا تھا

بس اس کے اور حسام کے کچھ بزنس پارٹنر اور فاطین کے کولیگ

جبکہ دانیال نے کسی کو بھی نہیں بلایا تھا

ساری ارینجمنٹس وائٹ پیلس اور راجپوت مینشن میں ہی کی گئی تھی

رخصتی کا وقت جب آیا تو نبال اور عنان نے رونا شروع کر دیا کہ لوگوں کی بارات دور سے آتی ہے ہماری سامنے سے آئی تو اب پوری سوسائٹی کا راؤنڈ لگا کر انہیں وائٹ پیلس لے جایا جائے جس پر دانیال اور فاطین نے دانت پیسے

اور پھر پوری سوسائٹی کا چکر لگا کر وہ وائٹ پیلس واپس آئیں

سب دلہنوں کو کمرے میں بھیج کر وہ کچن میں داخل ہوئے

بھوک سے جان نکلنے والی ہے لوگوں شادیوں ان کے بھائی تے

ہیں یہ میں سالے بیٹھے تھے سام ، ان تینوں نے سر جھٹکا

"تمہیں مجھ گیا تو پیچھے ہٹو کھگا رہم کو وسلام ، سا پنڈ ھکا ے کر فا طین نے کہا تو انیال اور حسام نے سر جھٹک کر قدم کچن سے باہر کی جا ؛

"یہ مٹن تم عنان کے لیے لے کر جا رہے ہو اسے تو یہ پسند نہیں" بسام نے حیرت سے کہا تو فاطین نے کندھے آچکائے

"آج کل اس مٹن کے پیچھے پاگل کیا ہوا ہے مجھے" فاطین نے سر جھٹک کر کہا تو بسام نے قہقہہ لگایا

حسام جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو نظریں سرخ گلابوں سے سجے بیڈ کے بیچوں بیچ سوتی اپنی بیوی پر گئی

کمرے میں ہر طرف گلاب کے پھولوں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی

جلتی ہوئی موم بتیاں روم کے ماحول کو رومانوی بنا رہی تھی

اپنے پیچھے دروازا بند کر کہ حسام نے قدم بیڈ کی جانب بڑ

ہاتھ میں تھامی ٹرے سائڈ ٹیبل پر رکھی اور بلیک شیروانی کے بٹن کھول کر اسے صوفے پر اچھالا

سفید کرتے کے اوپری بٹن کھول کر واشروم کا رخ کیا

پانچ منٹ بعد فریش ہو کر آیا تو

حیام ابھی بھی سوئی ہوئی تھی

بیڈ پر اس کے قریب بیٹھ کر حیام کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما

جو تمام ہتھیاروں سے لیس حسام راجپوت کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی

سرخ اور گولڈن رنگ کے لہنگے میں پور پور سجی وہ حسام راجپوت کے حواسوں پر چھا رہی تھی

ہاتھ بڑھا کر نرمی سے حیام کی ناک سے نتھ اتار کر سائیڈ پر رکھی اور جھک کر نرمی سے اس کی سرخ پڑتی ناک کو چھوا

حیام کے ساتھ نیم دراز ہو کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود میں بھینچ لیا

جس سے حیام نے کسمسا کر آنکھیں وا کی

حیام کی نظریں جکی آنکھیں ٹکرائی ، پلکیں جدی

حسام کے شنگرفی لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

"بھوک نہیں لگی کیا ابھی تک" حیام کا چہرہ اپنے ہاتھ میں تھامتے ہوئے کہا تو حیام نے معصومیت سے سر اثبات میں ہلایا تو حسام نے نرمی سے اسے پیچھے کیا

اور سائیڈ ٹیبل سے ٹرے پکڑ کر اپنے سامنے رکھی

حیام نے ٹرے پیچھے ہٹا کر حسام کے سینے سے اپنی پشت ٹکا کر ٹرے اپنے سامنے کی

حیام نے مسکراتے ہوئے حمکے پیٹھ سے پنز ، ا ،
دوپٹا اور پنز سائیڈ پر رکھ کر حیام کے بالوں کی خوشبو کو خود میں اتارتے حیام کو اپنے حصار میں قید کر لیا
تھوڑی حیام کے کندھے پر ٹکا کر اس کے کھانا ختم کرنے کا انتظار کرنے لگا

فاطین جیسے ہی روم میں داخل ہوا سوہنی عنان کو دیکھ کر بھی ہوئے
ٹرے ٹیبل پر رکھ کر اپنی شیروانی کے بٹن کھولنا شروع کیے نظریں ہنوز عنان کے ہوش ربا سراپے پر ٹکی ہوئی تھیں
میرون کلر کے کامدار لہنگے میں خوبصورتی سے کیے گئے میک کے ساتھ زیورات
پورپور سجی وہ فاطین راجپوت کو بن پیے بہکا رہی تھی
اپنی شیروانی اتار کر اسے عنان کے چہرے پر پھینکا تو عنان ہڑبڑا کر اٹھی
شیروانی چہرے سے ہٹا کر سامنے دیکھا تو نظریں فاطین کے سنجیدہ چہرے سے ٹکرائیں

"جب میں نے تمہارے ایک بار کہنے پر پوری سوسائٹی کے بلاوجہ چکر لگائے تب نیند نہیں آئی اور اب میرا آنکھیں تو ' میڈیسن ہیں "طنزیہ لہجے میں عنان مدنین چونک

' عنان نے منہ سوار فاطین کو دیکھا د'

پھر سر جھٹک کر آگے بڑھا اور ٹرے تھام کر اپنے اور عنان کے درمیان رکھی

چاولوں کا چمچ بڑھ کر عنان کی طرف بڑھایا تو اسے اپنی نتھ کے ساتھ الجھتے دیکھ فاطین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

ٹرے ایک طرف کر کہ اپنا بازو عنان کی کمر کے گرد لپیٹ کر اسے خود کی جانب کھینچا تو عنان کٹی ہوئی ڈالی کی طرح فاطین کے سینے سے آ ٹکرائی

جس پر دونوں کے دل ایک ہی لہ پر زور و سے دھڑکیں

کمرے کی فسوں خیز فضا میں دونوں کی تیز چلتی سانسوں سے ارتعاش پیدا ہوا

گرے آنکھیں نیند کا خمار لیے سیاہ گہری آنکھوں میں ڈوبنے لگی

گلاب کے پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو حواسوں پر چھانے لگی

"تمہتالا کہہ دیتا ہوں مجھے تم سے ہر بار نئے عشق میں "

"میرے پاس سے نکلو جتنی بار تمہیں دیکھتی ہے ز. جانی

ہں

اور یہ دل تمہیں دیکھتے ہی تمہاری قربت کے لیے مچلنے لگتا ہے نظروں .

. رچوری طاقسے فاطین رہاکوچوب اسچپنے مدیع وکیرتی لہ

ہکیں فاطین رہاچوب چہ اپنہ داھمین ؛ لچھڑ پا ۔"

[redacted]ss

[redacted]y

[redacted]ness

عنان کی گردن نیکلس سے آزاد کرتے وہاں اپنا دہکتا لمس چھوڑتے مدھم گھمبیر لہجے میں سرگوشیاں کرتا بہکنے لگا

عنان نے اپنے نازک مہندی سے پور پور رچے ہاتھوں میں فاطین کا کرتا مضبوطی سے پکڑا عنان کی سانسیں تو تب خشک ہوئی جب ڈوپٹے کے نیچے فاطین کے ہاتھ اپنی کمر پر محسوس ہوئے

"فا اشپنے خسہ تےپڑ ٹوہوکوتونہ گرکہ سرگوشی مں فاکوچکیں ہا

عنان کے گردن پے اپنا شدت بھرا لمس چھوڑ کر فاطین نے نظریں اٹھا کر

سانس بھرتی عنان

جس کا چہرہ خون چھلکانے کو تیار تھا

آنکھوں میں چند پل کی قربت کے باعث سرخ ڈورے بن چکے تھے

مخمور نظروں سے عنان کے دلکش نقوش کو دیکھتے فاطین نے اپنا ہاتھ عنان کے چہرے

اور گردن کے درمیان رکھ کر انگھوٹھے سے گردن پر دیے گئے اپنے نشانوں کو سہلایا

"خوبصورت تو تم مجھے ہمیشہ لگتی ہوں لیکن توقیف ا ا رنیہ میں

ی سجہ جایوا لمدہ . خوگاہی عنانک ٹوہوزنہ ا اپنہ دتلکی

تیچھوڑ ا عنان نے اپنی سانک .

اپنے لبوں پر فاطین کا شدت بھرا لمس محسوس کر کہ پورے جسم میں کپکپاہٹ طاری ہو گئی

اپنے منہ زور جزبات پر بندھ باندھ کر فاطین نے ٹرے عنان کی طرف بڑھائی

کیونکہ رخصتی کے ٹائم سے کہہ رہی تھی کہ اسے بھوک لگی ہے کھایا تو کچھ فاطین نے بھی نہیں

تھا

چاروں بھائیوں کی شادی تھی اور پھر لڑکی والوں کی طرف سے بھی سب ذمہ داری ان پر ہی تھی مگر وہاں ٹینشن خ ہوجی ہیں انتہ پہ چ وہاں سب م اکر رکا چہے مگر اکا مے نکے ملانے کو ہو نے تھے گھن کر چ ہے ہو تھے

عنان کے ساتھ تھوڑا سا کھانا خود کھا کر واشروم فریش ہونے چلا گیا

جب واپس آیا تو عنان میڈم نے دوپٹہ اور جیولری وغیرہ اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی ہوئی تھی اور خود سونے کے لیے لیٹ چکی تھی

لائٹ آف کی تو کمرے میں کینڈل لائیٹس کی مدھم روشنی ہر سو پھیل گئی

بیڈ پر نیم دراز ہو کر عنان کی کمر میں بازو حائل کر کہ اپنی جانب کیا

تو عنان نے نیند میں کسمسا کر کروٹ بدلنی چاہی

"یہ میرے بیوی ظلم ہے آن ا ا سج کر میر معلوم ا اسے نے

ہو بل حس سے بجلیاں گر میرے ہو سل اکر رود خسو ہی--- عپان ھک ج

ا پنے دانتوں کے اطراف مد کھ و جھل ا سے لہجے مکہا تو ا

عنان نے اپنی نیند سے لبریز آنکھیں وا کر کہ فاطین کو دیکھا

جو آنکھوں میں محبت کا جہاں بسائے اسے ہی دیکھ رہا تھا

تبھی عنان نے اپنے بازو فاطین کی گردن پر باندھ کر اسے خود پر جھکایا

"یہ ظلم نہیں ہوگا کہ تم اپنی بیوی کی نیند خراب کرو گے جبکہ صبح سے تھکی ہوئی
معصوم سمیت کھ آ ٔ میں پٹپٹاتے ہوئے بلیک میل کیا تو فاطین نے عنان کی مدھم چلتی
سانسوں میں گہری سانس بھر کر اپنے تشنہ لب اس کے لبوں سے الجھا دیے
فاطین کی شدت پر عنان اسے خود میں بھینچتے اس کی شدتوں میں ساتھ دینے لگی
کمرے کی معنی خیز خاموشی دونوں کی دھڑکنوں کے رقص میں گم ہونے لگی
اپنے ہونٹوں پر اپنی جنگلی بیوی کے دانتوں کے تشدد کو محسوس کر کہ فاطین کے ہونٹوں پر
دلکش مسکراہٹ آئی فاطین نے اپنی شدتوں مں اضافہ کتو ٔ عنان ا اپنہ سلا ٔ نتا رکہ
محسولس
اپنے وجود پر حرکت کرتے فاطین کے ہاتھوں کے بے باک لمس پر عنان کو اپنی جان نکلتی
محسوس ہوئی
فاطین کے کندھے پر مکے برسائے تو وہ ڈھیٹوں کی طرح ہستے ہوئے پیچھے ہٹا
جبکہ دونوں کی سانسیں دھونکنی کی مانند چل رہی تھی
جبکہ عنان گہرے گہرے سانس بھر کر اپنی اتھل پتھل ہوئی سانسوں کو ہموار کر رہی تھی
جبکہ فاطین عنان کے چہرے پر کھلے اپنی محبت کے ان گنت رنگوں کو دیکھ رہا تھا

"ما کے ڈئیر وائف اب آپ اس کنڈیشن میں نہیں ہے کہ مجھے چیلنج کر سکے کیوں

کے مام نیچ میں آ کی کنار جان ہتگاگن متق ' عنان کی

را پے کے ڈلکس خاروخ اپنگا ہیں ادتے ڑ ہ فقر چھوڑ ' عنان نے سکپٹا

فاطین کی کھوں پر ہاتھ رکھے

تمہارے وجود کی گہرائیوں سے روح تک اتر جاؤں گا" عنان کی ہتھیلی آنکھوں سے ہٹا کر اس پر اپنا لمس چھوڑتے جزبات سے بھاری ہوتی آواز میں کہا تو عنان کو اپنا چہرہ دہکتا ہوا محسوس ہوا

"مجھے سچی میں نین---عنان ابھی جملہ پورا کرتی کہ فاطین نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی

ہشش چیلنج آپ سو ا جا مسکرائے تے عنان کی ماپ تھا اپلیس تے چھوڑ

' عنان نے مسکرا فاکو طین کھا د '

اور پھر اپنا بھاری کامدار لہنگا اٹھا کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی

بھاری کامدار لہنگے سے آزاد اور فریش ہو کر آدھے گھنٹے بعد واشروم سے باہر آئی

جہاں فاطین اپنے دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے چت لیٹا ہوا تھا عنان مسکرا کھا د '

ر ا اپلتھ عنان سجا نھا یا بڑ

جس پر عنان نے مسکرا کر اپنا ہاتھ رکھا تو فاطین نے نرمی سے اسے کھینچ کر اپنے حصار میں لے لیا

"جتنی تھکن ہے اور نیند ہے آج لگتا کیوں کل میں یہ تھکن اور دے وچ ہی اتار نے

ہ تا رکھہ ہو کل : نینہ : بکام ہیں آ گا لئے عنا کے

کا کی لو کو تو لیا نتلے ، ا عنان نے سسکی فا کو طین کیا د ،

جو شوخ نظروں سے عنان کو ہی دیکھ رہا تھا جس پر عنان نے اپنا چہرہ فاطین کے سینے چھپا کر اس کی معنی خیز نظروں سے بچنے کی کوشش کی" تو عنان کی اس حرکت پر فاطین کے ہونٹوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ اپنی چھب دکھا گئی

دانیال جیسے ہی روم میں آیا تو روم کا بگڑا نقشہ دیکھ ماتھے پر بے شمار بل پڑ

جبکہ نبال آرام دہ سوٹ پہنے ڈریسنگ کے سامنے بیٹھی ہاتھوں پر لوشن لگا رہی تھی

ایک نظر دانیال کو دیکھ کر دوبارا اپنے کام میں مصروف ہو گئی

کتنی بار دانیال کو منانے کی کوشش کی تھی ہر بار پور پور سج کر اس کے قریب گئی

ج فر کا پشواں ا کہ

جب وہ اس کی شدتوں کو اپنے نازک وجود پر جھیل کر نڈھال ہو کر اس کی پناہوں میں سمٹتی تھی تو لارڈ صاحب کو اپنی منمانیاں یاد کرنے کے بعد یاد آتا تھا کہ وہ ابھی بھی ناراض ہے آج پلکسہ یک ٹھہیں بلگی تھی آج لائنر یکٹھہیں بنتھا اج ساھڑی کیوی پہن امرگے لینہ من دُھنے کا دیل تھا اج نائٹی پہنتھی س گ رکی کیوں ں ی پہس جپر بال وانسل کچچ کرہ جاتی

"پھر جب ہمت کر کہ پوچھ لیتی کہ قریب کیوں آئے تو بایوں ملچھیر معصومیت ب د جلای اپجنب کے لارڈ صاحب اپیکل ز تو ڑ پہتے و بھی یو کاس کا حق ہا تجھوں کلاور دیغہر فرضے س جپر بال ل تا کر با اپنر یو دار ملوے استنی دن مں نا جانے کتبلہ ی اپس بان چ ج دایلل رکھچوب سا مینے قینچ طرلی چ

اسی لیے نبال نے آج دانیال کے آنے سے پہلے ہی چیلنج کر لیا کیونکہ لارڈ صاحب نے وہی

"چیلنج کیسے کیا تم نے" نبال کو بازو سے پکڑ کر اپنے روبرو کرتے دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا تو نبال نے طنزیہ نظروں سے دانیال کو دیکھا

"جیسے سبھی چینج کرتے ہیں ویسے ہی" نبال نے کندھے اچکا کر کہا تو دانیال نے دانت پیس کر اسے دیکھا

"ایسی کی تیسی تمہارے سبھی کی جاور پہن آوور سیے وہی ٹول پورنہ ریڈ لپ سٹک لگاوہ و جملگاہلے تہ بھی لگاو"—اپنے خیال کو جھٹک کر قابو پانے کی سخت لہجے میں کہا تو اس نے ہکی نکوں طرح منہ کھولے دانیال کو دیکھا

"ملکارا نہیں مسکارا ہوتا ہے وہ میں مین مارہی" نبال نے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے رونے باریشے شد جاکزیا لہ

"واٹ ایور لیکن مجھے تمہارے کھیوں آپڑوہ ماہیے چ میں نے پوچھا بتایئے جارہی ہیں ٹ مینے ملہ جی سے ی ریٹوکر پ والس آؤ"—اپنے دوہاتھ نکے مدھوپر رکھتے

"وہ اسے کیسے بتاتا کہ نازک گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں پر جب وہ ریڈ لپ اسٹک لگا کر دانیال کی طرف دیکھتی ہے تو اس کے ہونٹوں سے نظریں چرانا دانیال راجپوت کے لیے کتنا مشکل ہو جاتا ہے اپنی گھنی پلکوں پر مسکارا لگاتی ہے تو محمد کی پلکوں نوک پر دانیال راجپوت کو اپنا دل اٹکتا محسوس ہوتا ہے

وہ اسے کیسے بتاتا کہ جب وہ دلہن بنی اس کی طرف بڑھی رہی تھی تو دانیال راجپوت ساری دُنیا کو فراموش کیے اس کے دلکش سراپے میں کھو چکا تھا

رخصتی تک اپنے بے قابو دل اور دید کو ترستی نگاہوں کو اس کے چہرے سے دور رکھا ورفل پر جبر ما کر بال ہتاوا پھر یال دانہ تراجپوت شاہ بغ اپنہ

بیوکلوٹھالے تا جاملگرس کے مار انگیزہ صلکلہ م میڈ چیلنج کوکی چ "

"اس کی پھر ورت نہیں دانی آک و مجبور ہو کر میرا حق دینا پڑے گا آتف ا مج

سے ناراض ملب ود خکیلار پ آپ مسلیں ؛ ما کرا ہتی "معصومیت

ی آ ٹا تپٹپہ لہجے مکہا تو ا دانہ نے گہری س سانس بھر کر نبال کو یکھا د،

"فضول مت بولو کوئی مسلط نہیں ہو رہی تم مجھ پہ حق دینے میں مسئلہ ؛

پھر ب جایار ج پہن کر آؤ اپنے دہائیں سے ما کو ملنے تے سخ

لہجے مکہا "

اس بات کا کہاں گماں تھا کہ اپنا مزاق خود پر اس طرح سے بھاری پڑ جائیں گا

"نہیں دانی میں نے آج فیصلہ کر لیا ہے مس سے لی ۔ آپ مسلط ہو قی جلد یا بدیر

آپ کا دل بھر جائیں گا مجھ سے "— نبال نے روانی میں منہ مو ج آیا کہ تو ا د ملگرس

سے یال دا کو اپنے دکی غ شیریا نٹی پھ یہ محسوس ہوئی

"یہ کیا بدحواسی تھی ا' یا گھبراہٹ سوچھی ' منہ توڑ دو گل ان سے
بھرے تے ج وگفتگو کی لو لیے دل میں بستی ہیں یہاں '
دھڑکن تھی ا ' ابو لا کی مچا تھی بچے ادل
میں "نکلوں اپنے سخت گرفت میں لیتے ہوئے ایک ا. لفظ وگھلے تو ' : نے
اپنی نگ ر: کھوئے یال دل گھولتی ' آنکھوں میں دیکھا
"اب محبت یاد آرہی ہے اور جو اتنے دن مجھے تنگ کیا کتنا ستایا ہے آپ نے مجھے
دانی : لہجے میں شکوہ کتو' دانہ نے جھک ا پلکیں کی کھوئے رکھے
اور اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر بانہوں میں بھر کر قدم بیڈ کی جانب بڑھائے
"تم ویٹ کرو پھر آکر بتاتا ہوں کہ کس نے کسے تنگ کیا" اپنی شیروانی اتارتے ہوئے
نبال کو دیکھ کر آنکھ دبائی تو نبال کے چہرے پر پل میں گلال بکھرا
ابھی دانیال پلٹتا کہ نبال نے جھٹ سے اٹھ کر اس کا ہاتھ تھام کر اپنی جانب کھینچا جس پر
دانیال اپنا توازن برقرار نا رکھ سکا اور نبال کے ساتھ بیڈ پر گرا
اس اچانک افتاد پر نبال بھی حق دق رہ گئی مگر جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا
"کیا ہوا پری "ابھی دانیال کچھ شوخ جملہ کستا مگر اس سے پہلے ہی نبال کی نم آنکھیں دیکھ
سنجیدہ ہوا

"دانیال مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے جانے کیا ہونے والا ہے پلیز مجھ سے دور نہ جائیں"

تمام تر بے بسی اور بے بسی سے نبال نے روتے ہوئے التجا کی

"ہے نبال کیا ادھر دیکھو جان کچھ نہیں ہوتا میں ہی ہوں تمہارے ساتھ"

دانیال نے احتیاط سے نبال کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے نرم لہجے میں کہا تو نبال نے نم آنکھوں سے دانیال کو دیکھا

دانیال نے جھک کر اپنے ہونٹ نبال کے ہونٹوں پر رکھ دیئے

ہاتھ بڑھا کر لائٹ آف کی اور کھینچ کر کمفرٹر سے دونوں کے وجود کو ڈھانپ لیا

"تمہاری آنکھوں میں آج کے بعد بلاوجہ کے ڈر کی وجہ سے آنسو نا دیکھوں میں نہیں چاہتا"

دانیال نے اپنی گرفت سخت کرتے ہوئے نرم لہجے میں کہا تو نبال نے اپنا چہرہ دانیال کی گردن میں چھپا لیا

اپنی گردن پر نمی محسوس کر کے دانیال نے سختی سے لب بھینچے

"دانیال کی کسی بات کا نبال پر اثر ہو جائے ایسا ہو ہی نہیں سکتا"

"نبال اگر تم نہیں چاہتی کہ یہ ڈر کی وجہ سے بہنے والے آنسو میرے شدتوں پر نا بہنے لگے تو چپ چاپ سو جاؤ ورنہ تمہارا رونا بھی کام نہیں آئے گا" سخت لہجے میں انتباہ کیا تو نبال نے جلدی سے اپنے آنسو پونچھے کی جی دانیال کے ہونٹوں پر عنابی لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

بسام کبھی معصوم شکل بنا کر مائسہ کو دیکھتا اور کبھی سامنے لیپ ٹاپ پر چلتی مووی کو

کاکا وہ بیاپھ ہو ہی چھپا کر تھا ئسہ کے روم میں پہنچنے میں

مگر وہ اس وقت مووی دیکھ رہی تھی

جسے بسام نے یہ کہہ کر بند کروا دیا تھا

کہ وہ کل اسے مووی دیکھنے سے نہیں روکے گا

بلکہ اس کے ساتھ بیٹھ کر وہ بھی دیکھے گا

اور آج وہ اتنی محنت سے اپنی بیوی سے ملنے آیا ہے تو بیوی کو بھی چاہیئے کہ وہ سب کچھ چھوڑ کر شوہر کی خدمت کریں

جس پر مائسہ نے گھور کر بسام کو دیکھا

مگر اس کی گھوریوں کو بنا کسی خاطر میں لائے

بسام راجپوت اپنی منمانیوں پر اتر آیا

اور آج اپنی بیوی کو مووی دیکھتا دیکھ

اپنی کل والی حرکت پر رہ رہ کر تپ چڑھ رہی تھی

"یار مائسہ کل دیکھ لینا"—اپنے ہاتھ مائسہ کی کمر کے گرد لپیٹ کر تھوڑی مائسہ کے کندھے پر ٹکا کر رونی شکل بنا کر کہا

تو مائسہ نے سرد نظروں سے بسام کو دیکھا

"اس کمبخت کے لیے میں نے اتنا ویٹ کیا رہو ئیے لیکن مجھے ٹائم ضائع دکھانا گل دلگی تھی آپ کی ٹیپ پڑے -مائسہ نے ہاتھ جھلاتے ہوئے کہا

تو بسام نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہونٹوں سے لگایا

"کوئی رومینٹک مووی ہوتی تو میں بھی تمہارے ساتھ خوشی خوشی سے دیکھتا لیکن کہ اب اپنے گیسٹ ٹ نائٹ اپنوں کے ساتھ اموشنل کھو د "—بسام نے سپچریلی چ دھاڑ کو دیکھ کر کہا

جسے مائسہ پوری دلجمعی سے دیکھنے میں مصروف تھی

"یہی تو پتہ نہیں آپ کو بسام دھاڑ لاتے اتنہ ڈگیٹ رومینٹ لتے کتنا پرا سپچریلی کے ہرے چپر گلی اچھیر کھلائتے

تو بسام کو جلن سے اپنے رگ و پے میں شرارے پھوٹتے محسوس ہوئے

جبکہ مائسہ بے دیہانی میں شاید کچھ زیادہ ہی تعریف کر چکی تھی

جس کا اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا

ہیروں کی پھٹتی شرٹ اور مائسہ کی کھلی آنکھوں کو دیکھ بسام ایک ہی جھٹکے میں بیڈ سے اٹھا

اور مائسہ کا بازو پکڑ کر رخ اپنی جانب کیا
جس پر مائسہ کو دیکھ نہ سمجھی تھی ۔

"تم مجھے ہیرو میں ہوں ۔ ابھی نہیں ۔ دیکھو ویسے جو چلے چالہ منے اس
کمینے کو دیکھ در ہا ہو اس سے یادہ ز ہوں ملوری باطی اس سے ھی اچ
ہے ما اپنا یہ فقہ تکر تلا کر مائسہ ما کے ہر چھے کتے پھیکا تے ۔ ما نے با مشکل پہ
مسکراہٹ چھپائی

"اب مسکرا کیوں رہی ہو" مائسہ کے بال اپنی مٹھی میں بھرتے ہوئے کہا تو مائسہ نے مدھم
قہقہہ لگایا

"اپنے ہیرو کو اپنے اس ہیرو سے جلتے ہوئے دیکھ ہنسی آ رہی ہے" — مائسہ نے ایک
نظر ما م د سکی طرف ثارہ ایسا کہ

"جسٹ شیٹ نا میں ہیرو ہوں نا یہ میں تمہارا شوہر ہوں ۔
کچاب اگم نے ایکھا د تو ، مجھ سے برا کوئی ں ۔ —"

مائسہ کے چہرے پر اپنی دہکتی سانسوں کو چھوڑتے ہوئے کہا تو مائسہ نے جلدی سے اثبات
میں سر ہلا دیا

مائسہ کی من موہنی صورت سی نظریں ہٹا کر لیپ ٹاپ کو بند کیا اور اسے سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر مائسہ کی جانب متوجہ ہوا

جو آنکھوں میں محبت کے دیپ جلائے بسام کو ہی دیکھ رہی تھی

"زیادہ پیار الگ رہا ہوں کیا" مائسہ کی کمر میں بازو حائل کر کہ اسے خود میں بھینچتے ہوئے مسکرا کر کہا

تو مائسہ نے بنا پلک جھپکائے اثبات میں سر ہلایا

"میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں آپ کو ایسے محبت سے دیکھتی رہوں پھر پتا نہیں دیکھ سکوں یا نا ا چپر ی اپنہ وطی یوں کھوئے کھوئے لہجے میں

لہا

تو بسام کے ہونٹوں پر مبہم سی مسکراہٹ آئی

"اور تمہارے ایسے دیکھنے سے جو میرے دل میں ہلچل ہو رہی ہے وہ"—پیچھے کو بیڈ پر گرتے ہوئے کہا تو مائسہ نے سنجیدہ نظروں سے بسام کے وجیہہ چہرے کو دیکھا

کشادہ پیشانی پر بکھرے بال، دمکتی رنگت، بھوری چمکتی آنکھیں جن کی گہرائی سمندر کو مات دیتے سکتی تھیں۔۔ چوڑے مضبوط شانے کشادہ سینہ مکا دل یک ادم سے

کا ھڑ

جبکہ بسام اپنے سینے پر جھکی آہنی بیوی کو آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر لیے دیکھ رہا تھا جبکہ اورنج گولڈن رنگ کے گلے لینہ میں بسام رکھچوپ چاروں خانے چت کر رہی تھی

اپنا حنائی ہاتھ بڑھا کر بسام کے چہرے پر پھیرا تو بسام کو اپنے رگ و پے میں سکون سرائیت کرتا محسوس ہوا

جبکہ کمرے کی معنی خیز خاموشی میں مائسہ کی چوڑیوں کی کھنک سے ارتعاش پیدا ہوا جس سے بسام کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ رقص کرنے لگی

مائسہ نے بے ساختہ جھک کر اپنے لب بسام کی آنکھوں پر ثبت کیے تو بسام نے اپنی گرفت مائسہ کی کمر پر سخت کر کہ اسے خود میں بھینچ لیا

اپنے چہرے پر جا بجا مائسہ کے نرم ہونٹوں کا نرم لمس محسوس کرتے بسام کو اپنی روح تک سرشاری محسوس ہوئی

اپنے چہرے پر مائسہ کی تیز چلتی سانسوں کو محسوس کر کہ بسام نے اپنی آنکھیں کھولیں تو نظریں خود پر جھکی مائسہ کی بند آنکھوں سے ٹکرائی جو اپنا سر بسام کے سر سے ٹکائے گہرے سانس لے رہی تھی

بسام نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ بند کی اور کروٹ بدل کر مائسہ پر جھک آیا

سرکتی رات کے ساتھ دونوں ایک دوسرے کی قربت میں بہکتے چلے گئے

کبھی مائسہ کی محبت اور دیوانگی بسام راجپوت کو حیران کرتی اور کبھی بسام کی شدتوں پر مائسہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوتی

وہ مغرب ایک دوسرے کی قربت میں دنیا بھلائے ہوئے تھے

انصار صاحب دروازا کھول کر جیسے ہی اندر داخل ہوئے تو گھپ اندھیرے نے ان کا استقبال کیا

ہاتھ بڑھا کر لائٹ اون کی تو نظریں بیڈ کے نیچے سر جھکائے بیٹھے اپنے بیٹے پر گئیں

تو انصار صاحب کو لگا کسی نے ان کا دل اپنی مٹھی میں دبوچ لیا ہو

اپنی تکلیف چھپا کر مضبوط قدم لیتے ارحم کے قریب جا کر بیٹھے

"کب تک اس آگ میں جلتے رہو گے---جو تمہیں جہنم کی تپس ہمیشہ کے لیے تکلیف دیتی ہے" انصار صاحب کہنے پر ارحم نے اپنی سرخ آنکھیں اٹھا کر ان کی طرف دیکھا

جسے دیکھ انصار صاحب نے سختی سے اپنے لب بھینچے

"وہاں وہ بچاری بچیاں بھائی بھائی کر رہی تھی اپنا دی ف چھوڑ لہنہ ھلنے

تمہیں ڈھونڈ تھی کتنہ نکال جبھائی بری گئے تھے ارکہ ۔ وقتی

وہاں ہتر افصاحب نے بات بدکولنے گرگہا تو ا

ارحم کے ہونٹوں پر زخمی مسکراہٹ آئی

"یہی کلو دیکھنا چاہتا تھا میں کہ جب وہ پور پور کسی اور کہ لیے سجی ہوگی اکرنظ

ا کلاسے میریی غ موکاہوتا گل لیکھ اپہلپنے مں

ہیچھے ہر ۔ چھوڑ تلاس ا چ

میں سہی مگر اس کے دل میں موجود تو ہے : "

ارحم نے زخمی مسکراہٹ سے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنا سر بیڈ کی پائنتی سے ٹکا دیا

"اسے بھول یہ بھائی بیٹا بن گئی ہے وہ کھلی کلو ان کی اپنلی فہ

ہوگی "— یک اما ز ا دن یہ او ہیں تک خہ ہوا جگئے

انصار صاحب کے کہنے پر ارحم نے آنکھیں موندے نفی میں سر ہلایا

"نہیں بھلائی جاتی - بھلائی ا ز جاتی "گہری سانس کر بے بسی ا لہجے مں

لہا سرخ آنکھوں سے بے تہ ساخہ سوآن بہنے لگے

"جس دن سے معلوم ہوا تھا کہ وہ کسی اور سے منسوب ہے-اس کا دل کسی اور کے لیے
دھڑکتا ہے م ارصالامی نے اسے بھلانے دعائیں ہیں اتو '
پانے نکی ۔ تھری جذبس کی محبت کو سے
بھلا کے نے لگی ۔ ہیں مگر
بھولتی "

بہتے آنسوؤں کی پرواہ کیے بغیر نم لہجے میں سر جھکائے جواب دیا تو
انصاری صاحب نے زمین پر گرتے اپنے جوان بیٹے کے آنسوؤں کو دیکھا
"مگر وہ یہی خصت ہوئی تو دل میں عجیب سا سکون ہو گیا
' تڑپنا چاہیے وکلوں کے تی سنے سے لب بھینچ ہ فقر
چھوڑ

"مگر آپ کو ایک بات بتاؤ بابا-وہ جب آج حسام کے ساتھ کھڑی تھی تو مجھے بس برا لگ رہا
تھا کہ وہ میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ کیوں ہے لیکن ہوائی : جلان :
جہ سکون ہاتھا- یسا اتھو ہاتھا--حسام " راجپوتوں کے ھ مجتک
آکا یک ا. تہ اسے جہاں اسنا گرہی ہے مقبول ' ہی
ہوں

وہ جس بھی راستے سے گزر کر میرے پاس آئے ا ختک آنے سے
عشق ہے س جرا سے بھی گزر آگیں۔ وہ تیرا مجھے ی اپنا جانا ہے بھی زینہ ہے --
جب وہ رخصت ہو کر اس گھر میں داخل ہوئی ا کیفیت تھی سے جا
وہ حسام ت رکے جو یتے س میں ہیں گئی کہ یری زندگی کے دائرے میں داخ
ہو میرا نے وہ عجیب ہے طرح ہے دکھڑا رہا تھا مجھے وشی محسوس ہی
جنونی لہجے میں تا کہ وہ صلانا کب ت ساگر یک گہ
"وہ اسے منجھلا نا چاہتے تھے ر گئی تھی جو اسی جا ان کا ساتھ چھوڑ
ا کے مد کھے ہاتھ کر اٹھ کھڑے ہو ئے تو نظر ا دیوار پر لگی

حیام کی مسکراتی ہوئی تصویر پر جا کر ایک بار پھر ساکت ہو گئی
وہ شاید ہنستے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی کہ کسی کی آواز پر مسکراتی ہوئی پلٹی تھی ہوا کی دوش پر
لہراتے بال چہرے پر بکھرے ہوئے تھے
اور یہ تصویر جیسے اس کی لاعلمی میں بنائی گئی تھی
اپنے بے جان ہوتے وجود کو با مشکل گھسیٹتے ہوئے وہ باہر لائے
جبکہ ان کے جانے کے بعد ارحم نے بیڈ کے نیچے چھپائی حیام کی تصویر باہر نکالی

جہاں وہ دونوں بیٹھے پینٹنگ کر رہے تھے اور حیام کی مسکراتی نظریں ارحم کے چہرے پر تھیں جہاں حیام کی رنگی انگلیوں کے نشان تھے

جبکہ ارحم کے چہرے کے تاثرات جھنجھلائے ہوئے لگ رہے تھے

تصویر پر ہاتھ پھیرتے ارحم کے ہونٹوں پر مبہم سی زخمی مسکراہٹ آن ٹھہری

"میری زندگی"—تم ہی بتا دو گی ز کہ کیا جا ہ ستا ہے" یا مح کے

ٹ کو گی ا کے پوروں سے چھوتے سرگوشی میں پو

پلکوں کی بار توڑتے کئی آنسوں حیام کے مسکراتے چہرے پر گرے جنہیں ارحم نے جلدی سے اپنی شرٹ سے صاف کیا

آج ان کا ولیمہ تھا خوشیاں چار سو بکھری ہوئی تھی

حیام لوگوں کو پارلر سے لا کر باہر اسٹیج پر بٹھا دیا گیا تھا

جبکہ حیام بے بی پنک کلر کی میکسی پہنے لائٹ سی ڈائمنڈ جیولری پہنیں ہوئے تھیں

عنان ٹلائب پیچ کلمہ مہال ہ سکا یو ے جبکہ سہ مگر کی ے سکی " پہنے ہے

ام ا قر بتکی ہزار گن ر ما ئے سر ھکا ئے بیٹھی تھی

"مجھے بھوکے برا لگا جو اس شخص کو میری ذرا فکر اپنے
ٹاواں سے فرصت ا د نانی
ولکھ پتلے
جھوٹے کہلائے
"عنان نے جھوٹے کہلاتے

تو مائسہ اور نبال نے اپنا سر جھٹکا

جبکہ حیام کی نظریں وہاں داخل ہوتے ارحم سے ٹکرائی

اور اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کی جانب بڑھی

جو گرے کلر کے پینٹ کوٹ میں سنجیدہ تاثرات سجائے کسی بھی لڑکی کا دل دھڑکا سکتا تھا

"مگر جس دل کے لیے اس کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوتی تھی وہ دل تو کسی اور کے نام کی مالا جپتا ہے"

"کہاں تھے آپ ذرا بھی احساس ہے تمہیں ارحم کل ہم نے کتنا انتظار کیا بار

پکڑ کر ارحم کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے غصے سے کہا

تو اپنی بازو پر حیام کا نرم لمس محسوس کر کہ حکے وہ وجہ سے اٹھتی دلکش خوشبو کو اپنے
استیفا محسوس کر کہ ارحم نے بے ساختہ تو پہ لیے بے ترتیبی دھڑکنوں
ڈپہ

نظریں حیام کے چہرے سے ہٹا کر ارد گرد دوڑاتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر مسکرایا

"بس یار کل تھوڑی پی لی تھی تو کچھ ہوش نہیں رہا" بات بناتے ہوئے کہا تو حیام نے پھٹی آنکھوں سے ارحم کی جانب دیکھا

"پی لی تھی" سرگوشی سے بھی کم آواز میں لفظ ادا ہوئے تو ارحم نے جبڑے بھینچ کر حیام کے نازک ہونٹوں کی جنبش کو دیکھا

خشک پڑتے حلق کو محسوس کر کہ کولڈ ڈرنک اٹھا کر اپنے لبوں سے لگائی

"کم آن حیا ا ٹناب ڈ آ کل اپنے آ کلا ہر وا ہر ظ

حے دل کو می ز خ کر ملا چ گہ

"یہ اشخص کی حیاوں کا آئیڈیل تھا بھا نیا وہ آ کچ رہا تھا کہ یہ عام

سی بات ہے حہ نے اپنے آ نلو حہ متا ا کر ثکل مبا ت اثی مسر یا ہلا۔

"ٹھیک کام ہے تمام سی بات ہے اگلی بار جب پیو تو مجھے بھی ساتھ بلانا کہ

تو ا ۔ مس کسی دن تمہیں کے بگا و" یا مہ نے کندھے آ چکا

سکراتے ہوئے کہا تو ارحم کے چہرے کا رنگ ہوا پل میں ف

پلٹتی ہوئی حیام کا بازو پکڑ کر بے ساختہ اسے اپنی جانب کھینچا جس پر حیام اپنا توازن نا برقرار رکھ سکی اور ارحم کے سینے سے ٹکرا گئی یہ حرکت بے ساختہ تھی ارحم نے تو ایسا سوچا بھی نہیں تھا

مگر اپنے سینے پر حیام کا نرم محسوس کر کہ ارحم کو اپنی دل میں ہلچل ہوتی محسوس ہوئی

"بکواس کر رہا تھا میں نہیں بی مس نے اور تمہیں کچڑائے کی نے ضرورت آئی سمجھ "جھوٹ کہیں کے ا جنہیں کچھ دیر پہلے تم بکول

"میری بہنیں اپنے لاڈلے اکلوتے بھائی کی راہ تک رہی ہیں اب جا کر انہیں اپنے رخِ روشن کا دیدار کروا دو" حیام نے خفگی بھرے لہجے میں کہا تو ارحم نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا کر قدم عنان لوگوں کی جانب بڑھائے

یہ بسام نہیں آیا ابھی تیار ہو کر مہمان آنا شروع ہو گئے

پھر کھانا بھی لگوانا ہے اور وہ دلہے میاں نظر ہی نہیں آ رہے رضا صاحب نے ان تینوں پوچھ

جو ایک ساتھ کھڑے انتظام دیکھ رہے تھے

"وہ کہہ رہا تھا کہ اس کے سر میں درد ہے جب سٹیج پر جانا ہو تو اسے اٹھا دوں میں تلجا . ہوں سے اٹھانے' دانیال نے بات بتاتے ہوئے کہا

اب انہیں کیا بتاتا کہ بے شرم انسان نے اپنے رتجگے کی رام لیلی سنا کر کہا تھا کہ اسے کسی کام کے لیے نا اٹھایا جائے

تم رہنے دو میں خود دیکھ لیتا ہوں

ں تم بس دلہنوں کو اندر بھیج دو ماں جی نے پتہ نہیں کیوں اپنے بیٹے کو دیکھا بچپن سے گی ہوگی

رضوان صاحب کی بات پر فاطین نے اثبات میں سر ہلایا

پانچ منٹ سے زیادہ کا وقت ہوگیا تھا رضوان صاحب کو دروازا ناک کرتے مگر بسام تھا کہ دروازا ہی نہیں کھول رہا تھا

"کیا ہوا بابا" مائسہ اور نبال جو فاطین کے کہنے پر اندر آئی تھی رضوان صاحب کی جانب بڑھی

"بسام دروازا نہیں کھول رہا شاید تیار ہو رہا گا" رضوان صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو مائسہ آگے بڑھی

"تیار نہیں سو رہے ہوگے" مائسہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو رضوان صاحب نے مدھم قہقہہ لگایا

"بسام دروازا کھولیں" مائسہ نے نرم آواز میں دروازا ناک کرتے ہوئے کہا

ابھی وہ دروازا دوبارا ناک کرتی کہ دروازا کھلتا چلا گیا

مائسہ کے خوبصورت ہونٹوں پر سجی دلکش مسکراہٹ تو تب سمٹی جب نظریں بیڈ پر اوندھے منہ شرٹ لیس لیٹے بسام پر گئی

تو دروازا کس نے کھولا

دھڑکتے دل کے ساتھ مائسہ اور اس کے پیچھے رضوان صاحب اور نبال جیسے ہی آگے بڑھنے لگے مگر دروازے کے پیچھے سے نمودار ہوتے فرح کے چہرے کو دیکھ ان کے پاؤں وہی زمین میں جکڑے گئے

یہ بات تو شاید وہ برداشت بھی کر جاتے مگر وہ بسام کی شرٹ پہنے جس کے اوپری دو بٹن کھلے ہونے کے باعث گردن کے نشان واضح ہو رہے تھے

ان کے پاؤں تلے سے زمین کھینچ لے گیا

مائسہ تو وہی گھٹنوں کے بل زمین پر گر گئی آنکھیں ساکت سی بسام کے وجود پر ٹکی ہوئی تھیں

تبھی پیچھے سے آتے حسام اور فاطین جو عنان کا ہاتھ تھامے اندر آ رہا تھا ان سب کو دروازے کے باہر کھڑا دیکھ اس جانب بڑھے

مگر آگے کا منظر دیکھ انہیں لگا چھت اس نے سر پر آن گری ہو

جبکہ دانیال جو سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے نیچے آرہا تھا

وہ بھی انہیں دیکھ اسی طرف بڑھا

مگر اپنے سامنے فرح کو بسام کی شرٹ میں دیکھ شرمندگی سے اس کی نظریں جھک گئی

اور مائسہ کے پاس سے گزرتے ہوئے بسام کے پاس پہنچا اور اس ایک جھٹکے میں اٹھایا

"بغیرت انسان یہ کیا حرکت کی ہے تم نے" بسام کے چہرے پر بے دریغ تھپڑ مارتے ہوئے چلا کر کہا

تو بسام نے نیند سے جاگ کر ایک دم سے دانیال کو دھکا دیا

اور نظریں جیسے ہی اپنے ارد گرد گھمائی تو کچھ سمجھ نہیں آیا

کہ تبھی ثناء وہاں آئی

اور فرح کے گلے لگ گئی

"یہ سب کس نے کیا ہے فرح" ثناء نے روتے ہوئے کہا تو فرح بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

جبکہ باقی سارے ساکت سے کھڑے تھے

نا حیام لوگوں میں ہمت تھی مائسہ کو اٹھا لیتی نا یہ کہ بسام کا گریبان پکڑ کر سوال کرتی

"میں بسام کو اٹھانے آئی تھی مگر اس نے زبردستی مجھے اندر کھینچ لیا میرے لاکھ احتجاج کے باوجود اس نے میرے ساتھ زبردستی کی میں نے اسکے بارے مکمل تو ا کسی کو غیرت کرتی اپنے کو چھوڑنے مجھ سے بھی دی میں نے پھر بھی پھوٹ پھوٹ رونا شروع کر دیا دل لگا لہولہان گئی

"بسام کے کچھ حواس بحال ہوئے تو خونخوار تیور لیے اس کی جانب بڑھا

"بیحواس کر رہی ہے یہ مکار عورت میرا خدا گواہ ہے میں نے اسے چھوا تک نہیں کچھ ہیں تا فرق جیسے جا ہی مار کر آنے گے

بڑ یاں نے اس کھینچ پیچھے پیچھے کر

کوئی چال نہیں چل رہی میری بہن چال چلنی ہوتی تو حسام کے لیے چلتی جس سے پیار کرتی ہے تمہارے لیے کیوں چلتی ثناء کے چلا کر کہنے پر رضوان صاحب نے دروازے کو تھاما

"کروائے میری بہن سے شادی اس دن تو بہت بہن بہن کر رہے تھے ---اج آپ کے بھائی نے میری بہن کی زندگی خراب کر دی ہے تو اب بن کے دکھائے بھائی

ثناء کے چلا کر کہنے پر حسام لوگوں نے اپنی مٹھیاں بھینچی اور دروازے کے بیچوں بیچ بیٹھی اپنی بہن کو دیکھا

جو ویران آنکھیں لیے زمین کو گھور رہی تھی

"مائسہ ادھر دیکھو یار تمہاری لگ رہے ہے ۔ میں مذاق سا رام ، اگر تا سکے ہے بس '
ابا کہدو ۔ تمہیں مجھ پر یقین ہے میں قسم سے اس کی لڑکو جان سے مار دوں گا
' تمہیں مجھ پر یقین ہے "

گھٹنوں کے بل مائسہ کے سامنے بیٹھ کر اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے ہوئے کہا تو مائسہ نے بسام کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا دیے چہرے پر اذیت سے بھری تلخ مسکراہٹ آئی

نکاح خواں کو بلاؤ ابھی نکاح ہوگا بسام اور فرح کا رضوان صاحب کی بات پر سب نے حیرت سے ان کی جانب دیکھا

مہمانوں کو بھیج دیا گیا تھا اب لاونج میں ایک طرف حیام عنان نبال اور مائسہ بیٹھیں تھیں جبکہ دوسری جانب بسام دانیال فاطین اور حسام بیٹھے تھے

جبکہ دائیں جانب فرح اپنی بہن کے سینے لگی رونے میں مصروف تھی

اور ایک طرف فردوس بیگم بیٹھی تھی جن کا بس نہیں چل رہا تھا کہ بسام کو جان سے مار دیتی

"اتنے سالِ پہلے اس خاندان نے میری بیٹی کی زندگی تباہ کی اور آج میری نواسیوں کی کہانی بھی طلاق واو دنیہ میں لڑکے گئے تھے یا کہ

"بس کرے ماں جی خاندان عزت کا مسئلہ" رضوان صاحب نے جھنجھلاتے

ہوئے کہا

حیام لوگ مائسہ کی خاموشی کی وجہ سے چپ تھی

ایک بار یہاں جو وہ کر رہے تھے وہ چاہتی تھیں کر لے

اوو جو وہ کرنے کا سوچ چکی تھیں ان سب کو خوف سے نکالا

حسام لوگوں نے نا جانے کیا بات کی تھیں کہ بسام نکاح کے لیے مان چکا تھا

اور پھر کچھ ہی پل میں فرح اس کی بیوی کے رتبے پر فائز ہو گئی

بسام کی سرخ بے تاب نظریں مائسہ کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں

جو اپنے ہاتھوں کو دیکھنے میں محو تھی

دل میں اس کی ناراضگی تکلیف کا سوچ کر آگ لگ رہی تھی

"نبال بہن کا ہاتھ تھاموا ور گھر چلو" رضوان صاحب کے کہنے پر نبال نے اٹھ کر مائسہ کا ہاتھ تھاما

"کہاں لے کر جا رہے ہیں میری بیوی کو" بسام اٹھ کر ایک ہی جست میں رضوان صاحب کے سامنے کھڑا ہوا

"برخوردار مرتے مارو ہی بیٹی وہ ہے اپنی میں
کسے ہوئے شخص کے حوالے ؛ کرگاؤں رضوان ۔ سخت لہجے سام
نے اپنے جبڑ بھینچے
"نہیں ہے وہ میری بیوی ؛ تا مانہ ملس نکاسلام ، چلانے رضوان
ب نے اسے تھپڑ او ، لاونج میں ٹکنلا ھا چ گہ
" بیوی نہیں تھی تو میری بیٹی کی جگہ پر کیا کر رہی تھی گنا پر دکھیا للاس کا یہ
مطلب ؛ ی اپنی کمی تجھے محسوس ہو ھبط
ہ مت آنیاد ؛
باس نکب بھی ملے رضوان گرتو جے ، لوگوں نے
ان کی بات مطلب سمجھ کر تڑپ سکو ان دیکھا جا ؛
"چاچو پھر نبال کو کیوں لے جا رہے ہیں" دانیال نے بے بسی سے نبال کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تو انہوں نے جواب دیے بغیر قدم باہر کی جانب بڑھانا چاہے کہ تبھی داخلی دروازے سے ارحم تیز قدموں سے چلتا ہوا ان کی جانب آیا
مائسہ کی بکھری حالت سرخ آنکھیں دیکھ ارحم کو لگا کسی نے اس کے دل پر وار کیا ہو حیام ہونا ہو وہ اس کی بہنیں تھیں اس کی وحشتوں سے نکالنے والی ساتھی
مائسہ کو کندھوں سے تھام کر روکا تو تب سے رکے آنسو بھل بھل بہنے لگے

"ہششش مائسہ مائے پرنسز بھائی آگیا ہے نا سب ٹھیک کر دے گا آئی پرامس مائسہ کی پیٹھ سہلاتے ہوئے کہا اور اسے نرمی سے پیچھے کر کہ نبال کو جانے کا اشارہ کیا

اور اپنے قدم فرح کی جانب بڑھائے جو صوفے پر ثناء سے لپٹی ہوئی تھی

بازو سے کھینچ کر اپنے سامنے کیا اور نا جانے کتنے ہی تھپڑ اس کے چہرے پر رسید کیے

ثناء ہڑبڑا کر اٹھی لیکن جیسے ہی ارحم کو روکنا چاہا تو ارحم نے اسے بھی رکھ کر ایک تھپڑ رسید کیا

"اتنے سالوں میں اپنی بہنوں کی آنکھوں میں کسی کی وجہ سے آنسو نہیں آنے دیے

جکی وجہ سے آئیں وجہ کوہی تم خہ کریا دتھا م ارحصاراہی نے تو ہمسے کہ

ومئیرے بہ کے ش سوہر پر اپنی گندی نگاہ ڈالنے کی فرح کی گردن ہاتھ میں دبوچتے ہوئے

کہا

تو وہ مرنے کے قریب ہو گئی

"اجب جمسے چھوڑ دو اسے پلیز مکا ہی سام ، ا نتو ، جکا بھی

ہلس بلسے ق فر ہین تا پڑ یام حہ نے نرمی سے مکا ہاتھ تھاتے ہہ کہا لئے

ا ارحم نے سمجھ کر اثبات میں سر ہلایا

اور پھر حیام یا کسی کو بھی سمجھنے کا موقع دیے بغیر بسام پر ٹوٹ پڑا جکے دورا ہو خ

بھی می ز خ

سب نے مشکل سے جب چھڑایا

تو خونخوار نظروں سے بسام کو گھورا جو اپنے منہ سے نکلتا خون صاف کر رہا تھا

"یہ میری بہن کو دھوکا اور تکلیف دینے کے لیے

اپنی بہن کے [illegible] جان سے مار دوں گی" عنان نے اپنے بازو کے حصے

[illegible] جانتے ہوئے

جبکہ دانیال لوگ وہی لاونج میں سر تھام کر بیٹھ گئے

لاونج میں اس وقت گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی

اس خاموشی کو عنان کے بیگ کی آواز نے توڑا جو لائٹ پیچ کلر کا لہنگا پہنے پورپور سجی سرخ

متورم آنکھوں سے بیگ گھسیٹ کر وائٹ پیلس سے باہر جانے والی تھی

کہ تبھی فاطین ایک ہی جست میں اس تک پہنچا اور ہاتھ پکڑ کر عنان کو روکا

کہاں جا رہی ہو سخت لہجے حیرت سے استفسار کیا تو عنان نے آبرو آچکا کر فاطین

دیکھا اور ایک ہی جھٹکے میں اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالا

"اوپنے گھر جا رہی ہوں تمہیں بتانا ضروری ہیں نہیں سمجھتی "---عنان کا مدھم درجہ گستاخ لہجہ فاطین نے مٹھیاں بھینچ اپنا غصہ کنٹرول کرنا چاہا

"کس کی اجازت سے جا رہی ہو"—اب کی بار بے دبے لہجے میں غرا کر کہا تو عنان نے بے ساختہ منہ پیچھے

لیے

"اپنی مرضی سے اب ہٹو راستے سے" عنان نے دو بدو جواب دیا اور ہاتھ سے فاطین کو پیچھے ہٹنے کا بولا

تو فاطین نے وہی ہاتھ پکڑ کر عنان کی کمر سے لگا دیا

جس کے باعث عنان کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی

جبکہ لاؤنج کے صوفے پر سر گرائے بیٹھے دانیال اور حسام نے نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا اور تاسف سے سر ہلایا

"اب تم صرف میری بیوی ہی نہیں ہونے والے بچے کی ماں بھی ہوں میں تمہیں کل اجازت نہیں دوں گا تم میرے بچے کو خطرے میں ڈال کر یہ ستم کرو" عنان نے نم آنکھوں تاثرات سے سپاٹ لہجے میں کہا تو فاطین نے دیکھا

جسے عنان کی نم آنکھیں دیکھ اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا

ابھی وہ عنان کے آنسوں صاف کرتا کے عنان نے ایک دھکے سے اسے خود سے دور کیا

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں تمہاری اولاد کو اپنے پاس رکھنے کا جیسے ہی اس دنیا میں آگئی لے جاؤ پھر بھی ما اتنہ انتظ کل مہے تو ا اٹھا کڑی لرکرود خ پیدا عنان کے ملا چ

کہنے والا حسام نے فاطین کو ہکی طرکھا منہ کھلا ج ایکی گل

افشانیوں پر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا

کوئی اور وقت ہوتا تو شاید وہ اس بات پر فاطین کا ریکارڈ لگاتے مگر اس وقت وہ خاموشی سے سر جھکا گئے

مگر عنان کی اگلی بات پر انہیں اپنے پاؤں سے زمین نکلتی محسوس ہوئی

اور اگر مسئلہ صرف اسی اولاد کا ہے تو میں اسے ہی ختم کر"---ابھی عنان جملہ مکمل کرتی کہ فاطین کا ہاتھ بے ساختہ اٹھا اور عنان کے گال پر اپنا نشان چھوڑتا چلا گیا

ابھی فاطین دوبارا سے ہاتھ اٹھاتا کہ دانیال اور حسام ایک ہی جست میں اس تک پہنچے

جبکہ عنان گال پر ہاتھ رکھے آنکھوں میں بے یقینی لیے فاطین کو دیکھ رہی تھی

"پاگل ہو گئے ہو ہاتھ کیوں اٹھایا" دانیال نے عنان کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے دبے دبے لہجے میں غرا کر فاطین کو کہا

جو چہرے پر خونخوار تاثرات سجائے عنان کو دیکھ رہا تھا

کہ تبھی حسام نے آگے بڑھتے فاطین کو تھپڑ مار کر پیچھے دھکا دیا

"صرف تمہاری بیوی ہی نہیں بہن بھی ہے ہمدان بلال تھ یا لگا ا توڑ

دو گی تمہارا مں فاطین "آنکھوں مآگ سی تپس فاکوطین وایان کتو ا نے سر

جھٹکا

"دانیال عنان کو اوپر اس کے روم میں چھوڑ کر آؤ—"

حسام کے کہنے پر دانیال عنان کو تھامیں اوپر لے جانے لگا

جبکہ فاطین اپنے لال انگارا آنکھوں سے عنان کی پشت کو دیکھ رہا تھا

"میرا ہاتھ اٹھانا نظر آگیا نے جو کھواس تیا کہہ ہوتھگے ب--

چ ا سیڑھیاں چڑ عنان اسپنے ج۔ مں سنسنا ہوئی

پورا وجود فاطین کی دھاڑ پر کپکپا اٹھا

"اگر اس نے میرے بچے کو ذرا سا بھی نقصان پہنچایا تو اپنے ہاتھوں سے اسے شوٹ کروں

گا "کھا جانے والی نظروں سے عنان کو گھورتے ہوئے کہا اور تن فن کرتا باہر نکلتا چلا گیا

کھڑکی سے کود کر ایک وجود کمرے میں داخل ہوا

جس کی آہٹ پر فرح ڈر کر اٹھ بیٹھی

اندھیرے میں صرف ہیولہ سا نظر آرہا تھا جو ہاتھ میں کچھ تھا میں اپنی طرف بڑھتا ہوا دکھا

کک کو تم بیڈ سے اتر کر اپنے قا جانا ہے تو کہا ئے

تو وہ وجود ایک ہی جست میں فرح تک پہنچا اور اسے بازو سے پکڑ کر بیڈ پر دھکا دیا

اور کمرے کی لائٹس اون کی

کہ تبھی فرح نے پلٹ کر دیکھا اور اپنے سامنے خونخوار تیور لیے کھڑی مائسہ کو دیکھ اپنا حلق

خشک ہوتا محسوس ہوا

"وہی جس کی ملکیت کو آج تم نے اپنے نام کیا ہے "اپنا پاؤں بیڈ کی پائنتی پر رکھتے ہوئے

فرح کے چہرے پر سرد لہجے میں غرا کر کہا تو فرح نے پیچھے کو کھسکنے کی کوشش کی

جسے مائسہ نے ناکام بنا دیا

اور ایک ہی جھٹکے میں فرح کے ہاتھ اپنے قابو میں کر کہ اس کے منہ پر ٹیپ لگائی اور کمر کے

پیچھے ہاتھ باندھ کر نیچے زمین پر پٹکا

اپنی جیکٹ کی جیب سے آئل نکال کر ساتھ لائے ہوئے ڈنڈے پر لگانا شروع کر دیا جسے

دیکھ فرح کی دبی دبی چیخیں گونجی

"پولیس والی کہ بہن ہونے کا یہ فائدہ ضرور ہے کہ آپ کو وہ زخم دینے آجاتے ہیں جو نظر تو نہیں آتے مگر ساری عمر ان کی اذیت اور تکلیف محسوس ہوتی ہے "فرح کو دیکھ کر طنزیہ لہجے میں کہا

اور پھر بنا فرح کی سسکیوں اور رونے کی پرواہ کیے مائسہ نے اسے دھنک کہ رکھ دیا

"اگر کل تم مجھے اس کمرے میں دکھی تو جان سے مار دوں گی تمہیں---اور اندازہ ہو گا۔ تمہیں جانے کتنا آسان ہے قانون سچ کو بلند کرنے والی آواز اور عدالت کا انصاف تینوں میرے پاس میری بہنوں کے روپ میں موجود ہیں" ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا اور ایک ٹھوکر فرح کے گھٹنے پر مار کر کھڑکی سے باہر آئی

ابھی مائسہ آگے بڑھتی کہ بسام نے بازو سے پکڑ کر دیوار کے ساتھ پن کیا اور اپنے دونوں ہاتھ مائسہ کے اطراف میں رکھے

وہ جو اس وقت کا نکلا تھوڑی دیر پہلے لوٹا تھا

تو راجپوت مینشن جانے لگا مگر مائسہ کو وہاں سے نکلتے ہوئے دیکھ دیوار کی اوٹ میں ہو گیا

اور جب اسے کھڑکی پھلانگتے دیکھا

تو گہری سانس بھر کر اس کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا

"بھوری گہری آنکھوں کو نیلی جھیل سی آنکھوں میں گاڑھ کر اپنے دائیں ہاتھ سے مائسہ کا بایاں ہاتھ تھاما

"مجھے چھوڑ کر کیوں گئی مائسہ "نظریں اپنے ہاتھ میں موجود مائسہ کے ہاتھ پر ٹکاتے ہوئے سرد لہجے میں استفسار کیا تو مائسہ نے نم آنکھوں سے بسام کے جھکے سر کو دیکھا

"میری جگہ کسی اور کیوں دی بسام "نم لہجے میں کہا تو بسام نے تڑپ کر سر اٹھایا

"میرے دل اور میری زندگی میں کوئی تمہاری جگہ نہیں لے سکتا مائسہ "مائسہ کے ہاتھ

ی گرفت سخت کرتے اپنے سر سے ٹکاتے -- سہ ماہ کے ہر چھ ی اپنگ

ی ش تپس ساکو تجھوڑ جذ سے چور لہجے مگوشی کی

"بالکل اسی وجہ سے تو وہ پورے حق سے میرے کمرے میں بسی ہوئی ہے "بسام کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا

جس پر بسام نے ایک جھٹکا دے کر مائسہ کو اپنے قریب کیا اور مائسہ کے دونوں ہاتھوں کو اپنی پیٹھ پر باندھ کر اسے اپنے حصار میں لیا

"تمہیں بھی لگ رہا ہے کہ میں نے اسے کمرے میں بلایا- یا جو بھی اس نے بکواس کی وہ تمہیں سچ لگ رہی ہے "اپنے ایک ایک لفظ پر زور دے کر بسام نے پوچھا تو مائسہ کے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ آئی

بسام کا حصار توڑ کر دو قدم کے فاصلے پر کھڑی ہوئی

"وہ تمہارے کمرے میں ی شرٹ پہنے کھڑی تھی تو اس کی سزا دے ح

ملیحہ سے بھاڑ میں جاؤ میں مجھے

نکاح میں کر رہی ہے تم تمہارے وچ -- تمہاری آتی جاتی سانس

وتلاش سے ، ا کیوں د بسام ا گریبان

پکڑ چ ا نے بے بسی ما کو یکھا

"میرے مجھے جھوٹ مرا مجھ سے پوچھ

کہ سچ لگا ہے یا کہ جھوٹ کہ کروں ملیں یقین یقین کہ تمہیں مکمل

بدگمانی ا نہیں تو ا حق بن

گئی بسام میں کہ کر مجھے ما سب خ ہو گیا وار د یکھ

نیچے بیٹھتی چ گئی

بسام نے اپنی نم ہوتی آنکھوں کو پونچھ کر مائسہ کے بلکتے وجود کو دیکھا

جو اب گھٹنوں میں چہرہ چھپائے رو رہی تھی

"میں نے کوئی حق نہیں دیا اسے میں آخری دم تک ق

مجھ پر صرف اور صرف سما ا رکھتے "زبردستی ما کے ہاتھ وں گھڑی سے ٹا ہو کر

اسے احتیاط سے لگتے سینے سے لگا کر بلک بلک کر رونے لگی

اپنی گردن پر مائسہ کے آنسوؤں سے نمی محسوس کر کہ بسام نے سختی سے لب بھینچے اور نرمی سے اس کی پیٹھ سہلانے لگا

"میں اس تکلیف کو سہتے سہتے مر جاؤں گی بسام" مائسہ نے تڑپ کر اس کے سینے پر سر پٹخ دیا

سوجھے ہوئے پپوٹے رو رو کر سرخ ہوئی نیلی آنکھیں بسام نے جھک کر نرمی سے ان پر اپنے لب رکھے

"اور تمہیں اس طرح سے دیکھ کر تمہارا بسام مر جائیں گا" — سرد لہجے میں بمشکل یہ لفظ ادا کر پایا تو مائسہ نے مسکراتی نظروں سے بسام کو دیکھا

"تمہیں لگ رہا ہے میں بس ایسے ہی کہہ رہی ہوں" مائسہ کے پرسنجیدہ لہجے میں کہنے پر بسام نے خاموش نظروں سے مائسہ کی طرف دیکھا

"لیکن میں تمہیں بتاؤں بسام راجپوت اگر میرا ضبط جواب دے گیا نا تو میں تمہاری نئی دلہن کو ختم کر کے اپنا گھر آباد کر لوں گی یا تمہارے وجود کو آگ لگا دوں گی" — سرد سپاٹ لہجے میں کہا تو بسام نے گہری سانس بھر کر اثبات میں سر ہلا دیا

اپنی گردن پر نمی محسوس کرکہ بسام نے حیرت سے مائسہ کی طرف دیکھا جس نے اپنے بازو بسام کی گردن پر باندھے ہوئے تھے

بسام نے نفی میں سر ہلاتے ایک جھٹکے میں مائسہ کے بازو اپنی گردن سے نکال کر سامنے کیے

جہاں کٹی ہوئی کلائی سے پانی کی مانند خون بہہ رہا تھا جسے دیکھ بسام کو اپنی جان نہ ہوئی

تڑپ کر مائسہ کے چہرے کو دیکھا جو ہاتھ میں تھاما چھوٹا سا چاقو بند کرکہ اپنی پاکٹ میں رکھ رہی تھی

ایک ہی جھٹکے میں مائسہ کو بانہوں میں بھر کر باہر اپنی گاڑی کی جانب دوڑ لگائی

مائسہ کو گاڑی میں بٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھا اور زن سے گاڑی بھگائی

نم نگاہیں بار بار مائسہ کے سراپے پر جا کر ٹھہر جاتی جو ریلکس سے انداز میں بہتے خون کو دیکھ رہی تھی

بسام نے بے بسی سے اسٹیرنگ پر مکے برسائے

آپ بروقت انہیں لے آئے اب وہ ٹھیک ہے آپ مل سکتے ہیں اور تھوڑی دیر تک
انہیں ڈسچارج بھی کر دیا جائے گا د سن بسام نے اثبات میں سر یا ہلا دیا س
م ق ا کی بجا نھا بٹے

مائسہ کی کلائی کو پکڑ کر اس پر اپنے ہونٹ رکھے اور ضبط سے سرخ ہوتی آنکھوں کو بند کر کہ کچھ سکون حاصل کرنا چاہا

"تمہیں یہ معمولی سی تکلیف نظر آرہی ہے مگر جو تم نے خود دی اس کا کیا" بسام سے اپنی کلائی چھڑواتے ہوئے چلا کر کہا تو بسام نے اپنی انگارا ہوتی آنکھوں سے مائسہ کو گھورا

"میں ایک شادی کر و یا دس وہ میرا ذاتی مسئلہ ہے لیکن مت بھولو تم اب بھی میری بیوی ہو اگب ود خکورا ذ سا بھی نقصان پہنچایا تو سزا کی زمہ دار تم خ "مائسہ کے بالوں کو اپنی سخت گرفت میں لیتے ہوئے دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا تو مائسہ نے اپنا رخ بدلنا چاہا تو بسام نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھ

میں دبوچ لیا

"میری طرف دیکھو مائسہ "سخت لہجے میں کہا تو مائسہ نے چہرہ جھکا لیا

"یہ بھی اپنی دس بیویوں کو کہہ دینا نا "خفگی بھرے لہجے میں کہا تو بسام نے گھور کر دیکھا اور مائسہ کا ہاتھ تھامیں باہر کی جانب قدم بڑھائے

گاڑی میں نرمی سے بٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھا

جبکہ مائسہ میڈیسنز اور انجیکشنز کی وجہ سے گنودگی میں جا رہی تھی

گاڑی وائٹ پیلس کے پورچ میں کھڑی کر کہ مائسہ کو بانہوں میں بھرا

وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اسے اپنے گھر لے کر جائیں اور مائسہ وہاں فرح کو دیکھ پھر کچھ کرے

وہ تو پہلے ہی ایک ان دیکھی آگ میں جل رہا تھا مگر مائسہ کی اس حرکت نے دوھڑی اذیت میں مبتلا کر دیا تھا

مائسہ کو بستر پر لٹا کر نظریں اس کی زردیاں گھلے چہرے پر ٹکا دی جھک کر نرمی سے مائسہ کے ماتھے پر اپنے ہونٹ ثبت کیے

اور پیچھے ہٹ کر دروازے کی جانب قدم بڑھائے

"افففف اب اگر ادھر گیا تو سمجھے گی نئی بیوی کے پاس گیا ہوں" بسام نے اپنے بال نوچتے ہوئے پلٹ کر مائسہ کو دیکھا

اور واشروم کا رخ کیا

واشروم آ کر اپنی جیکٹ اتاری تو نظریں گردن پر مائسہ کے خون پر گئی

تو بھوری آنکھیں پل میں نم ہوئی

اپنی انگلیوں کے پوروں سے اس خون کو چھو کر دیکھا

"وہ مائسہ کو نہیں بتا پایا کہ اس کی حرکت سے بسام راجپوت کس قدر ڈر چکا تھا اپنے سامنے موت دیکھ کے مائسہ کی حرکت سے بسام راجپوت خوفزدہ سا ہو گیا ہو گا

اپنی جلتی آنکھوں پر پانی ڈال کر ٹاول سے چہرہ خشک کیا اور باہر کا رخ کیا

کمرے کی لائٹس بند کر کہ مائسہ کے ساتھ نیم دراز ہو گیا رخ بدل کر مائسہ کو دیکھا جس کے چہرے پر تکلیف کے آثار نظر

ہاتھ بڑھا کر مائسہ کو اپنے حصار میں لیا مائسہ بڑبڑائی نے چونک کر دیکھا

"آئی لو یو بام مچ" مائسہ بڑبڑائی ہونہہ مطمئن ہو کر رہ گئی

جلتے دل پر مائسہ کے الفاظ نے ٹھنڈی پھوار کا کام کیا

مائسہ کو سختی سے خود میں بھینچتے اپنے لب اس کے سر پر ٹکا دیے

"بام کی جان بام آلسو لو یو آلاٹ" مدھم سرگوشی میں کہتے آنکھیں موند لی

فاطین جیسے ہی پائپ کی مدد سے ٹیرس پر پہنچا تو گہری سانس لی

آج یہ دن بھی دیکھنا تھا کہ اپنے ہی جلاد بھائیوں سے بچ کر اپنے روم میں اس طرح آنا پڑا

ریلنگ پر ہاتھ رکھ کر نیچے دیکھا

اور سر جھٹکتے قدم روم کی جانب بڑھائے

جیسے ہی فاطین کمرے میں داخل ہوا تو دبی دبی سسکیوں کی آواز کانوں سے ٹکرائی

کمرے کی لائٹس اون کی تو نظریں بیڈ پر سسکتی ہوئی اپنی بیوی پر گئی

کچھ گھنٹوں پہلے کہی گئی عنان کی باتیں یاد کر کہ غصہ ایک بار پھر سے عود آیا

اپنا کوٹ اتار کر صوفے پر پھینکا جبکہ سر دنگا ہیں ابھی بھی عنان کے سسکتے سراپے پر تھی

"یہ رونا دھونا بند کرو ورنہ کہہ دیا ہے میں جا کر کسی اور کو لے آؤں گا"— بولتے بولتے

عنان اپنے ہونٹ کو کیا

جو اس اچانک افتاد پر بھونچکا رہ گئی اور نم آنکھوں میں بے یقینی لیے فاطین کو دیکھ رہی تھی

فاطین کی نظریں جیسے ہی عنان کے گال پر اپنے ہاتھ کے نشان پر گئی تو دل میں ملال بڑھنے لگا

"چھوڑو فا--- مجھ سے بات مت کرو" عنان کی نم آواز پر فاطین ہوش میں آیا اور اس کے بازو پر گرفت نرم کی مگر چھوڑا نہیں

"کیوں رو رہی ہو اب تھپڑ مار کر

عنان کی دستی اپنے ہونٹ کو مسلسل رگڑ رہی تھی

اور پھر تھک کر اپنا سر فاطین کے کشادہ سینے پر ٹکا دیا

"آئندہ ہمارے بچوں کے درمیان میں نہیں آنا چاہے جتنی بھی بڑی لڑائی ہو جائے آن گی آج میں برداشت کر گیا مگر باکر جا ملا ممکن ہیں" سرد لہجے میں ایک لفظ وہ کہہ کے عنان نے سختی سے اپنا منہ پھیر لیا

"اور جو تم لوگوں نے کیا ہے اب کیا بتانا ضروری ہے لوگوں کو بہن پر ترس نہیں آیا"

"یہ بسام اور مائسہ کا پرسنل میٹر ہے تم اس میں نا ہی پڑو تو بہتر ہے" عنان کو نرمی سے الگ کرتے ہوئے کہا تو عنان نے گھور کر فاطین کو دیکھا

"اگر پرسنل میٹر تھا تو تم کیوں درمیان میں کودے اور کیوں وضاحتیں دے" عنان نے جل کر فاطین کو جواب دیا

عنان کی بات پر فاطین نے گہری سانس بھری اور قدم ڈریسنگ روم کی جانب بڑھائے اور دس منٹ بعد جب واپس آیا تو عنان ویسے ہی کھڑی تھی جسے دیکھ فاطین کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے

"آج سارا دن کھڑی رہ رہ کر تھکی نہیں جو اب پھر سے کھڑی ہو" فاطین نے غصے سے کہا تو عنان نے سٹپٹا کر فاطین کو دیکھا

"میں بس جا ہی رہی تھی" عنان نے جلدی سے اپنے قدم ڈریسنگ روم کی جانب بڑھائے اور بیس منٹ تک باہر آئی تو

تب تک فاطین نے ملازمہ سے کھانا روم میں منگوالیا تھا جسے دیکھ عنان کی آنکھیں چمکی مگر فاطین کو شو نہیں ہونے دیا

"جلدی سے کھانا فنش کرو پھر سونا بھی ہے" عنان کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے سامنے بٹھاتے ہوئے کہا تو عنان نے منہ بسور کر فاطین کو دیکھا جس نے عنان کی حرکت پر اسے گھورا اور نوالہ بنا کر عنان کی جانب بڑھایا جسے عنان نے اگنور کر کہ خود بنا کر کھانے لگی

جس پر فاطین پہلے تو کچھ دیر عنان کو گھورتا رہا پھر سر جھٹک کر خود کھانے لگا

کھانا کھانے کے بعد برتن اٹھا کر ٹیبل پر رکھے تب تک ملازمہ چائے لے آئی تو فاطین نے اسے برتن واپس لے جانے کا کہا

اور ٹرے پکڑ کر بیڈ پر آیا جہاں عنان فاطین کا موبائل پکڑے بیٹھی تھی

عنان کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ کر کمفرٹر کھول کر دونوں پر لیا اور نظریں گھما کر عنان کے ہاتھ میں تھا میں اپنے موبائل کو دیکھا

جہاں واٹس ایپ کھولے عنان ہر فی میل ڈاکٹر کی چیٹ اوپن کر کہ پڑھ رہی تھی

"یہ سب بعد میں بھی ہو جائے گا یہ دودھ پیو اور سو جاؤ" فاطین نے موبائل پکڑنا چاہا تو عنان نے سائیڈ پر کر دیا جس پر فاطین نے گھور کر عنان کو دودھ کا گلاس تھمایا اور خود چائے پینے لگا

"تمہارا کیا پتہ بھائی کی شادی کروا سکتے ہو کل کو خود بھی کر کہ بیٹھ جاؤ گے"— عنان نے دودھ پیتے ہوئے کہا جس پر فاطین نے تاسف سے سر ہلا۔

دودھ کا خالی گلاس فاطین کو پکڑایا تو بچارے نے گہری سانس بھر کر پکڑ کر سائیڈ پر رکھا مگر عنان کی اگلی حرکت پر کینہ توڑ نظروں سے اسے دیکھا جو اس کا چائے کا کپ چھین کر ہونٹوں سے لگا چکی تھی

"تمہارے لیے اتنی چائے ٹھیک نہیں ہے فاطین نے نرم لہجے میں کہا تو عنان نے کندھے اچکائے

"مجھے میگر تمہارا لگتی ہے یہ چائے ؛ جدہے

آ کل مجھے وہ سبا کھا: پڑ رہا ہے جیسے مں نے کبھی دیکھی ہیں نتھا" عنان نے منہ موڑ

ا فاطین نے مسکراتے ہوئے سر جھ

مگر عنان کی اگلی بات پر چہرے کے تاثرات سپاٹ ہوئے

"میں سوچ رہی تھی اشپنخسہ تے پڑ ٹوہو کو تو نہ کر کہ فاکی طیلوف یکھا د،

"اگر مائسہ اور بسام الگ ہو گئے تو پھر کیا ہمارا رشتہ بھی ٹوٹ جائے گا" عنان نے بری طرح اپنے لب کچلتے سر جھکائے کہا

"واہی ٹ دا فاطین عنان کی طرف پلٹتا کہ عنان نے کپ فاطین پر اچھال کر جہ سے خود کے گرد کمفرٹر لپیٹ کر اپنے وجود کو اس میں چھپا لیا

"باہر نکلو تم ن دماغ علاج میں عنان ٹر کمفر ہکی نے تتق دائیں پہ

"وہ ڈاکٹر تھا مگر اب اسے لگتا تھا کہ اس کی بیوی اسے ضرور ہارٹ پیشنٹ بنائے گی

"اب بتاؤ تمہارے دماغ میں ایسی باتیں آتی کہاں سے ہیں"— کمفرٹر میں عنان اپنے شکنجے میں لیتے ہوئے کے سر پر دو یاں انگلتے ر ا عنان نے کسمسا نکلنے کی کوشش

کیونکہ فاطین اپنی ٹانگوں سے عنان کی ٹانگیں دبوچے اپنی بانہوں کے حصار میں اسے ق اس پر جھکا ہوا تھا

"مم میں نے تو ایسی پھا پوچ "اپنی نیظر فاطین گلے ی پڑ ٹہلاتے منمنا کر کہا تو ا فاطین نے اپنی گرفت عنان کی کمر ت سخت

"تمہارے دماغ میں ایسی ویسی ہی باتیں کیوں آتی ہیں کوئی ڈھنگ کی بات نہ آسکتی" عنان کے چہرے پر جھکتے ہوئے مدھم لہجے میں کہا تو عنان نے پیچھے کو کھسکنے کی کوشش کی

"ایسے ہی ہوتا ہے میں نے دیکھا ہے" عنان نے جلدی سے کہہ کر اپنی آنکھیں میچ لی" کیونکہ فاطین کی لو دیتی نظریں اور دہکتی سانسوں سے اپنی چہرہ تپتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اور اپنی کمر پر فاطین کی جان لیوا انگلیوں کے لمس سے حلق تک خشک پر گیا تھا

"کیا ہوتا ہے اور کہا دیکھا ہے" عنان کی گردن پر اپنی ناک ٹریس کرتے ہوئے بوجھل لہجے میں کہا

عنان کے وجود سے اٹھتی مسحور کن خوشبو فاطین کو اپنے حواسوں پر چھاتی محسوس ہو رہی تھی عنان کی باتوں کو نظر انداز کیے وہ اس کے وجود میں کھوئے جا رہا تھا

گہری سانس بھر کر عنان کی خوشبو کو اپنی روح میں اتارا

"یہی کہ جب ایک لڑکا اپنی بیوی کو چھوڑتا ہے تو دوسرا اپنی بہن کا بدلہ لینے کے لیے اپنی بیوی کو- یونونا کر اس میرج وغیرہ-اسی لیے اگر تمہارے بھائی نے میری بہن کو چھوڑا تو ملن بھی تمہیں عنان ابا مکمل کرنی فاطین جاس کی بارتوں یدہ سنجو کر

اسے دیکھتا عنان بابا کا مطلب سمجھ پوری ہو سنے پہلے اس کے الفاظ

اپنے ہونٹ منہ بابا د.

عنان کی مزاحمت کی پرواہ کیے بغیر اسے نئی شدت کے ساتھ اپنے قریب کر گیا اضافہ

تھوڑی دیر بعد اپنے ہونٹ نرمی سے عنان کے ہونٹوں سے جدا کیے تو اس کا سرخ چہرہ دیکھ ہاتھ بڑھا کر ٹیبل سے ریموٹ پکڑ کر لائٹ آف کی

اور گہرے گہرے سانس بھرتی عنان کو اپنی بانہوں میں قید کیا

"پہلی بات تو ایسا کچھ نہیں ہونے والا ان کے درمیان اور دوسری ویسے تو میں ساری زندگی تمہیں چھوڑنے والا نہیں تو اسی لیے تم میرے مرنے کی دعائیں کر لو یا ایک ہی بار امید چھوڑ دو مجھے جدا مت کرو آن

دبے لہجے میں غرا کر کہا تھا عنان نے بری طرح سے اپنے لب کچلے

"تم ور نہ بھی تو مجھے تھپڑ مارا تھا نا کچھ تو سوچ ا فاکولین کی ملطی غ کر لو اپنی چ

"اپنے الفاظ یاد ہے جو تم نے بنا کسی خوف کہ ہماری اولاد کے بارے میں کہے تھے "لیمپ کی مدھم روشنی میں عنان کے چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا

"وہ تو میں نے غصے میں کہا تھا تمہیں لگ رہا ہے کہ میں سہہ سکتی تھی فاطین سینے پر ہاتھ رکھے فاطین نے جھک کر اپنے عنان کو دیکھا

"آئندہ غصہ ہو تو مجھ سے لڑ جھگڑ لینا مگر ایسی بات غصے میں بھی دوبارہ نا کرنا" نرمی سے عنان کی کمر سہلاتے ہوئے کہا تو عنان نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلا کر فاطین کے گلے کی ہڈی پر رکھ دیے

"اور پھر کیا تم لڑتے ہوئے مجھے تھپڑ بھی مارو گے نظر فاطین بنا اپنے ہونٹوں کو دیکھا فاطین نے اپنی بھیگی پلکیں اپنے سینے پر جھکی ہوئی کو دیکھا

جو سب کچھ بھلا سکتی تھی مگر فاطین کی غلطی نہیں اب نا جانے کتنے سال وہ اسے اس بات کے طعنے دینے والی تھی

عنان کے بالوں میں ہاتھ الجھا کر اس کی کمر کو مضبوطی سے تھام کر عنان کا چہرہ اوپر کیا اور گال پر اپنے تھپڑ کے نشان پر شدت سے اپنے لب ثبت کیے

اور پیچھے ہوتے ہوئے اسی گال پر اپنے دانت گاڑھ دیے۔جس پر عنان نے غصے میں اپنے ناخن فاطین کی گردن پر گاڑھے تو ہنستے ہوئے فاطین نے کروٹ بدل کر عنان پر جھک آیا

"میری جنگلی بیوی" عنان کے لبوں کو ہولے سے چھو کر اس کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موندلی

"باقی کی لڑائی صبح کنٹینیوں کریں گے "ابھی سوتے ہیں فاطین کے کہنے پر عنان اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی

جیسے محسوس کر کہ فاطین کو اپنے رگ و پے میں سکون سرائیت کرتا محسوس ہوا اور کچھ ہی دیر میں دونوں نیند کی وادیوں میں گم ہو گئے

حسام جیسے ہی روم میں داخل ہوا تو نظریں موبائل پر بات کرتی حیام پر گئی جو صوفے پر ٹانگیں سمیٹ کر بیٹھی سامنے لیپ ٹاپ رکھے اس پر کچھ ٹائپ کر رہی تھی

ایک نظر حسام کو دیکھ کر دوبارا اپنے کام میں مصروف ہو گئی

تو حسام بھی اپنے کپڑے لیے واشروم میں گھس گیا

تھوڑی دیر بعد حسام باہر آیا تب بھی حیام کو لیپ ٹاپ پر مصروف بیٹھے دیکھ اس کی ' کر حیام کو اپنے حصار میں لے لیا

اور تھوڑی حیام کے کندھے پر ٹکا کر نظریں سکرین پر جمائی جہاں کسی کی لوکیشن شو ہو رہی تھی

حیام کی گردن سے بال ہٹا کر اپنے لب وہاں رکھے تو لیپ ٹاپ پر ٹائپ کرتی حیام کے پورے وجود میں کپکپاہٹ طاری ہوئی

کسمکسا کر حسام کے حصار سے نکلنا چاہا تو حسام نے اپنی گرفت حیام کے گرد سخت کر کہ اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا

جبکہ حیام کی گردن پر اپنا دہکتا لمس چھوڑتے حسام مدہوش ہونے لگا

"ہاں یک ٹھ وہی کہ کی انگلہ اپنی شرپ کی محسس

کر کہ کانپ گئی

نہ کیام ما روک کے لیکیا تو ا الوڑ کال پر وہ دوسرے کٹر انسہ نے حیرانگی

ئل موکو یکھا د

جی میم کٹر کی انسہ آوار سن کر یام کہ نے التجا یوں نظر سے حکو یکھا دو ج مخور

ت جرسے ور چ نظر سے یام حکو ہی یکھ درہا تھا حیام کے دیکھنے پر آنکھ دبا

"نہیں میرا مطلب آپ اپنے یقین کے قابل لوگوں کو لگا دے ان کے پیچھے باقی کی باتیں صبح ڈسکس کرتے ہیں حہ نے جلدی کہہ کر فون کیا کہ

تو حسام نے کمر سے تھام کر حیام کا رخ اپنی جانب کیا تو حیام نے خفگی بھری نظروں سے حسام کو دیکھا تو حسام نے آبرو اچکائی

"آپ کو یہ جھوٹے نکاح کا ڈرامہ نہیں کرنا چاہیے تھا لگاتھی ہیں اشب سچ تنا ما دینہ
تھاہوں نے حاکم ٹوں ہونکے گردگلی اچھیر ہوسے ئھکائے جکہاتو ا
نے گہری سانا فضہ

"یہ نا کرتے تو اس کے پیچھے جو ماسٹر مائنڈ ہے وہ الرٹ ہو جاتا شا. ہں سے کسی
نقصان پہنچا۔اوتمہارتی ذاب مکیں دیکھیں نلے تاسحیام نے
نرم لہجے مکہ کریام حکی تھوڑ ٹ ہوبت ثکیے

"تو ایٹلیسٹ مائسہ لوگوں کو تو بتا دے "حیام نے نظریں اٹھا کر کہا تو حسام نے اٹھ کر حیام کو اپنی بانہوں میں بھرا اور بیڈ کا رخ کیا

حیام کو نرمی سے بیڈ پر بٹھا کر لائٹس آف کی اور سائڈ لیمپ اون کر کہ حیام کو اپنے حصار میں لیا

"اور تم چاہتی ہو کہ مائسہ پھر اس کا قتل
کرحیامے نے مہکرائے تے ا حہ نے مدھم قہقہا لگا.

"اور مجھے یقین ہے ابھی تک وہ اس کے ہوش گھر ورٹھکانے لگا گئی "حسام کے چہرے پر اپنی مخروطی انگلیوں کو پھیرتے ہوئے کہا تو حسام نے حیام کے ہاتھ کو پکڑ کر اپنے ہونٹوں سے لگا کر سینے پر دل کے مقام پر رکھ دیا

"اورا پنے بھائی سے کہہ کر جو بسام کی بینڈ بجوائی وہ "حسام نے آبرو آچکا کر حیام کو دیکھا تو حیام نے مسکراتے ہوئے اپنے لب حسام کی تھوڑی پر رکھے

"اب وہ اپنے شوہر کو خود مارتے ہوئے اچھی لگتی بھلا "حیام نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے معصومیت سے کہا تو حسام نے تاسف سے سر جھٹکا

"اور آپ کو کیسے پتا کہ ارحم نے مائسہ کے کہنے پر بسام کو مارا تھا "حسام کے کروٹ بدل کر خود پر حاوی ہونے پر حیام نے پوچھا تو حسام نے اس کے گلے سے مفلر نکال کر سائڈ پر رکھا اورا پنے دہکتے ہونٹ حیام کی بیوٹی بون پر ثبت کیے

"کیونکہ جعلی نکاح خواں وہی لایا تھا "حسام کے کہنے پر حیام نے اپنے بازو اس کی گردن میں باندھ دیے جو حیام کہ گردن میں چہرہ چھپائے حیام کی خوشبو کو خود میں اتار رہا تھا

"تم نے کھانا کھایا تھا "یاد آنے پر حسام نے سر اٹھا کر حیام کو دیکھا تو حیام نے اپنے ہونٹ دانتوں تلے دبا کر نفی میں سر ہلایا تو حسام نے گھور کر اسے دیکھا

"میں لے کر آتا ہوں "حسام نے اٹھتے ہوئے کہا تو حیام نے ہاتھ پکڑ کر روکا اور حسام کے سینے پر سر ٹکا دیا

"مجھے بھوک نہیں حسام بس سونا ہے "حیام کی نیند سے بوجھل آواز سن کر حسام نے سائیڈ لیمپ بھی آف کیا اور حیام کو خود میں بھینچتے آنکھیں موند لی

فاطین کے زبردستی اٹھانے پر لاابہی عنان بھی کچن میں حیام کے ساتھ کھانا بنہ

"اگر میری ساس آج زندہ ہوتی تو اپنی اتنی پیاری معصوم بہو کو شادی کے دوسرے دن کچن میں نہ آنے دیتی" عنان نے منہ بسورتے ہوئے کہا تو حیام نے تاسف سے سر جھٹکا "مگر تمہارا یہ ہینڈسم شوہر تمہاری ساس کے ہوتے ہوئے بھی تمہیں کچن کے درشن ضر کرواتا" نک سک سا تیار ہوئے فاطین کچن میں داخل ہوا تو فاطین کی خوشبو اپنے اردگرد محسوس کرکہ عنان کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ رقص کرنے لگی

مصنوعی غصے سے فاطین کو گھورا جو حیام کی موجودگی کی پرواہ کیے بغیر عنان کو اپنے حصار میں لے کر اس کے ماتھے پر اپنے ہونٹ ثبت کر چکا تھا

"بھائی آپ کیا لے گے میں بنا ہی رہی ہوں آپ کے لیے بھی بنا دوں گی" حیام کے کہنے پر عنان کی آنکھیں چمکی جبکہ فاطین کے نفی میں سر ہلانے پر عنان نے منہ بسور کر فاطین کو دیکھا

"نہیں ہوں میں لیے تم صرف حسام بھائی کا بناؤ بنا میں گی اپنے

ہاتھوں بال سے دانہ لوگوں لیے منہ ملا ہے ما : فاطین نے نرمی سے کہا تو ا حہ

نے مسکرا سے یکھا د،

"ہم گھر پر بھی خود کو کنگ کر لیتی تھی اور اب جب ہم ہیں تو ملازمہ کیوں بنا کر دے گی انہیں میں بنا رہی ہوں نا" حیام کے کہنے پر فلباطین نے عنان کے کندھے پر تھوڑی ٹکا کر اثبات میں سر ہلایا

اپنی ماں کی وفات کے بعد انہوں نے کبھی گھر کا کھانا نہیں کھایا تھا صفیہ بیگم نے بھی کبھی خود سے کچن کا کوئی کام نہیں کیا تھا ملازمہ ہی بناتی تھی

لندن میں ان کے گھر بہترین شیف تھے مگر اپنی ماں بہن اور بیوی کے کھانے کی تو بات الگ ہی ہوتی ہے وہ محبت بھرا ذائقہ تو کسی شیف کے کھانے میں نہیں ملتا نا

"بنا رہی ہوں میں ورنہ آرا دن اس باکے طعنے سننے کو ملے گے کہ ماں کے ہاتھ کا کھانا نصیب نہیں ہوا" --- عنان نے فریج سے انڈے اور دوسرا سامان نکالتے ہوئے کہا

تو فاطین نے مسکراہٹ چھپائی

"سارا دن نہیں ساری زندگی متقی اپنے بچوں میں نے اتنی چاہت اپنوں سے فرکی نہیں کرس نے صاف انکار کر دیا" — فاطین نے

معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا تو حیام نے قہقہہ لگایا جبکہ عنان نے گھور کر فاطین کو دیکھا

"تم باہر جا رہے ہو یا میں آملیٹ کی جگہ تمہیں فرائے کر دوں---عنان کے دانت پیس کر کہنے پر پیچھے سے آتے دانیال نے قہقہہ لگایا تو فاطین نے عنان کو آنکھیں دکھائی جبکہ دانیال کو بھی گھور کر دیکھا

"تم کدھر نکلو باہر وہ باہر ہی کھانا لا رہی ہیں" دانیال کی گردن میں بازو ڈال بنا اس کی ارے ارے کی پرواہ کیے فاطین اسے کھینچ کر باہر ڈائیننگ ٹیبل پر آ گیا

جہاں سر براہی کرسی پر حسام بیٹھا نیوز پیپر دیکھ رہا تھا

جبکہ بسام کو اسی طرف آتے دیکھ دانیال نے گھور کر اسے دیکھا

"یہ تم باہر کدھر سے آ رہے ہو" دانیال کے پوچھنے پر بسام نے ٹیبل پر دونوں بازو رکھ کر ان پر اپنا سر ٹکا دیا

"اپنی بیوی کے پاس سے" بسام نے ڈھٹائی سے مسکراتے ہوئے کہا تو دانیال نے دانت پیس کر اسے دیکھا

"ایک سے مل کر آئے ہو ایک کمرے میں یہاں بٹھائی ہوئی ہے---اور میری جو ایک تھی وہ تمہارے چکر میں میکے بیٹھی ہے" دانیال کے دانت پیس کر کہنے پر بسام نے قہقہہ لگایا

"ولیکن کہاں مہوکر آیا ہوں" بسام نے سنجیدہ کر سر ٹکتے جھکاتے ا فاطین

حسام نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں صاف پریشانی نظر آ رہی تھی

"ایسا بھی کیا کہہ دیا مائسہ نے تمہیں" فاطین نے پوچھا تو بسام نے گہری سانس بھر کر کرسی سے ٹیک لگائی

"مجھے سلام کہہ دیتی تو اتنا مسئلہ بھی نا ہوتا بٹ ا نے رولا ع وا تھا یا ا تیز سنجیدہ ہو گئے

ابھی وہ کچھ کہتے کہ حیام اور عنان ناشتے کی ٹرالی لے کر اسی طرف آ رہی تھی تو حسام نے بعد میں بات کرنے کا اشارہ کیا

"عنان پہلے ہی تم پر غصہ ہے مدالی بات مسابتاں کی طبیعت اب خا ز

ج "فاطین نے جلدی آکو گک جگہا تو ا ا نے دانت پیس ر مر

کو دیکھا جسے باقی سب چھوڑ اپنی بیوی کی طبیعت بگڑی تھی

"ٹینشن نا لو میں کچھ بھی عنان کو نہیں بتاؤں گا" بسام نے بلند آواز میں ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے کہا تو فاطین نے دانت پیس کر اسے دیکھا

جب کہ اپنے ذکر پر عنان کے بھی کان کھڑے ہو چکے تھے

حیام کو ٹیبل پر کھانا لگاتے دیکھ حسام اپنی کرسی سے اٹھا اور اس کی ہیلپ کرنے لگا

"فا---کیا چلہ مجھ سے عنان نے فاطین سے کھینچ چ ی پہ
طرف کرتے ہوئے پوچھ

کیونکہ بسام سے تو وہ ناراض تھی کیونکہ اس کی نظر میں تو وہ اس کی بہن کہ سر پر سوتن لایا تھا
اسی لیے بسام کو بلانا ضروری نہیں سمجھا

"کچھ بیٹھی تمہیں فا کی جان تنگ کر رہا ہے تمہیں ناشہ ا خونخ
ون نظر سے گھورتے عنان کلام سے اپا پہنے۔

جبکہ حیام نے دانیال اور بسام کو ناشتہ دے کر حسام کے ساتھ والی کرسی سنبھالی

"بتا کیوں نہیں رہے فاطین اگر عنان پوچھ رہی ہے" اس بار دانیال نے بھی اسے تنگ کرتے ہوئے کہا تو فاطین نے دانت پیس کر دونوں کو دیکھا

جبکہ حسام نے آنکھوں سے اشارہ کر کہ حیام کو ان کے تنگ کرنے کا بتا دیا

"فا یھائی دانی بھی تو کہہ رہے ہیں کہ چلہ ی تم نے بھی بسام کی طرح
شادی تو نہیں کی ہوئی---عنان کی نم آواز سن کر فاطین نے اپنے سامنے پڑے پراٹھے اور آملیٹ کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھا اور گہری سانس بھر کر عنان کو

جبکہ دانیال اور بسام آرام سے کھانا کھا رہے تھے

"ایسا کچھ نہیں تو تمہیں مجھ پہ یقین نہیں ہے جوان کی با" فاطین نے سخت لہجے میں کہا تو عنان نے گھور کر اسے دیکھا اور ناشتہ کرنے لگی

"یہ لو حیام اور عنان تم لوگوں کا انعام" بسام اور دانیال نے پیسے نکالتے ہوئے ان کی طرف کیا تو ان دونوں نے حیرانگی سے دیکھا

"یار کب ریسرچ کر رکھی ہے ہم نے لو جب کچھ بنا دے تو ' پہ دیہ ہں

ا : دلنکے کہنے فاطین ام نے بھی اپنے والکلے تو ' فاطین نے حیام

ور حسام نے عنان سے پہ

"ویسے قسم سے آج گھر گھر والی فیلنگ آ رہی ہے" بسام نے ارد گرد اور ٹیبل پر نگاہ دوڑاتے ہوئے کہا تو عنان نے ناک سکیڑ کر اسے دیکھا

"آپ کو تو جنت جیسے آ رہی ہوگی بیویاں جل گئی" عنان جلے کٹے ' اپدار

ب نے اپنی مسکراہٹ چھپ

جبکہ حسام نے اٹھ کر حیام کو اشارہ کیا تو وہ اس کے پیچھے باہر تک آئی جہاں حسام نے اپنا بیگ گاڑی میں رکھ کر رخ حیام کی جانب کیا

"بریک فاسٹ سچ میں بہت اچھا تھا ۔ شاہ اپنے ماں کے گرمجوشی نے اتنے سالوں ا
اپنوں کے ہاتھ کا بہوت کچھ کھایا ۔ زندگی حسام کے ہاتھوں ہوتے ہ
حسام نے مسکرا کر دیکھا ۔

"کچھ ضروری کام ہے وہ دیکھ کر جلدی آجاؤں گا حسام احتیاط سے رہنا کہتے ہوئے ا
حسام نے سوچتی نظروں سے موبائل اپنے سینے سے لگایا ۔
اچانک حیام کے ہونٹوں پر آویزاں مسکراہٹ رینہ گئی

"میں انتظار کروں گی" حیام اپنی مسکراتے ہوئے سر اٹھا کر کہا تو حسام نے نرمی کے ہونٹوں کو چ

جس پر حیام کے چہرے پر پل میں گلال بکھرا

تو حسام ہستے ہوئے گاڑی میں بیٹھا

مگر اندر سے آتی آوازوں پر حیام نے ہڑبڑا کر اندر کی جانب دوڑ لگائی

"دیکھو عنان بے شک تم مجھ سے ناراض ہو مگر میں تمہیں سچ میں اپنی بہن مانتا ہوں اسی لیے کہہ رہا ہوں اپنے شوہر پر نظر رکھو"— بسام نے اپنے مغرور لہجے میں کہا تو ا
فاطمین عنان نے ابھری رگوں نظر سے دیکھا ۔

"کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا عنان نے ترکرخ پھاپو ہ فاطین اخونخوں نظر
ان دو کو یکھ درہا تھا
"یہی کہ جب تمہارشادی شوہر کا ہاسپٹل اپنا ہے سہ دن بھی وسر لہے تو ا
کیوں ٹل سپہ جرہا ہے اس سے سا کو کسی نے نا آنے پر سوالی کرہے" بسام
دانہ نے کہہ کردم جا نھا بڑ دمگیے علنان وخونخوں نظر سے فاکوطین
درتھی
اور فاطین کی قسمت بری کہ ڈاکٹر کرآئی کی کال اسی وقت
فاطین نے آنکھیں بند کرکہ ٹیبل پر پڑے اپنے موبائل کو دیکھا اور پھر گہری سانس بھر کر
عنان کو
اور پھر جو عنان کے ہاتھوں میں آیا وہ فاطین راجپوت کے کپڑوں اور سر کا نشانہ بنا جبکہ
بسام اور دانیال فاصلے پر کھڑے قہقے لگاتے فاطین کی ویڈیو بنا رہے تھے
"آن رکھوا سے یار عکاوہ خکی جایہم جکی بوا تل بڑ یکھد، فاطین نے ہاتھ
سے روکا مگر عنان نے اس کا ڈھکن ہکر فاکطین سبجا: کی پھینہ
تبھی حیام وہاں داخل ہوئی اور گھر کا بدلہ نقشہ دیکھ ہونکو کی طرح منہ کھولے کبھی عنان کو
دیکھتی جواب فاطین کے بازو پر اپنے دانت گاڑھ رہی تھی اور فاطین خود کرہا چھڑ

جبکہ بسام اور دانیال قہقہے لگا کر انہیں دیکھ رہی تھے

نہیل مس پہلے یہ ہو جائے پھر اس بارے میں سوچتے ہیں حہ نے فائل بکر تے

وہ تو شکر تھا کہ اس دن جانے سے پہلے اصغر حیات اور پھپھو پہ میں نے ٹریکنگ چیپ لگا دی تھی ورنہ ان تک پہنچ تکلیف تا ہو ۔ لیب ٹاپ سکرین ہوئی لوکیشن دکر

ارح نے اثبات میں یا ہلا۔

اور ہو چیپ میں نے تمہیں بسام کو دینے کے لیے دی تھی اس کا کیا چکیک لوکیشن ایکٹیو میں ہوئی ارح نے سوالیہ لہجے میں پوچھا

ملوں رکھا تھا رات ہی دی تھی بسام کو کہ بھی فرح مہ چیٹ اللہ

یہ شا ہو یام حہ نے کندھے آپکا تو ارح نے گہری سانس لے کر فائلوں میں سر اور ٹھا کھ ہوا

تم پوچھ لو بسام سے تاہوں پھر میں کچھ کر ۔ ارحہ کہنے یا حہ نے اثبات میں یا ہلا۔

نہ کیا فکر مت کرو وہ کر لے گا : ' میں میجر لگی

حیام کے کہنے پر ارحم نے اثبات میں سر ہلایا اور قدم باہر کی جانب بڑھائے

کبرڈ سے بسام کی لائی ہوئی ڈریسز میں سے ایک وائٹ فراک جس کا دوپٹہ اورنج کلر کا تھا

اور پیچھے سے گلا کافی ڈیپ تھا نکال کر شاور لینے چلی گئی

بسام روز آتا تھا مگر مائسہ اس سے ناراض ہی تھی

مگر حیام کے سمجھانے پر کہ سب ٹھیک ہو جائے گا تو اس نے

آج بسام سے بات کرنے کا سوچا

اتنے دنوں سے تو وہ ذہنی دباؤ کا شکار تھی

یہ بات وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی تھی کہ بسام کی زندگی میں کوئی اور ہو

مائسہ جتنی بھی مضبوط کیوں نا ہو مگر اپنی جگہ بسام کی بیوی کے روپ میں کسی اور کو دیکھنا

اس کے لیے کافی تکلیف دا تھا

آج وہ دل سے بسام کے لیے تیار ہونا چاہتی تھی

وہ جانتی تھی کہ بسام بھی اتنے دنوں سے شدید پریشانی میں مبتلا ہے

لائٹ سا میک اپ کر کہ ہاتھوں میں کانچ کی چوڑیاں پہنی

چاکلیٹ براؤن بالوں کو پشت پر کھلا چھوڑ کر پرفیوم سپرے کیا
خود کا تنقیدی جائزہ لے کر ٹیرس کے دروازے کی جانب دیکھا جہاں ہلکی ہلکی بوندا باندی
ہو رہی تھی ہئیر برش ٹیبل سے اٹھا کر بالوں میں پھیرا اور
قدم وائٹ پیلس کی جانب بڑھائے
کیونکہ عنان سے فون پر بات کرتے ہوئے پتا چلا تھا کہ بسام گھر پر ہی ہے

بسام جیسے ہی شاور لے کر باہر آیا تو روم میں فرح کو دیکھ ماتھے پر بے شمار بل نمودار
ہوئے
مائسہ کی اس دن کی حرکت کے بعد سے فرح واپس سے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی
مگر آج وہ پھر اپنے سامان سمیت بسام کے بیڈروم میں تھی
حیام کی بات یاد آنے پر بسام نے کچھ کہنے کی بجائے کبرڈ سے وہ چیپ نکالی
اور روم میں آیا
"یہاں کیا کر رہی ہو تم" بسام نے سخت لہجے میں کہا تو فرح نے قدم اس کی جانب بڑھائے
"اپنے شوہر کے کمرے میں کیا کرتے ہیں" بسام کے نم بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا
تو بسام نے خونخوار نظروں سے فرح کو گھورا

"بہت جلد نہیں خیال آگیا شوہر کے کمرے کا" بسام نے طنزیہ لہجے میں کہا تو فرح نے دانت پیس کر اسے دیکھا

"اس دن مجھے گوں کو تو میری محبت کی نشانیاں دکھا رہی تھی ، دیکھ کر عجیب ہ ہوئی فرح کے گیرون بگلی انہیں ڑ کر کہا تھے ، فرح کے چہرے پیچھے ہوئی ، ، نے آبرو آچکا کر دیکھا ،

"کیا شوہر ہوں نا تمہارا تو پھر یہ ڈرامہ کس بات کا ہے بھی سا کو پہلی ریب قرآرہا ہوں سلام ہے ، نے غرا کر کہا تو ، فرح نے اپنا نخ تا پڑ بلوچ ، دس ج کے ہر چکے متاثر اب سپاتھے

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں میں تو بس فرح نے اپنے بابسام گردن میں نل ، ، نے کوفت سے اس بلا کو دیکھا

اگر چیپ لگانا ضروری نا ہوتا تو وہ اس کے بازو کاٹ دیتا

فرح کے بال مٹھی میں دبوچ کر اس کی کمر میں بازو حائل کر کہ اس کا رخ بدلا

اور گردن سے بال ہٹا کر اپنے دانت وہاں گاڑھے یہ حرکت بسام نے اس لیے کی تاکہ

فرح کو چیپ محسوس نا ہو تو تکلیف سے فرح نے سسک کر بسام کو روکنا چاہا

جواب گردن پر چیپ لگا رہا تھا

جبکہ فرح بسام کی سخت گرفت میں تڑپ کر رہ گئی

کہ تبھی روم کا دروازا کھلا تو بسام نے فرح کی گردن سے سر اٹھا کر بائیں جانب دیکھا

جہاں مائسہ آنکھوں میں بے یقینی لیے بسام کو دیکھ رہی تھی

مائسہ کو روم میں دیکھ فرح نے مسکراتے ہوئے رخ بدل کر بسام کے سینے میں چہرہ چھپا لیا

جبکہ بسام فق چہرے سے کبھی مائسہ کو دیکھتا جو نیلی آنکھوں میں آنسوں بھرے

یقیناً بسام ، درد تھی---اور کبھی خود کے گلگی فرکوج

مائسہ نے ہاتھ میں تھامے گلاب کے پھول کو زور سے مٹھی میں مسلہ تو قطرہ قطرہ خون زمیں پر گرنے لگا

اور پھول کو بسام کی طرف اچھالتے ہوئے جاذم قہ بڑ

جبکہ بسام نے کسی اچھوت کی طرح فرح کو خود سے پڑے دھکیلا اور باہر کی جانب دوڑ لگائی

"مائسہ بات سنو میری ائیڈ یڈ سٹاپ اٹ رائٹ ناو" بسام نے چلاتے ہوئے کہا

جبکہ مائسہ کے قدموں میں تیزی آتی جا رہی تھی اپنے آنسوں پونچھتے وہ جیسے ہی سڑک کے درمیان میں آئی تو بسام نے مائسہ کا دوپٹہ کھینچ کر اتارا

جس پر مائسہ تڑپ کر پلٹی

جبکہ بسام نے اس دوپٹے کے دونوں سروں کو تھام کر مائسہ کے سر سے گزار کر اپنے اور مائسے کے وجود کو اس میں چھپایا

مائسہ ابھی کچھ سمجھتی کہ بسام نے کمر میں ہاتھ ڈال کر مائسہ کو خود میں بھینچا اور مائسہ کے نرم لبوں کو اپنی سخت گرفت میں لیا

"جبکہ بسام کے جان لیوا لمس پر مائسہ نے تڑپ کر خود کو آزاد کروانا چاہا پر اپنی کمر پر اور ہونٹوں پر لمحہ بہ لمحہ بڑھتی بسام کی شدتوں سے اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

مائسہ کی سانسوں کو پوری شدت سے خود میں انڈیلتے بسام مائسہ کی خوشبو میں بہکنے لگا

مائسہ کی بے ترتیب ہوئی سانسوں کو محسوس کر کہ نرمی سے پیچھا ہٹا تو مائسہ نے گہرے گہرے بھرتے بسام کو خود سے دور دھکیلا

جس پر بسام نے خونخوار نظروں سے مائسہ کو دیکھا

اور اس کا زخمی ہاتھ اپنی ہاتھ میں دبوچ کر سامنے کیا

ہتھیلی پر چوٹ کے نشان دیکھ کر بسام نے سختی سے اپنے لب بھینچے

جبکہ بارش کی بوندیں ہتھیلی پر گر کر خون کو صاف کر رہی تھی

"ہاتھ چھوڑو---ابھی اس بیوی سے دل نہیں بھرا جو اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے میرا استعمال کر رہے ہیں" بسام سے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے چلا کر کہا

"جب جب وہ منظر آنکھوں کے سامنے آتا تھا مائسہ کو لگتا تھا کہ کسی نے مرچیں اس کی آنکھوں میں بھر دی ہو"

"اسے بسام کے کردار پر کبھی شک نہیں تھا ' نہ کبھی اگر آج ؟ اس نظر سے دیکھا وہ مائسہ کو طرح سے توڑ گیا تھا

جبکہ مائسہ کی بات پر بسام نے اپنی لال انگارا ہوتی آنکھوں سے اسے گھورا

"ہاں نہیں بھرا دل میرا آج میں تمہیں بتا کہ جب کبھی ضرورت کے لیے ل اسے کر سکتے ہیں تو ان کے ساتھ کیا کرتے ہیں ماں کے جگر کے ٹکڑے ہو جیتے جی دبے لہجے میں غرا کر کہا

اور قدم اپنی کار کی جانب بڑھائے

مائسہ کو زبردستی کار میں بٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھا

ہاتھ چھوڑو میرا جنگلی انسان نہیں بھاتا مجھے تمہارے ساتھ ' سخت گرفت مائسہ نے خود کو چھڑاتے

جبکہ اس دوران مائسہ کا دوپٹہ زمین بوس ہوا تو

بسام نے جھک کر دوپٹہ اٹھا کر اپنے ہاتھ پر لپیٹا اور فلیٹ کا دروازا کھول کر اندر داخل ہوا

مائسہ کو لا کر بیڈ پر پٹکا اور بیڈ روم کا دروازا بند کیا

"دوسری بیوی ہے تو سہی اسے لے آئیں مگر مجھے جانے دیں یہاں سے ماہ نے چلاتے کھولنے کوشش جبکہ کھلنے نے رہا تھا

جبکہ بسام دیوار سے ٹیک لگائے جبڑے بھینچے مائسہ کو دیکھ رہا تھا

ماتھے کی رگیں پھولی ہوئی تھی

"لیکن تم نے ہی تو کہا تھا کہ ایک سے دل نہیں بھرا میرا" مائسہ کی گردن پر اپنی دہکتی سانسیں چھوڑتے ہوئے کہا تو مائسہ کے ہاتھ ایک دم سے ساکت ہوئے

جبکہ کمر سے سرکتی ہوئی بسام کی انگلیوں کا لمس اپنے پیٹ پر محسوس کر کہ مائسہ نے اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیری

"کچھ دیر قبل تم نے ہی تو کہا تھا کہ اپنی ضرورت کے لیے تمہیں استعمال کر رہا ہوں" بسام کے سرد لہجے پر مائسہ کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے

کپکپاتے ہاتھوں سے دروازے کے ہینڈل کو زور سے پکڑا

کہ روم کی فضا میں ایک دم سے مائسہ کی چیخ گونجی جب بسام نے مائسہ کو بانہوں میں بھر کر بیڈ پر پٹکا

اور اپنی جیکٹ اتار کر مائسہ کے چہرے پر پھینکی

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/

جس پر مائسہ نے تڑپ کر بسام کو دیکھا

"بسام ملیں نگی اپنے وجھے یہ کو گھٹکیائے

تو بسام نے پاؤں سے پکڑ کر مائسہ کو اپنی جانب کھینچا اور اپنے دونوں ہاتھ مائسہ کے اطراف میں رکھے

"اور کون کمبخت بات کرنے میں وقت برباد کرنا چاہتا ہے" بوجھل لہجے میں مائسہ کی گردن پر انگلی ٹریس کرتے ہوئے کہا تو مائسہ کی آنکھیں پل میں نم ہوئی

"تمہیں شرم نہیں آرہی بسام کچدیر پہلے اونو بیوکوی ہوں بائ مھرے کھرتلے وراب

مائسہ نے روتے ہوئے کہا اور پلٹ کر بانکیے میں چہرہ چھپ

پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

بسام نے ایک تاسف بھری نگاہ مائسہ کے بلکتے وجود پر ڈالی اور گہری سانس بھر کر پیچھے ہوا

"ہم مظلوم شوہروں کی کمزوری بھی رب نے چن کر ان بیویوں کے آنسوؤں میں رکھی ہے

ابھلے سے بنہ کو تب بس کر دیتی ہیں پہ جہے کچاوتو ا بسکتی ا

آاور شوہر ا نے بایوں ملی پھیر ہوئے لتے بڑبڑکھاور یک ا

پوھرگاہ نہ سلاکے ودوچر الی ڈ

جس کے بال ایک سائیڈ پر ہونے کے باعث دودھیا گردن اور کمر واضح ہو رہی تھی

اور دائیں کندھے سے تھوڑا نیچے تل پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا

جسے دیکھ بسام کو اپنے گلے میں کانٹے چبھتے محسوس ہوئے

اپنے منہ زور جزبات پر بندھ باندھ کر باہر کا رخ کیا

اور موبائل نکال کر حیام کو چیپ لگانے کا بتایا

اور واپس روم میں آیا تو مائسہ ابھی بھی رونے میں مصروف تھی

ڈرا سے زخموں پر لگانے والی ٹیوب نکالی اور بیڈ پر مائسہ کے قریب بیٹھ کر اس کے ہلکولے لیتے وجود کو دیکھا

دونوں جانب سے مائسہ کی کمر کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر اس کی کمر پر اپنے آگ کی مانند دہکتے ہونٹ رکھ دیے

جبکہ بسام کے شدت بھرے لمس پر مائسہ نے کسمکسا کر خود کو آزاد کروانا چاہا تو بسام نے اپنے ہاتھ کمر سے سرکاتے ہوئے مائسہ کے پیٹ پر باندھ دیے

جبکہ کمر پر جا بجا اپنا لمس چھوڑنے لگا

کمرے کی معنی خیز خاموشی میں دونوں کی بھاری ہوتی سانسوں کا شور برپا تھا

مائسہ پر گرفت سخت کر کہ اس کا رخ اپنی جانب کیا اور اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھاما

جبکہ مائسہ گہرے گہرے سانس لیتی سرخ ڈورو سے مزین آنکھوں سے بسام کو دیکھنے میں محو تھی

جس کی جذبات سے سرخ پڑتی آنکھیں اس وقت مائسہ کی ہتھیلی پر مرکوز تھی نرمی سے مائسہ کے ہاتھ پر ٹیوب لگا کر اپنے ہونٹوں سے چھو کر مائسہ کی جا؛

"آئندہ خود کو تکلیف مت دینا"—سرد لہجے میں کہا۔ لفظ وہ کہلے تو ' ما '

نے اپنا ھام ' چھڑ اپنے سا یا منے کہ

جہاں اب زخم پر ٹیوب لگی ہوئی تھی

"آپ سے کس نے کہا کہ میں نے خود کو یہ تکلیف دی ہے "بسام کی بھوری سرخ آنکھوں میں اپنی نیلی آنکھیں گاڑھتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا تو بسام نے جبڑے بھینچ کر مائسہ کو دیکھا

اور اپنا ہاتھ مائسہ کی کمر میں لپیٹ کر اسے خود میں بھینچا

"مجھے اذیت دینے کا یہ نیا طریقہ ڈھونڈا ہے تم نے "مائسہ کی کمر کو سہلاتے ہوئے کہا تو مائسہ نے اپنا چہرہ بسام کی گردن میں چھپا لیا

"آپ کو پھر بھی محسوس نہیں ہو رہی نا "شکوہ کن لہجے میں کہا تو بسام نے تڑپ کر اپنی گرفت سخت کی

"تمہیں ملی تکلیف ہر بار مجھے موت کے نئے روپ سے روشناس کرواتی ہے مائسہ

تمہیں چھونے بھی:

میرا خدا گواہ ہے مائسہ میری ابھی بھی وہی کوشش ہے

سخت کردی

Search on Google (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

جبکہ مائسہ اپنے دل پر ہاتھ رکھے اپنی بے ترتیب ہوئی دھڑکنوں کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی

جب بسام نے پیچھے سے مائسہ کو اپنے حصار میں لے کر تھوڑی مائسہ کے کندھے پر ٹکا کر مائسہ کی زخمی کلائی سامنے کی جس پر پٹی بندھی ہوئی تھی

اپنے انگھوٹھے سے کلائی کو سہلایا تو مائسہ نے تڑپ کر خود کرچھڑوانا چاہا تو بسام نے ایک ہی جھٹکے میں مائسہ کا رخ اپنی جانب کرکہ

اس کے کپکپاتے ہونٹوں کو اپنی سخت گرفت میں لیا

جب کہ مائسہ بن پانی کی مچھلی کی طرح بسام کہ سخت سے سخت ہوتی گرفت میں پھر پھرا کر وہ گئی

"تم جانتی ہو کہ تمہاری سانسیں میری طلب ہیں اور ہر گزرتے لمحے کے ساتھ میری طلب شدت اختیار کرتی جارہی ہے جب تک تمہاری سانسوں کی مہک میری سانسوں کو معتر نہ کردے میری دھڑکنیں سینے میں سر پٹخنے لگتی ہیں تمہارا تو پتا نہیں پر میں تمہاری ہر اس سانس کا عادی ہوں جو تم لیتی ہو جی چاہتا ہے سمیٹ لوں تمہاری سانسوں کو خود میں اس طرح مدغم کردوں کہ واپسی کا راستہ نہ بچے ۔ میری طلب میرا اقرار میری راحت صرف تمہاری سانسیں ہیں ۔ ۔ ۔ بکھرنے کا جواز تمہاری دوری ہے"—مائسہ کے سر سے ما اپنہ

سر ٹکا کان لگے بھیگے ٹوں ہوئے نہ ما اپنے گھبیتے لہجے میں سرگوشی

تو مائسہ کان کی لو سے گردن تک سرخ پڑ گئی

بسام کی بے باک سرگوشیوں اور چہرے پر پڑتی بسام کی گرم جھلسا دینے والی سانسوں کی تپش سے مائسہ کو اپنے چہرے کی جلد جھلستی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

"بس ما' نے اشکھنے خسے تے پڑ ٹوہو کو تنہ کر کہا" لو

بسام نے جھک کر نرمی سے اس کے ہونٹوں کو چھوا اور دو قدم کے فاصلے پر کھڑا ہوا اپنے بے لگام ہوتے جذباتوں پر بامشکل بند باندھ کر گہری سانس فضا کے سپرد کی

خ نظر سے ئسہ ما کے پاکیتے د واجو ئسہ ما کے ہر چیے ی اقتزبکے

ان گنت صفحوں لگھل رکلوستے قاق بھروی نظر سے دیکھا

چلو دیکھتے ہیں کچن میں کیا ہے کھانے کو ورنہ آڈر کر لیتے ہیں اپنا جیسے بوجھل ا

ہوئی آواز پر بقا ا سنجہ لہجے مکہاتو ا ا کہنے سہا ا نے اثبات میں سر ہلا کر

ا قو جا بڑھانے چہ ا ا نے کلائی سے پکڑ ئسہ کو روکا ا

مائسہ نے سوالیہ نظروں سے بسام کو دیکھا

"ایک تو تم لڑکیوں کی سمجھ نہیں آتی ٹھنڈے یخ پانی سے جان جاتی ہے مگر تمہیں کپڑے پہنتی لاہو اپنے ٹھنڈا ورفکر ہو جاتی ہے ی اپنے جیک بیٹھے اکھائسہ ما ما پہنوا سف ۔ ما کے ہو نٹوں پر مدھم سی مسکراہٹ رینگ گئی

"اور اتنی محنت ہم اپنے شوہروں کے لیے ہی کرتی ہیں شوہروں کہاں واہ ما نے منہ بنا کر کہا تو نے مسکراتے ٹکا جھ

" بیوی کے دکھ سکھ اس کی ضرورتوں اور بیوی کی ذات سے جڑی ہر چیز کی پرواہ صرف اس کے شوہر کو ہی ہوتی ہے "مائسہ کے ہاتھ کو مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھامتے ہوئے کہا تو مائسہ نے آنکھیں گھما کر بسام کو دیکھا اور اپنا ہاتھ چھڑوا کر فریج کھولی

فروزن کباب اور رولز نکال کر چائے بننے کے لیے رکھی

جبکہ بسام نے اپنا حصار مائسہ کے گرد باندھ کر تھوڑی اس کے کندھے پر ٹکا دی

"اب اتنا بھی رجتانے کی ضرورت نہیں ہوں مکھ کچھ دیر پہلے کو بایٔ مدھر سے کھرتھے "— سہ ما نے دایت پہ نے اپنی مسکراہٹ چھ

"تو دیکھا لو تمہارے شوہر کا کتنا بڑا دل ہے دو بیوی ایار پہ اپنے بات کہہ کر بسام نے ہونٹ تونٹ تلے دبا لیا

جبکہ مائسہ نے اپنی کہنی زور سے بسام کے پیٹ میں ماری تو وہ کراہ کر رہ گیا

"زہر لگتی ہے وہ مجھے ا ما نے دانیت پ ا

نے با مشکل اپنا قہقہہ ضبط کر

"لیکن تم تو مجھے شہد جیسی میٹھی لگتی ہو م ا ما نے پلٹ

د

"بات پلٹنے کی ضرورت نہیں ہے آ بھی گئے پ آ کر وہ برا لگتا ہے" سہ ما کے

ل ہو کر کہتے مسام نے اسے مسکراتی نظروں سے دیکھا داو پھر اس کا ربڑ بال اس کے

بالوں سے جوڑ مس لیگنے

"اس کا ہونا یا نا پھرنا میرے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا کیوں وہ کچھ مجھے ھی اچھی

ا

مائسہ کے بالوں کا جوڑا بنا کر اس کی دودھیا شفاف گردن پر اپنے لب رکھے تو مائسہ نے بے ساختہ جھرجھری لی جس پر بسام نے مسکراتے ہوئے کیبنٹ کا رخ کیا کپ نکال کر مائسہ کو دیے

اور پھر مائسہ کو حصار میں لے کر نظریں اس کے دودھیاں ہاتھوں پر ٹکا دی

"تمہیں کیا یہ پوچھنا چاہیے کہ تم کب مجھے اچھے لگتی ہو اور کب بری کیوں تم ہو ہی
تمہیں دیکھنا تمہیں سوچنا چاہتے ہے -- تمہاری ج حرکت ج عمل مجھے پسند آتا
ہے تو میں پاگل ہو جاتا سوچ ہونٹوں کبھی کبھی کام کے دوران تمہاری پاگل حرکت بات ۔
یاد آتی ہے تو میرے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آجاتی ہے جس سے کبھی کبھی میں خود
انجان ہوتا ہوں --

اور کچھ باتیں جو تمہاری مجھے بری لگتی ہیں ان کے یاد آنے پر میں بے حد خوشی میں بھی اداس
ہو جاتا ہوں کر ۔ ہے کہ میں ساری دنیا کو تہس نہس کر دوں

دماغ اس طرح سے ماؤف جاگو تم میرے علاوہ اور کچھ سوچو :
لکھو اپنے شدت گرفت میں قید کر کہ تم سے ا ا لفظ کبھی ادا نہ :
مجھے گالیاں اپنے ٹ گھسیٹتے لے ہیں سکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے سلیپ پر بٹھاتے ہوئے
بوجھل گھمبیر لہجے میں اپنے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا تو مائسہ کو
اپنے رونگھٹے کھڑے ہوتے محسوس ہوئے
اپنی لرزتی پلکوں کی بار کو جھکا دیا جبکہ اپنے کپکپاتے ہاتھوں کو بسام کے ہاتھوں میں قید دیکھ
کر اتنی ٹھنڈ میں بھی مائسہ کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہونے لگے

"کک - کونسی بات بری لگتی ہے" اپنے خشک پڑتے ہونٹوں کو تر کر کہ بسام سے پوچھا جو اس کے ہاتھوں پر نظریں جمائے کھڑا تھا

مائسہ کے پوچھنے پر اپنی بھوری گہری آنکھوں کو اٹھا کر مائسہ کی جانب دیکھا

"جب تم مجھ سے دور جانے کی بات کرتی ہو

ناراض

سینے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"بس یہ تم بیویوں کے ہتھیار ی تھوڑ گنگارا ضہ دکھائیں ا آ بھی بہکے ہارتہ
پہ بہکرتوے ا کپسام ا جھجھک کہنے سکیں
بصفورتی ہ کچکی مافضہ میں گونجے ا ا نے سر جھٹک باب پلیٹ مکالیں

اور چائے کپوں میں ڈال کر ٹرے میں رکھی

اپنے چہرے پر مائسہ کی نظریں محسوس کر کہ بسام نے آبرو آچکا کر مائسہ کو دیکھا

جو آنکھوں میں محبت کے دیپ جلائے مسکراتے ہوئے بسام کو ہی دیکھ رہی تھی

بسام کے دیکھنے پر ہنستے ہوئے قدم بسام کی جانب بڑھائے اور بسام کے کندھوں پر

دونوں ہاتھ رکھ کر پاؤں بسام کے پاؤں پر رکھ کر اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا تو بسام

کے ہونٹوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ رینگ گئی

T
T
gg

gditionally.

مائسہ کے خوبصورت اظہار پر بسام نے اس کے ماتھے کو اپنے ہونٹوں سے چھوا

"بس اتنا ہی" بسام نے آبرو آچکا کر کہا تو مائسہ نے نفی میں سر ہلایا

میری سانسوں میں اپنی سانسیں شامل کر کہ مجھے زندگی دینے کے لیے بھی اور
میری ہر غلطی کو نظر انداز کر کہ مجھے شیلٹر دینے کے لیے بھی شکریہ

مائسہ نے نظریں جھکا کر کہا تو بسام نے مائسہ کے چہرے پر جھولتی آوارہ لٹ کو کان کے پیچھے اڑسا

"جان لینے کا ارادہ ہے کیا" بسام کے کہنے پر مائسہ نے اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر پیچھے کیا

"بیویوں کی آنکھوں میں تو آنسو گرتے ہیں بیویوں کی ہار اچھا شوہروں جان جلاتے ہیں جاتی ہے" سلام کہتے دلکش قہقہ لگونج

"بیوقوفوں کا اظہار ہوتا ہی بڑا جان لیوا ہے کہ کریں" بسام نے قدم لاؤنج کی طرف بڑھاتے ہوئے دانت پیس کر جاتے ہوئے بسام کو دیکھا

ان کے پاس اتنے ثبوت بھی نہیں تھے اور مجھے ان کا کیس بھی کافی ہلکا لگ رہا تھا جیتنے کے کوئی چانسز نہ تھے --- مگر پھر آگے پس کہ تاجیتنے کی خوشی بھی محسوس

کے ساتھ عدالت سے نکلتے ہوئے کہ نے کہا تو نبال مسکرا کر سر جھٹکا

"ویسے بھی وہ میری فیس افورڈ نہیں کر سکتے تھے اور اتنے کم معاوضے پر آپ بھی کیسے راضی ہو گئی کچھ سمجھ نہیں آ رہا" وکیہ نے حیرانگی سے استفسار کیا تو وہ رک کر اس کی جانب رخ کیے

"مجھے معاوضے سے زیادہ جیتنے سے فرق پڑتا ہے سی کیس یا کسی کام سے ہمیں کتنا معاوضہ حاصل ہوا یہ تو شاید ہم کبھی بھول جائیں اپنی جیت کبھی نہیں" وہ بولتا جاتا جہاں اور سچ کے لیے لڑی ہوں وہاں میں راجپوت معاوضہ کبھی اپنی جگہ بھی وہیں کرتی نہ معاوضہ اپنی جگہ بھی جتنا پڑے تو میں پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں ہاں مجھے پسند ---اور سچ کے لیے لڑنے میں پیچھے ہٹتی ہوں" سنجیدہ لہجے میں کہا تو وہ لفظ وے کر نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔

"پہلے تو میں آپ کی بڑی بہن عنان راجپوت کا فین تھا آج تو آپ کا بھی ہو گیا محسوس ہو رہی ہے یا کہ آپ اپنی سسٹر سے ملوا سکتی ہیں میں ان سے آٹوگراف لینا چاہوں گا یا مکمل یا دنیہ صرف ان کا فین ہوں میں" وکیل بات نے جبر مسکراتے ہوئے قبڑ

"یہی بات اس کے معصوم زن مرید شوہر کو پتا لگ جائے نا اپنی کے فین بنے
تیہل چھ فیبا بکرما بنبجلی کے گھمائے گا بال
نے منہ میں بڑبڑاتے
ا ح وکیہ نے نا سمجھے سے بال کو یکھا د،

"آپ سے مل کر خوشی ہوئی جدوبارا ملاقات"— یل وکیہ نے اپنا ہاتھ بال کی
سجا نھا بڑھے ہوئے کہا تو نبال نے گہری سانس بھر کر رخ اس کی جانب کیا
نظریں غیر ارادی طور پر سامنے پلر کی جانب اٹھی تو جان ہوا ہوتی محسوس ہوئی
کیونکہ سامنے دانیال راجپوت آنکھوں سے سن گلاسز اتارتے ہوئے نبال کے ساتھ
کھڑے وکیل کو خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا
جبکہ نبال کبھی اپنی طرف بڑھتے دانیال کو دیکھتی اور کبھی اس وکیل کو

"ایم سوری مسٹر ابھی مجھے جانا ہوگا"— نبال نے اس وکیل کے ہاتھ نظر انداز کرتی جلدی سے مدم قدم سجا نھا بڑھے

ابھی دانیال آگے بڑھتا کہ نبال نے اپنے ہاتھوں میں دانیال کی بازو جکڑ کر اسے روکا
خاموش آنکھوں سے رکنے کی التجا کی تو دانیال نے خونخوار نظروں سے نبال کو دیکھا
جس سے نبال کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی
لیکن ہمت کر کہ دانیال کے بازو پر اپنی گرفت سخت کی

جبکہ دانیال نے نبال کے ہاتھوں کو اپنے بازو سے ہٹا کر اپنے ہاتھ میں قید کیا اور باہر کی جانب قدم بڑھائے

نبال کو اپنی گاڑی میں بٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھا

اپنے بیڈروم میں لا کر نبال کا ہاتھ چھوڑا اور بیڈ پر دھڑام سے گر کر آنکھیں موند لیں

جبکہ نبال نے اپنی فائل ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی اور کبرڈ سے اپنا ڈریس لے کر واشروم کا رخ کیا

تھوڑی دیر بعد فریش ہو کر باہر آئی تو دانیال کو سگریٹ سلگاتے دیکھ نبال نے تاسف سے سر جھٹکا

"گھر میں کوئی نہیں ہے کیا"-آئینے سے نظریں دانیال کے وجود پر ٹکاتے ہوئے کہا تو

دانیال نے سر اٹھا کر نبال کو دیکھا

جو اپنے بالوں کو خشک کر رہی تھی

دانیال کے اس طرح سے دیکھنے پر سٹپٹا کر نظریں چرائی

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/

"جسام اور فاطین اپنے کام پر ہے ، اپنے گروپ کے ساتھ تمام حصہ سرحد اسٹیشن عنان فاطمی پہنچ گئی تھی اس پر نظر رکھنے تھے پہ نکلا ہے" یا لوانے کے یلی تفصیل نکے ٹوہ نہ مسکراہٹ رینہ گئی

"آپ کچھ کھائے گے دانی میں کچن میں جا رہی ہوں" نبال نے ابال اپنے کیچن میں جبکہ تیل دانیال سے کہا تو ،

دانیال نے اپنی خمار آلود نظروں سے نبال کو دیکھا کیا ی

"صرف کچھ انہیں ، کچ کھانا لے کر رہا ہے میرے لئے اپنا کلوک علاج میں دخل کر لگل"— نظریں نبال کے دلکش سراپے پر گاڑھتے ہوئے زو معنی لہجے میں کہا تو نبال نے سٹپٹا کر دانیال کو دیکھا اور جھٹ سے کمرے سے باہر نکل گئی

جبکہ اپنے پیچھے دانیال کے دلکش قہقہے سے چہرے پر شرمیگی مسکراہٹ دوڑ گئی

نبال جیسے ہی کچن میں آئی تو ثناء اور فرح کو ملازمہ پر حکم چلاتے دیکھ نبال نے اپنی نظریں پھیر کر انہیں اگنور کیا

"کیا گفٹ دیا پھر بسام نے تمہیں" نبال کو کچن میں دیکھ ثناء نے دلچسپی سے فرح سے استفسار کیا تو نبال نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی

"ڈائمنڈ نیکلس اور ساؤتھ کوریا لے جانے کا وعدہ کیا ہے" فرح کے شرماکہ کہنے پر نبال کا ضبط جواب دے گیا

اپنی بہن کی جگہ وہ کہاں کسی اور کو دیکھ سکتی تھی

اور وہ دونوں بھی شاید نبال کو ہلکے میں لے رہی تھی انہیں لگا شاید وہ چپ چاپ سن لے گی مگر ان کی یہ غلط فہمی تو تب ہوا ہوئی

جب کاؤنٹر پر رکھی تیز دھار چھڑی اٹھا کر نبال نے اپنا رخ فرح کی جانب کیا

جہاں وہ دونوں ایک دوسرے سے سر ٹکائے باتیں کرنے میں مصروف تھی

"اگر اسی ڈائمنڈ کے نیکلس کو تمہارے گلے کا پھندا اور ساؤتھ کوریا کے راستے کو تمہارے لیے جہنم کا راستہ نا بنا دیا تو میرا نام بھی نبال راجپوت نہیں"—فرکوچ بالوں سے پکڑ کے گلے پر چھری رکھتے ہوئے دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا تو شناء کی چیخ پہ کلاس تے گونج اٹھی

جس پر نبال نے پلٹ کر اس کے چہرے پر تھپڑ رسید کیا

"آواز نا آئے مجھے تمہاری" غرا کر کہا تو شناء نے اپنے قدم بے ساختہ پیچھے لیے

جبکہ فرح فق چہرے سے کبھی نبال کو دیکھتی اور کبھی اپنی گردن پر رکھی چھری کو

کہ تبھی چیخ کی آواز سن کر دانیال بھاگ کر کچن میں داخل ہوا اور سامنے کا منظر دیکھا اپنے بال نوچنے کا دل کیا

"یار نبال ہٹاؤ اسے" نبال کے ہاتھ سے زبردستی چھری پکڑ کر سائیڈ پر پھینکتے ہوئے کہا تو نبال نے خود کو دانیال کی گرفت سے آزاد کروانا چاہا

"ہسپتال مجھے آپ دانی بھیجیے بدلے اسے ی ہ موکے لیے تھساو یا کو رہے سیر کروا

آتی ہوں میں "دلنیکل حصیار میں پھر کپلیتے تے ا دلنکے ٹوں ہو نہ

مسکراہٹ رینہ گئی

ابھی دانیال کچھ سمجھتا کہ ثناء نے وہی چھری اٹھا کر نبال کی طرف کی جو نبال کے بازو کو لہو لہان کرتی چلی گئی

یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ کسی کو کچھ سمجھ نہیں آیا

جبکہ دانیال نے تڑپ کر نبال کی خون سے تر ہوتی آستیں دیکھی اور پھر آگے بھر کر ثناء کے چہرے پر تھپڑ رسید کرنا چاہا مگر ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی

"عورت پر ہاتھ اٹھانے والا قاتل کلیضیں ہوں لیے مگر اپنی بیوی کو ملنے

چھوڑو گا بھی نہیں" دبے دبے لہجے میں شیر سی دھاڑ لیے غرا کر کہا اور پلٹ کر نبال کو اپنی بانہوں میں بھر کر کمرے کا رخ کیا

"دیلی تو میرا چاہ رہا ہے دو تمہیں بھی لگاؤ کہ ضرو تھیں ان کے منہ لگے اب تو ا
ٹھگ رہا ہے کہ چاچو نے باچھا تمہیں ساتھ لے گئے ورلہ میں گھر تو ا
میگلن جنا بنہ دیتھم نے "—نکی اپٹی دانہ نے سنجیدہ لہجے مکمل
ا ا نے نم آنکھوں یال دلنے جھکے کو یکھا د
"اور وہ جو میری بہن کے شوہر کے ساتھ ہنی مون جانے کی پلیننگ کر رہی تھی "—نبال
کے م لہجے والی نے اس کے ہر چکے طرف یکھا د
دانیال کے ایسے دیکھنے پر نبال نے اپنا بازو دانیال کی گرفت سے آزاد کروایا اور کمفرٹر
کھول کر خود کو اس میں گم کر لیا
فرسٹ ایڈ باکس کو ڈرا میں رکھ کر دانیال نے ہینڈ واش کیے
اور کچن سے جا کر نیال کے لیے کھانا لا۔
"اٹھلے نبال کھا: کھو ا سو: "—دلنیکل یدہ سنجہ لہجے مں کہے نبال نے
چہرے ٹر کمفر یا ہٹا۔
اور اپنی متورم نم آنکھوں سے دانیال کو دیکھا جبر یال نے سختی سے اپنے ہونٹ
بھینچ لیے

جبکہ نبال نے ٹرے پکڑ کر کھانا کھایا ٹور کھانے کے بعد ٹرے پیچھے کھسکا کر پھر سے کمفر
اوڑھ لیا
جبکہ دانیال نے تاسف سے سر ہلا کر ٹرے ٹیبل پر رکھی اور لائٹس آف کی
نبال کے ساتھ نیم دراز ہو کر نبال کی پشت کو دیکھا
اور ہاتھ بڑھا کر نبال کو اپنی جانب کھینچ کر خود میں بھینچ لیا
"آپ بہت لیان رومینٹک ہے دانی سیڑ بھی وس کھڑی اور مجھ سے محبت بھی
بکرتے"— یاد لیک کے سیریے مکے ہنکاتے ا دانہ نے مسکرا روی
ہوئی ال کو یکھا د،
"کچھ دن پہلے تو میں بے شرم اور بے باک تھا آج ان رومینٹیل سڑ اور وکھڑ
گہ "دانیال نے آبرو آچکا تو ا : نے اپنی ناک دانیال کی شرٹ سے صاف
کرتے ہوئے نفی میں سر ہلایا
"مجھے چوٹ لگی آپ کو چاہیئے تھا کہ پیار سے پٹی کرتے مگر آپ تو جلاد بن کر ڈانٹ رہے
تھے --- میری چوٹ سے زیادہ گھر کے میدان جنگ بننے کی فکر تھی "- پر شکوہ لہجے میں کہتو ا
دانیال کروٹ بدل کر نبال پر حاوی ہوا

"تمہیں چوٹ لگے گی تو میں رو مینٹک نہیں ہو سکتا جان یقین کرو میں ہلو رتم

چ ملس کی پھپک ٹکر ہو کر پیٹ ، میں ہین کر تا سکہ

تمہیں اچھی ہے تمہاری معصومیت تپکہ میری جاپان بن جاتی ہے اور ان

سے باز س کر سکنے اس لیے منع نہیں کیا کہ مجھے پسند منیکا ہے

کیونکہ میں ہین تلچاہہ

تمہارے اس زخم کو دیکھ کر میں نے کیسے خود پر ضبط کیا ہے یہ صرف میرا دل جانتا ہے

میں وہالی : آاار تمہیں نقصان پہنچے سوہچ سوہان روحہے"— با : ل کے

چہرے پر اپنی انگلیوں کو پھیرتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہا تو نبال نے اپنے بازو دانیال کی

گردن میں حائل کر دیے

جس پر دانیال نے جھک کر نرمی سے نبال کے ہونٹوں کو چھوا

"منع بھی کیا تھا کہ کورٹ مت جانا کچھ دن پھر کیوں گئی"—دانیال نے خفگی سے لہجے

مکہاتو ' نبال نے اپنے ہونٹ دانیال کے گال پر ثہ

جس پر دانیال نے مسکراتے ہوئے سر تکیے پر رکھ کر نبال کو اپنے حصار میں قید کر لیا

"ایک مجبور آدمی کا کیس تھا : جانتی ' بچ ر چ جاتی '

"

ٹھیک ہے مگر اب تم کچھ دن تک نہیں جاؤ گی جب تک یہ پرابلم سولو نہیں ہو جاتی"-

دانیال کے سنجیدہ لہجے پر نبال نے اثبات میں سر ہلا کر آنکھیں موند لیں

جبکہ دانیال نبال کے بالوں میں انگلیاں پھیرتا ثناء کے ہوش ٹھکانے لگانے کے بارے میں سوچ رہا تھا

"ڈاکٹر فاطین اس وقت کہاں ہوگے"

"میم سیسر تو آپریشن تھیٹر میں ہیں جبھی کسری جسے ی فرہاسگے۔ آجائیں

"— س نر نے عنانکی پوچھی نرسے بتلایا ا عنان نے اثبات میں سر ہلا کر

آپریشن تھیٹر کا رخ کیا

اتنا تو مریض کے گھر والوں کو ڈاکٹر کے باہر آنے کا انتظار نہیں تھا

جتنا عنان میڈم کو تھا

تھوڑی ہی دیر گزری تھی جب فاطین اپنی ٹیم کے ساتھ آپریشن تھیٹر سے باہر آیا

جسے دیکھ عنان کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ رینگ گئی

مگر فاطین کے پیچھے ڈاکٹر کرن کو دیکھ منہ کے زاویے پل میں بدلے

جبکہ فاطین ہاتھوں سے گلوز اتارتا پیشنٹ کی فیملی سے بات کر رہا تھا

ایک غیر ارادی نظر اپنے بائیں جانب اٹھی اور وہاں عنان کو دیکھ کر حیرت ہوئی
جبکہ آنکھیں خوشی سے چمک اٹھی مگر ڈاکٹر کرن کا خیال آتے ہی گہری سانس بھر کر اپنی بات جاری رکھی
کہ تبھی عنان تیز قدم لیتی فاطین کی جانب بڑھی
السلام و علیکم کیسے ہیں آپ سب فاکو طیور اگزیہ ماتھ کھڑے ڈاکٹر کو یہ سلام کہ تو اس کی بتیسی ہی نکل آئی
و علیکم السلام مس عنان کیسی ہے آپ"-خوش دلی سے ہاتھ عنان کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا تو عنان نے تھام کر جواب دیا
جبکہ اس دوران فاطین سخت نظروں سے عنان کو گھور رہا تھا
"اوکے ڈاکٹر زبعد میں ملتے ہیں مجھے ی اپنے کے ساتھ گ شاپنہ جانہے"—
عکی اکمہ من وبار ئحا بہ کبی کے جوکوب سنے پگیہ وکی ب جاذم ق بڑ
چینگ روم میں آکر عنان کو چئیر پر بٹھایا اور خود آپریشن کا گرین لباس سکرب اتار کر اپنی شرٹ پکڑ کر عنان کی جانب رخ کیا
"پہناؤ" عنان کے ہاتھ شرٹ پکارتے ہوئے کہا تو عنان نے اٹھ کر شرٹ پکڑی اور فاطین کو پہنانے لگی

"ملاورکب سے آئی ہوئی ہوں اپنے ہاتھ سے کھانا بنا کر کھلائی تھی"— فاطین

ٹشر کے بڑبڑ بکر ہوتے منا بکر کہا تو ، فاطین ٹون ہو نہ مسکراہٹ رینہ

گئی

"کہا ہے کھا لیتے لہ۔ ہیں "عنان کے بالوں کان کے پیچھے اڑستے

، عنان نے دانتلی ۔ اپنا

"وہ تو میں کھا چکی "معصومیت سے ہونٹ باہر نکال کر آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے اپنے پیٹ کی جانب اشارہ کر کہ کہا تو فاطین کا دلکش قہقہہ گونجا

جھک کر نرمی سے عنان کے پیٹ کو اپنے ہونٹوں سے چھوا

"تم نے کھایا میں نے کھایا ایک ہی بات ہے "فاطین نے مسکراتے ہوئے کہا اور لاکر کو لاک کیا

تو عنان نے مسکرا کر اس کی پیٹھ کو دیکھا

"یہ تو تم کہہ رہے ہونا متق ، نکہ سکتی نے کیا یا ۔ مں نے کھا یا ہی بات

ے گا تو کھانا ہی پڑ "— عنان نے مہ سوار ، فاطین نے سر جھٹکنے کا

م اپنے ہونٹ نے یا لگا۔

ہم سچ میں شاپنگ پر جا رہے ہیں---عنان نے اشتیاق سے پوچھا تو فاطین نے اثبات میں سر ہلایا

"کیا ضرورت تھی اس ڈاکٹر سے فری ہونے کی" فاطین نے آنکھیں دکھاتے ہوئے شکوہ کن لہجے میں کہا تو عنان نے گھور کر فاطین کو دیکھا

"خود کے بارے میں کیا خیال ہے مجھے کہا تھا نکال دوں گا اور وہ ابھی تک یہی ہے" عنان نے منہ بسور کر کہا تو فاطین نے نرمی سے اسے گاڑی میں بٹھایا اور ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھا

"وہ ایک لڑکی ہے آن بلاوجہ اسے نکال دوں گا تو سو باتیں بنانے والے ہو گے کہ پتہ نہیں باس کے کیوں کو نکال دیا کراور رکھو باتیں میں نے اپنے فرینڈز سے بولا' کچھ دن تک ، چ جگی سے وہ بھی انٹرنیشنل وماہ یہاں ہیگئے تو ، کمپلیٹ ہو جانے فاطین می نرسے سمجھانے پر عنان سر نے جھٹک کر سر اس کے کندھے پر رکھ دیا

"بس کچھ دن اور اس کے بعد نہیں" انگلی اٹھا کر وارن کرنے والے انداز میں کہا تو فاطین نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا

"مجھے ہیل ہی لینی ہے" عنان نے دانت پیس کر کہا تو فاطین نے گھور کر اسے دیکھا

"تمہاری کنڈیشن ایسی نہیں کہ تم ہیل پہنو چپ چاپ فلیٹ لے لو" عنان کے آگے ی اپنے پہنے کے وجہ سے عنان کھیل ملا لیں پا نہ گئی

جسے دیکھ فاطین نے گہری سانس بھری اور عنان کو گھورتے ہوئے ساتھ کھڑے لڑکے کو آف وائٹ اینڈ گولڈن کا مبینیشن کی ہیل کی طرف اشارہ کیا

وہ لڑکا جوتا لے کر ابھی عنان کو پہناتا کہ فاطین نے اس کا ہاتھ پکڑلیا اور سرد آنکھوں سے اسے جانے کو بولا تو وہ بچارا گڑبڑا کر وہاں سے غائب ہوا

جبکہ عنان نے فاطین کے ہاتھوں میں ہیل دیکھ کر پاؤں کرسی کے نیچے کر لیے جس پر فاطین نے دانت کچکچا کر اپنی ضدی بیوی کو دیکھا

"اب تو لے کر دے تو رہا ہوں ا کہ مسئلہ ہے "

"پہلے کیوں منع کیا---عنان نے روٹھے ہوئے لہجے میں ارد گرد نگاہ دوڑاتے ہوئے کہا

تو فاطین نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عنان کا پاؤں زبردستی چیئر کے نیچے سے نکال کر سایا منے کہ

پہلے سے پہنے شوز اتار کر سائیڈ پر کیے

جبکہ عنان کو اپنا پاؤں چھڑواتے دیکھ فاطین نے جھک کر اپنے لب عنان کے پاؤں پر رکھے تو عنان ساکت نظروں سے فاطین کو دیکھنے لگی جو مسکراتی نظروں سے عنان کو ہی دیکھ رہا تھا

ہیل پہنا کر عنان کے دونوں ہاتھ تھام کر اسے کھڑا کیا

"چل کر دیکھو فٹ ہے"—فاطین بولنے عنان ہوس ملائی اور اپنے پاؤں

جہاں اس کی دودھیاں پاؤں میں وہ ہیل کافی جچ رہی تھی

عنان کی آنکھیں بے ساختہ ہی نم ہوئی

یہ نمی جوتے کی وجہ سے نہیں جوتے پہنانے والے کی محبت کی وجہ سے تھی

جبکہ فاطین نے عنان کو چئیر پر بٹھا کر وہ ہیل اتار کر پھر کچھ سا ور جوتے لے کر کاؤنٹر پر گیا

جبکہ عنان ابھی بھی ساکت سی وہاں ہی بیٹھی تھی

کے ہاتھ ا ٹھ ہے آن کر منسے عنان کے آگے وں گھٹنے کے بل

نرسے تھ

عنان کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو بہ لگے

جنہیں دیکھ پل کو فاطین بھی گڑبڑا گیا

"کیا ہوا" نے کچھ کہا ہے یا کہ "—فاطین کی سرد لہجے عنان نے روہوتے ئے

نفیہ میں یاہلا.

اور ارد گرد نگاہ دوڑا کر سب کو دیکھا کسی کو اپنی جانب متوجہ نا پا کر فاطین کو دیکھا

جو پریشانی سے عنان کو ہی دیکھ رہا تھا

اور پھر جھک کر نرمی سے فاطین کے ہونٹوں کو چھو کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی جبکہ فاطین

پہلے تو حیرانی اور سمجھ آنے پر مسکراتے ہوئے عنان کو دیکھنے لگا

"گھر چلتے ہیں مجھے کچھ اور نہیں لینا"---عنان کے کہنے پر فاطین نے گھور کر اسے دیکھا

نا جانے کپڑوں کے کتنے ہی بیگ وہ گاڑی میں رکھ کر آیا تھا

جس یلیل حیام نبال مائسہ داخلام ا عنان نے اپنے لی

شاپنہ

اگر نہیں کی تھی تو وہ تھا معصوم شوہر اور اپنے لیے بھی صرف جوتے ہی لیے

فاطین نے جیسے ہی گاڑی روڈ پر ڈالی تو عنان نے اس کا ہاتھ اسٹیرنگ سے ہٹا کر اس کی گود

میں بیٹھ کر اپنے دونوں بازو فاطین کی گردن میں حائل کر کہ

چہرہ فاطین کی گردن میں چھپا لیا

"میں بہت تنگ کرتی ہوں نا فا--- عنان کی سرگوشی پر فاطین نے نظریں جھکا کر اس کے سر کو دیکھا

"بہت زیادہ" فاطین نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو عنان نے اپنے دانت فاطین کی گردن پر گاڑھ دیے

"افف جنگلی بلی" اپنا ہاتھ اسٹیرنگ سے ہٹا کر عنان کے بالوں میں الجھا کر اس کا چہرہ سامنے کرتے دانت کچکچا کر کہا تو عنان کی خوبصورت ہنسی گونجی

"بیوی کے ایسے سوال کا مطلب ہوتا ہے شوہر کا ہر بات سے انکار کر کہ اس کا دل رکھنا نا کہ بے شرموں کی طرح اثبات میں سر ہلانا"--- عنان کے مسکرانے پر فاطین نے نرمی سے عنان کے ٹھوڑی کو چھو کر نظر سڑک پر مرکوز کی

"سمجھ گیا میں سے تم جبھی کہ اس سے کار انا کر رہے" فاطین نے سمجھنے لئے انداز میں زو معنی لہجے کہا

جسے سمجھے بغیر عنان نے اثبات میں سر ہلا کر آنکھیں موند لیں

جبکہ فاطین نے گاڑی کے بلیک مر رہونے پر شکر ادا کیا ورنہ اپنی بیوی کی بے وقت کی محبت جاگنے پر گھر کے علاوہ پورے شہر میں بھی فاطین نے زن مرید مشہور ہو جانا تھا"

ثناء اور فرح کو ریسٹورنٹ سے نکلتے دیکھ حیام نے اپنی گاڑی سٹارٹ کی
اور جیسے ہی ان کی گاڑی آگے بڑھی تو ان کا پیچھا شروع کر دیا
اپنے موبائل سے حسام کو اور اپنی ٹیم کو میسج کر دیا
کیونکہ وہ دونوں شہر سے دور کہی جا رہی تھی
اور آج حیام کسی کے انتظار میں ہی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتی تھی
میسج کرنے کے فوراً بعد ہی حسام کی کال آنے لگی لیکن حیام نے جیسے ہی اٹینڈ کی نیٹ ورک
کے باعث کال کٹ گئی
ایک دو بار ٹرائے کر کہ حیام نے موبائل سائیڈ پر رکھا
اور گاڑی فرح لوگوں سے کچھ فاصلے پر روکی
جو ایک سنسان سی جگہ میں داخل ہو رہی تھی
اپنی گن نکال کر لوڈ کی اور گاڑی سے باہر نکل آئی

آپ لوگوں کے کہنے پر میں نے اس بسام سے نکاح کیا
ان کا گذشتہ تو ٹوٹا نہیں آگ ان بھتیجوں نے میری جان لی ٹکا لادی ہے

کبھی ایک بہن کا دل کرتا ہے آکر مار کھائے
میں یہ سب اور برداشت نہیں کر سکتی مام کچھ کریں کیونکہ میں وہاں پیز بہنیں ٹھہر سکتی
فرح کے چلا کر کہنے پر صفیہ بیگم نے اپنی پیشانی مسلی
یہی تو بات تو میں کر رہا ہوں ان میں پھوٹ ڈلوانے اچھے سکوبک اپنا ساتھ
خدکدو مگرمیں ہاتھ
فرحیات نے چلا کر کہا تو صفیہ بیگم کرنے سے دیکھا
مارنا آسان ہے انہیں کیا وہ تینوں بہنوں کا میڈیا سے لنک ہے کون نہیں جانتا ان کے
مرپتے ' جو میڈیا سورگانے ;
پھر نا صرف ان کے قاتل پکڑے جائیں گے اس گینگ کے بھی سارے راز میڈیا دنیا کو
دیکھا دے گا یہ صفیہ کے کہنے ان سب نے پریشانی یک ادو سر کو دیکھا د'
اب اس گینگ کا بچا ہی کیا ہے اسے تو وہ میجر اور پولیس والا ختم کر چکا ہے جو وہ
ہم تک پہنچ جائیگی یہ صفیہ بیگم کے سابیٹھے ان کی ہی عمر کے شخص نے کہا
سب غلطی مام کی ہے جب ڈیڈ کے مرنے کے بعد سب سے چھپ کر ان سے شادی کر ہی
لی انگلی تو یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی آب نے یہ سب : کہ ہوتو ' آج ہم
یرتی ہوتی ؤ نے دانت کچکچ یہ صفیہ بیگم کے سابیٹھے شخص طرف ثار کر کہا

بکواس بند کرو تمہاری ماں کو مجھ سے چھینا گیا تھا بلاوجہ کی شرط رکھ کر ملنے سے
مکر گئیں وجہ سے دوہرا وار مجھ پر سے بیٹھے شخص نے چلا ا ؤ لہجے
۔ مس ساہ
میرے سے ماں کو دھوکا دیا تھا آپ نے منگنی سے آب لیکن بھی
ما سے محبت ٹک نا کہ
اور جب ماموں شادی کے لیے مان گئے اور شرط رکھی تو آپ کو فرار کا موقع مل گیا
کیونکہ شادی تو اپ کرنا ہی نہیں چاہتے تھے
اور آپ کیا سمجھتے ہیں میں نہیں جانتا کہ کس سے منگنی ہوئی تھی ؤ نے طنزیہ لہجے میں
آبرو آ کھکا تو ا صفہ بیگم نے فق چہرے ا بیٹے کھا د
جبکہ سامنے بیٹھا شخص بری طرح سے گڑبڑا گیا
آپ اگر تک یہ سمجھتی رہی کہ یہ شخص آپ سے دور جانے کا بدلہ لے رہا تھا
حقیقت ا شخص اپنی منگ ٹوٹنے رہا تھا کہ کیوں کی ی منگ سایہ
ہے ہوئی
اور وہ ان کے بارے میں بہت کچھ جان چکی تھی کیونکہ ان کا بہت لڑکیوں ساتھ
رہا تھا فیئر لیے ہوں ا نے منگنی توڑ ماموں زل ا ایکسپ کہ

اور جب انہیں پتا چلا کہ رخسار مامی نے آپ کے بھائی سے شادی کی ہے تو یہ شخص واپس آپکی زندگی میں آگیا

یہ آپ کا نہیں اپنا بدلہ لے رہا تھا ان سب سے لیکن آکاش تعلق کہتے

چلانے وہاں موت سا سناٹا چھا گیا

جبکہ کامران مرزا اتنے سال بعد اپنے پول کھلنے پر شعلہ بار نگاہوں سے فہد کو گھور رہا تھا

آپ جانتی ہے جب قیصر حیات نے اپنے آفس میں حیام کے ساتھ وہ سب کرنا چاہا تب اس وقت بھی یہ شخص وہی موجود تھا

مگر پولیس کے آنے پر آفس میں بنے سیکرٹ روم سے باہر نکل گیا

جب آپ سے محبت تھی تو وہاں کیا کر رہا تھا نے ٹیبل

تو کامران مرزا بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

منگیتر تھی میری بچپن منہ بھی ملگرس شخص نے چھین لیا مجھ سے میرا

چلا شخص گیا موتا مار ملگرس کی بیٹیاں ہر بار بیچ میں آجاتی

اپنے باپ کو گھر میں محفوظ کر دیا

ہر جگہ جہاں میں اسے مار سکتا تھا وہاں وہ حیام آجاتی

کتنی پارٹیز کتنی میٹنگز پر جب اس کے باپ نے جانا ہوتا وہاں وہ آجاتی

میرے رستے کی سب سے بڑی رکاوٹ وہ بنی

تو کیسے چھوڑ دیتا اسے کامران زا کے چلا کر کہنے پر صفیہ بیگم ساکت نظر سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی

جس کے لیے انہوں نے اپنے ہی خونی رشتوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا

مگر اس شخص کو تو ان سے محبت ہی نہیں تھی وہ تو اپنا بدلہ پورا کر رہا تھا

اپنی ساری زندگی ایک فلم کی طرح آنکھوں کے آگے گھومنے لگی کتنی محبت کرتے تھے ان کے بھائی بھتیجے بھتیجیاں ان کے برسلک کے باوجود کتنی محبت اور عزت کرتے تھے

ایک جھوٹے شخص کی جھوٹی محبت کی خاطر کتنی مخلص محبتوں کو کھو چکی تھی وہ

اور آج ان کی اولاد بھی ان کے نقش قدم پر تھی

مم مطلب نے ہمیں دھوکہ دے صفیہ بیگم کے کہنے پر کامران زا ہوش میں آیا

کوئی دھوکہ نہیں دیا اپنا لہ تم سے محبت ہی سچ تھی میری کامران زا کر کہنے

وہ خاموش ہو گئی

جبکہ باہر یہ سب سنتی حیام جیسے ہی اندر جانے لگی کسی نے ایک ہاتھ حیام کی کمر جبکہ دوسرا حیام کے منہ پر رکھ کر پیچھے کو کھینچا

جس پر حیام لڑکھڑا کر سامنے والے کے سینے سے ٹکرائی

اپنے فون پر مسلسل ہوتی رنگ پر فاطین نے آنکھیں مسلتے ہوئے ارد گرد نگاہ دوڑائی

اپنے سینے پر پھیل کر سو رہی عنان کو دیکھ کر ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

ہاتھ بڑھا کر ٹیبل سے موبائل اٹھایا

حسام کی سنجیدہ آواز سن کر فاطین نے جلدی سے کال کٹ کی اور واٹس ایپ کو اوپن کیا

اور میسج دیکھا

جہاں کسی جگہ کی لوکیشن شو ہو رہی تھی

عنان کا سر نرمی سے اپنے سینے سے ہٹا کر تکیے پر رکھا

اور شرٹ کے لیے نگاہ دوڑائی تو نظریں عنان کے وجود پر ٹھہر گئی

جو اس کی شرٹ پہنے سو رہی تھی

آنکھوں کے پردے پر گزری رات کی قربت کے دلکش منظر گھومیں تو

بالوں میں ہاتھ پھیر کر ڈریسنگ روم کا رخ کیا

پانچ منٹ بعد باہر آیا اور دبے قدموں ٹیبل کے پاس پہنچ کر اپنا والٹ گاڑی کی چابیاں اور

موبائل اٹھایا

دروازے کے قریب جاتے کچھ سوچ کر قدم رکے اور جلدی سے پلٹ کر عنان کی طرف آیا جو ہلکے سے ہونٹ کھولے گہری نیند سو رہی تھی

عنان کے ہونٹوں کو اپنی نرم گرفت میں لے کر پیچھا ہٹا

پل میں ہی آنکھوں میں خمار کی سرخی دوڑ گئی

عنان کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑ کر قدم باہر کی جانب بڑھائے

اپنے سامنے حسام کو دیکھ ایک سکون کی لہر حیام کو اپنے رگ و پے میں سرایت کرتی محسوس ہوئی

"کیا ہم ورت تھی اکیلے آنے کی حکے ٹھونس سے اپنا ہاتھ ہٹا کر سنجیدہ لہجے میں کہا

تو حیام نے مسکراتی ہوئی نظروں سے حسام کو دیکھا

جس پر حسام نے آبرو آچکائی

"مجھے پتا تھا کہ آپ آجائیں گے بڑ بیئرڈ اپنے ہونٹ کھولتے ہوئے

تو حسام کے دل نے ایک بیٹ مس کی

حیام کی کمر پر اپنی گرفت سخت کر کہ اسے خود میں بھینچ

"تم سے دور رہ ہی نہیں سکتا" بوجھل گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی تو حیام نے مسکراتی نظروں سے حسام کو دیکھا

فاطین لوگوں کو میسج کر دیا ہے کچھ ہی دیر میں پہنچنے والے ہو گے وہ لوگ تب تک ہمیں یہی اختظام کرنا ہو گا نے ارگاگرد ڈوٹتے ہوئے کہا تو حیام نے اثبات میں سر ہلا۔

"کب سے کھڑی ہو بیٹھ جاؤ پاؤں میں درد شروع ہو جائیں سے جبھی فاوگیں آئیگے تم یہاں سے لی چ جگہ ں در از جلکی نے ضرورت نہ ہے" — پہلے بدہ سنجہ و بعد ، من بہتہ لہجے مکہاتو ا حہ نے آگھ کھا کھول دیکھا

"مجھے بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے حیام ابکہہ یا دتوا جگہ حکی کمبر تگرفتہ لہجے ہوئے آہستہ آواز مکہاتو ا حہ نے اپنے باکھام گردن لے گرد ٹ لپیٹ

سر حسام کے سینے پر رکھ دیا

"کچھ آئی نہیں اسکو ما حسام میں دخل کھگ مجھے جلانے ز" —

آہستہ آواز مکہاتو ا نے یا مہ کے بالی جکہ یلٹ پونی میں قتھے --- ہیں مٹھی میں کریام حکا ہرہ چ اوپینہ کہ

اپنی سانسوں میں حسام کی گرم سانسوں کی تپش محسوس کر کہ حیام کو اپنا حلق خشک ہوتا محسوس ہوا

نظریں اٹھا کر حسام کی آنکھوں میں دیکھا جو سنجیدہ نظروں سے حیام کو ہی دیکھ رہا تھا

حیام کے گلے میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی

"اگر تم پر یا میرے بچے پر تھوڑی سی بھی آنچ آئی تو میرا بھی وعدہ ہے مسز حسام راجپوت کہ تم مرد میری شکل دیکھنے کے لیے بھی ترس جاؤ گی لہجے میں تیکھا پن لیے۔ لفظ زور دے کر کہا تو حیام نے زور سے اپنی آنکھیں میچ کر اثبات میں سر ہلایا

حسام کچھ دیر تو حیام کی بند آنکھوں کو دیکھتا رہا اور پھر جھک کر شدت بھرا لمس حیام کے ہونٹوں پر چھوڑ کر پیچھے ہوا

اپنے پیچھے آہٹ محسوس کر کہ حسام نے اپنی جیکٹ سے گن نکالی اور حیام کو اپنے پیچھے کر کہ رخ بدلا

توفا طین دانیال بسام اور ارحم حکی ٹیم کے ھ کچھ لوگ بھی جا آئے تھے

تم لوگ بیک سائیڈ سے جاؤ اطرف آتے فاکو طیلوم نے کہا تو

کچھ پولیس والوں اور دانیال کے ساتھ بیک سائیڈ کی جانب بڑھا

جبکہ حسام نے اندر کی جانب قدم بڑھائے

وہ لوگ جیسے ہی بیک سائیڈ میں داخل ہوئے تو وہاں موجود لوگوں نے اندھا دھند فائرنگ سٹارٹ کر دی

جس پر فاطین اور دانیال لوگ پلرز کے پیچھے چھپ گئے

کہ تبھی دروازے کی جانب سے آہٹ محسوس کر کہ ابھی وہ وار شروع کرتے کہ اپنے سامنے عنان اور مائسہ کو دیکھ فاطین اور دانیال کے ماتھے کی رگیں تن گئ

جبکہ عنان نے فاطین کو دیکھ کر آنکھ ونک کی

اور ہاتھ میں تھامی ہوئی گیس سے پن ہٹا کر اندر اچھالی

جس کے باعث فاطین لوگوں نے جلدی سے اپنی سانس روکی

جبکہ اندر پل میں ہی ہر ادھواں پھیل گیا

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہاں آنے کی آن"—مضبوط قو لہ فاطین اہی "جس

مں عنان . پلوں سے و بلسے پکڑ دلسے یا لگا.

"ویسے ہی جیسے تمہاری ہوئی" عنان کے آنکھیں گھما کر جواب دینے پر فاطین نے دانت کچکچا کر عنان کو دیکھا

"آپ میری اچھی بیوی ہونا واپس جاؤ میں آپ سے بات کرتا ہوں"---

عنان کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے نرم لہجے میں کہا اور جھک کر عنان کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا

"بالکل میں اچھی بیوی ہوں اسی لیے میں یہاں کھڑی ہوں آپ چھوڑ عنان کے مسکرا کہنے فاطین نے سخت نظروں سے گھورا

جبکہ دانیال لوگوں نے قدم اندر کی جانب بڑھائے تو عنان بھی فاطین کو چکما دے کر وہاں سے اندر کی جانب بھاگی

جہاں گیس کی سمیل کی وجہ سے کچھ لوگ بیہوش پڑے تھے جنہیں مائسہ ختم کرتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی

"میں تمہیں کہہ رہا ہوں بعض آجاؤ عنان"—فاطین اپنے سامنے آدمی کو گراتے ئے کہا

تو عنان نے فاطین کو فلائنگ کس پاس کی تو فاطین نے غصے سے اپنے سامنے آرہے آدمی کی گردن پر فائر کیا

جبکہ عنان کی اگلی حرکت پر فاطین کو لگا اس کا دل بند ہو جائے گا

کیونکہ عنان میڈم دونوں ہاتھوں میں گن تھامیں بھاگتے ہوئے ایک پاؤں کرسی دوسرا پاؤں ٹیبل پر رکھ کر باہر آنے والوں پر فائر کر رہی تھی

اور پھر ایک کلابازی کھا کر نیچے اتری تو فاطین کی جان میں جان آئی

جبکہ دانیال نے اندر جا کر دروازا بند کر دیا تاکہ عنان میڈم اندر نا اسکے

فاطین اپنے دھڑکتے دل کو سنبھالتے خونخوار تیور لیے عنان کی جانب بڑھا

"یہ کیا حرکت تھی عنان کیوں دی اومیرے بچے جلکن دشمن بہ ہوئی"—

غ زیادی ، ، سانیتے لہ فاطین ادھاٹو ا عنان نے معصومیت کھیں آ'

تپٹہ د'

"خود ہی تو کہا تھا چلنہ پھر میرلیے یک ٹھہے" معصومیت کھیں آ' ٹا پٹپہ تے

ہوئے کہا تو فاطین نے دانت کچکچا کر عنان کو دیکھا

"چلنے پھرنے کو کہا تھا ، طرح چھلانگیں لگائیں نے ' یا دگھڑی ہوگئی

نے میر معصوم بچوں فاکاطین ا ' ل چ آکی پ کلاکے دو

"تمہیں اب مجھ سے زیادہ اپنی اولاد عزیز ہے" رونی شکل بنا کر افسردہ لہجے میں کہا تو فاطین نے عنان کے دونوں بازو کو اپنی سخت گرفت میں لے کر عنان کو خود کے قریب کیا

"یہ پہلی اور آخری بار تھا آئندہ سے فرق نہیں پڑے گا" عنان نے سنجیدگی سے کہا

"میں خیریت آپ نے لہجے سے بے بسی عنان نے اپنے دونوں

ہاتھ فاطین کی جیکٹ پر رکھ دیے

"مطلب تم مجھ سے دور رہو گے" عنان کے کہنے پر فاطین نے گہری سانس بھر کر اسے

دیکھا

"تم سے دور تو میں شاید مر کر بھی نہ رہ سکو" عنان کے ہونٹوں کو نرمی سے چھو کر کہا

تو عنان نے مسکراتے ہوئے فاطین کو دیکھا

"بس مجھے اندازہ ہو گیا وہ مجھ میری بیوی میں ٹارزن کی روح ہے انسکن

بچے چ "—فاطین نے عنان نے گھور فاطین کھا د،

حسام لوگ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اندر کا منظر دیکھ رہے تھے

کیونکہ وہ جب اندر آئے تو صفیہ بیگم نے فہد کی گن چھین کر کامران مرزا پر گولی چلانی چاہی

جس پر وہ تو سائیڈ پر ہو گیا مگر فہد کو دھکا ان کی جانب دے دیا

تو گولی فہد کا سینا چیرتے ہوئے گزر گئی

اپنے بیٹے کو اپنے سامنے خون میں لت پت دیکھ

صفیہ بیگم نے خود کو شوٹ کر لیا

یہ کہ سب کو اتنی اچانک ہوا جسبد از ل ہے تھے جہاں تھے وہیں رک گئے

جبکہ ثناء اور فرح کی چیخیں گونج اٹھیں

جبکہ اصغر حیات پر جیسے ہی بسام کی نظر پڑی تو وہ اس کی جانب بڑھا

اور پھر کچھ ہی دیر میں بسام اور حسام نے ان دونوں کو دھنک کے رکھ دیا

جبکہ ارحم نے جلدی سے صفیہ بیگم اور فہد کی نبض چیک کی جو کہ رک چکی تھی

ارحم نے ایک تاسف بھری نگاہ ان دونوں کے وجود پر ڈالی

اور اٹھ کھڑا ہوا

یہ سب تم لوگوں کی وجہ سے ہوا ہے نا چھوڑوں گی نہیں میں تم لوگوں کو فرح کے ملاچ

کہنے بسام سر عسے پلٹے ۔

فرح کے ہاتھ میں پسٹل دیکھ بسام نے سختی سے اپنے لب بھنچ

فرح گن نیچے کرو نے دھاڑا تھا فرح نے طنزیہ نظروں سے حکام

د ۔

اور فائر کر دیا

گولی بسام کے بازو کو چیرتے ہوئے گزری تو بسام ایک پل کو لڑکھڑا گیا

جبکہ حسام لوگوں کو فرح سے یہ امید نہیں تھی

ارحم نے پیچھے سے بڑھ کر فرح کو زبردستی اپنی گرفت میں لے کر پسٹل پھینک دی

اور فرح کا رخ اپنی طرف کر کہ اسے ایک تھپڑ رسید کیا تو فرح منہ کے بل نیچے گری

تو یہ میری ماں کو ختم کرنے والے تم تھے حکی سرد آواز پر کامران مرزا نے مسکرائے تے

ملکر اثبات سر ہلا دیا

"تمہاری سیان بہت خوبصورت تھی نے مجھے چھوڑ

دیتو میں نے اس سے دیکھی چھین کامران مرزا کے مکروہ قہقہ یام حہ نے

سرد نظروں سے دیکھا

"یہ لو" ارحم کے کچھ پکڑانے پر حیام نے اثبات میں سر ہلا کر اس چیز کو اپنے ہاتھ میں تھاما

جبکہ ارحم کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا

"اور اب میں تم سے تمہاری پہچان چھین لوں گی حہ نے طنزیہ مسکرائے تے

ڈھکن ہیا۔

تو کامران مرزا نے حیران نظروں سے حیام کو دیکھا

مگر جب حیام نے بوتل میں موجود محلول کو کامران مرزا پر پھینکا تو اس کی دردناک چیخیں گونج اٹھی

جبکہ حیام سپاٹ نظروں سے اسے دیکھ رہے تھی

جو درد سے بلبلاتے ہوئے بیہوش ہو چکا تھا

کامران مرزا کے جلھسے ہوئے وجود کو حقارت سے دیکھ کر حیام نے قدم باہر کی جانب بڑھائے

یہ تم دونوں کے پاسپورٹ اور ٹکٹس

آج کی فلائٹ سے لندن واپس جا رہی ہو تم دونوں

حسام نے سنجیدہ تاثرات سجائے سپاٹ لہجے میں کہا تو ثناء نے اپنا منہ پھیر لیا

تم لوگوں سے دشمنی نہیں ہماری اور جو تم لوگوں نے کیا ہے اس کے بعد جیل جانے سے تم دونوں کو کوئی نہیں روک سکتا

مگر ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے خاندان کی عزت جیلوں میں دھکے کھائے

اسی لیے جو ہو گیا سو ہو گیا اب واپس چلی جاؤ

یہاں رہنا ہے تو جیل جانا ہو گا

اور ابھی بسام کے ہوش میں آنے سے پہلے چلی جاؤ

کیونکہ میں تو معاف کر رہا ہوں

مائسہ تم دونوں کی جان لینے کے بعد شاید معاف کرے

حسام نے سرد سپاٹ لہجے میں کہہ کر قدم باہر کی جانب بڑھا دیے

اور فاطین کے ڈرائیور کو ان دونوں کو ائیر پورٹ چھوڑنے کا کہہ کر ہاسپٹل کی جانب اپنی گاڑی بڑھائی

اگر یہ ناگئی فاطمین پوچھے گا نے گہری سانس بھری

آدھی کنفرم کر دے ہے ہیں ہوشیاری کی تو جان سے ہی جائیں گی کنہ آپکا

کہنے فاطین نے اپنا سر سیٹ سے ٹکا کر آنکھیں موندیں

کچھ ماہ بعد

دروازا کھلنے کی آواز پر حسام نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو سامنے حیام کو چادر سے اپنا بھرا بھرا وجود چھپائے اور ہاتھ میں لنچ باکس تھامیں دیکھ ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ رینگ گئی

فائل کو بند کرنے کی بھی زحمت کیے بغیر اپنی جگہ سے اٹھ کر قدم حیام کی جانب بڑھائے

"میرا دل تمہیں ہی دیکھنے کے لیے بے چین ہو رہا تھا" حیام کو نرمی سے اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا تو حیام کے ہونٹوں پر
شرمیگی مسکراہٹ رینگ گئی
"طبیعت میری ٹھیک ہے نے تنگ ا ۔ کیا" حیام کو بانہوں میں بھر کر آفس میں موجود اپنے پرائیویٹ روم کی جانب قدم بڑھائے
حیام کو نرمی سے صوفے پر لٹا کر اس کے ہاتھ سے لنچ باکس پکڑ کر ٹیبل پر رکھا
"آپ کی بیٹی بھی آپ جیسی ہی ہے وقت تنہ کرتے ہے" یامہ نے منہ سوار ا دلکش قہقہ لگونج
"لنچ ٹائم تھا تو میں نے سوچا ساتھ ہی کرتے ہیں آپ نے کرتوا ۔ یا لہ "—اپنے کم ہرے چپر ی اپنے وٹھی یوں کہا
تو حسام نے صوفے سے ہاتھ ہٹا کر حیام کی انگلیوں کو تھام کر اپنے ہونٹوں سے لگایا
"بھوک تو لگی ہے مگر اس کھانے کی نہیں کام حکو مور مخ ولیلے یکھتے دائس ٹوں ہونہ ا گھنا فقر چھوڑ
تو حیام نے سٹپٹا کر حسام کے ہاتھ کو تھاما
جبکہ حسام نے بنا حیام کو سمجھنے کا موقع دیے

چادر کو اس کے وجود سے ہٹا کر ٹیبل پر رکھا تو حیام کا چہرہ خون چھلکانے جیسے ہو گیا

حسام نے مبہوت ہو کر یہ منظر دیکھا اور جھک کر شدت بھرا لمس حیام کے گال پر چھوڑا

"حسام" اشتعال سے تپڑ ٹوٹتی زبان ر ا لفظوں میں حسام

ا نے جز بز ہو کر لٹاتی ونظروں سے یام حکے وودو کو یکھلو،

جس پر حیام نے خود میں سمٹنا چاہا

حسام نے کھڑے ہو کر اپنا کوٹ اتار کر ٹیبل پر پھینکا اور ٹائی کہ ناٹ ڈھیلی کی تو حیام نے اٹھ کر وہاں سے بھاگنا

چاہا بمتکلوم لنچ لاہ: لاتبخاری پڑولفظا

حیام جو ٹیبل سے اپنی شال اٹھا رہی تھی اہی " جیسے محسام نے آگے بڑھ کر یام کی کلائی پکڑی

حسام کی سخت گرفت پر حیام نے زور سے آنکھیں میچ لیں

" بیومگی آئی آپ اپنی مرضی سے تھی جگائیری " اجلنت" یام حکو اپنے

بار مھر کان میں سرگوشی ا حکو ی اپنہ جان کلیتی محسوئی

کپکپاتے ہاتھوں سے حسام کے پیٹ پر رکھے حسام کے ہاتھوں کو تھام کر اپنا رخ

جانب کیا

جبکہ حسام نے اپنے ہاتھ حیام کے بالوں میں الجھا کر انہیں پشت پر بکھیر دیا
حیام کے سر کو پیچھے کو جھکا کر پوری شدت سے اس کی گردن پر جھک آیا
جبکہ حیام نے تڑپ کر حسام کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچا
اپنی گردن پر جا بجا حسام کا جان لیوا لمس محسوس کر کہ حیام کی سانسیں بھاری ہونے لگی
فسوں خیز خاموشی میں حیام کی بھاری ہوتی سانسیں حسام کو مدہوش کر رہی تھی
حیام کے وجود کی مسحور کن خوشبو میں بہکتے وہ سب کچھ فراموش کر چکا تھا
شرٹ پر کھیچاؤ محسوس کر کہ پیچھا ہٹا تو نظریں حیام کی
گردن پر دیے گئے اپنے نشانوں پر گئی
جبکہ حیام اپنے بگڑے تنفس کو بحال کرتی سر حسام کے سینے سے ٹکا چکی تھی
اپنے سینے پر حیام کی بے ترتیب ہوئی دھڑکنوں کے شور کو محسوس کر کہ حسام کے شنگرفی
لبوں پر مسکراہٹ رقص کرنے لگی
حیام کو اپنی بانہوں میں بھر کر صوفے پر بیٹھ کر حیام کہ پشت سہلائی
"بہت برے ہیں آپ حسام"—حسام مدھم سے ہنستے
دلکش قہقہے ما فضہ میں گونجے
حیام کے مکے برساتے ہاتھ کو تھام کر ہونٹوں سے لگایا

حیام کی بند مٹھی کو کھول کر ہاتھ کی پشت کو اپنے انگھوٹھے سے سہلانے گا

نظریں حیام کے پھولے پھولے روئی جیسے ہاتھوں سے ہوتی ہوئی پاؤں پر گئی پاؤں

سویکھ دحسام نے اپنا ھا بڑکر می نز سے ہیں نھوا چ

جس پر حیام نے تڑپ کر اپنا سر حسام کے سینے سے اٹھا کر اپنے پاؤں کی جانب دیکھا جسے

حسام اپنے ہاتھ سے سہلا رہا تھا

حیام کے سر اٹھانے پر ابرو آچکا کر اسے دیکھا

"میرے ساتھ لنچ کرنے کا دل کر رہا تھا تو مجھے گھر بلا لیتی د ہاتھوں پاؤں

قسو یلا ہی ہے" اپنے تشنیام حکے ما پہ تھے کھت ئدی فکر منہ

"میرے بلانے پر آپ نے ریش ڈرائیونگ کر کہ آنا تھا خ آگئی"—

نا محسوس از میں اپنی چادر کو اپنے وجود پر پھیلاتے ہوئے نظریں جھکا کر کہا

تو حیام کی ایسی حرکت پر حسام نے با مشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا

"مجھے کھانا کھائیں نا د ونکل اپنے وج

کے آر پار . حہ نے مسکرا ہے لہجے میں کہا تو حسام نے نیاہت میں

سر ہلا کر

حیام کو یونہی بانہوں میں بھرے لنچ باکس کو اپنی جانب کھسکایا

حیام مجھے تو بٹھا دے میں نکالتی ہوں حہ نے جھنجھلاتے ہوئے کہا

مگر حسام نے بنا کوئی جواب دیے

کھانا لنچ باکس سے باہر نکال کر پلیٹوں میں ڈالا

ایسے کیا مسئلہ ہے خاموشی سے بیٹھی رہو سخت لہجے میں حسام نے گہری سانس

اپنا سر حسام کے مدھے کندھے سے ٹکایا

بولنے کی اس میں ہمت نہیں تھی

حیام کی پریگننسی کا لاسٹ منتھ تھا تھوڑا بھی ہلنے جلنے پر اس کی سانسیں پھول جاتی تھی

اور حسام کے آگے بولنا اسے ہمیشہ بھاری پڑ جاتا تھا

جس سے نا صرف اس کی سانسیں پھولتی بلکہ دھڑکنیں بھی بے ترتیب ہو جاتی

اب بھی کھانا کھاتے ہوئے حسام کی بے باکیاں عروج پر تھی

جس سے حیام بوکھلائی بوکھلائی اس کی گرفت میں کسمکسا کر رہ جاتی

میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی فا ہاتھ چھوڑو میرے عنان نے پھولی ہوئی سانسوں سمیت

دھاڑتے ہوئے فاطین سے کہا

جو عنان کی دونوں کلائیوں کو بیڈ سے لگائے

اس پر جھکا مسکراتے ہوئے عنان کو دیکھ رہا تھا

حیام کی نسبت عنان کا وجود زیادہ بھاری تھا

عنان کا آٹھواں مہینہ تھا جس پر اس نے سب کو تگنی کا ناچ نچایا ہوا تھا

مگر جب وہ فاطین کے ساتھ اکیلی ہوتی تو فاطین گن گن کر عنان سے بدلے لیتا

کیونکہ عنان کی سانس جلدی پھول جاتی تھی

اپنے بھرے بھرے وجود کے باعث وہ فاطین کو اس کی منمانیوں سے بھی روک نہیں پاتی

جس کا فاطین بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے عنان کو پل میں بے بس کر کہ رکھ دیتا

جس پر کبھی وہ رونے لگتی اور کبھی خونخوار تاثرات چہرے پر سجائے فاطین کو گھورنے لگتی

آج بھی فاطین اتنے دنوں بعد ہاسپٹل سے فری ہوا تھا

اور اب سوئی ہوئی عنان کو دیکھ کر اس کی رگ شرارت پھڑک اٹھی تھی

تبھی سوئی ہوئی عنان کو اپنے حصار میں لے کر اپنی منمانیاں شروع کی جس پر عنان کی نیند ٹوٹی تو وہ فاطین پر چڑھ دوڑی

"قسم سے جب تم جنگلی بلی سے بھیگی بلی بنتی ہو نا ' یہاں دھا سدل پر لگتی"—

عنان کے ٹوہ نبے باکی شرارتھے آذبگلہا

تو عنان نے منہ بنا کر فاطین کو دیکھا

"فاکیل ہت بے غلط بات ا فاورہ کمی ور انپسان

اپنہ ولڈیسا جد وجلے کرہیں: ھچڑا بتے "عنان نے نم لہجے مکہاتو ا فاطین نے جھک

می نرسے الپنے عکان کھوآپ رکھے

"یہ غلط نہیں -- بلکہ سب تدربلہے اوم کسی ہیں زیوہوہیری -- س ج

ناجب ہے چ جدا چہے ایں بکی دا کھولتا ہوں آ ٹیں

شوخ ابتھوی وں نظرسے عکان تکھتو ر آخ میں فقر چھوڑ ا عنان نے

خونخوں نظرسے فاکو طین کھا د،

جواب اس کا کمفر ٹرہٹا کر لوفروں کی طرح اسے تاڑ رہا تھا

"کمرا کبھی تو نہیں ہوتا یکھے وصحت کا کمان تمہیں دیکھ کر د،

ا اپلتھیسے الگ ہلہے سیے جد ی سہ یولکا فی معلرزن پ ایٹ ڈیٹ

فاطکیں ہ قلکا کہنے عکان کھیرپل ، ملہالیعلں پا نہ گئی

جنہیں دیکھ فاطین کی ہنسی کو بریک لگا

"مم منہ کبھی ایسی ز کک کگدتم سے ط پھوٹ پھوٹ کروتے ہوئے

ا فاطین گربڑ عنان ہے پیچ ٹا ہہ

"آن۔ میری جاآئی ۔ وارجسٹ کیڈ: "عنان کے ہر چکے اپنے ہاتھوں میں
بھر کر محبت سے ور
چ لہجے مکہاتو ا عنان نے فاطین کا ہاتھ اپنے چہرے سے ٹا ئے ہہ

اور اٹھ کر بیٹھی تو فاطین نے عنان کو سہارا
دیا مگر جان تو تب ہوا ہوئی
جب عنان نے فاطین کے بالوں کو پیچھے سے پکڑ کر چہرہ اپنے سامنے کیا
اور پوری شدت سے اپنے دانت فاطین کی گال پر گاڑھ دیے

"آن میری جان چھوڑ --- فاطین نے درد برداشت کرتے نرسے عنان
کیلو: گر وہ جھٹکا دیتا تو عنان پیچھے کو گر جاتی
کہ تبھی عنان نے اپنے دانت ہٹا کر فاطین کو بستر پر گرایا اور اس پر جھک آئی
جس پر فاطین آنکھیں پھاڑے عنان کو دیکھ رہا تھا

"آن مذاق کر رہا تھا میں "— عنان کے نکلے: "تاثرات دکر فاطین نے نرمی سے اسے
بازو سے مارتے کہا
جسے اگنور کر کہ عنان نے اپنے ہونٹ فاطین کے ہونٹوں پر رکھ کر اپنے دانت فاطین کے
ہونٹوں پر گاڑھ دیے

جس پر پہلے تو فاطین نے زور سے آنکھیں بند کی پھر عنان کی طبیعت کا سوچ کر مسکراتے ہوئے اس تشدد کو برداشت کرنے لگا

ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ عنان نے پیچھے ہونا چاہا مگر فاطین نے اپنے دونوں ہاتھ عنان کی کمر پر باندھ کر اپنی شدتوں میں اضافہ کر دیا جس پر عنان بری طرح سے فاطین کی گرفت میں پھر پھرا کر رہ گئی

جبکہ عنان کو فاطین کے ہاتھ اپنی کمر سے سرکتے ہوئے پیٹ پر محسوس ہوئے ' عنان اپنے وجود میں دلہر سراہٹ کرتی محسوس ہوئی

مگر جب فاطین نے نرمی سے پلٹ کر عنان کو بستر پر لٹا کر اسے گدگدایا تو عنان کی خوبصورت ہنسی روم کی فضا میں گونجی

جس میں فاطین کے دلکش قہقہے بھی شامل تھے

"ہاہاہا فاطین روکی کوشش چھوڑوں ' فاطین نے قہقہہ لگاتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

جب عنان کی بکھرتی حالت کو غیر ہوتے دیکھا تو نرمی سے عنان کو اپنے حصار میں لے کر چت لیٹ گیا

"اب جنگلی بلیوں کی طرح مجھ پر اٹیک کرو گی"—مصنوعی غ عکاکھورتے

استفہ کہ

تو عنان نے اپنے سرخ چہرے کو فاطین کی طرف کر کہ نم نگاہوں سے اسے گھورا

"میری موٹی بلڈوزر آن"—فاطین نے محبت سے ور چ لہجے میں کہتے الپنے عنان کی

ل پر رکھے ا عنان نے آنکھیں موکو سر فاطین سینے سے ٹکایا د.

بابا مان جائیں نا---ہمکیں ڈیلیں نبال ؛ نے مصنوعی لہجے میں کہا تو رضوان صاحب نے گھور کر اسے دیکھا

"اے لڑکی تم لوگ رہو اپنے گھر ہم۔ اپنا خیال رکھ سکتے ہیں" فردوس بیگم نے نبال کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا تو نبال نے ایک ناراض نظر رضوان صاحب پر ڈالی

نبال اور حیام لوگوں کا کہنا تھا کہ رضوان صاحب ان کے ساتھ سامنے وائٹ پیلس میں شفٹ ہو جائے

مگر رضوان صاحب سے پہلے ہی فردوس بیگم نے اس بات سے صاف انکار کر دیا تھا ان کا کہنا تھا کہ یہ سامنے ہی تو گھر ہے

کو فیاونور ہے ان سے ملنے پلیہ جا. کریگے

مگر وہ رہ نہیں سکتے جبر رضوان صاحب نے بھی ناقبل کہ

تو ٹھیک ہے بابا آپ وہاں نہیں آسکتے تو پھر ہم چاروں میں سے دو ادھر آپ لوگوں کے پاس شفٹ ہو جاتی ہیں

کیونکہ بے شک گھر سامنے ہے مگر ایک ساتھ رہنے میں بہت فرق ہے

اب جوتے نا کھا لینا کردی ہے نا شادی اب رہو ادھر اور ہم لوگوں کو بھی سکون سے رہنے

فردوس بیگم کے سخت لہجے پر نبال نے شکوہ کناں نظروں سے رضوان صاحب کو دیکھا

اچھا اب موڈ مت خراب کرو سوچ لیتے ہیں اس بارے میں بھی رضوان صاحب کہنے

پر بال کے ٹوہن نہ مطمئن گہت رینہ گئی جبکہ

فردوس بیگم نے گھور کر باپ بیٹی کو دیکھا

عجیب شخص ہو تم بیگیوں میں بٹھاؤ گے --- کہاں کی ہے ہمیں اور

سنبھال سکتے ہیں خود کو ان کو بدلنے اپنے گھروں میں دو ہی بیگم نے پھر سے لتاڑ

ا ؛ یک ا ٹکے جھ سے ی اپنگہ جہ سے اٹھی

نانی کر دیا نا پرایا ہمیں لیکن میں بھی رہی ہوں چاروں میں سے مدپہ پنہ دن

ایک گھر میں آپ لوگوں کے ساتھ ہے گی ہیں بیٹھی ہم آپ کے گھر ؛

کے منہ سوار کہنے دفع سنگم نے ہاتھ کے ثالا سے بال کی بکوتع رفع فیا کہ
سر چہر بال موانسک کچکچہ گئی

اور اپنے قدم سیڑھیوں کی جانب بڑھائے

"کہا بھی تھا حیام سے کہ خود یا عنان کو بات کرنے کا کہے پہ کتنہ
بتی نہ ہے ۔ کچہ۔ من بھیجا د۔"—نبال نے دانت کچکچاتے بڑبڑاتے ہوئے

وہ سب اس وقت ہاسپٹل کے کوریڈور میں کھڑے تھے

کیونکہ آج عنان میڈم اپنے ٹوئنز کو دنیا میں لانے والی تھی

تھی تو نارمل ڈیلیوری مگر فاطین راجپوت کی جان لبوں پر آئی ہوئی تھی

مگر حیام اس وقت راجپوت مینشن میں اپنی ڈیڑھ ماہ کی بیٹی کے ساتھ رکی ہوئی تھی

حیام نے بہت کہا کہ وہ بھی ساتھ آتی ہے مگر حسام نے اسے گھر پر ہی رکنے کو مجبور کیا

ڈاکٹر کہ باہر آنے پر فاطین ایک ہی جست میں لیڈی ڈاکٹر تک پہنچا

"کیا ہوا ڈاکٹر میری وائف ٹھیک ہے نا" لہجے میں دنیا جہان کی فکرمندی سموئے فاطین نے استفسار کیا تو ڈاکٹر نے سنجیدہ نظروں سے فاطین کو دیکھا

"ڈاکٹر فاطین آپ کی وائف بہت پینک کر رہی ہے ہمارے لیے انہیں سنبھالنا بہت مشکل ہو رہا ہے

آپ سے کہا بھی تھا کہ ڈاکٹر سعد کو ہمارے ساتھ آنے دے ابھی کیس ادھورا مکمل کرکے فاطین نے چیلنجنگ کی طرف دوڑ لگا دی

بسام اور دانیال ہونکوں کی طرح منہ کھولے جو اس وقت سوچ رہے تھے---ان کی دعا تھی کہ ویسا کچھ نا ہی ہو

ورنہ ان کے بھائی نے تو ان کی بیویوں کی نظروں میں بیسٹ ہیز بنڈ کا ایوارڈ لے جانا تھا

ابھی وہ انہیں سوچوں میں گم تھے کہ فاطین کو گرین سکرب میں دیکھ کر ان دونوں نے دانت کچکچا کر اسے دیکھا

جو تیز تیز قدم لیتا آئی سی یو میں داخل ہو چکا تھا

مگر فاطین جیسے ہی اندر داخل ہوا نرس کے ہاتھ سفید و گلابی روئی جیسے بچے کو دیکھ آنکھیں پل میں نم ہوئی

اور ایک بچہ ڈاکٹر کے ہاتھ میں تھا

ڈاکٹر جیسے ہی بچہ فاطین کے قریب لائی تو فاطین کی نظریں اپنی آن پر گئی جو آنکھیں موندیں نڈھال سی لیٹی ہوئی تھی

"آپ بچوں کو ان کی خالہ اور چاچو لوگوں سے ملوائیں میں تب تک ۔ اپنے کو کال لوں" نم لہجے میں بچوں سے کہا تو ڈاکٹر اور نرس نے قدم باہر کی جا: بڑھائے

تو فاطین نے پلٹ کر دروازا لوک کیا

اور عنان کے پاس آیا

جس کے بال پسینے کے باعث اس کے ماتھے سے چپکے ہوئے تھے

جھک کر نرمی سے عنان کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا

تو لاکھ روکنے کے باوجود ایک آنسو عنان کی آنکھ سے پھسلتا ہوا رخسار پر بہہ گیا

اپنی نم آنکھوں کو واہ کر کہ فاظین کو دیکھا جو آنکھوں میں دنیا جہاں کی محبت سموئے عنان کو ہی دیکھ رہا تھا

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے میں چھوڑ ۔ تمہیں "ایک سے فاطین ی اپنی من دو جتنے کو تو ' فاطین دلکش قہقہہ آئی سی یو میں گونجا

"میرگری جنگلی بلی سوچ سمجھ کر بولو چھوڑ تو ا اتو ا کیا ہو تا سکہ
ہے" عنایہ کی ٹوہ کو نہ ی اپنہ شدت گرفت میں لے کر کھ آ ذ بلز و معنی لہجے میں
ہا تو ا عنان نے منہ سوار چکا ر ہ خال لہ

فاطین نے محبت پاش نظروں سے عنایہ کے سرخ پڑتے چہرے کو د

نرمی سے عنان کے قریب بیٹھ کر عنان کے سوجھن ذدہ ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھاما

"تھینک یو سو مچ آن امحبت کر کنے لیے مجھے ا تنے خوبصورت تحفے
کر کنے لیے ا پنے ا تنے خوبصورت تحفے کے لیے" عنایہ کی

ھ ۔ پشت اپنا شدت بھرا لمس چھوڑتے بوجھل گھمبیر لہجے میں کہا تو عنان نے رخ
کر فاطین کی

سیاہ گہری آنکھوں میں دیکھا

جس میں عنان کو صرف اپنا عکس نظر آ رہا تھا

گلابی بھرے بھرے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ رینگ گئی تو فاطین نے ہاتھ بڑھا کر عنان
کے بال گردن سے ہٹا کر وہاں اپنا دہکتا ہوا لمس چھوڑا

"لوگ غلط کہتے ہیں تا محبت لفظوں کی محتاج نہیں چاہے دکھ ر لکھ محبت
من ھا ل میں تم سے روز ہار ا محبت کر و ز ۔ تمہی ا محبت ش بار س ہو ر ا

بھکو د خ۔ مین قیرلاو رحتم ھ مجسے اطبت کرتوق ا مہاراظ

بار تم سے عشق میں مبتلا کر دیتا ہے آن "عنان کی گردن میں چہرہ چھپاتے اس کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارتے خمار آلود لہجے میں کہا

تو عنان نے ہاتھ بڑھا کر فاطین کے بالوں میں اپنا ہاتھ الجھا دیا

"میں اتنی مشکل سے تمہاری اولاد کو دنیا میں لائی ہوں ا دکی کھجائے

یہ میرا حق عو عاشقہ بھ عوشے مہے تم مل فیا ۔ ز "—

فاطین جھار نظر سے عکان کھوں مں کھڑ ہا تھا

عنان کے چلا کر کہنے پر ہوش میں آیا اور ہڑبڑا کر اٹھا

"اوو ہاں بچے بچے لا ۔ ہوں آن صہ غ مکرہ بلڈ پریشر

ھ بڑ ما جگائے" بکیر ب جا تجہ یک ادم سے ٹتے پلہ عنگلہل

اور عنان کی غصہ کے باعث سرخ پڑتی ناک پر اپنے لب رکھ کر باہر کی جانب دوڑ لگائی

عنان نے پٹکنے کے انداز میں اپنا سر تکیے پر رکھ کر گہری سانس لی

فاطین کی محبت کو سوچ کر ہونٹوں پر شرمیگی مسکراہٹ رقص کرنے لگی

بسائم کتنی پیاری ہے نا ماما نے گول مٹول سی بچی کو چھوتے ہوئے
ہوئے بھی مسکراہٹ روکنا گئی

اپنے چاچو پر جو گئی ہے تو خوبصورت تو ہوگی "بچی کہ چھوٹی سے انگلیوں کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے محبت سے کہا تو مائسہ نے گھور کر بسام کو دیکھا

"یہ تو جو میرے حیا کو دیکھ کر بھی کہا تھا جبھی مائسہ ماما نے بچی کو دیکھتے ہوئے
میں چھوتے ہوئے نے مسکرانے سے روکا جھ

وہ چاروں اس وقت فاطین کے آفس میں بیٹھے ہوئے تھے

انہیں اپنے بھائی کا تو یقین تھا کہ اب وہ جلدی باہر نہیں آنے والا

تو ان لوگوں نے انتظار کرنا ضروری نہیں سمجھا

اور فاطین کے آفس میں آکر بیٹھ گئے

"دانی یہ کتنا ہینڈسم ہے نا" نبال نے اپنے ہاتھ میں تھامیں عنان کے بیٹے کو محبت سے دیکھتے ہوئے کہا

تو دانیال نے گھور کر نبال کو دیکھا

اور اس کے ہاتھ سے بچے کو لے کر خود تھام لیا

"یہ اوپھی اگھیچی ہے اور بچے ہنڈسم نہیں ہوتے ہنڈسم بھی گتو'
ہنڈیں بکو ھی سمجھ "—نبال کھوڑتے ایکسا لفظ چہ کرکہاتو ' : نے
ہرکنکوں طرح مرکھو یال دا کھ دیکھا د'
"کلیب ا لیسے کیکھ دہی ہو "—ابرو آچکا یسوالہ لہجے مکہا
تو نبال نے نفی میں سر ہلایا
تو دانیال نے ایک نظر بسام اور مائسہ کی جانب دیکھا
جو بچی کے ساتھ مصروف تھے اور ایک نظر نبال کو جواب منہ پھلائے بچے کو دیکھ رہی تھی
پھر آہستہ سے اپنا ہاتھ نبال کی کمر یا کے گرد لپیٹ کر اسے خود کی طرف کھسکا.
نبال اپنی کمر پر دانیال کی رینگتی انگلیوں کے لمس کو محسوس کر کہ
روح تک کانپ گئی
نظریں اٹھا کر مائسہ اور بسام کو دیکھا
اور خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر دانیال کو دیکھا
جو بچے کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف تھا
"دا نی . : کریں "مدھم آواز مہبال نے منہ کہلاتے
تو دانیال نے سنجیدہ تاثرات سجائے نبال کو دیکھا

"کیا کر رہا ہوں میں" سپاٹ لہجے میں استفسار کیا تو نبال کی شکل رونے جیسے ہو گئی

دانیال کی بے باک انگلیوں کے لمس کو اپنی کمر پر جا بجا محسوس کر کہ نبال کو اپنا رواں رواں کانپتا محسوس ہوا

اپنے دائیں ہاتھ کو پیچھے لے جا کر دانیال کے ہاتھ کو روکنا چاہا

جس پر دانیال نے زبردستی نبال کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھا کر مضبوطی سے اس کے ہاتھ کو تھام لیا

جبکہ نبال حق دق سی کبھی دانیال کو دیکھتی اور کبھی سامنے مائسہ اور بسام کو

اگر کوئی دیکھ لیتا تو پھر ان بھائیوں نے تو پیں ی اتچڑ تھس

: نے سوکچ تدانیل کچھ

"کیا خیال ہے ہمیں بھی بچوں کے لیے کوشش شروع کر دینی چاہیے" نبال کے کان میں سرگوشی کر کہ اپنے لبوں میں نبال کے کان کو دبا کر پیچھے ہوا

تو دانیال کے ذو معنی سرگوشی اور لمس پر نبال کان کی لو تک سرخ پڑ گئی

ابھی نبال کچھ کہتی کہ دروازا کھول کر فاطین اندر داخل ہوا جس پر نبال نے سکون کا سانس لیا

فاطین کو دیکھ کر دانیال نے نبال کے ہاتھ پر گرفت بڑھا کر اسے چھوڑ دیا

"تم لوگ یہاں ہو میں کب سے باہر ڈھونڈ رہا ہوں"—فاطین نے ان چاروں

ا ان چاروں نے ڈبل نوجیسے فاطین نے نظر انکار

مائسہ کے ہاتھ سے اپنی بیٹی کو تھاما

"حسام کدھر ہے" فاطین نے اپنی بیٹی کو پیار کرتے ہوئے پوچھا

"بچوں کو دیکھ کر گھر گیا ہے حسو تھی تو ہے کے .

چلیے ح دانہ نے کندھے آ کھا تو ا او بسام ا نے اگھ ا

نام کیا رکھنا ہے بچے کا"—مائسہ نے اشتیاق پھا پوح ا ا نے بچی سمیتؔ سے ماکو

احیپلنز ہلے کر تھوڑ ماکے مد کھے ٹکا ی بچ کے گالوں کو چھوا

اس وقت وہ سب عنان کے پاس ہاسپٹل روم میں بیٹھے ہوئے تھے

"فرشتے فر ۔ فاطین رہاجپوت"—بسام ز بچانے ان سب نے اثبات میں

سر یا ہلا.

اور ہمارے چیمپ کا نام امن راجپوت ہے امن فاطین رہاجپوت" دانیال نے محبت

سے ھوچٹے بچے چہ چڑ پے کہا تے لو فاطین نے مسکرا کر اپنی خوبصورت

فیملی کو دیکھا

اور اپنے ہاتھ میں قید عنان کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کر دی

"فلحال مجھے جانے دیں میں گھر جا رہی ہوں" عنان نے مدھم آواز میں

فاطین نے اس کے ہاتھ کی پشت پر اپنے لب رکھے

"کچھ دیر تک چلتے ہیں" نرمی سے عنان کے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا تو

دانیال نے دانت پیس کر اسے دیکھا

حیام نے آنکھیں کھول کر نگاہ ارد گرد دوڑائی تو حیا کو ساتھ نا پا کر اٹھ بیٹھی

پھر نانی کا خیال آیا تو سر جھٹک کر قدم بیڈ سے نیچے رکھے

ارادہ تو واشروم جانے کا تھا

مگر قدم خود بخود ڈریسنگ روم کی طرف بڑھنے لگے

کبرڈ میں موجود ڈرا کھولا

تو نظریں سامنے موجود کارڈ پر گئی

آنکھیں پل میں لبالب پانیوں سے بھر گئی

گلے میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی

کپکپاتے ہاتھوں سے اس سفید کارڈ کو پکڑا

تو کچھ ماہ پہلے کے مناظر آنکھوں کے سامنے گھوم گئے

وائٹ پیلس میں اس وقت کوئی موجود نہیں تھا

حیام گھر کا کام کروا کر راجپوت مینشن آ گئی تھی

رضوان صاحب کے ساتھ کچھ وقت گزار کر وہ لان میں آ کر پودوں کو پانی دینے لگی

کہ تبھی ارحم کا ملازم ایک کارڈ لیے اس کی جانب آیا

"السلام و علیکم بی بی جی کارڈ صاحب نے دیا ہے" ملازم کے کارڈ پکڑانے پر

حیام نے حیرانگی سے ملازم کو دیکھا

اور اس کے سلام کا جواب دے کر قدم اندر کی جانب بڑھائے

دل کی دھڑکنیں بے ساختہ ہی بڑھ گئیں

بیڈ پر بیٹھ کر کانپتے ہاتھوں سے کارڈ کھولا

کارڈ پر مٹے مٹے لفظوں کو دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے کوئی لکھنے کے بعد کافی دیر رویا ہو-اور

اس کے آنسوؤں سے الفاظ دھندلا گئے ہو

حیام کی آنکھوں میں مرچیں سی بھرنے لگی

"سمجھ نہیں آرہا کہاں سے شروع کروں وہاں سے شروع کروں جب میں تم سے محبت میں مبتلا
ہوا وہاں سے جب مجھے تم سے محبت ہوئی یا پھر وہاں سے جب مجھے عشق میں مبتلا
کر گیا

تمہارا چھوڑو میں لوگوں کا بتاتا ہوں حیام لوگ گوگل پہ حرام قانون ا
یشن بک پہ لاد یک ازدواجی سے عورت شق عہ تاکرے تو ا مجسیے شخص
سنوار کر دے لیکن میں کہ بتاؤں حہ

مجھے تو تم سے محبت تب ہوئی تھی جب میں خود کو بھی نہیں جانتا تھا میں اک حسار انسان ا
اکی یا دنیا میں یک گم شدہ سے بچے ز رشتوں پہ ز اپنے نواب
ان روکشنیوں یا دنیا میں سب سے پہلے۔ تمہیں جانتا ر یسا جہ تمہیں جانے ہی م ارح
صار انسان خ تانہ ملاپ گہ

کہتے ہیں عورت مرد کے اوڑھنے میں رنگ کر اس جیسی ہو جاتی ہے متق ا تمہیں دیکھتے
ہاگوں سے رنگ میں رنگا چ گیا میں اک حسار انسان ہوں دشمنے حوکوسوں اپنے قا
میں کو بلا نا اپنی قا مل ز حکایتاں نے یہ باتیں لکھنے سے جہ
تھقتہ یا ہگا۔

وہاں لکھتے ہوئے ارحم انصاری کے آنسو بہہ رہے تھے اور یہاں ایک ایک لفظ پر لڑیوں کی مانند حیام کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے

اسے کسی سے محبت ہے اور وہ میں نہیں ہوں

یہ بات مجھ سے زیادہ اسے رلاتی ہے

شعر پڑھ کر حیام کے ہاتھ کپکپا اٹھے اگر وہ دعوا کرتا تھا کہ وہ حیام راجپوت کے رنگوں میں رنگا تھا تو بالکل صحیح کرتا تھا

وہ بلا نتا یکتھا اس کی تکلیف پر ایکسا لفظ یا مم راجپوت تڑپ جگی

اور سچ ہی تو تھا وہ اس شخص کی تکلیف پر دل و جان سے تڑپ گئی تھی

"جب تو مجھے پتا چلا تم کسی اور کا نصیب ہو مکاوئی ہے تو ا خسے

گھن محسوس ہوئی ہم مدد خسے نظریں نلاتا پا

میرے یکھس مجھ پر ہستا تھا حیام ایسی ا کی لڑسے محبت ہوئی جپہلے سے ہی کسی کے

نکاح من تھی باسی یا تاز طرحری روپ لچھی

بہت کوشش کی تم سے دور جانے کی تمہں بھلانے کی مگر ڈگمگا جاتا تھا

یقین تا رکھا مجھ کو تم ہی جگہ وذ غرض بن تا تھا یار ملے مں

محبت بھول گیا تھا حیام ارحا لکی صیب نہیں ہے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

میں مگر تمہاری نظروں کے سامنے نہیں آتی ارحم اپنوں کے لیے مت
جاو تمہارے خ ریس ڈرگئے: حکے لیے
مجھے پتہ ہے تم کہو گی کہ اپنی بہنوں اور باپ کے لیے رک جاؤ لیکن میں رک تا سکتا۔
ان بہنوں کو دیکھو دگا تو اپنے ز خ ۔ شا۔ ان پر غصہ کا کبھی
لان میل: آگئی آتی مجھ سے دفاستی : کرگئی تھی لتو اجازت:
د اگھپنے آکی نگہ یہ سب : کرتوی شا۔ ہی ارحم انصار تلی رہہ
جسے نیا کی خبر ہی نہیں تھی تا پہ دکے سا یک ا۔
کی لڑ ہتے س جسے اشتی عبھی ہو سکے ہے تم ی اپنی یاد نیہ میں گر اہتی میں
س ما پہ دا تمہا ثہی خود سو دو جسے انجان اپنی دگی دیہ
تمہیں ایک بات بتاو نفرت مسا کرھ مجھ سے یار بتائیں بغ ممکن
ہیں: اج کل گلے ہوتی ا چ دو تمہارے سامنے شا۔
موقلے ۔ : -- ایک موقلط میں کبھی وجہ سے تمہارکھوں آ : میں سو
ہیں یکھو تا سکتا ہو معلوم ہے تم زندگی میں سب سے زیادہ میری وجہ سے آ مجھے
ی ہو گی
جو تو ہو مگر د خ غرض بکل اس سالے

دل میں آ بھی یہ امہ باقی ہے میں ھڑکنے چھوڑ ا شا۔ عقہ ٹھکانے

ئے آجا "—نم لہجے میں ہلکیا گہ قہقہ

حیام کو اپنے کانوں میں گونجتا محسوس ہوا

ائیر پورٹ پر اردگرد نگاہ دوڑائی تو وہ کہی نظر نا آیا

وہ تو شکر تھا کہ گاڑی میں اس کا بیگ تھا اور کارڈ موجود تھا اور اسے اندر جانے دیا گیا

ننگے پاؤں ٹھنڈے فرش پر پاؤں رکھتی وہ دیوانہ وار لوگوں کے ہجوم میں ارحم انصاری کو ڈھونڈ رہی تھی

اس شخص نے ساری عمر اظہار نہیں کیا تھا اور اب جب کیا تھا تو اس کا اظہار حیام کو زندہ درگور کر رہا تھا

بھاگتے ہوئے نظریں سامنے اٹھی تو پلٹنا ہی بھول گئی

وہ دیوار سے ٹیک لگائے سر جھکائے کھڑا تھا

جیسے اسے یقین ہو وہ آئے گی

حیام کی نظریں ارحم کے جھکے سر سے ہوتی اس کے سینے تک آئی

تو لگا کسی نے پیر و تلے سے زمین کھینچ لی ہو

بلیک جیکٹ جس کی زپ کھلی ہوئی تھی

اس کے نیچے وہی اتنے سال پرانی شرٹ جس پر حیام کے رنگے ہوئے ہاتھوں کے نشان موجود تھے

وہ جا رہا تھا اکیس سال حیام کے لکھوں اپنے سینے میں سمائے جا رہا تھا اور

تو ا حکا ھ کچھ حصہ اسا پتھلے ا جا رہا ہے --

حیام کو ساکت کھڑا دیکھ

ارحم نے ٹیک ہٹا کر نظریں اٹھائی

حیام کو لگا وہ کبھی قدم ہی نہیں اٹھا سکے گی

ارحم نے مسکراتے ہوئے حیام کی طرف دیکھا

تیر اشہر جو پیچھے چھوٹ رہا

کچھ اندر اندر ٹوٹ رہا

حیران ہے میرے دو نیناں

یہ جھڑنا کہا سے پھوٹ رہا

اور لاکھ کوشش کے باوجود وہ بھی رو پڑا

آنسو لڑیوں کی مانند ارحم انصاری کی آنکھوں سے بہتے اس کے رخسار کو بھگونے لگے

ایک آخری نظر حیام کو دیکھ کر قدم اندر کی جانب بڑھا دیے

جیسے رکنے کا مقصد پورا ہو گیا ہو

جب جب چاہا تُو نے رج کے رلایا

جب جب چاہا تُو نے کھل کہ ہسایا

جب جب چاہا تُو نے خود میں ملایا

اکُ تُو ہی ' ' '

اک تُو ہی تُو ہی تُو ہی

حیام گھٹنوں کے بل زمین پر گری

ہاتھ میں پہنائی ہوئی حسام کی چوڑیاں ٹوٹ کر جا بجا بکھر گئی

جبکہ ارحم انصاری کو لگ رہا تھا

کہ وہ کوئی پل صراط پار کر رہا ہو

اپنی جیکٹ کی آستینوں سے آنسو صاف کرتے

پلٹ کر ایک بار اپنی بے قرار دھڑکنوں اور نظروں کو سکون پہنچانا چاہا

مگر حیام کو نیچے گرے دیکھ

ارحم انصاری کو لگا جیسے کسی نے اس کا دل اپنے پاؤں تلے کچل دیا ہو

ابھی وہ پلٹتا کہ حیام کی جانب بھاگتے ہوئے آرہے حسام کو دیکھ اپنی جگہ منجمد ہو گیا

مینڈا تو ہے رب کھو گیا

مینڈا تو ہے ہائے سب کھو گیا

تیریاں محبتاں نے لٹی پٹی سائیاں

تیریاں محبتاں نے سچیاں ستایاں

حیام لہجے میں پڑ لیے حسام نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر حکو احچلنے مہلہ

وہ گھر گیا تھا اور وہاں گرا ہوا کارڈ پڑھ کر

اسے اپنے پاؤں تلے سے زمین نکلتی محسوس ہوئی

اگر حیام کو کچھ ہو جاتا

کارڈ پر موجود آنسوؤں کے نشان اس کے بے تحاشہ رونے کا بتا رہے تھے

حسام راجپوت کو یہاں آنے تک اپنی سانسیں سینے میں اٹکتی ہوئی محسوس ہوئی

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ارحم سامنے ہوا اور وہ اسے جان سے مار دے

ہمکروہ جبھلی مکیتے ہوئی اس کی رکی جہویکو ط خلکھے

حسام کا کندھا پا کر حیام پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی حسام کی نظریں سامنے اٹھی تو ارحم انصاری زخمی سا مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گیا

جسے دیکھ حسام نے سختی سے اپنے جبڑے بھینچ کر اپنے اشتعال پر قابو پایا

حسام نے کسی کی بھی پرواہ کیے بغیر
حیام کو اپنی بانہوں میں بھر کر قدم پارکنگ کی جانب بڑھائے
خالی ہاتھ موڑی نا تُو
میں خالی ہاتھ آیا
مینڈا تو ہے رب کھو گیا
مینڈا تو ہے ہائے سب کھو گیا
مجھ سے دوستی کرو گی
ارحم نے اپنا ہاتھ حیام کے چھوٹے نازک سے ہاتھ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا
جس پر اس نے منہ بنا کر نظریں پھیر لیں
اور پینٹنگ کرنی لگی
ارحم نے خجل سا ہو کر اردگرد نبال لوگوں کی طرف دیکھا
کیا تم مجھ سے دوستی نہیں کرنا چاہتی ارحم نے پھر سے کوشش کی
جس پر حیام نے جھٹ ہاں میں سر ہلایا
تو پھر کس سے کرو گی

حسام سے وہی میرے بیسٹ فرینڈ ہیں ان کے علاوہ کسی سے نہیں حیام نے اپنے موٹے موٹے گال پھلا کر کہا

توارحم کو ایک دم سے اس حسام نام کی بلا سے حسد ہوئی

مجھ سے بھی کر لو د عنان لوگوں نے مجھے بھائی بنے ہے

اور جب میں ان کا بھائی بن گیا۔

probably best brother..

تو پھر میں بھائی بنالوں مجھے بھی پروٹیکٹ کرنا حیام نے معصومیت سے اپنے دونوں ہاتھ گالوں پر رکھ کر ارحم کی طرف دیکھ کر کہا

نن ؛ میں تو ا بن گئی تم فرینڈ بن جاؤ

فرینڈ بننے سے کیا ہوگا پروٹیکٹ تو تم انہیں کرو گے حیام نے منہ بسور کر کہا توارحم نے مسکرا کر اسے دیکھا

فرینڈ بن کر تمہارے سارے درد میں لے لوں گا، تمہاری ہر بات بن کہے سمجھ لوں گا، ہمیشہ تمہارا سایہ بن کہ رہوں گا اب فرینڈ حیام کا ہاتھ زبردستی تھامتے ہوئے کہا

جو اس کی باتیں سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

جہاز کی سیٹ سے سر ٹکائے چہرے کو کیپ سے چھپا کر اپنے بہتے آنسوؤں کو لوگوں سے چھپانے کی کوشش کی

کانچ پہ چلنا آنچ میں جلنا

جتنے بھی درد ہیں مائیں سہہ نا سکے یہ جدری

زہر کو پی کہ سولی پہ جی کر

نکلے جو دم کبھی تو ان

دردوں سے چھوٹے یہ جدری

"ملو ر تمہارا دوست ہوں حیام دوسرے ھ بڑ کر کوئی ار ہیں ز تا ہو۔ میں

تمہیں کبھی تو ہونے دو گلہ وعدہ ہے میرا م ارحا لا کی مالھری

آوار کان میں گونج ا حکو ی اپنا سنائی ہوئی --

حسام کے سینے میں چہرہ چھپا کر رو تی ہ پھوٹ پھوٹ ارحا لا می کا دو تھا

ہ کبھی سے بتائیں بسکو وہ اسے ی اپنا جا ہے بھی عزیز ہے وہ اس کا محافظ بنا

تھا---اور عو تو ا عزت دو ا کیسے ہیں بھو لتی ا عز ک محافظ

ما گر س احسا ک دلا ہے ا حہ را چھوٹ ا نا غلام بھی بنا لیتا تو وہ اف نا

کرتی لیکن کبھی سے بتا ز غ ز سجا لے

جس آگ میں حیام خود جل رہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ ارحم انصاری بھی اس آگ میں جلے وہ نہیں چاہتی ارحم انصاری ان راستوں کا مسافر بنے جس کی کوئی منزل نہ ہو مگر آج ارحم انصاری یہاں کھڑا تھا

سینے میں سسکیاں بھرتی حیام چوکھٹ پر گھٹنے ٹیکے بیٹھی تھی

حسام اسے لیے دانیال کے فارم ہاؤس آیا تھا

حیام کی بگڑتی طبیعت کو دیکھ کر حسام کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

اور وہ حسام کے چپ کروانے پر اس کے سینے میں چہرہ چھپائے اور رونے لگتی

"اٹس اوکے ریلیکس ناؤ ورنہ تمہارے آنسو بدلے میں اس شخص کی جان لے لیں گے"— حیام کا چہرہ اپنے سینے سے لگائے دبے لہجے میں اس کر کہا تو اس نے اپنی سانس روک لی

حیام کی سرخ متورم نم آنکھیں اور گلابی نازک پھنکڑیوں جیسے لبوں کو کپکپاتے دیکھ حسام پوری شدت سے ان پر جھک آیا

قطرہ قطرہ حیام کی سانسوں کو خود میں اتارتے اسے اپنی ذات میں گم کرتا چلا گیا

یوں وقت کٹے جاگھٹے ارمان سبھی

ٹکروں میں بٹے

تیریاں جدائیاں آگے دکھ سارے چھوٹے

تیریاں جدائیاں آگے سکھ سارے کھوٹے

پل پل ہوتے میرے دل کے ٹوٹے

"ملیکہ تو اپنوں سے ڈسی گئی ہوں ارحم جنہوں نے ہمیشہ مجھے دغا دیے ڈسا ہے طرح ان

سب نے میری عزت پیار کرنا چاہا جو تم بھی مجھے کہہ آئے گئے اپنے

میرے دل میں ایسے اندیشوں کو زبان دیتے بے بسی سے ارحم سے استفسار کیا

کیونکہ حیام ان حادثوں کے بعد کسی پر بھی یقین کرنے پر گھبرا رہی تھی

ارحم کا یہ ساتھ تھا مرد کنڈکٹ بیٹھا گنتا

کانوں میں اتنے سال پہلے حیام کا کیا گیا سوال گونجا تو ارحم کے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ رینگ گئی

نگاہ پیرس کے ائیر پورٹ پر گھمائی تو سینے میں افسردگی سی چھا گئی

سب خوبصورت منظروں سے وحشت ہونے لگی

کرلاتے پاؤں پڑدکو پاؤں ، روندم ق بڑ

دل کی گاگر سے سات ساغر سے

چھلکے ہے تو کیو یہ پانچو دریا بھی حیران ہو گئے
ساز تن من کے سونے سے کھنکے

ساتھ میرے تھا جب تیرا
اب تو یہ ویران ہو گئے

"ارمغم کہنصاری اپنی چلتی سانسوں اور دھڑکتی دھڑکنوں کو تو دغا دے سکتا ہے

حہ راکوچھوڑیکا ندتے سلبے رسولا کرتو ا ا آپنچلی :

آونے "—آگ سی تپس ایکا. لپفظ وردے کر کہا

اور قدم کمرے سے باہر بڑھائے

جبکہ حیام خود سے دور جاتے ہوئے ارحم کی پشت کو سپاٹ نظروں سے دیکھ رہی تھی

"سوچا تھا تم سے دور آجاؤ گا ا خوشبو تمہاری یادوں چھ
جاگا ہیگر ا سانب بکر ڈسنے ہلب تو ا انس ا متہاری
یادیں زہر کی مانند گھل گئیں بیڈ اونھے مرگہ بے بسی ا چ ا
آوکی مالے چ دا میں گوکدیج توڑ گئی
تیرے غم کو مٹاواں کہ تجھ
کیسے گیاں نبھاواں کہ بچھڑے پاواں

تیریاں مجبتاں نے حق بھی دیے ہیں

تیریاں مجبتاں نے دکھ بھی دیے ہیں

تیرے بنا لاکھ واری مرکہ جئیے ہیں

کمرے کے باہر آہٹ محسوس کرکہ حیام نے جلدی سے کارڈڈرا میں رکھ کرواشروم کا رخ کیا

اپنی جلتی آنکھوں پر پانی کے چھینٹیں مار کران کی جلن کو کچھ کم کرنا چاہا

اور گہری سانس لے کرباہر کا رخ کیا

جہاں سے حسام کی اپنی بیٹی سے باتیں کرنے کی آوازیں آرہی تھیں

کچھ عرصہ بعد

چاووں میں اوڑھ درختوں سے گھری جگہ ا درختکی درمیان ٹچھوٹی جھ

ٹھنڈ پرسکون ہواوؤں ل جکھ لکاوں ھم ثور ا. بضورات دھینا پہ

بسام نے اپنے دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر تھوڑا اٹھ کرا اپنے سینے پر لیٹی مائسہ کو دیکھا

جو آنکھیں موندیں شاید سو چکی تھی

وہ دوپہر سے یہاں گھوم رہے تھے

اور پھر باتیں کرتے کرتے کب آنکھ لگی پتہ ہی نہیں چلا

اور اب تو شام ہر سو اپنے پر پھیلا چکی تھی

بسام نے اپنے بازو مائسہ کی کمر کے گرد لپیٹ کر کروٹ بدل کر مائسہ پر جھک آیا

اپنے دونوں ہاتھ اطراف میں ٹھنڈی مٹی پر رکھے

اور خمار آلود نظروں سے مائسہ کو دیکھنے لگا

ہاتھ بڑھا کر مائسہ کی جیکٹ کی زپ کھولی

نظریں مسلسل مائسہ کے پر سکون چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں

جیکٹ کی زپ جیسے ہی کھلی بسام کی نظریں مائسہ کی دودھیا شفاف گردن پر اٹک سی گئی

جہاں اس کی شدتوں کے نشان واضح تھے

لائٹ پنک شارٹ سلیولیس فراک جس پر چھوٹے چھوٹے رنگ برنگے پھول بنے ہوئے

تھے اور دو ننھی پونیاں کیا ہی فراک تھا

بسام نے ایک نظر مائسہ کے چہرے کو دیکھا اور پھر پوری شدت سے اس کی گردن پر جھک آیا

اپنے دونوں ہاتھوں سے مائسہ کی کمر تھام کر اسے خود میں بھینچ لیا

مائسہ جو کہ گہری نیند میں تھی اپنی گردن پر چھبن اور آگ سا دہکتا لمس محسوس کر کہ کسمکسا کر آنکھیں واہ کی

اپنے اوپر بوجھ محسوس کر کہ مائسہ کو اپنی سانس رکتی محسوس ہوئی

کچھ دیر تو غائب دماغی سے آسمان کو دیکھتی رہی

اور جیسے ہی ہوش میں آئی --اور خود پر جھکے بسام کو دیکھ بری طرح سے بسام کی سخت گرفت میں پھر پھرا اٹھی

"بس افف ہنیے بھی" مائسہ نے جھنجھلاتے ہوئے بسام ا کندھے سے تھامتے ہوئے کہا تو بسام نے اپنی خمار آلود نظروں سے مائسہ کی جانب دیکھا

تو مائسہ کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی

بسام کی لو دیتی نظروں سے گھبرا کر نظریں جھکا دی تو بسام کے شنگرفی لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

مائسہ کے ہاتھوں کو اپنے کندھے سے ہٹا کر زبردستی ان میں اپنی انگلیاں الجھا کر زمین پر ٹکا دیا

مائسہ اپنے دھک دھک کرتے دل کے ساتھ بسام کی جان لیوا قربت پر زور سے آنکھیں میچ گئی

اپنے ہونٹوں پر آگ سا دہکتا لمس محسوس کر کہ مائسہ کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

مائسہ کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھا کر ، م پوری شدت سے مائسہ کی سانسوں کو خود میں انڈیل رہا تھا

بسام کے وجود سے اٹھتی مسحور کن خوشبو مائسہ کو اپنے حواسوں پر چھاتی محسوس ہوئی

اپنی سرخ ڈوروں سے مزین آنکھیں کھول کر بسام کو دیکھنا چاہا جو آنکھیں بند کیے مدہوش سا مائسہ کے لمس کو محسوس کر رہا تھا

مائسہ نے مسکراتی نظروں سے بسام کو دیکھا اور اپنے ہاتھ بسام کی گرفت سے آزاد کروا کی ہاتھ میں مٹی بھری

ایک ہاتھ نظر بسام کو دیکھ مٹی بھری بسام ، اپنی اور دوسری ہاتھ مٹی بھری

، چپڑ لگائی ، ، ارٹکے جھیہ مس سلا سے دور ہوا

"ہاہاہا ، لوکنگ سو فن "مائسہ نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تو بسام نے گھور کر مائسہ کو دیکھا

"اووا گیر میں فن ہوتی ا جب مالگا چپئے ز "خمار
نظر سے سہ ما کے بھیگے ٹوں ہو کو نیکھ دگر کہا تو ا ملکی سی ہنتھمی

اس سے پہلے بسام مٹی مائسہ کے چہرے پر لگا تا-- مائسہ نے بسام کو دھکا دے کر وہاں سے بھاگنا شروع کر دیا

"بابیوں نہیں فن ز بصحورات لگا چپیے مآل ی ریگڑ رہی
ہوس ا آب ہمکڑ گہ جی فن ہں "مائسہ نے بھاگتے کھلا
ا شنگرفی ہپرو لکش مسکراہٹ رقص لگی نے

مگر اپنی مسکراہٹ کو چھپا کر سخت نظروں سے اپنے آگے بھاگتی ہوئی مائسہ کو دیکھا

"ہاتھ آجاؤ میرے پھر بتاتا ہوں فن ہیاں . ج "مائسہ پکڑنے نیب
پیچھے بھاگتے

تو مائسہ کی خوبصورت ہنسی فضا میں گونجی

ایک ہی جست میں مائسہ کے قریب پہنچ کر اسے پشت سے اپنے حصار میں لے کر گھما ڈالا

مائسہ اپنے پیٹ پر بندھے ہاتھوں اور خود کو زمین سے اوپر دیکھ ڈر سے آنکھیں میچ کر چلانے لگی

"بسام مم ا۔ نیچے ما۔ مگس جگاں ئسہ مائکے چلانے ا
دلکھے قہقا فضہ مں گونجتے
تو مائسہ کی چیخوں میں اضافہ ہوتا
"بسام میں بات نہیں کروں گی پلیز مجھے اتار دیں" مائسہ نے روتے ہوئے چلا کر کہا
تو بسام نے ایک دم سے رک کر بنا مائسہ کو سمجھنے کا موقع دیے اس کا رخ اپنی جانب کر کہ
مائسہ کی بکھری اتھل پتھل ہوئی سانسوں میں اپنی سانسیں الجھا دیں
پانی کی لہروں اور ٹھنڈی ہواؤں میں دونوں کی دھونکنی کی مانند چلتی سانسیں مل کر ماحول کو
فسوں خیز بنا رہی تھیں
مائسہ نے ایک ہی جھٹکے میں بسام کو خود سے دور کر کہ اپنا چہرہ بسام کے سینے میں چھپا لیا
"آپ ابہت برے ہے بسام مں پآ کے ساتھی ہیں ئ گی آو "نم لہجے میں شکوہ
کیا تو بسام نے اپنی گرفت مائسہ کے گرد سخت کر کہ اسے خود میں بھینچ لیا
"ٹھیک ہے تم نا آنا میں تمہارے ساتھ آجاؤ گا" بسام نے کندھے آچکا کر کہا
تو مائسہ نے گھور کر بسام کو دیکھا
اور اپنے قدم ہٹ کی جانب بڑھائے

"آپ کے ساتھ بھی میں خود کو نہیں آنے دوں گی "اپنی جیکٹ کی زپ بند کرتے پلٹ کر بسام کو دیکھ کر کہا

جو اپنی جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالیں مخمور نظروں سے مائسہ کو ہی دیکھ رہا تھا

مائسہ کے پلٹنے پر اور اس کی بات پر دلکش قہقہہ لگایا اور مائسہ کو دیکھ کر فلائنگ کس پاس کی تو مائسہ نے گڑبڑا کر اپنا رخ سامنے کیا اور تیز قدموں سے چلتی ہٹ میں داخل ہو گئی

بسام نے اپنے ماتھے پر بکھرے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کیا

اور ارد گرد نگاہ دوڑائی جہاں ہلکا ھیرا از ھ بڑ رہا تھا

وہ دونوں ابھی تک کہی گھومنے نہیں جا سکے تھے

کچھ دن پہلے حسام نے ان دونوں کی ساؤتھ کوریا کی ٹکٹس کروا کر انہیں سرپرائز دیا تھا

مگر جیسے ہی مائسہ کو پتا چلا کہ وہ فرح یہاں جانا چاہتی تھی تو مائسہ نے جانے سے انکار کر دیا تو بسام مائسہ کو زبردستی اپنی پسند کی جگہ لے آیا

جگہ گیا تھی ماکتو ا جہی گل جہ تا دکھا جگہ تم خہ ہونے کا نام ہی نہیں تلیہ تھا

اور درمیان میں بسام کا ہٹ تھا

اگر مائسہ ہوش میں ہوتی تو یہاں کبھی نا آتی ' ' بیہوکس یہاں تھی

تھے

بسام نے ہٹ میں داخل ہو کر دروازا بند کیا

تو نظریں کچن میں کھانا بناتی مائسہ پر گئی

جو منہ پھلائے کچھ بنانے میں مصروف تھی

مائسہ کو دیکھ بسام نے کمرے کا رخ کیا

بسام کپڑے چینج کر کہ باہر آیا تو مائسہ ٹیبل پر سینڈوچ اور کافی رکھ رہی تھی

بسام کی طرف ابھی بھی نہیں دیکھا تھا

بسام کھلکے بیٹھنے پر مائسہ بھی تھوڑے فاصلے پر بیٹھی تو بسام نے آبرو آچکا کر مائسہ کو دیکھا جسے نظر انداز کر کہ مائسہ نے سینڈوچ کھانا شروع کیا

بسام نے سینڈوچ کھا کر ہاتھ میں کافی کا مگ تھام کر صوفے سے اپنی پشت ٹکا کر ایک گہری نگاہ مائسہ پر ڈالی

جو منہ پھلائے ابھی بھی سینڈوچ کو کھا کم گھور زیادہ رہی تھی

"کیا ہوا ہے مائسہ"—اگر پیار سے مانگو احسان میں بتا دوں گا

تو مائسہ نے سینڈوچ پلیٹ میں رکھ کر رخ بسام کی جانب کیا

"میرا مجھے کھول نہیں لگ رہا بسام جانتے ہے" یلی نہ آئی میں سوالیہ لہجے میں

ہاتو ا ا نے جھک ان پر الپلیں چھوڑا

"میں تو یہاں ہوں تمہارے پاس تو دل کیوں نہیں لگ رہا" مائسہ کے آنسوں صاف کرتے ہوئے محبت سے چور لہجے میں کہا تو مائسہ نے اپنا چہرہ بسام کی گردن میں چھپا لیا

"مجھے فرشتے کی حیا کی اور امن کی یاد آرہی ہے بسام"—بسام گردن میں چہرہ چھپائے

ا

حیا کو چھوڑ کر امن اور فرشتے کے ذکر پر بسام نے بری طرح سے دانت پیسے

دل کیا فاطین سامنے ہو اور اس کا گلا دبا دے

نواب صاحب سے اپنے بچے بیوی سنبھالے نہیں جاتے تو رات کو فرشتے بسام کو پکڑا جاتا جس کے ساتھ مائسہ ساری رات کھیلتی اور امن دانیال کو پکڑا جاتا

اور خود اپنی بیوی کو سنبھالتا

اور اب مائسہ اور نبال کو ان بچوں کی عادت ہو گئی تھی جب تک رات کو وہ خود انہیں اپنے ساتھ سلا نا لیتی انہیں نیند نا آتی جب کہ دانیال اور بسام کی ساری رات فاطین کو کوستے گزرتی

یہاں آئے انہیں چار دن ہو چلے تھے اور ان چار دنوں میں مائسہ نے ہر وقت حیا اور فرشتے کو یاد کرتے گزارا تھا

"انہیں چھوڑو ہم اپنے بچوں کی پلیننگ کرتے ہیں جنہیں جائنگے وہ ہمارے تمہیں یاد ۔ ۔ ما کر بیٹھیگا"— مسہ ما کے کان میں سرگوشی

اچانک ملکی گپھوں س ڑکی

تو بسام کہ حرکت پر مائسہ نے بے ساختہ جھرجھری لی

"لا تو گرم انہیں بھی سکتے تھے آب جا بن جھ نلائے"— مسما نے منہ سوار

تو بسام نے گہری سانس بھری

اور مائسہ کو اپنی بانہوں میں بھر کر کمرے کا رخ کیا

"ٹھیگ ہے ہم جلد ہی واپس چلے گے اپنے بچوں پلیننہ کرکے بعد ا "—

ماکوسہ بیڈ ٹالتی معنہ خیز لہجے مکہاتو ا ما نے گرکر بسام ا د

جو شوخ نظروں سے مائسہ کو ہی دیکھ رہا تھا

بسام نے رخ موڑ کر کھڑکی پر پردے گرائے اور لائٹر سے موم بتی جلا کر بیڈ کا رخ کیا

جہاں مائسہ بیٹھی اپنے ہاتھوں کو مسل رہی تھی

مائسہ کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے بسام نے اپنی جیکٹ اتار کر بیڈ پر پھینکی اور شرٹ کے بٹن کھولتے مائسہ کے قریب بیٹھا۔ تو مائسہ نے اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر بسام کی جانب دیکھا

جو مسرور مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے بے باک نظروں سے مائسہ کو ہی دیکھ رہا تھا

شرٹ کے بٹن کھولتے ہاتھوں کو روک کر مائسہ کی کمر میں بازو حائل کر کہ ایک ہی جھٹکے میں مائسہ کو اپنے حصار میں لیا

مائسہ کے ہاتھ اپنی شرٹ کے بٹنوں پر رکھ کر اپنے تشنہ لب مائسہ کے گال پر شدت سے ثبت کر دیے

"ہم کب تک جائیں گے" بسام ہو کونی اگال سے سر کتے پر گر محسوس

کر کہ مائسہ نے کپکپاتی آواز میں کہا

تو بسام نے چہرہ اٹھا کر مائسہ کی جانب دیکھا

جس کے گلابی بھرے بھرے لب بسام کی قربت میں کپکپا رہے تھے گلابی ی اتنی پت خون چھلکا نے جا ہو گئے تھے

نیلی آنکھیں اس وقت جھکی ہوئی تھیں

مائسہ کی تیز دھڑکنیں بسام کو اپنے سینے سے محسوس ہو رہی تھی

مائسہ کے سر سے اپنا سر ٹکا کر مائسہ کی مدھم چلتی سانسوں میں گہری سانس بھری تو مائسہ نے کپکپاتے ہاتھوں سے بسام کے کندھوں کو تھاما

"میرا دل تو چاہا رہا ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہی رہ جاؤ جہاں وقت رک جائے میں گزرے اور جب میں صبح اٹھوں تو نظریں اپنے سینے پر جائیں شہتوت تمہیری نڈھال سمٹ کر سو رہی ہو میں تمہیں ونہیں کے رہنے دوں میں اتار رہوں مکمل گہرا اپنے دلکش تکیے سر گوشیوں مکمل اپنے جاگیں قربت مکمل گہرا گہ

"اور جہاں آپ کو کسی فاظین کے آجانے کا ڈر نا ہو" خود پر جھکے بسام کے بالوں میں انگلیاں چلاتے مائسہ نے سر گوشی کی تو بسام نے خونخوار نظروں سے مائسہ کو گھورا جس پر مائسہ کی مسحور کن ہنسی گونجی

تو بسام نے کمفرٹر اوڑھ کر مائسہ پر اپنی گرفت مضبوط کر دی

"ایسی کی تیسی اس ڈاکٹر کی" دانت کچکچا کر کہا اور شدت سے مائسہ کے نرم ہونٹوں پر جھک آیا

کمرے کی معنی خیز خاموشی میں مائسہ کی بکھرتی سانسوں اور بسام کی مدھم سرگوشیوں کا شور رقص کرنے لگا

گزرتی رات کے ساتھ بسام کی جان لیوا قربت کی آنچ میں پگھلتی مائسہ اپنے آپ میں سمٹنے لگیں جس پر بسام نے اپنی انگلیاں مائسہ کی انگلیوں سے الجھا کر بیڈ پر سر کہ اوپر پن کر دی جیسے جیسے رات گزر رہی تھی ویسے ہی بسام کی شدتوں میں اضافہ ہو رہا تھا جس پر کبھی مائسہ کی سانسیں رکنے لگتی تو بسام ان میں اپنی سانسیں الجھا کر مائسہ کو بے بس کر دیتا

کھانا کھاتے ہوئے نبال کو خود پر مسلسل نانی کی گھوریاں محسوس ہو رہی تھی

اور یہی تو ہوتا تھا جب وہ ان کے پاس رہنے آتی تھی

اور وجہ اس کا رہنا نہیں دانیال کا بھی اس کے ساتھ آجانا تھا

ابھی بھی نبال سر جھکائے با مشکل کھانا کھا رہی تھی

ایک طرف دادیاں کی لو دیتی نظریں اور دوسری جانب نانی کی گھوریاں مہ یا حہ

در عکون گالیسی ۔ تبال ؛ نے چھوا تر ہے کیے

"گھر کب جانا ہے تم نے نانی سپاٹ آواپر بال نے زوسے بھیں میچ کر ہیں

کھاد'

"جب تک مائسہ نہیں آجاتی میں یہی ہوں نانی"—پانی کا گلاس ہونٹ
مسکراتے ہوئے کہا

تو رضوان صاحب نے ایک نظر ساس اور ایک نظر اپنی بیٹی کو دیکھا

"خیر تو کے رہنے کا تو بتایا تھا ا بتھول گگئ شوہر

فر بیگم نے دانیال کو گھورتے ا : نے ان کی بات سر ٹکا جھ

جبکہ دانیال نے اپنی مسکراہٹ چھپائی

"بابا آپ کی میڈیسن کا ٹائم ہو گیا ہے آرام میں چلیں مدد دے کر آئی
ہوں کے کہنے رضوان نے اثبات میں سر ہلا۔

"آجاؤ دانیال کچھ باتیں کرنی ہیں تم سے"—فردوس بیگم گھورتی ہوئی بچانے
دانیال سے کہا تو ا اپنگہ جسے کھڑکر

ان کے پیچھے ہی چل پڑا

"ایسے لڑکی آنتھا مدہ آئاھر ز د ا اگھر بساو ضرہوئی
ا خیلالے گے ھم"—بال کو کچن سے نکلتا دیکھ فردوس بیگم کہا

تو نبال تن فن کرتی ان کی طرف آئی

"جب حیام عیان ۔ ما "آپی ہتن بھی" آسیلے ہی کریی ہیل ۔
دشمنے پ آکی"— بال کے کہنے دفر سنگم نے
گھور کر اسے دیکھا
"جاؤ باپ کی خدمت کرو وکیلکیں ہ مہینں لگیتی مں "فردوس بیگم نے ہاتھ جھلاتے
ہوئے کہا تو نبال نے تاسف سے سر جھٹکا
دانیال کچھ دیر بعد کمرے میں آیا تو نبال کو پینٹنگ کرتا دیکھ ماتھے پر بل نمودار ہوئے
اور تن فن کرتا نبال کے سر پر آکر کھڑا ہوا اور نبال کے ہاتھ سے برش پکڑ کر ٹیبل پر پٹکا
جبکہ نبال حق دق سی کبھی برکوش کو دیکھتی اور کبھی دا:
جو خونخوار تاثرات چہرے پر سجائے
نبال کو ہی گھور رہا تھا
"کیا ہوا دانی"— نبال نے نا سمجھی سے یال دالو یکھ دکر کہا
تو دانیال نے طنزیہ نظروں سے نبال کو دیکھا
"واؤ اب یہ بھی میں بتاؤ کہ کیا ہوا"— دانیال نے ایک سا۔ لفظ چ کر کہا تو ' نبال نے دماغ
پر زور ڈالا کہ شاید اسے کچھ بھول رہا ہو
مگر کچھ یاد نا آنے پر معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے دانیال کو دیکھا

جوابھی بھی نبال کو گھور رہا تھا

نبال کی بازوؤں کو اپنی آہنی گرفت میں لے کر ایک ہی جھٹکے میں نبال کو اپنے روبرو کھڑا کیا

"کیا بولا تھا تم نے جب امن کو لے کر آئی تھی کل رات روم میں" دانیال نے دانت پیستے ہوئے کہا تو

نبال کے دماغ میں جھماکا سا ہوا

کل عنان کا رات میں شو تھا تو اسی لیے فرشتے حیام کے پاس تھی

اسی لیے نبال امن کو اپنے پاس لے آئی

اور دانیال جو اتنے دنوں کے بعد فری ہوا تھا اور نبال کے ساتھ لانگ ڈرائیو پر جانے کا

ارادہ تھا مگر جب روم میں آیا تو

نبال کو گہری نیند میں سوتے ہوئے پایا

جبکہ امن صاحب اپنے بازو اور ٹانگیں پھیلائے نبال پر اور آدھا بیڈ پر لیٹا ہوا تھا

اور جب دانیال نے نبال کو اٹھانے کی کوشش کی تو نبال نے کہا

وہ کل چلی جائے گی اگر ابھی اٹھی تو امن بھی اٹھ جائے گا

اور ساری رات سوئے گا نہیں

تو دانیال گہری سانس بھر کر ایک نظر دونوں کو دیکھنے کے بعد خود بھی سو گیا

اور اب میڈم پھر سے سب کچھ بھلائے پینٹنگ کرنے میں مصروف تھی

"میں دو منٹ میں چینج کر کہ آتی ہوں" دانیال کے گالوں کو کھینچ کر بھاگنے کے انداز میں ڈریسنگ روم میں گئی

کیونکہ دانیال کی ناراضگی وہ افورڈ نہیں کر سکتی تھی

کیونکہ دانیال کی ناراضگی کے ساتھ اس کی بے باک منمانیاں بھی چلتی تھیں

جو نبال کی سانسیں خشک کیے رکھتی تھیں

نبال دس منٹ بعد چینج کر کہ آئی تو دانیال کو ہاتھ میں ہلمنٹ تھامیں دیکھ حیرانگی سے دانیال کو دیکھا

"ہم کار پر نہیں جا رہے کیا"

"نہیں اب میرا بائیک پر جانے کا دل کر رہا ہے" دانیال نے کندھے آچکا کر کہا

اور ایک بھرپور استحقاق بھری نگاہ نبال پر ڈالی

جو بلیک پینٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ پہنے اور بلیک ہی جیکٹ میں سیدھا دانہ میں اتر رہی تھی

بالوں کی ٹیل پونی بنائے اور کچھ لٹیں چہرے پر آزاد چھوڑی ہوئی تھی

دانیال کی لو دیتی نظروں سے بچنے کے لیے نبال نے ڈریسنگ ٹیبل کا رخ کیا

جس پر دانیال نے سر جھٹک کر آگے بڑھ کر نبال کی کمر میں بازو لپیٹ کر

باہر کی جانب قدم بڑھائے

سنسان سڑک پر دانیال کی بائیک ہوا سے باتیں کرتی آگے بڑھ رہی تھی

نبال اپنے دونوں ہاتھ دانیال کے سینے پر باندھیں چہرہ دانیال کی پشت سے ٹکائیں آنکھیں موندیں دل کے ثبو خوکو محسوس کر رہی تھی

بائیک رکنے پر نبال نے اپنی آنکھیں کھولی تو حیران رہ گئی

نیچے اتر کر ارد گرد نگاہ دوڑائی تو نبال کو اپنے بیک سائیڈ پر تھوڑی دور مونال ریسٹورنٹ نظر آیا

جبکہ اپنے سامنے اتنی اونچائی سے روشنیوں میں بسا پورا شہر رات کے اس پہر منظر جادو جگا رہا تھا

نبال کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں

جبکہ دانیال نے ہیلمٹ اتار کر ماتھے پر گرتے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے

اور خود سے دور جاتی نبال کو کلائی سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

تو نبال لڑکھڑا کر دانیال کی جانب آئی جس پر دانیال نے نبال کی کمر میں ہاتھ لپیٹ کر اسے بائیک پر اپنے سامنے بٹھایا

اور خود کی جانب کھسکھا کر اپنا ایک ہاتھ نبال کی کمر

اور دوسرے ہاتھ سے نبال کے پونی ٹیل میں بندھے بالوں کو پشت پر بکھیر دیا

اپنے دونوں ہاتھ نبال کی کمر کے گرد لپیٹ کر اسے خود میں بھینچ لیا

"اتنے دن دور رہنے کی بتاؤ کیا سزا دوں"—نکال گردن میں چہرہ چھپا خو کو سے

خ۔ متا ہوتے بوجھل لہجے گویا ہی کی

تو نبال نے اپنے ہاتھ دانیال کی گردن کے گرد لپیٹ لیے

اپنی گردن پر دانیال کی گرم سانسوں کی تپش سے روح میں سکون اترتا محسوس ہوا

"اور اتنے دن بزی رہ کر مجھے اگنور کرنے کی بتائیں میں کیا سزا دوں" نبال نے شکوہ کناں لہجے میں کہا تو دانیال نے چہرہ اٹھا کر نبال کی شہد رنگ آنکھوں میں اپنی گہری آنکھیں گا دیں

نبال کے بالوں میں اپنی گرفت سخت کر کہ اپنا چہرہ نبال کے چہرے کے قریب کر کہ اپنی سانسوں کو نبال کی سانسوں سے الجھا دیا

اپنے چہرے پر دانیال کی آگ کی مانند دہکتی سانسوں کو محسوس کر کہ نبال کو اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہوا

"جو مجھے سزا دو قرار کر مجھے خیر مگر گردو مدہ بنفشہ بھی

؛ کرگایں— بال؛ کے کاکن لوکو اپنے وا نہ مدن ہا ہوئے گوشی ا

؛کو ی اپنا ھیڑکی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی

"میرا ایسی کوئی سزا دینے کا ارادہ نہیں" اپنا چہرہ پیچھے کر کہ نبال نے منہ بسور کر کہا تو

دانیال کا مدھم دلکش قہقہہ فضا میں گونجا

تو نبال کو اپنی دھڑکنیں بے ترتیب ہوتی محسوس ہوئی

رخ بدل کر اپنی کمر دانیال کے سینے سے ٹکا کر آنکھیں سامنے نظر آتے خوبصورت منظر پر

ٹکا دی

نبال کے کندھے پر اپنی تھوڑی ٹکا کر اپنی گرفت نبال کے گرد مضبوط کر کہ دانیال نے

آنکھیں موند لیں

"یہ سبال کتنا خوبصورت ہے نا دانی ؛ نے گردن موڑ یال سے کہا و ج آنکھیں

یں موبال کی قر کو محسوس کر رہا تھا

نبال کے سانسیں اپنے ہونٹوں پر محسوس کر کہ آنکھیں واہ

تو دانیال کی جزبات سے سرخ پڑتی آنکھیں دیکھ نبال کو اپنا حلق خشک ہوتا محسوس ہوا

ابھی وہ رخ بدلتی اس سے پہلے دانیال نے اپنی شدت بھری گرفت میں نبال کے ہونٹوں کو لیا

اور بے خود ہوتا نبال کی سانسوں کو قطرہ قطرہ خود میں انڈیلنے لگا

دانیال کی شدتوں میں ساتھ دیتی نبال جب نڈھال ہوئی تو دانیال کو نرمی سے خود سے پیچھے کر کہ چہرہ دانیال کے سینے پر ٹکا دیا

نبال کی اتھل پتھل ہوئی سانسوں کو محسوس کر کہ دانیال نے اس کی پیٹھ سہلاتے خود میں بھینچ لیا

"تمہارے ہونے سے ہی مجھے زندگی محسوس ہوتی ہے—تمہارے ہونے سے ہی مجھے کوئی منظر دلکش لگتا—تمہارا میرے قریب ہونا ہی میری دھڑکنوں کا باعث ہے—تمہارے بغیر دانیال راجپوت کا کوئی وجود نہیں ہے—اس دنیا کی خوبصورتی—سانسوں کے چلنے کی وجہ—ان دھڑکنوں کے دھڑکنے کی وجہ—میرے لیے صرف مسسز دانیال راجپوت ہے—مجھے دنیا کی ساری خوبصورتی تمہارے چہرے اور ہمارے رشتے میں نظر آتی ہے—

نبال کی گردن میں چہرہ چھپائے مسرور لہجے میں مدھم سرگوشیاں کرتے—وہ نبال کو خود میں سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا

دانیال فریش ہو کر باہر آیا تو نظریں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی نبال پر گئی
جو ہاتھوں پر لوشن لگا رہی تھی
وہ گھر کی بجائے فارم ہاؤس آئے تھے
کیونکہ رات کافی ہو گئی تھی اور گھر کی نسبت فارم ہاؤس نزدیک تھا
اور نبال بھی تھک چکی تھی
تو دانیال نے گھر جانے کا ارادہ ترک کر کہ فارم ہاؤس آنے کو ترجیح دی
خود پر نظروں کی تپش محسوس کر کہ نبال نے مرر میں دیکھا تو نظریں خود کو تکتے دانیال کی
نظروں سے ٹکرائی
جو والہانہ نظروں سے نبال کو ہی دیکھ رہا تھا
چھوٹے مگر مضبوط قدم لیتے مسلسل نبال پر نظریں ٹکائے دانیال اس کی جانب بڑھا
"جاگنے کا ارادہ ہے" گھمبیر لہجے میں اپنے دونوں ہاتھ نبال کے کندھوں پر رکھتے ہوئے
جھک کر کہا تو نبال ایک جھٹکے میں ہڑبڑا کر اٹھی
"نن—نہیں میں سس-سونے ہی جا رہی تھی" دانیال کو جواب دے کر ایک ہی جست
میں بیڈ پر پہنچ کر چہرے تک کمفرٹر اوڑھ لیا

جبکہ نبال کی سپیڈ پر دانیال نے با مشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا
اور روم کی لائٹ اوف کر کہ قدم بیڈ کی جانب بڑھائے
اپنے دھک دھک کرتے دل پر ہاتھ رکھے نبال نے اپنی آنکھیں زور سے میچ لیں
دانیال کے لیٹنے کے بعد جب کوئی حرکت محسوس نا کی تو تھوڑے فاصلے پر ہو کر چہرے سے کمفرٹر ہٹا کر گہری سانس لی
اور سکون سے آنکھیں موند لیں
ہر گزرتے دن کے ساتھ دانیال کی شدتوں میں اضافہ ہی ہوا تھا
نبال جو پہلے خود اس کی طرف بڑھتی تھی اب دانیال کی شدتوں پر بوکھلائی اس سے دور بھاگتی تھی
مگر دانیال راجپوت کی جان لیوا قربت سے رہائی تو نا ممکن ہی ثابت ہوتی تھی نبال کے لیے
اپنی پنڈلیوں پر دانیال کے پاؤں کا لمس محسوس کر کہ نبال کی آنکھیں ایک دم سے واہ ہوئی
خشک پڑتے حلق کو تر کر کہ اپنے پاؤں سمیٹنے چاہے جس پر دانیال نے اپنی ٹانگوں میں نبال کی ٹانگیں قید کر لی
تو نبال نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ کر کھولیں اور تھوڑا سا رخ موڑ کر دانیال کو دیکھا

جو آنکھیں موندیں سو رہا تھا
نبال نے رخ بدل کر سکون سے آنکھیں موند لیں
مگر اگلے ہی لمحے روم کی خاموش فضا میں نبال کی چیخ گونجی
جس کا گلا دانیال نے اپنی ہتھیلی نبال کے ہونٹوں پر رکھ کر گھونٹا
جبکہ نبال پھٹی پھٹی آنکھوں سے خود پر جھکے دانیال کو دیکھ رہی تھی
جو آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر لیے والہانہ نظروں سے نبال کو دیکھ رہا تھا
" بیوی میں نے پوچھا نہیں بتایا تھا کہ میرا جاگنے کا ارادہ ہے—لیکن تم تو سنتے ہی سوتی بنی " نبال کے ہونٹوں پر بے باک جسارت کر کہ گھمبیر لہجے میں کہا
تو نبال نے منہ بسور کر دانیال کو دیکھا
"دانی میں تھک گئی ہوں نا"—دانیال کی گردن پر انگلی پھیرتے نظریں جھکائے کہا
تو دانیال نے نبال کے ہاتھ کو تھام کر بیڈ سے لگا کر اس کی بیوٹی بون پر اپنے دہکتے ہوئے لب رکھے
"ساتھ جاگتے ہیں—کچھ میں اپنی تھکن تم پر اتار دیتا ہوں—اور کچھ اپنی تھکن تم مجھ پر اتار دو—اور جب تھکن اتر جائیں تو میرے ہی سینے پر سر رکھ کر سو جانا—اور میں تمہاری پاگل دھڑکنوں کے شور کو سنتے—تمہاری قربت کے نشے میں اپنی باقی کی تھکن اتار دوں گا—

اور تمہاری تھکن کو بھی قطرہ قطرہ خود میں سمالوں گا"— بے باک لہجے میں سرگوشیاں کرتے وہ نبال کو خود میں سمٹنے پر مجبور کر گیا

اپنے چہرے پر دانیال کے دہکتے ہونٹوں کا لمس جا بجا محسوس کر کہ نبال نے اپنے ہاتھ دانیال کے سینے پر رکھے

مگر دانیال کے شرٹ لیس سینے کو محسوس کر کہ ہٹانے چاہے تو دانیال نے نبال کے ہاتھوں کو تھام کر اپنی گردن میں حائل کر دیا

اور چہرے سے گردن کا سفر پل میں طے کر کہ نبال کو سسکنے پر مجبور کر دیا

"دا—نی—پلیز" اپنے سینے پر دل کے مقام پر دانیال کے ہونٹوں کا لمس محسوس کر کہ نبال نے تڑپتے ہوئے دانیال کو پکارا تو دانیال نے اپنی خمار آلود نظروں سے نبال کو دیکھا

جو شہد رنگ آنکھوں میں دانیال کی قربت کی سرخی لیے کپکپاتے ہونٹوں کو اپنے دانتوں تلے دبائے

بے بسی سے دانیال کو ہی دیکھ رہی تھی

دانیال نے جھک کر اپنے لب نبال کے ماتھے پر رکھ کر اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھا کر

بیڈ پر سر کہ اوپر پن کر دی
اور پوری شدت سے نبال کے ہونٹوں پر جھک آیا
دانیال کی شدتوں پر بے حال ہوتی نبال نے اپنا آپ دانیال کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا
جو اپنی محبت کی بارش میں نبال کو پور پور بھگوتے خود بھی سب کچھ فراموش کر بیٹھا تھا
خود پر حسام کی لو دیتی نظریں محسوس کر کہ حیام نے گہری سانس بھری
اور اپنا دیہان اپنے کلائنٹ کی پریزنٹیشن پر لگایا
حسام ایک ہفتے کے لیے آؤٹ آف کنٹری گیا تھا
ایک میٹینگ کے سلسلے میں
اور آج واپسی پر ڈائریکٹ آفس ہی آیا تھا
اور تب سے اپنی والہانہ نظریں حیام پر ٹکائے بیٹھا تھا
"آپ کی پریزینٹیشن بہت اچھی تھی—اور یہ پراجیکٹ ہم اسی منتھ سٹارٹ کریں گے—
باقی جو بھی ڈیٹیلز ہے—وہ کل لنچ ٹائم پر ڈسکس کر لے گے"—حیام نے فائلز پر سائن
کرتے ہوئے کہا
کہ تبھی حسام اٹھ کر اس کی جانب بڑھا اور بنا کسی کی پرواہ کیے
حیام کو بازو سے پکڑ کر اٹھا کر اپنی حصار میں لیا

"اوکے گائز تو کل ملتے ہیں ـــــ سو اللہ حافظ ـــــ"

حیام کا بازو تھامیں باہر کی جانب قدم بڑھائے

"آپ نے آنا تھا اور مجھے بتایا بھی نہیں" ـــــ حسام کی گرفت میں اپنی بازو دیکھ کر منماتے ہوئے کہا

جس کا جواب دیے بغیر حسام نے پرائیویٹ لفٹ میں قدم رکھے

لفٹ کے بند ہونے پر حیام کو لفٹ کی دیوار سے لگائے

اپنے دونوں ہاتھ اس کے اطراف میں رکھے

اپنے چہرے پر حسام کی تیز آگ سی تپش لیے سانسوں کو محسوس کر کہ حیام نے اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر

کر نظریں اٹھا کر حسام کو دیکھا

جو لو دیتی نظروں سے حیام کو ہی دیکھ رہا تھا

"آئی مسڈ یو سو مچ" حیام کی گردن پر ہاتھ رکھے اپنے انگھوٹھے سے اس کی شہ رگ کو سہلاتے بوجھل گھمبیر لہجے میں سرگوشی

کی اور پوری شدت سے حیام کے ہونٹوں پر جھک آیا

حیام کو لگا کسی نے دہکتا ہوا کوئلہ اس کے ہونٹوں پر رکھ دیا

حسام کے لمس میں شدت اور جنون محسوس کر کہ حیام نے کپکپاتے ہاتھوں سے حسام کا کالر جکڑنا چاہا

جس پر حسام نے حیام کی کلائیاں اپنی آہنی گرفت میں لے کر دیوار سے ٹکا دی

لفٹ کہ رکنے پر حسام پیچھے ہوا اور بنا حیام کو سنبھلنے کا موقع دیے اپنی بانہوں میں بھر کر اپنے پرائیویٹ روم کا رخ کیا

جبکہ حیام اپنی اتھل پتھل ہوئی سانسوں کو سنبھالتی سر حسام کے سینے سے ٹکا چکی تھی

حیام کو صوفے پر لٹا کر روم کا ڈور لاک کیا

اور خمار آلود نظروں سے حیام کو دیکھا جو گہرے سانس لیتی شکوہ کناں نظروں سے حسام کو دیکھ رہی تھی

حسام کو اپنی جانب بڑھتے دیکھ ہڑبڑا کر اٹھی

"حسام ہم آفس میں ہیں—مجھے ابھی کچھ فائلز بھی دیکھنی ہیں"—حسام کو کوٹ ٹیبل پر پھینکتے اور شرٹ کے بٹن کھولتے دیکھ حیام نے جلدی جلدی سے کہا

جس پر حسام کا مدھم دلکش قہقہہ گونجا

اپنی شرٹ کو کہنیوں تک فولڈ کر کہ اوپری بٹن کھول کر ایک ہی جست میں حیام تک پہنچ کر حیام کو اپنی سخت گرفت میں لے کر خود میں بھینچ لیا

"مجھے صرف اس بات سے مطلب ہے کہ تم میرے پاس ہو—میری بانہوں میں موجود وجود میری ملکیت ہے—جگہ سے مجھے کوئی سروکار نہیں—اوراب تم بھی چپ چاپ خود کو میرے سپرد کردو—کیونکہ اتنے دنوں کی تشنگی ہے—جو تمہیں دیکھتے ہی بڑھنے لگی ہے—اب تمہاری کوئی مزاحمت کام نہیں آنے والی"—حیام کی کان کی لو کو اپنے دانتوں تلے دبا کر اس کی گردن میں گہرے سانس بھرتے ہوئے

خمار آلود لہجے میں کہا

تو حیام کو اپنے رگ و پے میں سرد لہر سرائیت کرتی محسوس ہوئی

"حس—سام—گھر بھی جانا—حیا تنگ کر رہی ہوگی نانی کو"—حسام کے کالر کو تھام کر مدھم لہجے میں کہا تو حسام نے پوری شدت سے اپنے دانت حیام کی گال پر گاڑھ دیے

"اور تم مجھے تنگ کر رہی ہو" حیام کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کے کوٹ کو اتار کر نیچے پھینکا

اور حیام کو صوفے پر دھکا دے کر اپنے دونوں ہاتھ اس کے اطراف میں رکھے

حیام حق دق سی ہونکو کی طرح منہ کھولے خود پر جھکے حسام کو دیکھ رہی تھی

"مجھے مس کیا"—حیام کے بالوں کی لٹ کو اپنی انگلی پر لپیٹتے ہوئے خمار آلود لہجے میں سرگوشی کی

توحیام کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

"ایکچولی میں بہت بزی تھی—گھر—حیا اور اتنی میٹنگز تو آپ کو مس کرنے کا ٹائم ہی نہیں ملا" شرٹ کے کھلے بٹنوں سے نظر آتے حسام کے کشادا سینے سے نظریں چراتے ہوئے کہا

تو پل میں حسام کے چہرے کے تاثرات بدلے

حیام کی کمر میں بازو حائل کر کہ اسے صوفے پر لٹا کر خود اس پر جھک آیا

"تمہارے پاس لوگوں کے لیے وقت تھا مگر شوہر کو یاد کرنے کا وقت نہیں تھا"—حیام کے جبڑے کو اپنے ہاتھ میں دبوچتے ہوئے دبے دبے لہجے میں غرا کر کہا

توحیام کو اپنا حلق خشک ہوتا محسوس ہوا

"بب-بتا—تو رہی"—حیام نے منمناتے ہوئے کہنا چاہا

"میرے لیے سب سے پہلے تم ہو—ہر وقت ہر لمحے میری سوچوں پر تم سوار رہتی ہو—میرے دل کے ہر خیال میں تم ہوں—مگر تمہیں مجھے یاد کرنے کی بھی فرصت نہیں"—حیام کے ہونٹ پر اپنے دانت گاڑھتے ہوئے چلا کر کہا

توحیام کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

"مم ـــ میں مز ـــ اق کک - کر رہی تھی" حسام کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے نم لہجے میں کہا تو حسام نے خونخوار نظروں سے حیام کو دیکھا

"ایسی کی تیسی تمہارے مزاق کی" حیام کی مدھم چلتی سانسوں میں اپنی دھونکنی کی مانند چلتی سانسوں کو شامل کرکہ سرد لہجے میں کہا تو

حیام نے اپنے دونوں بازو حسام کی گردن میں حائل کرکہ

اپنے لب حسام کے ہونٹوں پر رکھ دیے

کیونکہ حسام کی ناراضگی ختم کرنے کا اسے کوئی اور راستہ نہیں ملا

اور وہ جو اتنوں دنوں کی دوری پر بے چین تھا--- اپنے ہونٹوں پر حیام کے نرم ہونٹوں کا لمس محسوس کرکہ پل میں مدہوش ہوا

حیام کی سانسوں میں اپنی سانسیں الجھا کر اسے پل میں بے بس کر دیا

اپنے جسم پر رینگتے حسام کے بے باک ہاتھوں کے لمس کو محسوس کرکہ حیام نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لی

کہ تبھی حسام نے ایک جھٹکے میں حیام کی شرٹ کے بٹن کھول کر اس کی گردن پر جا بجا اپنا جان لیوا

لمس چھوڑنے لگا

حیام کے سسکنے پر حسام نے اپنی لال انگارا ہوتی آنکھوں سے حیام کو دیکھا
جس کی لائٹ پنک لپ اسٹک ہونٹوں کے گرد بکھر گئی تھی
چہرہ حسام کی قربت پر خون چھلکا رہا تھا
ہونٹوں سے سرکتی نظریں صاف شفاف دودھیاں گردن پر آکر رکی
جہاں حسام کی شدتوں کے نشان واضح تھے
ہاتھ بڑھا کر ٹیبل سے ریموٹ پکڑ کر لائٹ آف کی
تو حسام کے جان لیوا ارادے جان کر حیام کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی
"حس—سام پلیز نن—نہیں"-حسام کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے منت بھرے لہجے میں کہا
تو حسام نے ان ہاتھوں کو تھام کر ان پر اپنا لمس چھوڑا اور پیچھے ہٹ کر اپنی شرٹ اتار کر ٹیبل پر پھینکی
"مجھے یاد نا کرنے کی سزا تو بنتی ہے بیوی—آج تمہارے جسم سے روح تک اپنی جنونیت کی چھاپ چھوڑنے کا ارادہ ہے میرا—تاکہ تم کہی بھی ہو—یا میں کتنی بھی دور ہوں—تمہیں یہ قربت ہمیشہ یاد رہے—تمہارے دل و دماغ ہمیشہ مجھے ہی یاد

رکھے "—حیام کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھا کر اس کی گردن میں گہری سانس بھرتے بوجھل لہجے میں سرگوشی کی

تو حیام کا پورا وجود پسینے سے تر ہو گیا

حسام کے لمس میں شدت کے ساتھ آج حیام کو جنون بھی محسوس ہو رہا تھا

حیام کی کمزور مزاحمتوں کو کسی خاطر میں لائے بغیر حسام راجپوت

اس کے جسم کی گہرائیوں سے روح تک سفر کرنے لگا

روم کی معنی خیز خاموشی میں دونوں کی دھونکنی کی مانند چلتی سانسوں کا شور رقص کرنے لگا

امن یار چھوڑو اس کے بال بہن کو گنجا کرنے کا ارادہ ہے کیا—فاطین نے جھنجھلاتے ہوئے فرشتے کے بال امن کی مٹھی سے نکالتے ہوئے کہا

جو ہر دو منٹ بعد فاطین کی گود میں بیٹھی فرشتے کے بال اپنی مٹھیوں میں دبوچ کر خوشی سے قہقہے لگانا شروع کر دیتا تھا

تو بیٹی کو چھوڑ کر بیٹے کو پکڑ لو نا—میرے معصوم بیٹے کو باپ بیٹی جلاتے رہتے ہو تو یہی سب کرے گا نا—عنان نے غصے سے فاطین کو گھور کر کہا

جو بیڈ پہ بیٹھا میچ دیکھ رہا تھا

اور فرشتے فاطین کی گود میں بیٹھی فاطین کے موبائل کو کھانے کی کوشش کر رہی تھی

عنان کے گھورنے پر فاطین نے تاسف سے سر ہلا کر نظریں سامنے سکرین پر مرکوز کر دی

میرا پرنس بیٹا—آجاؤ ماما کے ساتھ ہم کھانا کھاتے ہیں—امن کو بانہوں میں اٹھا کر ایک نظر فاطین کو دیکھا

جو بری طرح سے میچ میں غرق تھا

ہاتھ بڑھا کر فاطین کے بال اپنی مٹھی میں دبوچ کر فاطین کا سر گھمایا

"آہہہہ—آن جنگلی بلی—رکو ذرا—" عنان کو باہر کی جانب دوڑ لگاتے دیکھ فاطین نے ریموٹ بیڈ پر اچھالا

اور فرشتے کو اٹھا کر عنان کے پیچھے دوڑ لگائی

حسام بھائی روکے اپنے جنگلی بھائی کو"—حسام جو کہ ڈائننگ ٹیبل پر حیا کو اپنی گود میں لے کر بیٹھا تھا

اس افتاد پر بھونچکا رہ گیا

"تم ادھر آؤ آن ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں"—فاطین نے ڈائننگ ٹیبل کے پاس کھڑے ہو کر عنان کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا جو حسام کی چئیر کے پیچھے کھڑی فاطین کو طنزیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی

جبکہ اپنے روم سے باہر آتے بسام نے تاسف سے سر ہلایا

وہ لوگ ایک دن پہلے ہی لوٹے تھے

دانیال نے حیا کو اپنی گود میں لے کر اس کے پھولے گالوں پر چٹا چٹ پیار کیا

"میں تو نہیں آ رہی خود میں ہمت ہے تو آ جاؤ" عنان نے امن کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے لاپرواہ انداز میں کہا

تو فاطین نے دانت کچکچا کر اپنی جنگلی بیوی کو دیکھا

جبکہ بسام نے فرشتے کو فاطین سے لے کر ہوا میں اچھالا

تو اس کی کھلکھلاہٹے گونجیں تو حیا نے اسے دیکھ کر تالی بجائی

فاطین سر جھٹک کر اپنی چئیر پر بیٹھ گیا

تو عنان نے فاطین کی چئیر کے پاس ٹیبل پر امن کو بٹھا کر کچن کی طرف دوڑ لگائی

جہاں سے مائسہ لوگوں کی آوازیں آ رہی تھیں

"تم لوگوں کا بچوں کا کوئی ارادہ ہے کہ نہیں"—حسام نے موبائل پر کچھ ٹائپ کرتے ہوئے سرسری سا کہا

مگر دانیال اور بسام کو لگا کسی نے ان کی دکھتی رگ پر پاؤں رکھ دیا ہو

"آ ہی نا جائیں ہمارے بچے" دانیال نے فاطین کو دیکھتے دانت پیس کر کہا تو حسام نے حیرت سے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"کیا مطلب" حسام نے نا سمجھی سے استفسار کیا تو بسام نے گہری سانس بھر کر حسام کو دیکھا

جیسے بہت ظلم ہو گیا ہو اس پر

"ایک ہمارے خلیفہ تھے --- جو راتوں کو جاگ کر لوگوں کے گھروں میں راشن دیتے تھے — کھانا دیتے تھے --- اور ایک یہ ہمارا بھائی ہے جو راتوں کو اپنے بچے بانٹ رہا ہوتا ہے — کیونکہ اس سے سنبھل نہیں رہے ہوتے" — بسام نے دانت کچکچا کر کہا

تو حسام کا بے ساختہ قہقہہ گونجا

جبکہ فاطین نے سرخ چہرے سے دونوں کو گھورا

بس ایک دفعہ فاطین سے غلطی ہو گئی تھی کہ وہ اپنے بچے ان کے پاس چھوڑ آیا

وجہ یہ تھی کہ عنان کا رات میں شو تھا

اور فاطین تھوڑی دیر پہلے ہی ہاسپٹل سے آیا تھا

مائسہ کی فرشتے اور نبال کی امن کے ساتھ بہت محبت تھی

اور وہ خود انہیں اپنے ساتھ سلا لیتی تھی

مگر ان کے شوہروں نے اس کا سارا الزام بھی فاطین پر ہی ڈال دیا کہ

اس کی وجہ سے یہ عادت ان کی بیویوں کو لگی ہے

حیا کو تو حسام خود سے دور ہی نہیں ہونے دیتا تھا

وہ تو اپنی بیوی اور بیٹی کا سایہ ہی بن گیا تھا

حیام کو پولیس کی جاب سے منع کر کہ آفس میں اپنے ساتھ اپنی نظروں کے سامنے ہر وقت رکھتا تھا

اگر حیام یا حیا کچھ دیر کے لیے نظروں سے اوجھل ہو جاتی تو حسام راجپوت کی جان پر بن آتی تھی

" بکواس کر رہے ہیں یہ دونوں " فاطین نے دانت پیستے ہوئے کہا تو دانیال اور بسام نے اس کی بات پر سر جھٹکا

کچن سے باہر آتی حیام کو دیکھ حسام کے شنگرفی لبوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ رینگ گئی

مائسہ لوگوں نے کھانا لگایا تو عنان فاطین کے ساتھ والی چئیر پر آکر بیٹھی تو فاطین نے ایک شکوہ کناں نظر عنان پر ڈال کر رخ بدل لیا

"حیام تم کھاؤ—اپنی بیٹی کو میں خود کھلا لوں گا" —حیام کو حیا کو کھلاتے دیکھ حسام نے اس کے ہاتھوں سے حیا کو تھام کر نرمی سے کہا

تو حیام نے اثبات میں سر ہلا دیا

"خالہ کی جان آجاؤ میرے پاس — میں آپ کو کھلاتی ہوں — نبال نے امن کو عنان سے لیتے ہوئے کہا

تو دانیال نے گھور کر اسے دیکھا

"یہ خالہ کیا ہوتا ہے — چاچی ہو تم اس کی — اور کوئی جان وان نہیں ہے یہ تمہاری — تمہاری جان صرف میں ہوں — میرے علاوہ کسی کو سوچا تو یہ جان اپنے ہاتھوں سے میں خود نکالوں گا" — گلاس میں پانی ڈالتے سرد لہجے میں سرگوشی کی تو نبال نے آنکھیں میچ کر بے بسی سے ایک نظر دانیال کو دیکھا

جو سرد نظروں سے نبال کو ہی دیکھ رہا تھا

"جتنا تم نے مجھے تنگ کیا ہے نا آن — آج اپنی خیر مناؤ — سود سمیت بدل نا لیا تو میرا نام بھی فاطین راجپوت نہیں" — عنان کے ہاتھ کو زور سے دبا کر سپاٹ لہجے میں سرگوشی کی تو عنان کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی

"مائسہ سلاد دو یار" — بسام نے بریانی کھاتے ہوئے مائسہ سے کہا تو مائسہ نے اٹھ کر سلاد بسام کی جانب بڑھایا

تو بسام نے پلیٹ کو پکڑے مائسہ کے ہاتھوں پر اپنی گرفت سخت کی تو مائسہ نے سٹپٹا کر ارد گرد دیکھا

مگر سب کو کھانا کھانے میں مصروف دیکھ کر ایک بے بس سی نگاہ بسام پر ڈالی
جو آنکھوں میں شوخی لیے مائسہ کو ہی دیکھ رہا تھا
مائسہ کے دیکھنے پر آنکھ دبائی تو مائسہ نے جلدی سے اپنے ہاتھ پیچھے کھینچ لیے
حیام جو اپنا کھانا کھانے میں مصروف تھی اپنے پاؤں پر حسام کے پاؤں کا لمس محسوس کر کہ کپکپا اٹھی
ایک چور نگاہ حسام پر ڈالی جو پوری توجہ سے حیا کو کھانا کھلانے میں مصروف تھا
حسام کے پاؤں کو اپنی پنڈلیوں پر محسوس کر کہ حیام سرخ چہرہ لیے ہڑبڑا کر اپنی جگہ سے اٹھی
جس پر حسام نے دانتوں تلے ہونٹ دبا کر مسکراہٹ روکی
"کیا ہوا حیام—کھانا کیوں چھوڑ دیا"—عنان نے حیرت سے پوچھا تو حیام نے جبراً مسکرا کر سب کو دیکھا
"میرا ہو گیا—آفس کا کچھ کام ہے مجھے وہ دیکھنا ہے"—حیام نے کہہ کر سیڑھیوں کی جانب دوڑ لگائی تو حسام نے تاسف سے سر جھٹکا
"عنان گڑیا ٹرے میں حیام کے لیے کھانا نکال دو—کام کے چکر میں بھوکی رہ جائے گی"—حسام کے کہنے پر عنان نے اثبات میں سر ہلایا

"جی بھائی آپ کھالے—پھر میں آپ کو نکال دیتی ہوں" عنان کی اتنی فرمانبرداری پر
فاطین دل ہی دل میں عش عش کر اٹھا
حسام نے ایک نگاہ اپنے خوشیوں سے بھرے گھر پر ڈالی اور اس گھر کی خوشیاں ہمیشہ قائم
رہنے کی دعا مانگ کر اپنی بیٹی کے ماتھے پر پیار کیا
جبکہ ان سب کی کھانا کھاتے ہوئے نوک جوک جاری تھی
جس پر حسام کے ہونٹوں پر پُر سکون مسکراہٹ رینگ گئی

اصغر حیات کو تو بسام نے پانی کے ٹب میں ڈال کر اس میں بجلی کی وائرز پھینک دی تھی
جس پر وہ تڑپ تڑپ کر مر گیا
جبکہ قیصر حیات اور کامران مرزا کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کہ
حسام نے جنگل ے جانوروں کے آگے ڈال دیے تھے
جس جنگل میں وہ گھنونے کام سر انجام دیتے تھے
حسام نے اسی جگہ ان کو موت دے کر سب کا حساب برابر کر دیا تھا
ایک گہری سانس بھر کر حسام نے سٹڈی روم کا دروازا بند کیا
اور اپنے کندھے پر سو رہی اپنی بیٹی کی پیٹھ سہلاتے روم کا رخ کیا

"بابا کی جان نے سونا نہیں"—فاطین نے اپنی چھوٹی سی بیٹی کو پیار کرتے ہوئے کہا جو فاطین کے سینے پر اوندھے منہ لیٹی فاطین کی شرٹ کے بٹن کھانے کی کوشش کر رہی تھی

ایک نظر عنان کو دیکھا جو امن کو سلا کر ان کے چھوٹے سے بیڈ پر لٹا رہی تھی

"نن—نئ—بابا"—فاطین کی تھوڑی پر اپنے چھوٹے سے دانت گاڑھتے ہوئے کہا تو فاطین کا دلکش قہقہہ روم کی فضا میں گونجا

تو عنان نے گڑبڑا کر امن کو دیکھا

"لیکن اسے سکون سے سوتے ہوئے دیکھ—فاطین کو گھورا جس نے عنان کے دیکھنے پر کندھے آچکا دیے

"بھوکے پیٹ کیسے سو جائیں گی—یہ لو فیڈر—دودھ پیتے پیتے سو جائے گی—عنان نے دودھ کی بوتل فاطین کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

تو فاطین نے تھوڑا اٹھ کر بوتل کر پکڑ کر فرشتے کو اپنی گود میں لٹا کر پلانا شروع کر دیا جبکہ عنان نے بیڈ پر بیٹھ کر فاطین کے بائیں کندھے پر اپنا سر ٹکا دیا

"بھولو مت ناراض ہوں میں" فاطین نے رخ بدل کر عنان کو گھورتے ہوئے کہا تو عنان نے گہری سانس بھر کر فاطین کو دیکھا

جواب اٹھ کر فرشتے کو اس کے چھوٹے سے بیڈ پر لٹا رہا تھا

فاطین کے چہرے کے سرد تاثرات دیکھ عنان نے وہاں سے اٹھ کر باہر جانا چاہا تو فاطین نے عنان کی کلائی پکڑ کر اپنی جانب کھینچا

جس سے عنان لڑکھڑا کر فاطین کے سینے سے آ ٹکرائی

نظریں اٹھا کر فاطین کے چہرے کی طرف دیکھا جس پر اس وقت سرد تاثرات تھے

"تمہیں پتہ ہے نا مجھے صرف تمہاری محبت دیکھنے کی عادت ہے—اور اب پچھلے بیس دن سے تم مجھ سے ڈھنگ سے بات بھی نہیں کر رہے—اور تمہارا بات نا کرنا مجھے تکلیف دے رہا ہے"—اپنا سر فاطین کے سینے سے ٹکا کر نم لہجے میں کہا

تو فاطین نے اپنی گرفت عنان کے گرد مضبوط کر کہ اسے خود میں بھینچ لیا

"مجھے موت سے ڈر نہیں لگتا—نا ہی میں بزدل ہوں—مگر جب سے تم میری زندگی میں آئی ہو میں بہت محتاط ہو گیا ہوں آن—پہلے کبھی ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے زندگی کی پرواہ نہیں ہوتی تھی—یہی سوچتا تھا موت تو ایک دن آنی ہے—مگر اب میں روڈ کراس کرتے ہوئے بھی سو بار ارد گرد دیکھتا ہوں—کیونکہ مجھے پتہ ہے گھر میں میری بیوی ہے جو میرا انتظار کر رہی ہے—وہ جنگلی بلی بن کر جیسے مرضی تشدد کرے—مگر مجھ پر آنچ بھی

برداشت نہیں کر سکتی — میری چھوٹی سی اولاد ہے گھر — جس نے ابھی تک باپ کے لمس کو بھی محسوس نہیں کیا —

میں نے لوگوں سے بلاوجہ الجھنا چھوڑ دیا ہے — اس وجہ سے نہیں کہ میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا — بات صرف میری ہوتی تو آئے دن میرا ہاسپٹل اور ہر وہ جگہ جہاں میں جاتا ہوں میدان جنگ بنی ہوتی — لیکن میں اپنی وجہ سے تم پر یا اپنی اولاد پر کوئی آنچ نہیں آنے دیتا —

اسی لیے اپنی ایگو — ایٹیٹیوڈ کو بہت پیچھے چھوڑ چکا ہوں میں — مگر تم آن — تمہاری فیلڈ — آئے دن کسی سیاست دان کبھی کسی بزنس مین کے ساتھ تمہاری تلخ کلامی ہوتی ہے بے شک وہ شو کا حصہ ہے — مگر میری جان لبوں پر اٹکی رہتی ہے —

میں ہاسپٹل میں ہوں — آپریشن تھیٹر میں ہوں — میرا دل و دماغ ہر وقت تمہاری فکر میں مبتلا ہوتا ہے — اور اس سب کے باوجود تم نے کیا — کیا

مجھے بتائے بغیر پیرس چلی گئی — تم یہ بھی جانتی تھی کہ میں نے تمہاری حفاظت کے لیے کچھ آدمی ہائر کیے ہوئے ہیں — تم انہیں بھی چکما دے گئی —

ایٹیلیسٹ میں نہیں تو وہ ہی ہوتے -مجھے تمہاری خبر تو ہوتی—دو دن- تمہیں اندازہ بھی ہے کہ یہ دو دن کیسے گزرے میرے—عنان کے بالوں کو مٹھی میں دبوچے اس کے چہرے پر اپنی آگ سی تپش لیے سانسوں کو چھوڑتے سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا تو عنان کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسوں بہنے لگے

فاطین نے جھک کر ان آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چنا تو عنان ہچکیوں سے رونے لگی جس پر فاطین نے گہری سانس فضا کے سپرد کر کہ عنان کو خود میں بھینچ لیا

"وہ بھائی ہے ہمارا فا---وہ تکلیف میں تھا—کیسے اسے اکیلا چھوڑ دیتی—جو شخص ہمیشہ ہمارا سایہ بنا رہا—ہماری جان کی عزت کی حفاظت کی—اس پر مشکل وقت آیا تو کیسے چھوڑ دیتی—مجھے انکل نے بتایا تھا کہ انہیں گولی لگی ہے—جو کہ دل کے قریب لگی تھی- انہوں نے سب کو بتانے سے منع کیا تھا-میں بہت گھبرا گئی تھی فا---

میں تمہیں بتانا چاہتی تھی مگر نہیں بتا پائی—ایم سوری فور ڈیٹ—ہچکیوں سے روتی وہ فاطین کو بے چین کر گئی

عنان کو بانہوں میں بھر کر بیڈ کا رخ کیا

اور ریموٹ پکڑ کر لائٹس آف کی

سائیڈ لیمپ اون کر کہ عنان کو دیکھا جو تکیے میں منہ چھپائے رونے میں مصروف تھی

کیپری کے ساتھ شارٹ فراک پہنے وہ اسے کوئی باربی ہی لگ رہی تھی
یہ فاطین ہی جانتا تھا کہ عنان سے دور رہنا کس قدر جان لیوا تھا اس کے لیے
عنان کی کمر پر جھک کر اس کے ہاتھ تکیے سے ہٹا کر اپنے ہاتھوں میں قید کیے
"ہششش آن—اب بس بھی کرو—میں نہیں ہوں ناراض" عنان کے چہرے سے بال
ہٹا کر اس کی گردن پر اپنا لمس چھوڑتے ہوئے گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی تو
عنان نے اوندھے منہ لیٹے ہی گردن موڑ کر خود پر جھکے فاطین کو دیکھا
جو خمار آلود نظروں سے عنان کو ہی دیکھ رہا تھا
"تم مجھ سے ناراض رہے—اپنے بچوں کے ساتھ سوتے رہے—اور مجھے تم تینوں نے
اکیلا کر دیا" پھوٹ پھوٹ کر روتے شکوہ کیا تو فاطین نے تھوڑا پیچھے ہٹ کر عنان کو کمر سے
پکڑ کر سیدھا
کیا اور پوری شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھک آیا
عنان کی سسکیوں—اس کے شکووں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر کہ اسے بے بس کر گیا
عنان پہلے تو اس اچانک افتاد پر بھونچکا رہ گئی
مگر اپنے ہونٹوں پر فاطین کے ہونٹوں کا آگ سی مانند دہکتا لمس محسوس کر کہ اپنی آنکھیں
سکون سے موند لیں

کتنے دنوں سے وہ اس سے دور تھی—صرف اپنی بیوقوفی کی وجہ سے
اور آج فاطین کی قربت میں جیسے جلتے دل پر ٹھنڈی پھوار سی پڑ گئی ہو
اپنے بازو فاطین کی گردن میں حائل کر کہ اس کی شدتوں میں اس کا ساتھ دیا
تو فاطین کے شنگرفی ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی
عنان کو خود میں بھینچتے کروٹ بدلی تو عنان نے نرمی سے اپنے لب جدا کر کہ
سر فاطین کے سر سے ٹکا دیا
اپنی سانسوں میں عنان کی تیز دھونکنی کی مانند چلتی سانسوں کو محسوس کر کہ فاطین نے اپنی
خمار آلود نظروں سے عنان کو دیکھا
جس کے نچلے ہونٹ پر خون کا نشان تھا تو فاطین کو اندازہ ہوا کہ یہ خون اس کا ہے اپنی جنگلی
بیوی کی شدت پر ہونٹوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ رقص کرنے لگی
عنان کی پیٹھ سہلا کر اس کی بے ترتیب ہوئی سانسوں کو ہموار کرنا چاہا
"مجھے نہیں پتا تھا میری بیوی مجھے اتنا مس کر رہی تھی" اپنے ہونٹ پر انگھوٹھا پھیرتے
ہوئے کہا تو عنان نے سرخ ڈوروں والی نظروں سے فاطین کی روشن آنکھوں میں دیکھا
نظریں آنکھوں سے پھسلتی ہونٹ پر آ کر رکی تو عنان نے جھک کر اپنے دیے زخم پر اپنے
لب رکھے

"ہاں تو شوہر ہو میرے — تمہیں ہی مس کرو گی — مگر تم نے نہیں کیا نا مجھے مس" —
پہلے تڑخ کر اور آخر میں منہ بسور کر کہا تو فاطین نے مسکراتے ہوئے اپنے لب عنان کے
ماتھے پر رکھے
"وہ تو تمہیں آج رات اندازہ ہو گا کہ میں نے کتنا مس کیا — پھر صبح بتا دینا مجھے — کہ تمہیں
اندازہ ہوا یا نہیں — پھر میں دوبارا تمہیں یقین دلاؤں گا" — عنان کے بالوں کو کان کے
پیچھے اڑستے ہوئے بوجھل لہجے میں کہہ کر عنان کے ہاتھ اپنی شرٹ کے بٹنوں پر رکھے
تو عنان کے چہرے پر پل میں گلال بکھرا
"تم نے زیادہ شرمانا شروع نہیں کر دیا" کروٹ بدل کر اپنی شرٹ بیڈ پر دوسری جانب
اچھالتے ہوئے کہا
تو عنان کا مدھم قہقہہ گونجا
"جب سے مجھے تمہاری بے شرمی کا اندازہ ہونا شروع ہوا ہے — یہ شرمانا خود بخود آ گیا
ہے" — فاطین کی گردن کی ہڈی پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا تو فاطین کا زندگی سے بھرپور
قہقہہ روم کی فضا میں گونجا
تو عنان نے جلدی سے فاطین کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اپنے سوئے ہوئے بچوں کو دیکھا

جبکہ فاطین نے عنان کی ہتھیلی پر اپنا شدت بھرا لمس چھوڑ کر اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھا کر بیڈ پر سر کہ اوپر پن کر دی

اور پوری شدت سے عنان کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھا دی

قطرہ قطرہ عنان کی سانسوں میں اپنی سانسیں شامل کرتے اور خود میں عنان کی سانسوں کو انڈ یلیتے—وہ دونوں ایک دوسرے کی قربت میں مدہوش ہوتے چلے گئے

امن کے رونے کی آواز پر فاطین نے اپنی قربت کا خمار لیے سرخ آنکھیں کھول کر ارد گرد نگاہ دوڑائی

اپنے سینے پر سمٹ کر سوتی عنان کو دیکھ کر ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ آئی

عنان کے کندھوں پر اپنی شدتوں کے نشان دیکھ کر نرمی سے ان پر اپنے لب رکھے

سائیڈ پر پڑی اپنی شرٹ اٹھا کر عنان کو جگایا

"اٹھ جاؤ آن—تمہارا سپوت اٹھ گیا ہے—شرٹ عنان کے ہاتھوں میں تھماتے ہوئے کہا تو عنان نے منہ بسور کر فاطین کو دیکھا

جواب امن کو اٹھا کر بیڈ پر لا رہا تھا

فاطین نے امن کو عنان کی گود میں دے کر استحقاق بھری نظروں سے عنان کی بکھری حالت کو دیکھا

جو اس کی شرٹ پہنے — آنکھوں میں رت جگے کی سرخی لیے — اور گلابی ہونٹ جو فاطین کی شدتوں سے سرخ پڑ چکے تھے — انہیں دیکھ فاطین نے اپنا ہونٹ دانتوں تلے دبایا اور عنان کے پاس نیم دراز ہو کر اپنا سر عنان کی گود میں رکھ دیا

جو امن کو کندھے سے لگائے سلا رہی تھی

"دیکھو میری بیٹی کتنی اچھی ہے — اسے پتہ ہے ماما نے بابا کو سونے نہیں دیا ہوگا — اسی لیے وہ اچھے بچوں کی طرح سو رہی ہے — اپنے بابا کو بالکل تنگ نہیں کرتی — مگر تمہارا یہ بیٹا' — فاطین نے امن کے پاؤں پر اپنے ہونٹ رکھتے ہوئے کہا تو عنان نے گھور کر فاطین کو دیکھا

اور امن کے سو جانے پر اسے درمیان میں لٹا کر خود دوسری سائڈ لیٹ گئی

جس پر فاطین نے گھور کر عنان کو دیکھا

اور پھر فرشتے کو اٹھا کر امن کے ساتھ اپنی سائیڈ پر لٹا لیا

اور طنزیہ نظروں سے عنان کو دیکھا جس پر عنان نے سر جھٹک کر آنکھیں موند لیں

ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ عنان نے خود کو فاطین کے حصار میں قید پا کر آنکھیں واہ کی جو عنان کو پشت سے اپنے حصار میں لیے آنکھیں موندے ہوئے تھا

عنان کے پلٹ کر دیکھنے پر ایک بے باک شرارت کر کہ دوبارا سے سوتا بنا

جبکہ عنان نے اپنے بچوں کی جانب دیکھا تو فاطین نے فرشتے کی سائڈ پر کافی کشنس رکھ دیے تھے کہ وہ گرے نا

جسے دیکھ عنان نے سکون کی سانس لی اور رخ بدل کر اپنا سر فاطین کے سینے پر ٹکا دیا جس پر فاطین نے عنان کو خود میں بھینچتے سائیڈ لیمپ بھی آف کر دیا

حسام جیسے ہی روم میں داخل ہوا تو نظریں بیڈ کے بیچوں بیچ سو رہی حیام سے ٹکرائی

حیا کی پیدائش کے بعد ان کی زندگی کے علاوہ روم میں بھی کافی کچھ بدل چکا تھا

جب سے حیا نے کرول کرنا شروع کیا تھا

وہ کمرے کے ہر کونے میں پائی جاتی تھی

جس پر اسے چوٹ لگنے کا ڈر رہتا تھا

حسام نے سب سے پہلے راؤنڈ شیپ بیڈ روم میں شفٹ کیا

اور نیچے زمین پر دبیز قالین بچھائے

جس پر پاؤں رکھتے کسی ململ کا گمان ہوتا

پاؤں رکھتے ہی ایسا محسوس ہوتا کہ پاؤں اس میں دھنس جائے گے

روم میں موجود ہر ڈیکوریشن پیس کو ہٹا دیا گیا تھا

سائیڈ لیمپ کو بھی حسام نے ہٹا دیا تھا

جبکہ ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا حیام کا میک اپ بھی اب وہاں سے ہٹ چکا تھا
جس پر حیام نے کافی لڑائی بھی کی—کہ حسام اپنی بیٹی کی وجہ سے بیوی کو پیچھے کر رہا ہے—
جس پر حسام نے گھور کر حیام کو دیکھا—
اور کہا جب حیا بڑی ہو جائے گی تو وہ سب دوبارا یہاں سیٹ کر لے—مگر اس بات پر
حیام کا کافی دن منہ بنا رہا—کیونکہ اب روز صبح آفس جاتے وقت—اسے پہلے اپنا سامان
ڈھونڈنا پڑتا تھا
حیا کو بیڈ پر لٹا کر ایک نظر حیام کو دیکھا جو کمفرٹر میں دبکی سو رہی تھی
حیا کے ارد گرد پلو رکھ کر حیام کی جانب آیا—حیام کو اپنی بانہوں میں اٹھا کر ٹیرس کا رخ کیا
جو اب ٹیرس کی بجائے ایک روم کی شکل اختیار کر چکا تھا
کیونکہ دائیں اور بائیں جانب دیوار کروا کہ سامنے گلاس ڈور لگا دیا گیا تھا—جس سے
راجپوت مینشن نظر آتا تھا
جبکہ شیشے ہی کی چھت تھی—اور جب بارش ہوتی تھی تو یہ سب اس قدر دلکش لگتا تھا
کہ نبال لوگ بھی یہی آجاتی
کیونکہ نیچے دبیز قالین پر میٹرس رکھا ہوا تھا
اور ارد گرد کینڈلز پڑی ہوئی تھیں

یہ واحد جگہ تھی جہاں حیا کو آنے کی اجازت نہیں تھی
حیام کو میٹرس پر لٹا کر حسام نے کمفرٹر کھول کر اس پر دیا
اور ریموٹ پکڑ کر سامنے موجود گلاس ڈور کو کھولا تو حیام نے آنکھیں واہ کر کہ حسام کو دیکھا
"بند رہنے دیں حسام—بہت ٹھنڈ ہے"—حیام کے کہنے پر حسام نے چونک کر اسے دیکھا
اور دوبارا دوبار بٹن دبایا تو گلاس ڈور بند ہونے کے بعد اس پر کرٹنز آ گئے جس سے سامنے کا منظر بھی چھپ گیا
مگر شیشے کی چھت سے تاروں سے بھرا چاند نظر آ رہا تھا
حیام نے آگے بڑھ کر اپنا سر حسام کے سینے سے ٹکا دیا تو حسام نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے حصار میں قید کر لیا
"حیا موٹی ہو رہی ہے نا حسام—میں کبھی اتنی موٹی نہیں تھی—حسام کی ہلکی بیرڈ پر انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا تو حسام کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

"وہ اپنے بابا پر گئی ہے —— بلتاتی تھیں جب میں چھوٹا تھا تب بہت ہیلدی ہوتا تھا —— دو ڈھائی سال تک اپنی صحت کی وجہ سے کرول بھی نہیں کر پاتا تھا" —— حسام نے مسکراتے ہوئے کہا تو حیام کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

"اگر آپ ساری زندگی موٹے رہتے پھر" —— حیام نے حیرانگی سے استفسار کیا تو حسام کا دلکش قہقہہ گونجا

"پھر کچھ نہیں —— تمہیں ہی پرابلم ہونی تھی —— جیسے ابھی میری قربت میں سانسیں رکتی ہے تب بھی یہی ہونا تھا" —— حسام نے زومعنی لہجے میں کہا تو حیام نے گھور کر اسے دیکھا

"اور بسام آپ کو شریف کہتا ہے" —— حیام نے سر جھٹک کر کہا تو حسام نے سر کو خم دے کر اس اعزاز کو قبول کیا

"میں شریف ہی ہوں —— مگر تمہارے معاملے میں بالکل نہیں" —— تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا تو حیام نے سر جھٹک کر خود پر اچھے سے کمفرٹر لپیٹا

خود کے گرد لپیٹے حسام کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر حسام کی ہتھیلیوں پر اپنا لمس چھوڑا

"مجھے آپ سے بہت محبت ہے حسام —— مجھے نہیں پتا مجھے یہ محبت کب ہوئی —— مگر آپ ہمیشہ سے میرے دل اور روح میں شامل رہے ہیں —— شاید جب نکاح ہوا —— یا تب جب

دادی کی ڈانٹ سے آپ نے بچایا—یا تب جب آپ مجھے چھوڑ کر چلے گئے—بہت بدگمانیاں بھی آئیں—آپ سے نفرت کرنے کی کوشش بھی کی—مگر اس نفرت کا لبادہ اوڑھے ہوئے بھی میرا دل جانتا تھا کہ اسے شدت سے آپ سے محبت ہے—
جب آپ پاکستان آئے تھے میرا دل آپ کو دیکھنے کے لیے مچل رہا تھا—میرا دل کر رہا تھا آپ میرے سامنے ہو اور میں آپ کو دیکھتی رہوں—
لیکن میں آپ سے دور رہنا چاہتی تھی—کہیں آپ مجھے ٹھکرا نا دے—
میرے اندر آپ کو کھونے کا ڈر بیٹھ گیا تھا—مجھے ڈر تھا اگر آپ کو میری محرومی کا پتہ چلا—تو کیا آپ مجھے چھوڑ دے گے"—نم لہجے میں حسام کی ہتھیلیوں پر نظریں جمائے ہوئے کہا
تو حسام نے نرمی سے حیام کا رخ اپنی جانب کیا
ہماری نیتیں صاف تھی—اور محبتیں سچی تھیں—ہم بے خبر تھے--- مگر ہمارا رب سب جانتا تھا—اور جب تک ہم بے خبر رہے اس نے ہماری حفاظت کی—اور ہمیں اس قابل بنا دیا کہ جب ہم اس حقیقت سے واقف ہوئے تو دشمنوں سے بدلا لے سکتے تھے---

اور میں ہمیشہ سے تمہارا ہی تھا—اور مرتے دم تک تمہارا ہی ہوں—کوئی محرومی ہو یا نا—مجھے تم سے دور نہیں کر سکتی"—حیام کے چہرے پر جا بجا اپنا لمس چھوڑتے ہوئے بوجھل گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی تو حیام کی آنکھیں پل میں نم ہوئی

حیام کو نرمی سے لٹا کر اپنی شرٹ اتار کر دور اچھالی

اور حیام پر جھک آیا

حیام کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھا کر اسے پل میں بے بس کر گیا

حیام کی بانہوں کو اپنی گردن میں حائل کر کہ اس کی گردن پر جا بجا اپنا جان لیوا لمس چھوڑنے لگا

حسام کے ہونٹوں کو اپنے وجود پر جا بجا محسوس کر کہ حیام نے حسام کے ہی سینے میں جائے پناہ ڈھونڈنی چاہی

جس پر حسام کا دلکش قہقہہ گونجا تو حیام نے خفت سے اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا لیا

تو حسام نے جھک کر حیام کے ہاتھوں کی پشت پر اپنا لمس چھوڑ کر انہیں چہرے سے ہٹا کر اس میں اپنی انگلیاں الجھا کر میٹرس پر ٹکا دی

حیام کے وجود کی گہرائیوں سے روح تک سفر کرتے حسام اپنے ساتھ حیام کو بھی بہکنے پر مجبور کر گیا

آج ان کی شادی کو دو سال ہو چلے تھے
اپنی اپنی ورسی ان سب نے ایک ساتھ سیلیبریٹ کرنے کا پلین بنایا
تو وائٹ پیلس کو دلہن کی طرح سجا دیا گیا تھا
رضوان صاحب—فردوس بیگم اور اختر صاحب لاونج میں ٹہلتے تیاریاں دیکھ رہے تھے
حیا رضوان صاحب کے پاس جبکہ فرشتے کو فردوس بیگم نے اٹھایا ہوا تھا
جبکہ امن صاحب اپنی ماما کے پاس تھے
کہ تبھی سبھی لائٹس آف ہوئی اور سپوٹ لائٹ اون ہوئی
تو سیڑھیوں سے حسام اور حیام کو فاکس کیا
جو ایک دوسرے کے ہاتھ تھامیں مسکراتے ہوئے نیچے آرہے تھے
حسام نے بلیک پینٹ کوٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی—اور حیام ریڈ کلر کی
باربی فراک میں ڈول ہی لگ رہی تھی
حسام لوگوں کے پیچھے ہی فاطین اور عنان نیچے اترتے ہوئے دکھائی دیے
فاطین نے بھی بلیک پینٹ کوٹ کے ساتھ وائٹ ہی شرٹ پہنی ہوئی تھی—اور عنان
سیم حیام جیسی ڈریس پہنے فاطین کو کوئی ویمپائر ہی لگ رہی تھی—جس نے شوہر کا ہاتھ
پکڑنے کی بجائے بیٹے کو اٹھایا ہوا تھا

اسی طرح نبال مائسہ دانیال اور بسام بھی نیچے آئیں
جنہیں دیکھ فردوس بیگم اور فرشتے نے تالیاں بجائیں
جبکہ حیا اپنے بابا کو دیکھ کر ان کی طرف مچلنے لگی تو حسام ایک ہی جست میں اپنی بیٹی کے پاس پہنچا
درمیان پر بنے سٹیج پر سپوٹ لائٹ آن ہوئی تو مائسہ اور بسام ایک دوسرے کا ہاتھ تھامیں وہاں آئے
جنموں کے ساتھی، ہم ساتھ ساتھ ہیں
جیسے ہنسوں کے سنگ ہنسی
جیسے چاند میں ہے چاندنی
مائسہ اور بسام کے ڈانس سٹیپ کے بعد دانیال نبال کی کمر میں ہاتھ لپیٹے سٹیج پر آیا
اور ایک ہاتھ نبال کی کمر اور دوسرے سے نبال کا ہاتھ تھامے ڈانس سٹیپ لیا
جیسے کویوں کی ہو بھاوناں
جیسے من میں ہو کوئی کامنا
دیا اور باتی ہم ساتھ ساتھ ہیں
اب فاطین اور عنان کی باری تھی—فاطین نے امن کو پکڑ کر رضوان صاحب کو پکڑایا

اور عنان کو اپنے حصار میں لیے سٹیج پر آیا

جنموں کے ساتھی، ہم ساتھ ساتھ ہیں

جیسے آنکھوں میں ہو شوخیاں

جیسے ہونٹوں پر ہو سرخیاں

عنان کے ہونٹوں پر اپنا انگھوٹھا پھیرتے ہوئے خمار آلود نظریں عنان کے سراپے پر ٹکائے گانے کے بول بولے

تو عنان نے سٹپٹا کر فاطین کو دیکھا

جبکہ حسام اپنی بیٹی اور بیوی کا ہاتھ تھام کر سٹیج پر آیا

تو حیام کے چہرے پر حسام کی قربت کے ان گنت رنگ بکھرے دیکھ نانی نے دل سے ان سب کی خوشیوں کی دعا مانگی

جیسے ساون میں جھومے جیا

جیسے سجنی کے سنگ پیا

دیا اور باقی ہم ساتھ ساتھ ہیں

عنان اور نبال — نیچے اتر کر رضوان صاحب — فردوس بیگم اور اختر صاحب کو بھی اسٹیج پر لے آئی

جیسے ہی گانا ختم ہونے پر لائٹس بند ہوئی

توحسام نے اپنا شدت بھرا لمس حیام کے ہونٹوں پر چھوڑا توحیام کو اپنے رگ وپے میں سرد لہر سرائیت کرتی محسوس ہوئی

جیسے ہی لائٹس اون ہوئی توحیام کا سرخ چہرہ دیکھ حسام نے آنکھ دبائی توحیام نے سٹپٹا کر وہاں سے بھاگنا چاہا

ان سب نے تکلیفیں جھیلی تھیں--- ہجر کاٹا تھا—ایک دوسرے سے نفرت بھی کرنی چاہی—مگر ہر چیز پر ان کی بے لوث محبت اور سچی نیت بازی لے گئ—دشمنوں نے ان کی عزت پر وار کرنا چاہا مگر اللہ نے انہیں اتنی ہی عزت عطا کر دی—کیونکہ عزت اور ذلت کا وہی مالک ہے—

وہ چاہے تو کیا نہیں ممکن—دشمن سازش کرتے ہوئے اسے بھول چکے تھے—کہ کاتب تقدیر تو وہی ہے—سب سے بڑا پلینر تو وہی ہے—اور پھر ثابت بھی ہوگیا—رسوا کرنے والے—خود رسوا ہو گئے—اور دردناک موت ان کا انجام بنی—اور صبر کرنے والوں پر رب کی رحمت نازل ہوئی—اور اب وہ سب ایک دوسرے کے ساتھ خوشیاں سمیٹ رہے تھے

ختم شد

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/